تعارف القرآن

(اردو)

446

مرتبہ

سیدہ فاطمۃ الزہرا بلگرامی

(اس کتاب میں قرآن کریم کی ہر سورۃ مبارکہ کا منزل وار اور رکوع بار رکوع تعارف بیان کیا گیا ہے۔ نیز ہر رکوع کی سرخی بھی دی گئی ہے۔ جملہ سجدہ ہائے تلاوت اور فہم قرآن کے دیگر نکات بھی بیان کئے گئے ہیں)

بیکن بکس ○ گلگشت ملتان

Marfat.com

۲۹۲۱۹

جملہ حقوق محفوظ

ضابطہ

1995ء

کتاب کا نام ——— تعارف القرآن

مرتّبہ ——— سیدہ فاطمۃ الزہرا بلگرامی

پریس ——— ندیم شفیق پرنٹرز ملتان

قیمت — 300 روپے

DATA ENTERED

انتساب

میں اپنی اس کاوش علمی کو اپنے والد (مولوی سید سلطان احمد صاحب بلگرامی بیرسٹر) مرحوم اور اپنی والدہ مرحومہ کے نام سے منسوب کرتی ہوں۔ جن کی تربیت نے مجھ میں مطالعہ قرآن کا شوق پیدا کیا۔

اگر سیاہ دلم داغِ لالہ زارِ تو ام
وگر کشادہ جبینم گلِ بہار تو ام

فاطمۃ الزہرا بلگرامی

Marfat.com

نوٹ

بوقت تحریر و ترتیب مندرجہ ذیل تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۱۔ ضیأ القرآن — از پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری

۲۔ فیوض القرآن — مرتبہ ڈاکٹر حامد حسن صاحب بلگرامی

۳۔ تفہیم القرآن — از سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب

عذر جسارت

صد ہزار شکر و احسان ہے۔ اس رب کریم کا جس نے بہ تصدق محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ مجھے اس مرتبہ جلیلہ سے سرفراز فرمایا کہ میں اپنی نئی نسل کے لئے یہ تحفہ مرتب کر سکی۔

قرآن مجید علم و حکمت کا وہ بحر ہے جس سے استفادہ کر لیں تو نجات کے سینکڑوں راستے مل جائیں۔ گناہوں کے انمٹ داغ دھل جائیں۔ آخرت میں بخشش کا سفینہ مل جائے۔ جینے کا قرینہ حاصل ہو جائے۔ دنیا کے اسرار و رموز جامۂ معنی پہن لیں۔ کہ عقدہ کشائے دو جہاں ہیں یہ آیات ربانی۔ یہ الفاظ قرآنی۔ اور سکھلاتا ہے جو سب کو انداز جہاں بانی۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا و عقبیٰ میں سرخرو وہی ہو سکتا ہے جو اس فیضان ہدایت سے رہنمائی حاصل کرے۔

وہ کون سا علم ہے جو ہمیں اس تحفہ آسمانی سے حاصل نہیں ہوتا۔ علم معاشیات ہو یا سیاسیات' سماجیات ہو یا اخلاقیات' اسلامیات ہو یا معجزات' ادب ہو یا تاریخ تعلیم ہو یا تربیت' غرض تمام شعبہ ہائے زندگی پر محیط ہے۔ یہ فرقان مجید۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ کا ہر فرد اس کتاب سے رشد و ہدایت حاصل کرے۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب مضامین قرآن سے پوری طرح آگاہی ہو۔ اس مشینی و عجلت پسندی کے دور میں مختصر سے مختصر وقت میں مضامین قرآنی سے آگہی حاصل کر لینے کے لئے قدرت نے اس خیال سے نوازا کہ قرآن پاک کی تمام سورتوں میں رکوع بار رکوع جو احکامات و واقعات بیان ہوئے ہیں مناسب سرخیوں کے ساتھ ترتیب وار مختصراً لکھ دوں۔ تاکہ وہ احباب۔ طلباء'

Marfat.com

طالبات پیرو جوان جو تفاسیر قرآن ابھی تک نہیں پڑھ سکے ہیں۔ وہ تعارف القرآن کے ذریعہ ہی قرآنی تعلیمات سے بہرہ مند ہو سکیں۔ ان پر عمل پیرا ہو کر روح اسلام کو پا جائیں۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ نیز یہ کتاب میرے لئے بھی بخشش و نجات کا ذریعہ بن جائے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

تقصیر کار

سیدہ فاطمۃ الزہرا بلگرامی

"تعارف القران میری نظر میں"

(جناب ڈاکٹر مہر عبدالحق صاحب (ایم۔اے۔پی ایچ۔ڈی)

محترمہ فاطمۃ الزہرا بلگرامی صاحبہ کی علمی کاوش "تعارف القرآن" میرے پیش نظر ہے۔ میں نے اس کا جستہ جستہ مطالعہ کیا۔ انداز بیان سادہ اور عام فہم ہے۔ تسلسل اور ربط مضامین ایسا ہے کہ نفس مضمون ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

ہر سورۃ مبارکہ کے آغاز میں اس کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔ اس سورۃ کے تعارف میں جو خاص خاص مضامین بیان کیے گئے ہیں۔ ان کا مختصراً ذکر موجود ہے۔ ساتھ ہی اس سورۃ کے شان نزول کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے اختلافی مباحث سے گریز کر کے متفقہ یا معتبر روایات بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہر رکوع کے آغاز میں سرخی (Heading) بھی دی گئی ہے۔ تاکہ مطالعہ کرنے والے کو اس سے اندازہ ہو جائے کہ اس رکوع میں کون سا مضمون وارد ہوا ہے۔ اگرچہ طویل رکوعات کے تمام نکات کو قلمبند نہیں کیا جا سکا تاہم یہ سعی کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ نکات بیان کیے جا سکیں اس کتاب میں اپنی رائے دینے کے بجائے اردو زبان کے مفسرین کی روایات کے حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔

۱۔ ہر منزل کے آغاز میں حوالہ دیا گیا ہے کہ وہ کن کن سورتوں پر مشتمل ہے۔ اور ان تمام سورتوں کی نشاندہی کی گئی ہے کہ وہ کس سپارے میں واقع ہیں۔

۲۔ قرآن حکیم میں چودہ سجدے آئے ہیں ان کی ترتیب اس طرح درج ہے۔ کہ وہ سجدہ کس منزل، کس سورۃ اور کس رکوع میں آیا ہے۔

۳۔ ہر سورۃ کے تعارف سے پہلے رکوعات کا انڈکس دیا گیا ہے۔ ہر رکوع کی سرخی (Heading) بیان کی گئی ہے۔ نیز صفحات کا حوالہ بھی موجود ہے۔

یہ کتاب نہ تو قرآن حکیم کا مکمل ترجمہ ہے اور نہ تفسیر۔ لیکن جس کاوش
قرآن حکیم کے مضامین کو یکجا کر کے کتابی شکل میں پیش کیا گیا۔ اور رکوع با
ع مطالب بیان کیے گئے ہیں۔ وہ میرے علم کے مطابق پہلی سنجیدہ کوشش
۔ اس کتاب کا مطالعہ اسلامیات کے طالب علموں کے لئے بھی مفید ثابت ہو گا
عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکیں گے۔

مجھے امید ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے قرآنی تراجم اور تفاسیر کے مطالعہ
ذوق کو مہمیز ملے گی اور رغبت میں اضافہ ہو گا۔ کہیں کہیں تو یہ بھی بیان کر دیا
یا ہے کہ یہ مضمون فلاں تفسیر سے ماخوذ ہے۔ یہ حوالے دینا نہ صرف نہایت
سب ہے بلکہ اس سے ان کے گہرے مطالعہ اور شوق تحقیق کا بھی اندازہ لگایا جا
تا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش قلمی کو قبول فرمائے۔ اور قارئین کو اس سے
حیح استفادہ کرنے کی سعادت نصیب کرے۔

(آمین ثم آمین)

محمد الحق

28.11.94

اظہار خیال

پروفیسر سید آل احمد عابدی ایم۔ اے (علیگ)

سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن ملتان

میں نے "تعارف القرآن" کا کئی مقامات سے مطالعہ کیا۔ یہ نہایت محنت اور خلوص سے لکھا گیا ہے۔ اس میں واضح طور سے اس خواہش کی جھلک عیاں ہوتی ہے کہ یہ کتاب طلباء اور دیگر قارئین کے ذوق مطالعہ کو اُجاگر کرے اور "الکتاب" کی تفصیلی سفر مطالعہ کے لئے سنگ میل ثابت ہو۔

کتاب کی زبان عام فہم اور اسلوب بیان دلکش ہے۔ دوران مطالعہ پڑھنے والے کے دل میں رغبت پیدا ہوتی ہے۔ کہ مزید مطالعہ کیا جائے اور تشریحات معلوم کرنے کے لئے تفاسیر قرآنی سے رجوع کیا جائے۔ جس عقیدت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے اس کی لذت کی چاشنی قارئین کا دل بھی محسوس کرتا ہے۔

محترم ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب کے ارشادات گرامی بھی میں نے پڑھے جناب ڈاکٹر صاحب پاکستان کے چند گنے چنے ماہرین تعلیم اور اہل قلم میں سے ہیں۔ انہوں نے سرائیکی زبان میں قرآن حکیم کا ترجمہ کیا ہے نہ صرف اس معروف زبان ادب کی بلکہ اسلام کی بھی زبردست خدمت کی ہے آپ درجنوں کتب کے مولف یا مصنف ہیں۔ حکومت پاکستان نے ان کی علمی خدمات کو سراہتے ہوئے مختلف اعزازات سے نوازا ہے اور تمغۂ خدمت ادب بھی عطا کیا ہے۔ آپ ایجوکیشنل آف لیٹرز پاکستان کے تاحیات رکن بھی ہیں غرض کہ صاحب موصوف دنیائے علم و

Marfat.com

دب کے ایک تابندہ ستارے کے مانند ہیں۔ آپ کے تبحر علمی نیز قرآن اور اسلام
ت اپنی محبت کی بنا پر اس دور کے اہل علم و دانش کی صف اولین میں منفرد نظر آتے
ں۔ میں ڈاکٹر صاحب کے ان اوصاف کا ذاتی طور پر معترف اور مداح ہوں۔

ان کے قلم سے زیر نظر کتاب کی تعریف و توصیف اور پسندیدگی کے الفاظ
ر فاطمۃ الزہرا بلگرامی صاحبہ کے لئے باعث مسرت وطمانیت ہونگے۔ تو ساتھ ہی
اب کی مقبولیت کا باعث بھی۔ اللہ تعالی ان کی اس کاوش قلم اور پر خلوص محنت کو
ل کرتے ہوئے اجر عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

سید آل احمد عابدی

قرآن مجید کے بارے میں متفرق معلومات

پورے قرآن پاک کو سات حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر حصے کو منزل کہتے ہیں منزلوں کی تفصیل یوں ہے۔

پہلی منزل ——— سورۃ الفاتحہ سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ النساء پر ختم ہوتی ہے۔ اس منزل میں کل ۴ سورتیں ۸۵ رکوع اور ۶۷۰ آیات ہیں۔

دوسری منزل ——— سورۃ المائدہ سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ التوبہ پر ختم ہوتی ہے۔ اس منزل میں کل ۵ سورتیں ۸۶ رکوع اور ۶۹۵ آیات ہیں۔

تیسری منزل ——— سورۃ یونس سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ النحل پر ختم ہوتی ہے۔ اس منزل میں کل ۷ سورتیں ۶۸ رکوع اور ۶۶۵ آیات ہیں۔

چوتھی منزل ——— سورۃ بنی اسرائیل سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ الفرقان پر ختم ہوتی ہے۔ اس منزل میں کل ۹ سورتیں ۷۶ رکوع اور ۹۰۳ آیات ہیں۔

پانچویں منزل ——— سورۃ الشعراء سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ یٰسین پر ختم ہوتی ہے۔ اس منزل میں کل ۱۱ سورتیں ۷۲ رکوع اور ۸۵۶ آیات ہیں۔

چھٹی منزل ——— سورۃ والصّٰفّٰت سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ الحجرات پر ختم ہوتی ہے۔ اس منزل میں کل ۱۳ سورتیں ۶۶ رکوع اور ۸۴۲ آیات ہیں۔

ساتویں منزل ——— سورۃ قٓ سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ الناس پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس منزل میں کل ۶۵ سورتیں ۱۰۵ رکوع اور ۱۶۰۶ آیات ہیں۔

Marfat.com

قرآن کی سات منزلوں کی فہرست

پہلی منزل	سورۃ الفاتحہ	تا	سورۃ النساء
دوسری منزل	سورۃ المائدہ	تا	سورۃ التوبہ
تیسری منزل	سورۃ یونس	تا	سورۃ النحل
چوتھی منزل	سورۃ بنی اسرائیل	تا	سورۃ الفرقان
پانچویں منزل	سورۃ الشعراء	تا	سورۃ یٰسین
چھٹی منزل	سورۃ الصّٰفّٰت	تا	سورۃ الحجرات
ساتویں منزل	سورۃ قٓ	تا	سورۃ الناس

قرآن پاک میں کل سورتوں کی تعداد ۱۱۴ ہے

قرآن پاک میں چودہ سجدہ ہائے تلاوت ہیں
(ان کی تفصیل)

دوسری منزل	سورۃ الاعراف	ع ۲۴	پہلا سجدہ	آیت نمبر ۱۸
تیسری منزل	سورۃ الرعد	ع ۲	دوسرا سجدہ	آیت نمبر ۱۵
تیسری منزل	سورۃ النحل	ع ۷	تیسرا سجدہ	آیت نمبر ۵۰
چوتھی منزل	سورۃ بنی اسرائیل	ع ۱۲	چوتھا سجدہ	آیت نمبر ۱۰۹
چوتھی منزل	سورۃ مریم	ع ۴	پانچواں سجدہ	آیت نمبر ۵۸
چوتھی منزل	سورۃ الحج	ع ۱۸	چھٹا سجدہ	آیت نمبر ۱۸
چوتھی منزل	سورۃ الحج	ع ۱۰	سجدہ عند الشافعی	آیت نمبر ۷۰
چوتھی منزل	سورۃ الفرقان	ع ۵	ساتواں سجدہ	آیت نمبر ۶۰
پانچویں منزل	سورۃ النمل	ع ۲	آٹھواں سجدہ	آیت نمبر ۲۶
پانچویں منزل	سورۃ السجدہ	ع ۱۵	نواں سجدہ	آیت نمبر ۱۵
چھٹی منزل	سورۃ صٓ	ع ۱۱	دسواں سجدہ	آیت نمبر ۲۴
چھٹی منزل	سورۃ حٰمٓ السجدہ	ع ۵	گیارہواں سجدہ	آیت نمبر ۳۸
ساتویں منزل	سورۃ النجم	ع ۳	بارھواں سجدہ	آیت نمبر ۶۲
ساتویں منزل	سورۃ انشقاق	ع ۱	تیرھواں سجدہ	آیت نمبر ۲۱
ساتویں منزل	سورۃ العلق	ع ۱	چودھواں سجدہ	آیت نمبر ۱۹

Marfat.com

قرآن رکوع بارکوع

آیا ہے قرآن میں جو کچھ کہ رکوع با رکوع
کر رہی ہے وہ بیاں زہرا بھی رکوع با رکوع

آیئے کہ چشمۂ فیضان سے سیراب ہوں
جان لیں پوشیدہ اسمیں کیا ہے رکوع با رکوع

ں قصص الانبیاء اقوام کا بھی ذکر ہے
ل ایماں کے لئے احکام رکوع با رکوع

ہے نصیحت ہر کسی کے واسطے قرآن میں
اور ہدایت مل رہی ہے ہمکو رکوع با رکوع

ت مسلم کسی گرداب میں نہ آئے گی
ر عمل پیرا ہو اس پر جو ہے رکوع با رکوع

ربِّ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں توفیق دے
ہم پڑھیں ہر روز ہی قرآن رکوع با رکوع

دِ مرسل پہ اترا ہے وحی کے راستے
کتابِ آخری قرآن رکوع با رکوع

جان کر اسکو عمل پیرا ہو زہرا ہے دعا
حقِ تعالیٰ کہہ رہا ہے جو بھی رکوع با رکوع

فہرست پارہ و سورۃ

پارہ	نام پارہ	شمار سورۃ	نام سورۃ
۱	الٓمّٓ	۱	الفاتحہ
۱	الٓمّٓ	۲	البقرہ
۲	سیقول	″″	البقرہ
۳	تلک الرسل	۳	آل عمران
۴	لن تنالوا	۴	النساء
۵	والمحصنت	″″	النساء
۶	لایحب اللہ	۵	المائدہ
۷	اذاسمعوا	۶	الانعام
۸	ولواننا	۷	الاعراف
۹	قال الملاء	۸	الانفال
۱۰	واعلموا	۹	التوبہ
۱۱	یعتذرون	۱۰	یونس
	یعتذرون	۱۱	ھود
۱۲	ومامن دآبۃ	۱۲	یوسف
۱۳	ومابری	۱۳	الرعد
	″″	۱۴	ابراھیم
	″″	۱۵	الحجر
۱۴	ربما	۱۶	النحل

Marfat.com

پارہ	پارہ نام	شمار سورۃ	نام سورۃ
۱۵	سبحن الذی	۱۷	بنی اسرائیل
	″″	۱۸	الکھف
۱۶	قال الم	۱۹	مریم
	″″	۲۰	طٰہٰ
۱۷	اقترب للناس	۲۱	الانبیاء
	″″	۲۲	الحج
۱۸	قد افلح	۲۳	المومنون
	″″	۲۴	النور
	″″	۲۵	الفرقان
۱۹	وقال الذین	۲۶	الشعرآء
	″″	۲۷	النمل
۲۰	امن خلق	۲۸	القصص
	″″	۲۹	العنکبوت
۲۱	اتل ما اوحی	۳۰	الروم
	″″	۳۱	لقمٰن
	″″	۳۲	السجدہ
	″″	۳۳	الاحزاب
۲۲	ومن یقنت	۳۴	سبا
	″″	۳۵	فاطر
	″″	۳۶	یٰسین

پارہ	نام پارہ	شمار سورۃ	نام سورۃ
۲۳	ومن	۳۷	الصّٰفّٰت
	″″	۳۸	صٓ
	″″	۳۹	الزمر
۲۴	فمن اظلم	۴۰	المومن
	″″	۴۱	حٰمٓ السجدۃ
۲۵	الیہ یرد	۴۲	الشوریٰ
	″″	۴۳	الزخرف
	″″	۴۴	الدخان
	″″	۴۵	الجاثیہ
۲۶	حٰمٓ	۴۶	الاحقاف
	″″	۴۷	محمد
	″″	۴۸	الفتح
	″″	۴۹	الحجرات
	″″	۵۰	قٓ
	″″	۵۱	الذّٰریٰت
۲۷	قال فما خطبکم	۵۲	الطور
	″″	۵۳	النجم
	″″	۵۴	القمر
	″″	۵۵	الرحمٰن
	″″	۵۶	الواقعۃ

پارہ	نام پارہ	شمار سورۃ	نام سورۃ
		۵۷	الحدید
۲۸	قد سمع اللہ	۵۸	المجادلہ
	″	۵۹	الحشر
	″	۶۰	الممتحنہ
	″	۶۱	الصّف
	″	۶۲	الجمعہ
	″	۶۳	المنٰفقون
	″	۶۴	التغابن
	″	۶۵	الطلاق
	″	۶۶	التحریم
۲۹	تبرک الذی	۶۷	الملک
	″	۶۸	القلم
	″	۶۹	الحاقہ
	″	۷۰	المعارج
	″	۷۱	نوح
	″	۷۲	الجن
	″	۷۳	المزمل
	″	۷۴	المدثر
	″	۷۵	القیٰمہ
	″	۷۶	الدھر

پارہ	نام پارہ	شمار سورۃ	نام سورۃ
		۷۷	المرسلٰت
۳۰	عمّ	۷۸	النباء
	″	۷۹	النّٰزعٰت
	″	۸۰	عبس
	″	۸۱	التکویر
	″	۸۲	الانفطار
	″	۸۳	المطففین
	″	۸۴	الانشقاق
	″	۸۵	البروج
	″	۸۶	الطارق
	″	۸۷	الاعلیٰ
	″	۸۸	الغاشیہ
	″	۸۹	الفجر
	″	۹۰	البلد
	″	۹۱	الشمس
	″	۹۲	الیل
	″	۹۳	الضحیٰ
	″	۹۴	الم نشرح
	″	۹۵	التین
	″	۹۶	العلق

Marfat.com

پارہ	نام پارہ	شمار سورۃ	نام سورۃ
۳۰	"	۹۷	القدر
	"	۹۸	البینہ
	"	۹۹	الزلزال
	"	۱۰۰	العٰدیٰت
	"	۱۰۱	القارعہ
	"	۱۰۲	التکاثر
	"	۱۰۳	العصر
	"	۱۰۴	الھمزۃ
	"	۱۰۵	الفیل
	"	۱۰۶	قریش
	"	۱۰۷	الماعون
	"	۱۰۸	الکوثر
	"	۱۰۹	الکٰفرون
	"	۱۱۰	النصر
	"	۱۱۱	اللھب
	"	۱۱۲	الاخلاص
	"	۱۱۳	الفلق
	"	۱۱۴	النّاس

۳۹۲۱۹

تعارف القرآن

پہلی منزل

پہلی منزل مندرجہ ذیل سورتوں پر مشتمل ہے

	سورۃ	پارہ
۱۔	سورۃ فاتحہ	
۲۔	سورۃ البقرۃ	(۱) الٓمّٓ (۲) سیقول (۳) تلک الرسل
۳۔	سورۃ آل عمران	(۳) تلک الرسل (۴) لن تنالوا
۴۔	سورۃ النساء	(۴) لن تنالوا (۵) والمحصنٰت (۶) لا یحب اللہ

ضروری نوٹ

ع ------ یہ نشان رکوع کی وضاعت کرتا ہے۔

ع ------ رکوع کے اوپر والا ہندسہ سورۃ کے رکوع کی گنتی کو ظاہر کرتا ہے۔

رکوع کے بیچ والا ہندسہ رکوع کی آیات کا شمار بتاتا ہے۔

رکوع کے نیچے والا ہندسہ سپارہ کے رکوع کو ظاہر کرتا ہے۔

مثال

ع اوپر کا ہندسہ ۱۷ ہے یہ سورۃ البقرہ کا سترھواں رکوع ہے۔

رکوع کے بیچ کا ہندسہ ۶ ہے یہ رکوع کی آیات کا شمار بتاتا ہے۔

رکوع کے نیچے کا ہندسہ ۱ ہے یہ پارہ سیقول کا پہلا رکوع ہے۔

وٹ: (رکوع کے نشانات ہندوپاکستان کے قرآن میں ہی ہوتے ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی منزل

سورۃ الفاتحہ (۱)

ایک رکوع سات آیات مکی

تعارف سورۃ الفاتحہ

سورۃ فاتحہ سات آیات پر مشتمل مختصر سورۃ ہے جس سے قرآن حکیم کا آغاز ہوتا ہے۔ جس نے تاریخ انسانی کا رخ بدل دیا۔ فکر و فہم اور نظر میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ اور روح حیات کو نئی زندگی، تازگی اور ولولہ عطا کیا۔ اس سورۃ کے کئی نام ہیں۔ مثلاً"

فاتحۃ الکتاب ام القرآن الشفاء سبع المثانی

لیکن یہ سورۃ مبارکہ عام طور سے فاتحہ یعنی رحمت و حکمت کے خزانے کھولنے والی کے نام سے مشہور ہے۔ ہر نماز کی ہر رکعت میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اسلامی تعلیمات اور معاشرتی زندگی میں بسم اللہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ حضورؐ کا فرمان ہے کہ ہر کام کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرو۔

سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت کا آغاز اللہ تعالیٰ (جو کہ رب العالمین تمام جہانوں کا پالنے والا اور اس کی تکمیل تک پہنچانے والا ہے) کی ذات کے اقرار اور اس کی تعریفوں سے شروع ہوتی ہے۔ اور یہ ہی تہذیب و شائستگی کا تقاضہ ہے۔ اس کی

Marfat.com

ذات باابرکات کی ربوبیت کے اقرار اور اس کے لئے تمام تعریفوں کے مستحق ہونے سے کیا جائے۔

دوسری آیت میں اللہ تعالی کی صفات الرحمٰن اور الرحیم (بہت ہی مہربان اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ تیسری آیت میں اللہ تعالی کے روز جزا کے مالک ہونے کا اقرار کیا گیا ہے۔ یہ نہایت مناسب اور اعلی تہذیب کے اصول کے مطابق ہے کہ بندہ اس ذات کی خوبیوں اور مرتبہ کا اقرار کرے جس کے سامنے وہ ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے۔

چوتھی آیت میں یہ عرض کیا جا رہا ہے کہ مانگنے والا بندہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرتا ہے۔ اور اسی سے تمام معاملات میں (دنیاوی اور اخروی) مدد کا طالب ہے۔

پانچویں آیت میں وہ جامع دعا۔ طلب یا التجا بیان کی جا رہی ہے جو کہ ہر بندہ کو اپنے اللہ سے کرنی چاہئے اور یہ کہ وہ (اللہ) اپنے کرم سے ہم کو سیدھا راستہ دکھادے۔

چھٹی آیت اور ساتویں آیت میں اس بات کی وضاحت کی جا رہی ہے کہ سیدھا راستہ کیا ہے؟

وہ راستہ جس پر چلنے والوں پر اللہ نے اپنا انعام عطا فرمایا ہے نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جو مغضوب ہوئے اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ البقرہ (۲)

چالیس رکوع دو سو چھیاسی آیات مدنی

فہرست مضامین

رکوع		صفحہ
	تعارف سورۃ البقرہ	۳۱
۱ع	مومن کے اوصاف کا تذکرہ۔	۳۲
۲ع ۳ع	کافر اور منافق کی پہچان اور ان کی قلبی کیفیت۔	
۴ع ۵ع	اثبات وجود باری تعالیٰ روحانی نشو نما اور امر الٰہی۔	۳۳
۶ع ۷ع	تخلیق آدم۔ تعظیمی سجدہ۔ ابلیس کا انکار آدم و حوا کو جنت	۳۴
	میں قیام اور ہبوط آدم کا تذکرہ۔	
۸ع	بنی اسرائیل سے خطاب۔	۳۵
۹ع ۱۰ع	بنی اسرائیل پر اللہ کی نوازشات۔	
۱۱ع	بنی اسرائیل کا کفران نعمت کرنا۔ ادنیٰ چیزوں کی طرف رغبت۔	۳۶
۱۲ع ۱۳ع	بنی اسرائیل کو قربانی کا حکم ان کی کج بحثیاں۔	
۱۴ع ۱۵ع	بنی اسرائیل کے اقدام قتل کے بعد اللہ تعالیٰ کا مقتول کو زندہ	
	کرکے قاتل کی نشاندہی کرانا۔ یہود کی قلبی کیفیت کا بیان۔	
۱۶ع	اطاعت الٰہی۔ حقوق العباد۔ تائید ربانی کے اکتسابات سے	۳۷
	بچ جانے پر اللہ سے عذاب دفع۔	

Marfat.com

ع ۱۱ ۱۱ حضرت موسیٰ کی شریعت کا جاری ہونا یہودی نافرمانیاں۔ ۳۷

حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا کی بنی اسرائیل کے ہاتھوں شہادت۔

ع ۱۲ ۱۲ انبیاء اور فرشتوں سے دشمنی کی مذمت یہود کا جادو اور خرافات ۳۸

میں پڑ جانے کا ذکر پرہیزگاری اختیار کرنے کی تاکید۔

ع ۱۳ ۱۳ ذو معنی الفاظ کی ممانعت۔ بلاچوں چرا کے اتباع اور اعمال صالح کا حکم۔ ″

ع ۱۴ ۱۵ یہود اور نصاریٰ کے اختلافات۔ مسلمانوں کو گمراہی سے بچنے کی ۳۹

تاکید۔ اور اختیارات خداوندی۔

ع ۱۵ ۱۵ حضرت ابراہیم کی دعاؤں اور عبادت کا ذکر۔ اور اولاد یعقوب ۴۰

پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر۔

ع ۱۶ ۱۶ وصیت حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب کا مفصل حال۔ عظمت ″

محمدؐ کا اظہار۔ واجب التعظیم تمام پیغمبر لیکن واجب

التعمیل رسولؐ اللہ و قرآن مجید۔

ع ۱۷ ۱۷ تحویل کعبہ کے واقعہ کا ذکر۔ مسلمین کو حق پر ہر حال میں ۴۲

قائم رہنے کا حکم۔

ع ۱۸ ۲ قبلہ مرکز اتحاد ہے۔ اللہ کو یاد رکھنے والوں کو اللہ ″

بھی یاد رکھنے کا وعدہ فرماتا ہے۔

ع ۱۹ ۳ تاکید نماز۔ اوصاف خداوندی کا تذکرہ۔ صفا و مروہ اللہ کی ۴۳

نشانیوں میں سے ہیں قول الٰہی کو پوشیدہ رکھنے والوں

کے لئے شدید عذاب کا ذکر۔ صبر کی تلقین۔

ع ۲۰ ۴ ذات خداوندی کے یکتا و یگانہ ہونے کیلئے کئی نشانیوں کا ذکر۔ ″

Marfat.com

غیر اللہ کی اطاعت سے اور رب غیر اللہ سے بیزار ہونے۔

۲۱ ع ۹ ۵ حلال و پاکیزہ چیزوں کے کھانے اور حرام چیزوں نیز شیطانی ۴۴
وسوسوں سے بچنے کا حکم۔

۲۲ ع ۶ تقویٰ۔ قصاص اور وصیت کی حکم الٰہی کے مطابق تفصیل۔

۲۳ ع ۷ ماہ صیام کی عظمت اور آداب روزہ کا ذکر۔ رشوت اور ناحق ۴۵
طریقہ سے مال کھانے کی ممانعت۔

۲۴ ع ۸ جہاد۔ عمرہ اور حج کے تعیین کا ذکر۔ اور حج کے متعلق
تفصیل اور احکامات۔

۲۵ ع ۱۴ ۹ حج کے متعلق تفصیل۔ برائیوں سے بچنے اور شیطان کے نقش ۴۶
قدم پر نہ چلنے کی تاکید اسلام میں پورے پورے داخل
ہونے کا حکم۔

۲۶ ع ۱۰ ۱۰ کافر اور مومن کا فرق۔ وضاحت دین۔ اسلام اور جہاد کے
فرض کرنے کا تذکرہ۔

۲۷ ع ۱۱ شراب اور جوئے کی ممانعت۔ منحرف دین سے جنگ کا حکم ۴۷
اور مشرکین سے دور رہنے کا حکم۔

۲۸ ع ۱۲ ۱۱ زن و شوہر کے تعلقات کا مفصل ذکر۔ عورت پر مرد کی
فوقیت کا بیان۔

۲۹ ع ۱۳ ۱۲ طلاق اور دوبارہ اسی شوہر سے نکاح کرنے کی شرائط کا مفصل ذکر۔ ۴۸

۳۰ ع ۱۴ ۱۳ طلاق کا بیان۔ بچہ کو شیر مادر پلانے کی مدت کا تعین۔
مدت کا تعین وغیرہ کی مکمل تفصیل۔

منزل ۱

Marfat.com

۳۱ ع ۱۵	اخلاق کا بیان۔ نہر دینے کا طریقہ۔ حقوق کی رعایت۔ نماز کی تاکید خصوصاً "صلوٰۃ وسطیٰ" (یعنی نماز عصر)۔	۴۸
۳۲ ع ۱۶	بنی اسرائیل کو جہاد کا حکم اور ان کی کج بحثیاں	۴۹
۳۳ ع ۱	طالوت کی قلیل فوج کا جالوت کی فوج سے جنگ کرنا اور غالب آنا۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو واضح معجزے دینے کا ذکر۔ بعض کو بعض پر فضیلت کا ذکر۔	〃
۳۴ ع ۲	اللہ کی عظمت اور صفات کا بیان (آیت الکرسی)۔	۵۰
۳۵ ع ۳	حضرت ابراہیم اور نمرود کا واقعہ۔ مردہ جانوروں کو زندہ کرنے کا ذکر۔	〃
۳۶ ع ۴	بے ریا اور بے غرض خیرات و صدقات کے برکات کا ذکر۔	۵۱
۳۷ ع ۵	راہ خدا میں خرچ کرنے اور صحیح حاجت مندوں کو دینے کا حکم۔	〃
۳۸ ع ۶	سود لینا اللہ سے جنگ کرنا ہے سود لینے کی ممانعت اور سود لینے والے پر اللہ کے عذاب کا ذکر۔	۵۲
۳۹ ع ۷	لین دین رہن و بیع تحریر کرنے اور امانت داری نیز گواہی کا حکم۔	〃
۴۰ ع ۸	مومنین کی قلبی کیفیت اور ان کی دعا۔	۵۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ البقرہ (۲)

۴۰ رکوع دوسو چھیاسی آیات مدنی

سورۃ البقرہ قرآن مجید کی دوسری سورت ہے۔ جو کہ دیگر سورتوں سے بڑی ہے۔ یہ سورت قرآنی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ یہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے مشعل راہ ہے۔ اس میں توحید اور شرعیہ کے رموز بتائے گئے ہیں۔

اس سورۃ کا نام "البقرہ" ہے یہ اس لیئے رکھا گیا ہے کہ بقرہ کے معنی لغت میں گائے کے ہیں۔ یہ واقعہ سورۃ کے آٹھویں رکوع میں بیان ہوا ہے۔ جو حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کے درمیان ایک مکالمہ کی صورت میں ہے۔ سورت کی ابتدا ہی میں تین گروھوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

مومن' کافر اور منافق

اعتقادات' عبادات' وراثت' ازدواجی زندگی اخلاقی حالات اور واحدانیت کا ذکر ہے۔ اخلاص رجع الی اللہ' اصلاح معاشرہ اور جس میں ان معاشرت کی تربیت دی گئی ہے۔ تعین قبلہ اور سنت ابراہیمی کی یادیں تازہ ہوتی ہیں۔

جب حضور مدینہ تشریف لائے تو یہاں یہود اور نصاریٰ آباد تھے۔ انصار کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس طرح مسلمانوں (انصار اور مہاجرین) کا ایک بڑا گروہ بن گیا تھا۔ اس [illegible] مسلمین و اصحاب [illegible] سکھانے اور ان کی معاشی زندگی کے طور طریقے متعین [illegible]

ں کے علاوہ یہود جو اپنے آپ کو مانا۔ علمی اور مذہبی اعتبار سے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے بہتر سمجھتے تھے۔ ان کے حالات اور کیفیات کو وضاحت سے بیان کرنا اور ان کے غرور کو ختم کرنا ضروری تھا۔ تاکہ امت مسلمہ ان باتوں سے ہوشیار رہے۔ جو قوموں کی تباہی کا باعث ہوتی ہیں۔ اس پس منظر میں سورۃ البقرہ کو پڑھنا چاہیئے۔

آخر میں عفو و مغفرت اور رحم کی دعا پر یہ سورۃ ختم ہو جاتی ہے۔

ع ۱ مومن کے اوصاف کا تذکرہ

یہ کتاب خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور رسولؐ کے فرمان کو حق مانتے ہیں۔ اور ان کے فرمان پر اس طرح یقین کرتے ہیں۔ گویا آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں۔ اور اپنی روزی میں سے اللہ کے نام پر خرچ کرتے ہیں۔ جو لوگ کلام اللہ۔ وحی الٰہی اور کتب، صحیفوں پر جو کہ پہلے پیغمبروں پر اتارے گئے ایمان رکھتے ہیں۔ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ آیات مومنوں کے بارے میں ہیں۔ لیکن جو لوگ مسلسل کفر پر اصرار کرتے ہیں۔ اور گناہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے۔

ع ۲ ۳ ۴ کافر منافق کی پہچان اور ان کی قلبی کیفیت

پہلے رکوع میں مومن اور کافر کا ذکر کیا گیا ہے اب دوسرے رکوع میں منافقین کا حال بیان کیا جا رہا ہے۔

لوگوں میں کچھ ایسے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان

لاتے ہیں۔ لیکن وہ ایمان والے نہیں (جو رسولؐ پر ایمان نہ لائے اور آپؐ کا حکم نہ مانے وہ مسلمان نہیں) وہ اللہ اور مومنین کو دھوکہ دیتے ہیں۔ لیکن وہ دراصل اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ ان کے دلوں میں مرض ہے جسے اللہ نے بڑھا دیا ہے۔ یہ لوگ جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن جب اپنے لوگوں میں جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم تو ان سے (مسلمانوں سے) مذاق کرتے ہیں۔

یہ لوگ بہرے۔ گونگے اور اندھے ہیں اور حق کی طرف آنے والے نہیں۔

جس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا اور راہ کفر اختیار کرلی۔ سچی باتوں کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور نہ ہی حق کو پہچانا وہ کافر اور منافق کی صف میں ہیں۔ جو رسولؐ پر ایمان نہ لائے اور نہ آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایسے لوگوں کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے۔ اور یہ بیماری اللہ تعالیٰ اور زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ دل سے منکر ہیں اور منافقت کرتے ہیں۔ یہ اصلاح کا تصور ہی نہیں کرتے۔ تمام باتیں تفصیلاً بتائی گئی ہیں۔ ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے۔ جو تذبذب میں ہیں۔ جب اسلام کو فتوحات ہوئیں اور فائدہ پہنچنے کی امید ہوئی تو اس طرف دوڑ پڑے اور جب اسلام کو نقصان کا اندیشہ نظر آیا تو اس سے الگ ہو گئے

۳
ع ۹ اثبات وجود باری تعالیٰ روحانی نشوونما اور امر الٰہی

اپنے پروردہ رب کی عبادت کرنے کا حکم۔ عبادات کو خوبی سے ادا کرنے کا

Marfat.com

حکم۔ اس بات کی خوشخبری کہ اگر بندہ امرالٰہی کا پابند ہو گا تو دین و دنیا کی فلاح اس کا نصیب ہو گا۔ اس رکوع میں آثار قدرت کے مناظر اور ان تمام چیزوں کا ذکر ہے۔ جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ جس کو پڑھ کر اللہ سے رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اپنے وجود کو ظاہر کرنے کے لئے آیت ۲۸، ۲۹ میں خوب بیان کیا گیا ہے۔ "کہ تم بے جان تھے پھر اس نے حیات بخشی پھر تم کو موت دے گا پھر تم کو قیامت کے دن جلائے گا" غور کرنے کی بات یہ ہے کہ انسان کس طرح وجود میں آیا۔ اس کو رفتہ رفتہ دنیا کی زندگی ملی۔ اس کے لئے پوری کائنات بنی۔ جو بھی چیز ہمارے فائدے بقا' زیست کے واسطے دنیا میں ہے۔ سب کا سب اسی نے پیدا کیا۔ (ان باتوں کو پڑھنے کے بعد کون ایسا انسان ہے۔ جو خدا کے وجود کو تسلیم نہ کرے) اس رکوع میں یہ بھی کہا گیا ہے (جو ایک چیلنج ہے) اگر تم کو اس کتاب پر شک ہے تو اس جیسی ایک سورت ہی بنالاؤ۔

ع ۴ تخلیق آدم۔ تعظیمی سجدہ ابلیس کا انکار۔ آدم و حوا کا جنت میں قیام۔ ہبوط آدم کا تذکرہ

اس رکوع میں بتایا جا رہا ہے۔ کہ انسان کو ملائکہ پر برتری کے سبب علم ہے۔ انسان کی تخلیق اور اس کی فضیلت کا سبب بیان ہو رہا ہے۔ انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا گیا اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جو اللہ کی ہدایت پر چلیں گے اللہ کے مطیع اور فرمانبردار ہوں گے۔ ان کے لئے دنیا مثل جنت ہو گی اس رکوع میں آدم۔ حوا اور شیطان کے زمین پر اترنے کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ رب العالمین کی عنایات۔ فضیلت آدم خلافت اور راز خلافت کا ذکر اور لغزش سے احتیاط کے بارے میں بتایا

گیا ہے۔

ع ۵ بنی اسرائیل سے خطاب

جو خطاب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کیا ہے۔ وہ اہل ایمان کے لئے بڑی نصیحت ہے۔ (اس رکوع میں ان باتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ جو افراد اور اقوام کے عروج و زوال کا باعث بنتی ہیں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔ کہ اے آل یعقوب میرے احسانوں کو یاد کرو اور اپنے عہد کو پورا کرو تو میں بھی وہ عہد پورا کروں گا جس کا میں نے وعدہ کیا "یعنی جو اللہ کا عہد بھول جائے اگر اس کو اللہ بھول گیا تو پھر اس کا کیا حشر ہو گا۔ اے مسلمانو! خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ زندگی کی جدوجہد میں ہر مشکل کام کا علاج عزم' استقامت اور رجوع الٰہی ہے۔ لہٰذا صبر سے کام لینا چاہئے۔ اور نماز کو قائم رکھنا چاہئے۔ زکوٰۃ دینا چاہئے۔ مفصل حال قرآن کی تفسیر میں دیکھیں۔

ع ۶ بنی اسرائیل پر اللہ کی نوازشات

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنی مہربانیوں سے نوازا اور تمام اقوام پر فضیلت دی۔ اس رکوع میں من و سلویٰ کے اترنے کا بیان۔ حضرت موسیٰ اور کوہ طور کا ذکر اور کوہ طور پر نزول کتاب یعنی توریت ملنے کا ذکر۔ بنی اسرائیل کا انحراف کرنا اور بچھڑے کو اپنا معبود بنانے کا ذکر ہے۔

مذاب الٰہی کا نزول یوں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی نوازشات کی تھیں کہ تم ایک بستی میں انکساری کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں سے بھی

Marfat.com

چاہے جی بھر کے کھاؤ۔ مگر جن لوگوں نے حکم عدولی کی ان پر شدید عذاب نازل ہوا۔

ع ۲ بنی اسرائیل کا کفران نعمت ادنیٰ چیزوں کی طرف رغبت

بنی اسرائیل من و سلویٰ پر قناعت نہ کر سکے۔ حضرت موسیٰ سے کہا کہ وہ ان کے لئے ترکاری۔ ککڑی، گیہوں، مسور، پیاز وغیرہ پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے کہیں۔ بنی اسرائیل نے قناعت نہ کی اور وہ حرص میں مبتلا ہو گئے۔ اس روحانی بیماری کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے سزاوار ہوئے اور اس کے لئے کہ وہ انبیاء کی تکذیب کرتے اور ان کو قتل کر دیتے تھے۔

ع ۸ بنی اسرائیل کو قربانی کا حکم اور ان کی کج بحثیاں

اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل کو حکم کہ جو کتاب ان پر نازل کی گئی ہے۔ یعنی تورات اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ چونکہ یہ قوم گائے کو بہت متبرک سمجھتی تھی۔ اور عزیز رکھتی تھی۔ اس لیئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ گائے کی قربانی کرو۔ لیکن بنی اسرائیل نے طرح طرح کی تاویلات پیش کر کے اس حکم سے بچنے کی راہیں تلاش کرنا شروع کیں۔

اس سلسلہ میں انکا حضرت موسیٰ سے ایک مکالمہ ہوا جس کا اس رکوع میں تفصیلاً ذکر ہوا ہے۔

ع ۹ بنی اسرائیل کے اقدام قتل کے بعد اللہ تعالیٰ کا مقتول کو زندہ کر کے قاتل کی نشاندہی کروانا یہود کی قلبی کیفیات کا ذکر

بنی اسرائیل کے ایک فرد نے کسی شخص کو قتل کر دیا تھا۔ اور قاتل کا کچھ پ

Marfat.com

نہ چلتا تھا۔ ایک دوسرے پر الزام دیتے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا حکم آیا کہ مقتول پر گوشت کا ٹکڑا مارو۔ ایسا کرتے ہی مقتول زندہ ہو گیا۔ اور اس نے خود قاتل کی نشاندھی کی اور دوبارہ مر گیا۔ اس واقعہ سے یہ ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ لیکن مندرجہ بالا واقعہ کو دیکھنے کے بعد بھی بعض لوگوں کے دل اس قدر سخت ہیں کہ ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ اس رکوع میں یہود کی قلبی کیفیات بھی بتائی جا رہی ہیں۔

ع ۱۰ اطاعت الٰہی۔ حقوق العباد تاکید نماز۔ ان احکامات سے پھر جانے پر اللہ کے عذاب کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ وہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی عبادت نہ کریں گے اور والدین، عزیز و اقارب کے حقوق کی ادائیگی اور حقوق العباد ادا کرنے کی ان کو تاکید کی گئی ہے آخر میں نماز و زکوٰۃ قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اپنوں کا خون نہیں بہائیں گے اور اپنوں کو وطن سے نہیں نکالیں گے۔ لیکن وہ اس سے پھر گئے۔ اس لیئے ان پر وعید کا ذکر ہے۔

ع ۱۱ حضرت موسیٰ کی شریعت کا جاری ہونا۔ یہود کی نافرمانیاں (حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا کی بنی اسرائیل کے ہاتھوں شہادت)

بنی اسرائیل (یہود) کا حضرت موسیٰ کی شریعت میں من گھڑت باتوں کا رائج

کرنا۔ ان کے واسطے جو پیغمبر آئے ان میں سے اکثر کی تکذیب کرنا اور حضرت یحییٰ اور حضرت زکریا کو قتل کرنا۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی نافرمانی اور ان کی شرارتوں کا تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔

۱۲ ع انبیاء اور فرشتوں سے دشمنی کی مذمت۔ یہود کا جادو اور خرافات میں پڑ جانے کا ذکر۔ پرہیز گاری اختیار کرنے کی تاکید

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے انبیاء اور فرشتوں سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی۔ صحیح علم کو چھوڑ کر جادو اور خرافات میں بنی اسرائیل پڑ گئے تھے۔ یعنی بنی اسرائیل جب یہود کے شہر (بابل) پہنچے تو وہاں پر حضرت سلیمان کے عہد سلطنت میں جو شیاطین کا علم تھا۔ اس کو سیکھنا شروع کر دیا اور کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا۔ آخری آیت میں ارشاد ربانی ہے۔ اگر وہ پرہیز گاری اختیار کرتے تو اللہ کے فضل و کرم کی ان پر ضرور بارش ہوتی۔

۱۳ ع ذو معنی الفاظ کے استعمال کی ممانعت۔ بلا چوں چرا کیے اتباع اور اعمال صالحہ کا حکم

اے ایمان والو! ایسے ذو معنی الفاظ استعمال مت کیا کرو۔ جن سے کوئی دشمن دین توہین کا پہلو نکال سکتا ہو۔

رسولؐ سے گفتگو کرتے وقت ذو معنی الفاظ نہ کہو اور فرمایا تم "راعنا" مت کہو بلکہ "انظرنا" کہو۔ یعنی ہماری طرف نظر فرمایئے۔ ہماری طرف توجہ فرمایئے۔ کج بحثی کی سختی سے ممانعت کی گئی (کیونکہ یہ یہود کا شیوہ ہے) سوال جواب کے

بجائے فوری اطاعت کی تلقین کی گئی ہے۔ اور نیک عمل کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ نماز اور زکواۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ جس نے اپنا رخ اللہ کی طرف کر دیا اس کو نہ خوف ہو گا نہ غم۔

ع ۱۴ ۱۴ یہود اور نصاریٰ کے اختلافات مسلمانوں کو گمراہی سے بچنے کی تاکید اور اختیارات خداوندی

یہود اور نصاریٰ کے اختلافات کا باعث بڑی حد تک ان کی جہالت اور خود اپنی کتاب سے لاعلمی تھی۔ نصاریٰ کہتے تھے کہ یہود اپنے عقیدے پر صحیح نہیں ہیں۔ اور یہود کہتے تھے کہ نصاریٰ کا عقیدہ صحیح نہیں ہے۔ اس طرح ایک دوسرے پر اعتراضات کرتے رہتے تھے۔ مسلمانوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ ان فروعات کی باتوں میں نہ پڑیں اور ایسی گمراہیوں سے محفوظ رہیں جو جہالت اور تعصب کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ غلط عقائد ہی بجائے خود ایک عذاب ہے۔ مزید اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ اور ہر جگہ اس کی عبادت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا موجد ہے۔ وہ جو کام کرنا چاہتا ہے۔ "کُن" کہہ کر کر سکتا ہے وہ بہت عظیم اور اختیار والا ہے۔ اور ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے "محمدؐ" بے شک ہم نے آپ کو دین حق کے ساتھ رسولؐ بنا کر بھیجا یعنی رسالت کا اعلان کروایا اور یہ بھی بتایا کہ کتاب الٰہی کو پڑھنا (مکمل ایمان و ایقان کے ساتھ) **منفعت** بخش ہے۔

Marfat.com

حضرت ابراہیم کی دعاؤں اور عبادت کا ذکر اور اولاد یعقوب پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ

اس رکوع میں صاحب ایقان و ایمان (حضرت ابراہیم) اور ان کی دعاؤں کا ذکر ہے۔ اور ان کی عبادت کا ذکر ہے۔ ان نعمتوں کا ذکر جو اللہ تعالیٰ نے اولاد یعقوب پر کیں اور بنی اسرائیل میں انبیاء بھیج کر ان کو فضیلت بخشی۔ حضرت ابراہیم کو پیشوا بنانے کا وعدہ کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ جو آپ کی اولاد میں فرمانبردار ہوں گے۔ ان کو فضیلت دوں گا۔ اور جو نافرمان ہوں گے ان سے فضیلت لے لی جائے گی۔ ایک جگہ پر یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ بناؤ۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کے گھر کو طواف کرنے والوں ' اعتکاف کرنے والوں اور سجدہ ' رکوع کرنے والوں کیلئے پاک رکھو حضرت ابراہیم نے یہ بھی دعا کی تھی۔ کہ اے میرے رب اس جگہ (خانہ کعبہ) کو امن و امان والا شہر بنادے۔ یہاں کے رہنے والوں کو میوے عطا فرما۔ بھوک اور خوف دونوں سے امن دے حج کرنے کے طریقے سکھا۔ ہم تیری رحمت کے طلبگار ہیں۔ اس شہر کو پرامن اور نفع بخش بنادے اس کے علاوہ یہ دعا بھی فرمائی کہ میری اولاد میں سے ایسا رسول بھیج دے جو برگزیدہ ہو اور جو لوگوں کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور دانائی اور حکمت کی تعلیم دے ان کے دلوں کو پاک صاف فرمائے (یہ دعا حضرت محمدؐ کے متعلق ہے اور وہ ہی اس کے مستحق ہیں)

وصیت حضرت ابراہیم اور یعقوب کا مفصل حال۔ عظمت محمدؐ کا اظہار (واجب التعظیم تمام پیغمبر لیکن واجب التعمیل رسول و قرآن)

حضرت ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو ایسی وصیت کی کہ جو مرنے کے بعد بھی باقی ہے اور انہوں نے کہا کہ بے شک اللہ نے تم و دین چن کر دیا ہے۔ ہم نے جو ملّت ابراہیمی قائم کی ہے۔ اس پر قائم رہو یہ ہی ذریعہ محبت و حب ہے۔ ملّت ابراہیمی کے اتباع کو معیار ایمان و دانش قرار دیا۔ ایک جگہ پر حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی ہے اور ان سے کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے ؟ انہوں نے کہا ہم عبادت کریں گے (سلامتی ایمان ' عبادات میں حصول کیفیات میں مشاہدات میں) آپ کے رب کی آپ کے باپ دادا کی اور ابراہیم ' اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی۔

وہی تو خدائے واحد ہے ہم اس کے فرمانبردار رہیں گے۔ اس وصیت پر آپ کی اولاد مضبوطی سے پابند رہی۔ اور یہ وصیت ہر شخص اپنی اولاد کو کرتا گیا اور اقرار لیتا گیا۔ جو لوگ اس پر قائم رہے ان پر اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا رہا۔ ایک جگہ یوں فرمایا " اے مسلمانو ! تم کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اترا ہم پر (قرآن) اور جو اترا ابراہیم ' اسماعیل و اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا ہوا موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے ملا۔ ہم سب ان پیغمبروں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے ہم تو کلام اللہ اور پیغمبروں کے طابع ہیں۔ سب کو واجب التعظیم جانتے ہیں۔ (لیکن واجب التعمیل صرف نبی کریم اور قرآن کو جانتے ہیں) ہم تو اللہ تعالیٰ کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ اس پورے رکوع میں مسلمانوں کیلئے ہدایت ہے۔ جو اس پر عمل کرے گا فلاح پائے گا۔ تمام انبیاء نے توحید کا سبق دیا۔ ہر مسلمان اسی توحید کا پرستار ہے۔

ع ۱۷ تحویل کعبہ کے واقعہ کا ذکر مسلمین کو حق پر ہر حال میں قائم رہنے کا حکم

مدینہ منورہ میں آنحضورؐ اپنی تشریف آوری کے سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے۔ لیکن رجب کے ماہ کے درمیان میں ظہر کے وقت تحویل کعبہ کا حکم ہوا۔ جس کے حضورؐ منتظر تھے۔ حضورؐ اور آپؐ کے ساتھیوں نے عین نماز کی حالت میں اپنا رخ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیا۔ صف آگے ہوگئی اور امام پیچھے۔ امر کے اتباع میں ذرا بھی تاخیر نہ ہوئی۔ یہود حیرت زدہ ہوئے کہ اتنا عرصہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے تو ایک دم ایسا کیوں ہوا۔ لیکن مسلمانوں کو تو یہ سکھایا گیا تھا کہ امر الٰہی کا اتباع بغیر چوں چرا کے کرنا ہے۔ لہٰذا انہوں نے امر کا اتباع کیا اور فلاح پائی۔ اس رکوع میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ حکم الٰہی کو فوراً بغیر چوں چرا کے کس کس نے قبول کیا اور کون تابع رسول رہتا ہے۔ تحویل قبلہ کا حکم ان کے رب کی طرف سے برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز (میں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرلیا جائے' مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے اُمّت وسط (مثالی اُمّت) بنایا ہے۔ تاکہ وہ نمونہ ہو دوسروں کیلئے اور نبی کریمؐ نمونہ ہوں اس کے واسطے۔

ع ۱۸ قبلہ مرکز اتحاد ہے تاکید الٰہی اللہ کو یاد کرنے والوں کو بھی اللہ یاد رکھنے کا وعدہ فرماتا ہے

اس رکوع میں مزید تاکید ہو رہی ہے تمہارا قبلہ ہی تمہارا مرکز ہے۔ اس طرف منہ موڑ لیا کرو۔ یہ حکم دیا جارہا ہے کہ جب تم کو راستہ دکھانے والا آگیا

ہے۔ تو تم کو اس کا اتباع کرنا چاہئے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں یہ بیان فرمایا ہے "پس تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا" تم میرا احسان مانو اور میری ناشکری مت کرو۔

۱۹

ع ۱۱ تاکید نماز' اوصاف خداوندی کا تذکرہ' صفاء و مروہ اللہ کی نشانیوں میں ہیں قول الٰہی کو پوشیدہ رکھنے والوں کیلئے شدید عذاب کا ذکر' صبر کی تلقین

اس رکوع میں نماز کی تاکید ہے۔ نماز ہمارے لئے بہترین سہارا ہے۔ اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ یہود و نصاریٰ باوجود اس علم کے جو انہیں توریت اور انجیل سے ملا تھا اسے پوشیدہ رکھتے تھے۔ جو لوگ اللہ کے قول کو چھپاتے ہیں۔ ان کے لئے کھلی لعنت ہے۔ اور عذاب شدید ہے۔ یاد رکھو تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے۔ وہ رحمٰن ہے اور رحیم بھی۔ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ فرمایا گیا ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ ان کو مردہ مت سمجھو اللہ مومنین کو بھوک پیاس' خوف اور مال کی کمی اور جانوں کی آزمائش سے دوچار کرے گا۔ اور جو صبر کریں گے وہ بامراد ہوں گے۔ ان کے لئے بشارت ہے صفاء و مروہ اللہ کی نشانیوں میں ہیں۔

۲۰

ع ۱۲ ذات خداوندی کے یکتا و یگانہ ہونے کیلئے کئی نشانیوں کا ذکر' غیر اللہ کی اطاعت کرنے والے غیر اللہ سے بیزار ہوں گے۔

اس رکوع میں اللہ کے یگانہ اور یکتا ہونے کے لئے کئی نشانیوں کا ذکر آیا ہے آسمان و زمین کا پیدا کرنا دن رات کا بدلتے رہنا' دریا میں کشتی کا چلنا' آسمان سے پانی

Marfat.com

برسنا' مردہ زمین کا زندہ ہونا' ہوا بادل اور ہر قسم کے جانور یہ سب اللہ کے تابع ہیں۔ (اور اس کے حکم کے بغیر پتا بھی نہیں ہل سکتا) اللہ کی محبت اور عبادت کو سرمایہ حیات سمجھو اس رکوع میں یہ بھی بتایا گیا ہے جو لوگ اہل ایمان ہیں۔ اللہ سے اس طرح محبت کرتے ہیں جیسا کہ اس کا حق ہے اللہ ان سے محبت کرے گا۔

ع ۲۱ حلال و پاکیزہ چیزیں کھانے اور حرام چیزوں نیز شیطانی وسوسوں سے بچنے کا حکم

اس رکوع میں مسلمانوں کو حلال و طیب چیزیں کھانے اور حرام چیزوں سے بچنے نیز شیطانی وسوسوں سے بچ کر رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اس رکوع میں آباؤ و اجداد کی غلط رسومات کو ترک کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ یعنی وہ رسمیں جو اللہ اور رسول کے احکامات کے منافی ہوں۔ جو لوگ اللہ کے احکامات کو مسخ کرتے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں ان کا حال تفصیلاً بتایا گیا ہے۔ نیز فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ حرام اور ناحق طریقے سے مال کھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھرتے ہیں۔

ع ۲۲ تقویٰ' قصاص اور وصیت کی حکم الٰہی کے مطابق تفصیل

مسلمانوں کو ہدایت کی جارہی ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کرلینا ہی اسلام نہیں ہے۔ درحقیقت صحت عقیدہ اور حسن معاشرت' تہذیب نفس کا نام تقویٰ ہے۔ جس کے لئے انبیاء بھیجے گئے ہیں۔ (جس نے اس مجموعہ کو نہ سمجھا وہ اسلام کی حقیقت کو نہ پاسکا اور جس نے انبیاء کی بتائی ہوئی یہ باتیں سمجھ لیں اور ان کا اتباع

کیا۔ وہ متقی بن گیا اور اس نے اپنے اللہ کو پالیا)

اس رکوع میں تقویٰ کو بہت ہی تفصیل سے بیان کیا جارہا ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو قصاص کے بارے میں بتایا جارہا ہے۔ وصیت کے بارے میں بھی بیان کیا جارہا ہے۔ کہ انصاف اور دستور کے مطابق وصیت کرنا چاہئے جیسا کہ اللہ کا حکم ہے۔

ع ۲۳ ماہ صیام کی عظمت اور آداب روزہ کا ذکر، رشوت اور ناحق طریقہ سے مال کھانے کی ممانعت

یہاں پر مومنوں سے خطاب کیا جارہا ہے کہ زندگی کو ہمہ تن مصروف عبادت بنانے کا ذریعہ روزہ ہے اس لئے اس رکوع میں ماہ صیام اور روزے کے آداب بتائے جارہے ہیں۔ اکل حلال پر زور دیا گیا ہے۔ (مومن کی روحانی قوتیں اس کی جسمانی قوتوں کی معاون ہوں۔ جب اللہ کی طلب ہوگی تو کسی چیز کی طلب باقی نہ رہے گی) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں تو دعا مانگنے والوں کی التجاؤں کو جب وہ مجھ سے دعا مانگتے ہیں۔ قبول کرتا ہوں پس بندوں کو چاہئے کہ وہ اللہ کا کہنا مانیں۔ اور ایمان کو مضبوط بنائیں۔ رشوت دینے اور ناحق طریقوں سے ایک دوسرے کے مال کھانے کی ممانعت۔

ع ۲۴ جہاد، عمرہ، حج کے تعین کا ذکر اور حج کے متعلق تفصیلی احکامات

یہ رکوع ہلال کے ذکر سے شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ حج کا تعین ہلال سے

ہے۔ عمرہ اور حج کا تعین ہلال سے ہی ہوتا ہے۔ خوف خدا دل میں رہے مگر دشمن خدا سے قطعاً مت ڈرو۔ اس لئے اللہ نے جہاد واجب کیا ہے۔ اس رکوع میں حج و عمرہ کے متعلق تفصیلاً بتایا گیا ہے۔ نیز جہاد کے بارے میں احکامات ذکر کئے گئے ہیں۔

۲۵
ع ۹ حج کے متعلق تفصیل، برائیوں سے بچنے اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنے کی تاکید اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے کا حکم

اس رکوع میں بھی حج کا بیان جاری ہے۔ حج کے اصول اور راستہ میں عمل خیر کرنے کا بیان اور مزید ایسی باتیں جو حج کے موقع پر کرنا چاہئے۔ تھوڑا سا ذکر ایسے لوگوں کا بھی آگیا ہے۔ جو ظاہری تقویٰ سے آراستہ ہیں۔ لیکن قلب سیاہ ہیں۔ ایسے لوگوں سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ دنیا میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ برے لوگوں سے بچو اور رضائے الٰہی کے حصول کا مقصد رکھنے والوں کے نقش قدم پر چلو یہ ہی اللہ کا فرمان ہے۔ اور اسلام میں پورے پورے داخل ہو جانے کی تاکید، دین اسلام کی ہر تعلیم پر ایمان لاؤ اور عمل کرو۔

۲۶
ع ۱۰ کافر اور مومن کا فرق وضاحت دین اسلام، جہاد کے فرض کرنے کا تذکرہ

کافر اور مومن کا فرق بتایا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دین اسلام کوئی نیا دین نہیں ہے۔ سب لوگ ایک ہی دین پر تھے۔ پھر ان میں اختلافات پیدا ہوئے تو

اللہ نے پیغمبر بھیجے جو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے تھے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ سچی کتاب بھی نازل کی تاکہ جن امور میں لوگ اختلافات کرتے ہیں۔ ان کا فیصلہ کردے۔ دین حق میں اختلاف بھی انہوں نے ہی کیا جن کو کتاب ملی اور ان کے پاس صاف صاف احکامات آچکے تھے۔ لیکن انہوں نے ضد اور خود غرضیوں کی وجہ سے ایسا کیا۔ راہ حق میں مال خرچ کرنے کے بعد جان سے دریغ نہ کرنے کا ذکر کرتے ہوئے جہاد فرض کیا۔ (اس رکوع میں تفصیل سے یہ بتایا جارہا ہے کہ دین حق میں اختلافات پیدا کرنے والوں نے اپنا کام تو کیا مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے)

۲۷

ع ۱۱ شراب اور جوئے کی ممانعت، منحرف دین سے جنگ کرنے کا حکم اور مشرکین سے دور رہنے کا حکم

شراب اور جوئے کی ممانعت کا ذکر ہورہا ہے۔ یتیموں کی اصلاح کا ذکر مشرکوں سے دور رہنے کا حکم مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مشرک عورتوں سے اس وقت تک نہ شادی کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ان تمام باتوں کو اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے اس رکوع میں بیان فرمایا ہے۔

۲۸

ع ۱۲ زن و شوہر کے تعلقات کا مفصل ذکر اور عورت پر مرد کی فوقیت کا بیان

مسلمانوں کو طہارت اور پاکیزگی کا حکم اور لغویات سے بچنے کے احکام دیئے گئے ہیں۔ ازدواجی زندگی کے بارے میں بتایا جارہا ہے۔ شوہر اور بیوی کے تعلقات

کے بارے میں بہت ہی تفصیل سے اس رکوع میں سمجھایا گیا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ غلط قسم کھاکر عورت کو چھوڑ دیتے تھے۔ اس طرح کا ظلم اللہ کو ناپسند ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بھی اس رکوع میں واضح طور سے بیان فرمایا ہے۔ ان تمام باتوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ مرد کو عورت پر فوقیت ہے۔

۲۹ ع ۳ ۱۳ **طلاق اور دوبارہ اسی شوہر سے نکاح کرنے کی شرائط کا مفصل ذکر**

اس رکوع میں طلاق کا ذکر تفصیلاً" کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ میاں بیوی کا صلح صفائی کے ساتھ رہنا پسند فرماتا ہے۔ طلاق کے بعد دوبارہ اسی شوہر سے نکاح کرنا ہے تو اس کی شرائط کے بارے میں تفصیلاً" بتایا گیا ہے۔

۳۰ ع ۴ ۱۴ **طلاق کا بیان بچہ کو شیر مادر پلانے کی مدت کا تعین، عدت کا تعین وغیرہ کی مکمل تفصیل**

طلاق کا بیان اب بھی جاری ہے۔ ماؤں کیلئے بچے کو دودھ پلانے اور دودھ کی مدت کا حکم ورثاء کو نان و نفقہ برداشت کرنے کا مکمل بیان شوہر کی وفات کے بعد عدت کا تعین اور نفس پرستی سے دور رہنے کا بیان تفصیلاً" بتایا گیا ہے۔

۳۱ ع ۵ ۱۵ **طلاق کا بیان، مہر دینے کا طریقہ، حقوق کی ادائیگی نماز کی تاکید، خصوصاً" صلواۃ وسطی (نماز عصر)**

طلاق کا ذکر برابر جاری ہے۔ ساتھ ہی مہر دینے کا طریقہ یا اس کی معافی کا بھی

ذکر کیا گیا ہے۔ تفصیل کے ساتھ عبادت کا ذکر آتا ہے۔ اور حقوق کی ادائیگی حسن سلوک، رواداری کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انسان اللہ کو یاد رکھے اور اس کے احکام کے مطابق کام کرے۔ طلاق کا ذکر اب بھی جاری ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی نماز کی تاکید ہو رہی ہے (تمام احکامات واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں اور اسلام کے ازدواجی قوانین کو پیش نظر رکھا گیا ہے تاکہ گھریلو زندگی خوشگوار رہے)

۳۲

ع ۱۶ بنی اسرائیل کو جہاد کا حکم اور ان کی کج بحثیاں

مسلمانوں کی قومی اور ملی زندگی کو مستحکم بنانے کیلئے موت کے خوف کو دور کر کے پھر جہاد کی طرف رغبت دلائی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں چند واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو ہر زمانہ میں مسلمانوں کے لئے عبرت آموز بھی ہیں۔ اور موجب نصیحت بھی۔ حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا ذکر جو اپنی بدکرداری اور خدا کے احکام سے روگردانی کے سبب ذلت اور رسوائی سے ہم کنار ہو چکی تھی۔ طالوت کو بادشاہ مقرر کرنے پر بنی اسرائیل کی کج بحثیاں اور اعتراضات آل موسیٰ اور آل ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کے بارے میں تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔

۳۳

ع ۱۷ طالوت کی قلیل فوج کا جالوت کی قلیل فوج سے جنگ کرنا اور غالب آنا حضرت عیسیٰ ابن مریم کو واضح معجزے دینے کا ذکر بعض کو بعض پر فضیلت کا ذکر

نوٹ: اس رکوع میں ۴ آیات پارہ سیقول میں ہیں اور ایک [illegible]

منزل ۱

Marfat.com

تلک الرسل میں ہے، اس رکوع میں بھی جہاد کا ذکر ہے۔ طالوت کے بادشاہ مقرر ہونے اور ان کو تسلیم کرنے کا ذکر ان کے خلاف حکم عدولی کا ذکر۔ مومنوں کا اللہ کے حکم سے جالوت کو شکست دینا۔ حضرت داؤد (جو اس وقت کم سن اور کمزور تھے) نے جالوت کو قتل کیا۔ آخر میں اس کی تصدیق ہونا کہ محمدؐ بے شک ہمارے رسولوں کے رسول ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے کہ اے (رسولوں کے رسول) یہ سب پیغمبر جو ہم نے بھیجے ہیں ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ (رسولوں میں سے ایک بڑا رسول پیدا ہوا) ہر ایک اپنے کردار اور خوبیوں کی وجہ سے فضیلت کا حامل ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو واضح معجزے دیئے۔ ان تمام باتوں کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ع ۳۴ ۲ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور صفات کا بیان (آیت الکرسی)

اس رکوع میں آیت الکرسی ہے۔ جو فیوض و برکات کا سرچشمہ ہے۔ اس میں توحید باری تعالیٰ کا بیان اور اس کی عظمت شان کا ذکر ہے۔ (اس آیت کو اعظم آیات کتاب اللہ کہا گیا ہے) اس میں توحید ذات باری اس کے تقدس اور عظمت کو نہایت بلیغ انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ اللہ پر مضبوط ایمان رکھنے والا اللہ کے مضبوط حصار حفاظت میں رہتا ہے۔

ع ۳۵ ۳ حضرت ابراہیم اور نمرود کا واقعہ ' مردہ جانوروں کو زندہ کرنے کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے اس رکوع میں نمرود کا ذکر اور حضرت ابراہیم کا اس سے بحث کا

ذکر فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیم کا وہ قصہ بھی ہے جب آپ نے اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھادے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا تم یقین نہیں کرتے ------ عرض کیا کیوں نہیں ------- مگر میں تو اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ میرے قلب کو اطمینان کامل ہو جائے (مجھے علم الیقین تو ہے عین الیقین بھی حاصل ہو جائے) اس وقت اللہ تعالیٰ نے جو معجزے دکھلائے اور بتلائے ان کا تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے "ضیاء القرآن" کا مطالعہ فرمائیں)

۳۶ ع ۴ بے ریا اور بے غرض خیرات و صدقات کے برکات کا ذکر

اس جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ انسان کو اگر زندگی میں خوشی اور موت کے بعد انعامات الٰہی کی خواہش ہے تو فلاح اور کامیابی کے کیا طریقے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوشی سے صدقہ اور خیرات دینے والوں کے لئے انعامات کا ذکر ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں بے دلی اور دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں صاف صاف بیان فرمایا جا رہا ہے۔ کہ ان کا کوئی اجر نہیں۔ اور ریاکارانہ صدقہ و خیرات کی مذمت کی گئی ہے۔

۳۷ ع ۵ راہ خدا میں خرچ کرنے اور صحیح حاجت مندوں کو دینے کا حکم

اللہ کی راہ میں خرچ کرتے وقت شیطان سے بچو اس پورے رکوع میں سمجھایا گیا ہے۔ [illegible]

چاہے پوشیدہ (ایسے لوگوں کو دینا چاہئے جن کی پیشانیاں نور و ایمان سے منور ہوں لیکن فاقہ سے چہرے زرد ہوں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ان کو چہروں سے پہچان لیتے ہو۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔ سائل کی صورت خود سوال کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کو خوب، اضح کر کے بیان کیا ہے۔

۳۸
ع ۸ **سود لینا اللہ سے جنگ کرنا ہے سود کی ممانعت اور سود لینے والے پر اللہ کے عذاب کا ذکر**

اللہ تعالیٰ واضح طور پر بیان فرماتا ہے کہ معاشرے کی بہبود، خیر و خیرات، زراعت اور تجارت سے ہے۔ نہ کہ سود بیاج سے۔ مسلمانوں کو سود سے بچنے کا سخت حکم۔ اللہ نے تجارت کو حلال فرمایا ہے۔ اور سود کو حرام سود نیکی اور اخلاق کو مٹاتا ہے۔ سود اللہ اور رسول سے کھلی جنگ ہے۔ ان تمام باتوں کو بہت ہی واضح طور پر سمجھایا گیا ہے۔

۳۹
ع ۲ **لین دین، رہن بیع تحریر کرنے اور امانت داری نیز گواہی کا حکم**

اس رکوع میں ادھار، لین دین اور گواہی کے معاملہ میں بے حد احتیاط بیان کی جارہی ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ اے ایمان والو! جب آپس میں کسی مقررہ وقت کیلئے لین دین کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لیا کرو تاکہ غلط فہمی نہ ہو۔ معاملات میں ان امور کا پورا خیال رکھنا چاہئے۔ اس موضوع پر تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ نیز امانت کے معا بن اللہ سے ڈرنے کا حکم۔

۴۰

ع ۳۸ مومنین کی قلبی کیفیت اور ان کی دعاء

یہ سورۃ البقرہ کا آخری رکوع ہے۔ اس میں قلب مومن کو تسکین بخشی جارہی ہے۔ یہ بھی بتایا جارہا ہے کہ فرمانبرداری کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ صحابہ کرام نے اطاعت رسول کا کیا ہی عمدہ طریقہ بتایا ہے۔ "اے اللہ ہمارا کام سننا اور اطاعت کرنا ہے۔ ہم نے تیرے رسول کی زبان سے وہ آیات جو ان پر نازل ہوئیں "سنیں سنتے ہی ہم نے اقرار کیا اور فرمانبرداری و اطاعت میں آگئے۔ ہمارا ایمان یہ ہی ہے کہ جو کچھ رسول نے بتایا ہم نے بے چوں و چراں مانا اور ہم ایمان لائے اللہ پر، ملائکہ پر، اللہ کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور یوم قیامت پر۔ آخر میں یہ رکوع ان دعاؤں پر ختم ہوتا ہے کہ اے میرے رب نہ ڈال ہم پر وہ بھاری بوجھ جیسا کہ ڈالا گیا تھا ان پر جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور جس کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ ہم پر رحم کر۔ ہم کو بخش دے اور ہم کو کفار پر فتح عطا فرما۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ آل عمران (۳)

۲۰ رکوع دو سو آیات مدنی

رکوع فہرست مضامین صفحہ

تعارف سورۃ آل عمران ۵۷

۱ ۹ ع ۹ معبود برحق اللہ تعالیٰ ہے۔ جو عزیز الحلیم ہے۔ توریت ۵۸
انجیل اور قرآن اس کی نازل کردہ ہیں۔ سب کو اس کے حضور پیش ہونا ہے۔

۲ ۱۰ ع ۱۱ ایمان والوں کے لئے نصرت الٰہی ہے۔ جنگ بدر کا واقعہ۔ اسلام ۵۹
ایک سچا دین ہے اور اللہ کا پسند کردہ ہے۔

۳ ۱۱ ع ۱۱ اللہ کی آیتوں سے انکار کرنے والوں اور ناحق قتل کرنے والوں ″
کے لئے وعید اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جسے چاہے عزت دے
جسے چاہے ذلت۔

۴ ۱۱ ع ۱۲ اتباع رسولؐ کرنے والے اللہ کے دوست ہیں۔ حضرت عمران کی ۶۰
بیوی کی دعا۔ حضرت مریم کا ذکر۔ حضرت زکریا کی دعا اور ان کو
حضرت یحییٰ کی پیدائش کی خبر ملنا۔

۵ ۱۳ ع ۱۳ حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں ذکر۔ ″

۶ ۱۴ ع ۱۴ حضرت عیسیٰ کے قتل کا منصوبہ اور اللہ کا ان کو بچانا نجران ۶۱
کے عیسائیوں سے مباہلہ کا بیان۔

Marfat.com

ع ۷ ۸ ۱۵ اہل کتاب کو وحدانیت اختیار کرنے کی ہدایت۔ مسلک ابراھیمی ۶۱
سے حضرت محمدؐ کی خصوصی نسبت۔

ع ۸ ۹ ۱۶ اہل کتاب کی پست اخلاقی حالت۔ ۶۲

ع ۹ ۱۱ ۱۷ اسلام ایک مکمل دین ہے اس کے علاوہ اور کوئی دین نہیں۔

ع ۱۰ ۱ خانہ کعبہ کی عظمت۔ حج کرنے کا حکم۔ اہل کتاب کا کہنا ۶۳
نہ ماننا۔

ع ۱۱ ۲ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ کی رسی (دین اسلام) کو مضبوطی
سے پکڑے رہیں۔ باہمی اختلافات (فرقہ بندی گروہ پرستی)
کی ممانعت۔ اسلام کا اتحاد کا حکم۔

ع ۱۲ ۱۱ ۳ امت محمدیؐ تمام امتوں سے بہتر ہے۔ مگر ان کو چاہئے ۶۴
کہ غیر مسلموں سے بچ کر رہیں۔ ان کو اپنا رازدار
نہ بنائیں۔

ع ۱۳ ۹ ۴ جنگ احد کا حال بتایا گیا ہے۔ مسلمانوں کو خدا پر ۶۵
بھروسہ کرنا چاہئے۔ مومنین سے نصرت کا وعدہ جنگ
بدر کا حال بیان کرکے مدد کا وعدہ۔

ع ۱۴ ۵ ۱۸ جہاد کے ذریعہ آزمائش۔ غصہ سے دور رہنے کا حکم ۶۶
کی ممانعت۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور تقویٰ اختیار
کرنے کا بیان۔

ع ۱۵ ۱۸ موت کا ایک مقررہ وقت ہے۔ مصیبتوں سے ہمت نہیں ۶۷
ہارنا چاہئے۔ دنیاداروں سے لئے دنیا میں اجر ہے۔

Marfat.com

اور دین داروں کے لئے آخرت میں اجر عظیم ہے۔

۱۶ ع ۷ جنگ احد کا حال۔ حکم عدولی کے نتائج مسلمانوں کو اللہ ۶۶
کی مرضی کا تابع ہونا چاہئے۔

۱۷ ع ۸ اللہ کی بخشش مال غنیمت سے بہتر ہے باہمی مشورہ کا حکم ۶۷
اور پھر فیصلہ پر قائم رہو۔ جہاد میں ثابت قدم رہنے کا
حکم۔ حکم عدولی کا نتیجہ۔ نیکو کار اور پرہیزگار
کے لئے اجر عظیم۔

۱۸ ع ۹ جنگ احد کا ذکر۔ مومنین کی قلبی کیفیت۔ بخل کی مذمت۔ ۶۸

۱۹ ع ۱۰ یہود کی عادات اور فضائل کا تفصیلی ذکر۔ اذیت پر صبر //
و تقویٰ اختیار کرنے پر اجر عظیم۔

۲۰ ع ۱۱ ایمان والوں کی دعائیں۔ نیک اعمال پر ان کو بروز قیامت ۶۹
انعامات ملنے کا ذکر۔ صبر کرنے۔ ثابت قدم رہنے اور
تقویٰ اختیار کرنے کا حکم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ آل عمران (۳)

۲۰ رکوع ۲۰۰ آیات مدنی

یہ سورۃ بالاتفاق علماء۔ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سورۃ البقرہ میں یہود کی اخلاقی حالت۔ ان کی کج بحثی اور منافقت اور انبیاء کے احکامات کی خلاف ورزی کا بیان ہے۔

اس سورۃ (آل عمران) میں عیسائیوں کے غلط عقائد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کو اسلام کی حقانیت کی طرف آنے کی دعوت دی گئی ہے۔

اس سورۃ کی ابتداء ہی میں نجران کے عیسائیوں سے تازہ عقائد و مسائل پر گفتگو کی گئی ہے۔ صراط مستقیم اختیار کرنے کے لئے توحید۔ نبوت اور معاد کے اصول سمجھائے گئے ہیں۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو صبر۔ ثابت قدمی۔ مستعدی اور ہمت کے ساتھ خدمت دین کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ پاک میں فرمادیا ہے۔ کہ جن انبیاء کے نام پر تم الگ دین کی تقسیم کر رہے ہو۔ وہ اسلام ہی تھا۔ اور حضرت ابراہیم اس دین پر قائم تھے۔ اور اپنی اولاد کو بھی اس پر کاربند رہنے کے لئے حکم دے کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ حضور کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے۔ بلکہ وہ سنت ابراہیمی پر ہی عمل پیرا ہیں۔ اس لیے انسانوں کے برسرپیکار اور متحارب گروہوں کا الرا اتحاد ہو سکتا ہے۔ تو صرف اسلام پر ہی ہو سکتا ہے۔

خانہ کعبہ کی عظمت۔ حج کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اہل کتاب سے راہ و رسم رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس سورۃ میں جنگ بدر اور جنگ احد کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جنگ بدر میں اللہ کی نصرت اور فرشتوں کے ذریعہ مسلمانوں کی مدد کا ذکر کر کے جنگ میں ثابت قدم رہنے اور دشواریوں کا صبر سے مقابلہ کرنے اور جہاد کی تلقین کی گئی ہے۔ جنگ احد میں رسولؐ اللہ کا حکم ایک گروہ نے نہ مانا جس سے فتح شکست میں بدل گئی۔ یہ واقعہ بیان کر کے رسولؐ اللہ کی مکمل اطاعت کرنے اور مال غنیمت کے مقابلہ میں اللہ کی خوشنودی کو مقدم رکھنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ کہ امت مسلمہ خیر الامم ہے۔ (بہترین امت) لہٰذا مسلمانوں کو اپنا منصب پہچاننا چاہئے۔ اپنی اخلاقی اور تہذیبی حالت اس طرح بنانا چاہئے۔ کہ دنیا کی اقوام سے ممتاز نظر آئیں۔

مسلمانوں کو آپس میں مشورہ کر کے فیصلہ کرنا اور پھر اس پر ثابت قدم رہنے کی تلقین بھی کی گئی ہے۔

آخر میں ایمان والوں کو نیک دعاؤں اور بروز قیامت ان پر اللہ کے انعامات کا ذکر بھی فرمایا گیا ہے۔

ع ۱ معبود برحق اللہ تعالیٰ ہے جو عزیز الحکیم ہے۔ توریت، انجیل اور قرآن اس کی نازل کردہ ہیں۔ سب کو اس کے حضور پیش ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ معبود برحق ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے۔ جو دیگر آسمانی کتابوں توریت و انجیل کی تصدیق

ہے۔ جو لوگ اللہ کی آیات کی تکذیب کرتے ہیں۔ ان پر سخت عذاب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں وہ علیم وخبیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک روز سب کو اپنے حضور جمع کرے گا۔

ع ۲ ایمان والوں کے لئے نصرت الٰہی ہے۔ (جنگ بدر کا واقعہ) اسلام ایک سچا دین ہے۔

کافروں کے کام نہ ان کی اولاد آئے گی اور نہ ان کا مال۔ ان کو سخت عذاب ملے گا۔ کافر عنقریب مغلوب ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والے اس کی نصرت حاصل کریں گے۔ (جیسا کہ جنگ بدر میں ہوا) مشکلات میں صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور عبادت کرنے والے اللہ سے گناہوں کی معافی کی التجا کرتے ہیں۔

اللہ کے نیک بندوں کا حال جو رضائے الٰہی پر کاربند ہیں۔ تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اللہ کے نزدیک سچا دین اسلام ہے۔ اہل کتاب اور جو لوگ ان پر ہیں اگر وہ اسلام لے آئیں تو فلاح پائیں گے۔

ع ۳ اللہ کی آیتوں سے انکار کرنے والوں اور ناحق قتل کرنے والوں کے لئے وعید

اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جسے چاہے عزت دے۔ جسے چاہے ذلت۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔ انبیاء اور نیک لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ ان کے لئے سخت وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے عزت اور جس کو چاہے ذلت میں مبتلا کرے اور

منزل ۱

Marfat.com

جس سے چاہے چھین لے۔ جس کو چاہے رسوا کر دے۔ دن رات کو پیدا کرنے والا جاندار پیدا کرنے والا ہے۔ جسے چاہے بے حساب رزق دے۔ اسے دلوں کا حال معلوم ہے۔ زمین و آسمان کے حالات کا واقف اور ہر چیز پر قادر ہے۔ نیز وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

۴ ع ۱۱ ۱۲ **اتباع رسولؐ کرنے والے اللہ کے دوست ہیں۔ حضرت عمران کی بیوی کی دعا۔ حضرت مریم کا ذکر۔ حضرت زکریا کی دعا۔ اور ان کو حضرت یحییٰ کی پیدائش کی خوشخبری ملنا۔**

جو لوگ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ رسولؐ کی پیروی کریں۔ تو اللہ انہیں دوست رکھے گا۔ جو اللہ اور رسولؐ کو دوست نہیں رکھتے ہیں اللہ بھی ان کو دوست نہیں رکھتا ہے۔

حضرت عمران کی بیوی کی دعا۔ ان کی بیٹی حضرت مریم کا ذکر اور پرورش کا حال۔ حضرت زکریا کا دعا مانگنا۔ حضرت یحییٰ کی پیدائش کا حال بتایا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی تصدیق کریں گے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔

۵ ع ۱۲ ۱۲ **حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں ذکر**

اللہ تعالیٰ کا حضرت مریم کو برگزیدہ بنانا۔ حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کے متعلق صحیح عقائد کا بیان۔ ان کی پیدائش کا صحیح واقعہ۔ ان کی عظمت، نبوت اور معجزات کا ذکر۔ حضرت عیسیٰ کا اپنی قوم کو تبلیغ کرنے اور ان کی قوم کی نافرمانی کرنے کا بیان۔ آپ کے حواریوں کا آپ کی طرف واری کرنے کا ذکر۔ اس رکوع میں

تفصیلاً" بیان کیا گیا ہے۔

ع ۹ حضرت عیسیٰ کے قتل کا منصوبہ اور اللہ کا ان کو بچانا۔ نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کا بیان

حضرت عیسیٰ کے قتل کے بارے میں یہود کی سازش اور اللہ تعالیٰ کا ان کو زندہ رکھنے اور اپنی طرف اٹھا لینے کا وعدہ۔ کافروں کے لئے سخت عذاب کا ذکر۔ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے پورا پورا صلہ ملنے کا ذکر بیان فرمایا ہے۔

آخر میں نجران کے عیسائیوں سے حضرت عیسیٰ کے بارے میں مباہلہ کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

ع ۱۰ اہل کتاب کو وحدانیت اختیار کرنے کی ہدایت۔ مسلک ابراہیمی سے حضرت محمدؐ کی خصوصی نسبت

اہل کتاب سے کہا جا رہا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ فراز مداس ایک بات پر اتفاق کریں جو ان کے درمیان یکساں ہے۔ کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ نہ وہ یہودی تھے نہ نصرانی۔ وہ تورات اور انجیل کے اترنے سے پہلے والے زمانہ میں تھے۔ اور وہ ایک موحد تھے۔ وہی لوگ حضرت ابراہیم سے قریب ہیں جو ایک اللہ کو مانتے ہیں۔ اور ان سے خصوصی نسبت کے مستحق حضرت محمدؐ ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا جا رہا

Marfat.com

ہے کہ اہل کتاب سچ اور جھوٹ کو خلط ملط نہ کریں۔

ع ۸ اہل کتاب کی پست اخلاقی حالت

اہل کتاب! یہود، نصاریٰ کی خراب اخلاقی حالت۔ ان کی بددیانتی اور چالاکی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو لوگ اللہ سے اقرار کر کے اپنی قسموں کو توڑ دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذکر فرمایا گیا ہے یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو نبوت اور کتاب سے سرفراز فرمایا ہے۔ وہ لوگوں سے اپنی بندگی کے لئے کہے۔ بلکہ وہ تو یہی کہے گا کہ اے لوگو! تم اللہ کے بندے ہو جاؤ جیسا کہ کتاب اللہ کے ذریعہ تم کو تعلیم دی گئی ہے۔ کوئی بھی نبی اپنی بندگی نہیں کروانا چاہتا۔ بلکہ وہ تو اللہ کی ہی عبادت کے لئے حکم دیتا ہے۔

وہ خود بھی اللہ ہی کی عبادت کرتا ہے اور اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتا ہے۔ اور یہ بھی ہر نبی کا بتایا ہوا سبق ہے کہ اگر فضل کی تلاش ہے تو معاملات میں دیانتداری اور امانت داری اختیار کرو۔ اور احکام الٰہی کو اپنی زندگی کا نصب العین بناؤ۔ تب ہی فلاح پاؤ گے۔

ع ۹ اسلام ایک مکمل دین ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی دین نہیں

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے عہد لیا تھا کہ جب میں تم کو کتاب و حکمت سے سرفراز کروں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے اس کتاب کی تصدیق کرنے والا جو تم کو دی گئی ہے تو تم اس رسول پر ضرور ایمان لاؤ گے۔ اس کی ضرور مدد کرو گے

(پیغمبروں کے میثاق میں ان کی امت شامل ہے) سب پیغمبروں نے اقرار کیا کہ ہم اپنے عہد پر ثابت قدم رہیں گے اور اپنی امت کو اس عہد پر قائم رہنے کی تاکید کریں گے۔ اگر کوئی اس سے روگردانی کرے گا۔ تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ پھر وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ خواہ وہ زمین بھر کر سونا دیتا چاہیں۔ اسلام کے علاوہ کوئی دین قابل قبول نہ ہو گا۔

پہلی امتیں پہلے پیغمبروں کی کھلی نشانیوں کے باوجود اور عہد کرنے کے باوجود ان باتوں پر عمل کرنے سے برگشتہ ہوگئیں۔ اللہ ان کو کسی طرح ہدایت نہ دے گا۔ تفصیلاً اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔

ع ۱۰ خانہ کعبہ کی عظمت۔ حج کرنے کا حکم۔ اہل کتاب کا کہنا نہ ماننا

جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ چیزیں خرچ نہ کی جائیں جن سے محبت رکھتے ہو۔ اس وقت تک تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ [illegible] چیزوں کا بیان اور حضرت ابراہیم کی اتباع کرنے کا بیان ہے۔ خانہ کعبہ بابرکت اور موجب ہدایت ہے۔ جو اس گھر میں داخل ہو گا امن و امان پائے گا۔ صاحب مقدور کے لئے حج کرنے کا حکم۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اہل کتاب میں سے کسی کا کہنا نہ مانیں ورنہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے (تفصیل قرآن پاک سے ملاحظہ کریں)

ع ۱۱ مسلمانوں کو چاہئے۔ اللہ کی رسی (دین اسلام) کو مضبوطی سے پکڑے رہیں۔ باہمی اختلافات (فرقہ بندی اور گروہ بندی) کی ممانعت اور اسلامی اتحاد کا حکم

مسلمانوں کو دین اسلام کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم [illegible] اور فرقہ

بندی کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ مسلمانوں کو یاد دلایا جا رہا ہے کہ اسلام لانے سے پہلے وہ ایک دوسرے کے دشمن تھے لیکن اسلام نے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت پیدا کر دی اور بھائی بھائی ہو گئے۔ حکم دیا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونا چاہئے جو لوگوں کو خیر و نیکی کی طرف بلاتی رہے۔ اچھے کاموں کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ جو لوگ ہدایت آنے کے بعد بھی آپس میں اختلافات کریں گے متفرق ہو جائیں گے یعنی فرقہ پرستی اور گروہ پرستی میں پڑ جائیں گے ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ہر کام کا انجام صرف اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے۔

۱۲ ع ۱۱ **امت محمدیؐ تمام امتوں سے بہتر ہے مگر ان کو چاہئے کہ غیر مسلموں سے بچ کر رہیں۔ ان کو اپنا رازدار نہ بنائیں۔**

اس رکوع میں امت نبویؐ کی عظمت کا ذکر ہے۔ وہ تمام امتوں سے بہتر ہے اس لئے ہے کہ نیکی کا حکم دیتی ہے اور برائیوں سے منع کرتی ہے۔ مسلمانوں کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ اہل کتاب ان کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اگر جنگ ہو تو وہ شکست کھائیں گے۔ یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ سب اہل کتاب ایک سے نہیں ہوتے۔ ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں۔ اور سربسجود رہتے ہیں۔

ایسے لوگ عقائد اسلامی۔ توحید خالص اور آخرت کے قائل ہیں ان کو توحید خالص میسر ہوتی ہے۔ آخر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مخالفین اسلام سے بچ کر

رہو۔ ان کو اپنا راز نہ بتاؤ۔ وہ تمہارے لئے اپنے سینوں میں کینہ اور دشمنی رکھتے ہیں اور تمہارے لئے نقصان کے درپے رہتے ہیں۔ تم ان سے کنارہ کش رہو۔ تاکہ وہ تمہیں نقصان نہ پہنچا سکیں۔

ع ۱۳ ۹ مسلمانوں کو خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ مومنین سے نصرت کا وعدہ۔ جنگ احد کا حال بتایا گیا ہے۔ جنگ بدر کا حال بیان کرکے مدد کا وعدہ

جنگ احد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کو جنگ بدر میں نصرت الٰہی کا ذکر کرکے ہمت دلائی گئی ہے۔ حضورؐ جب مکہ سے مدینہ تشریف لائے۔ تو اس کے ڈیڑھ سال بعد جنگ بدر ہوئی۔ جنگ بدر کا واقعہ اور اللہ کی طرف سے مومنین کے لئے فرشتوں کی مدد کا تفصیلی ذکر۔ مسلمانوں کو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اللہ ان کی مدد اس طرح کرے گا۔ جس طرح اس نے جنگ بدر کے موقع پر کیا تھا۔

ع ۱۴ ۱۰ جہاد کے ذریعہ آزمائش۔ غصہ سے دور رہنے کا حکم۔ سود کی ممانعت۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کا بیان

سود کی ممانعت۔ اطاعت رسولؐ کا حکم راہ خدا میں تنگی اور خوشحالی ہر حال میں خرچ کرنے کے احکامات۔ غصہ سے بچنے اور دوسروں کے قصور معاف کر دینے کا بیان۔ نیکو کاروں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔

اگر گناہ سرزد ہو جائے تو گناہوں کی معافی اور بخشش کی دعا مانگنا چاہئے۔ یہ

Marfat.com

ان نیکی کرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ جہاد کے ذریعہ آزمائش کرنے کے بارے میں تفصلی ذکر۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے نصرت اور فتح حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ ایمان ہمت اور وقت پر کام کرنے سے نصرت حاصل ہوتی ہے۔

ع ۱۵ موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ مصیبتوں سے ہمت نہیں ہارنا چاہئے۔ دنیا داروں کے لئے دنیا میں اجر ہے۔ اور دین داروں کے لئے آخرت میں اجر عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے موت کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔ اس سے پہلے موت نہ آئے گی اس رکوع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہمارے انبیاء اکرام نے تکالیف اور سختیاں برداشت کیں۔ مگر پھر بھی صبر کرتے رہے۔ اور ہم کو صبر کے طریقے سکھائے۔ حکم الٰہی پر قائم رہے۔ اللہ والوں نے انبیاء کے ساتھ مل کر دشمنوں سے جنگ کی۔ مصیبتیں اٹھائیں۔ لیکن ہمت نہ ہاری اور نہ ہی بزدلی دکھائی۔ ایسے صابر لوگوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ ان کے لئے آخرت میں اجر عظیم ہے۔

ع ۱۶ جنگ احد کا حال۔ حکم عدولی کے نتائج۔ مسلمانوں کو اللہ کی مرضی کے تابع ہونا چاہئے۔

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ جنگ احد میں فتح کے بعد ناکامی کیوں ہوئی۔ پورے رکوع میں جنگ احد کا واقعہ تفصیلاً بیان ہو رہا ہے۔ کس طرح اللہ

Marfat.com

نے مسلمانوں کی مدد کی۔ جب وہ امیر کی اطاعت ختم کر کے مال غنیمت جمع کرنے میں لگ گئے۔ اس طرح حکم عدولی کی وجہ سے وہ جیتی بازی ہار گئے۔ لیکن اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔

ع ۱۶ ۱۷ ۱۸ اللہ کی بخشش مال غنیمت سے بہتر ہے۔ باہمی مشورہ کا حکم اور پھر فیصلہ پر قائم رہو۔ جہاد میں ثابت قدم رہنے کا حکم۔ حکم عدولی کرنے کے نتائج۔ نیکو کار اور پرہیز گار کے لئے اجر عظیم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مسلمان کا یہ شیوہ نہیں ہے۔ کہ محض مال و دولت کے لئے زندہ رہے بلکہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرے اور نیک عمل کرنے کے لئے زندگی کی خواہش کرے مسلمانوں کو امانت اور دیانتداری کا جو اعلیٰ معیار رسولؐ نے سکھایا ہے۔ اس پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضورؐ کی محبت اور اطاعت ہی عین ایمان ہے۔ اس رکوع میں شہادت کی خواہش پیدا کی جا رہی ہے۔ بزدلی اور موت کے غلط تصور کو دور کر کے مسلمانوں کو پختہ ہمت دلائی جا رہی ہے۔ حکم دیا جا رہا ہے کہ اپنے معاملات باہمی مشورہ سے طے کرنا چاہئے۔ جو فیصلہ باہمی مشورہ سے طے پا جائے اس پر ثابت قدم رہنا چاہئے۔ یہ اللہ کا انسانیت پر بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے انہیں لوگوں میں سے رسولؐ بھیجا جو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کے دلوں کو پاک کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

جو لوگ راہ خدا میں جنگ کرتے اور شہید ہوتے ہیں۔ وہ اصل زندہ ہیں۔ اور اپنے خدا سے رزق حاصل کرتے ہیں۔

مثال ۱۰

جنگ احد کا ذکر۔ مومنین کی قلبی کیفیت بخل کی مذمت

اس رکوع میں جنگ احد کا ذکر ہو رہا ہے۔ مومنین کی قلبی کیفیت بیان ہو
ی ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کفار اور مخالفین اسلام ان کے مقابلے میں
لشکر لے کر آگئے ہیں تو۔ ان کا ایمان بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ مسلمان رضائے
کے تابع رہ کر کام کرتا ہے۔

ایمان کے بدلے کفر اختیار کرنا خسارے کا سودا ہے۔ اس رکوع میں بخل کی
مذمت کی گئی ہے۔ آخر یہ سارا مال دنیا ہی میں رہ جائے گا۔ اس لیئے راہ خدا
خرچ کرنا بہتر ہے۔

یہود کی عادات اور خصائل کا تفصیلی ذکر۔ اذیت پر صبرو
ی اختیار کرنے پر اجر عظیم

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے یہود کی عادات اور خصائل کا بہت تفصیل سے
یا ہے۔ یہ نہایت کج بحث ... بروں کو بھلانے والے دنیا کے خواہاں رسولؐ
ت کے ذکر کو چھپا کر احکام الٰہی میں تحریف کر کے اس کے بدلے تھوڑی سی
اصل کرنے اور آخرت کو گنوا دینے والے تھے۔ موت ہر ایک کے لئے مقرر
اور بروز قیامت ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ جن لوگوں کو اذیت
ر پھر وہ صبرو تقویٰ سے کام لیں ان کے لئے اجر عظیم ہے

Marfat.com

۳۰ ع ۱۱ ایمان والوں کی دعائیں۔ نیک اعمال پر ان کو بروز قیامت انعامات ملنے کا ذکر۔ صبر کرنے ثابت قدم رہنے اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم

اس رکوع میں صحابہؓ کرامؓ اور خلفاء راشدین کی دعاؤں کا ذکر۔ جو یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ کھڑے بیٹھے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگے رہتے تھے۔ ایمان ان لوگوں کی بنیاد ہے۔ جو خوف خدا پر زندہ رہتے ہیں۔ دعا پر امید بخشش ہے۔ فضل ہے۔ آخرت میں دیدار کی تمنا ہے۔ ان کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! دنیا میں ایمان کی حفاظت کرو۔ صبر سے کام لو۔ ثابت قدم رہو۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس کی یاد سے کبھی غافل نہ ہو۔

اس دنیا کو اس کی (اللہ) سمجھ کر برتو جو برتنے کا حق ہے۔ تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔ دین و دنیا تمہارے لئے ہے۔ اور تم اللہ کے لئے ہو۔ کفار جو دنیاوی مال و متاع پر ناز کرتے ہیں۔ وہ روز قیامت ان کے کام نہ آئے گی۔ مسلمانوں کو ان کے دنیاوی مال و دولت سے متاثر نہ ہونا چاہئے۔ آخر میں مسلمانوں کو صبر کرنے ثابت قدم رہنے اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہو جائیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ النساء (۴)

۲۴ رکوع ایک سو ستتر آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ النساء	۷۳
۱ ع ۱۲	رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے کا ذکر۔ انسانی معاشرہ۔ خواتین اور یتیموں کے بارے میں بیان۔	۷۴
۲ ع ۱۳	قوانین میراث۔	۷۵
۳ ع ۱۴	حدود اللہ کا ذکر۔ توبہ کا بیان محرمات سے شادی کی ممانعت۔	〃
۴ ع ۱	کن عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ اور کن سے جائز ہے۔ مہر کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔	۷۶
۵ ع ۲	خواہشات نفسانی میں پڑنے اور دوسروں کا مال ناحق طور پر کھانے اور خودکشی کرنے کی ممانعت۔	〃
۶ ع ۴	مرد کی فضیلت کے اسباب اور آپس میں حسن سلوک کی تلقین۔	〃
۷ ع ۴	طہارت کے آداب۔ یہود کا تحریف کلام کرنے اور شرک میں مبتلا ہونے کا ذکر نشہ کی حالت میں نماز کے قریب جانے کی ممانعت۔	〃
۸ ع ۵	خاندان ابراہیمی پر اللہ کا فضل۔ منکرین قرآن پر عذاب۔ امانتیں اہل لوگوں کو دینا اللہ رسولؐ اور صاحب امر کی اطاعت۔	〃

ع ۹ ۶ منافقین کی کیفیت اور ان کے معاملات سے چشم پوشی کرکے ۷۸
سارا معاملہ اللہ پر چھوڑنے کا حکم اللہ اور اس کے
رسولؐ کی اطاعت کا حکم۔
ع ۱۰ ۷ جہاد کے بارے میں احکامات۔
ع ۱۱ ۸ جہاد سے منہ نہ موڑو۔ موت ہر جگہ آسکتی ہے۔ رسولؐ ۷۹
کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔
ع ۱۲ ۹ منافقین سے میل جول نہ رکھنے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان۔
ع ۱۳ ۱۰ مسلمانوں کو قتل کردینے پر کفارہ کا ذکر۔ جہاد کرنے والوں ۸۰
کا گھر میں بیٹھے رہنے والوں پر فضیلت کا بیان۔
ع ۱۴ ۱۱ ہجرت کی اہمیت اور اجر کا بیان۔
ع ۱۵ ۱۲ نماز قصر و خوف کا بیان۔ نماز پڑھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ ۸۱
ع ۱۶ ۱۳ خیانت اور تہمت کی ممانعت اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
ع ۱۷ ۱۴ رسولؐ اللہ تعالیٰ کی پناہ اور فضل میں ہیں۔ مسلمانوں کے
طریقے چھوڑ کر دوسروں کے طریقے پر چلنا سخت
عذاب کا باعث ہے۔
ع ۱۸ ۱۵ شرک کرنے والا کبھی معاف نہ کیا جائے گا۔ شیطان کا ۸۲
وعدہ دھوکہ ہے اچھے عمل کرنے والے مرد اور عورت
جنت میں داخل کیے جائیں گے۔
ع ۱۹ ۱۶ شوہر اور بیوی کے تعلقات۔ اللہ پر بھروسہ کرنے کا ذکر۔
ع ۲۰ ۱۷ سچی گواہی دینے۔ ایمان کامل اور منافقین سے تعلق نہ ۸۳

Marfat.com

رکھنے کا بیان۔

۲۱ ع ۱۱ منافقین کی کیفیت اور ان سے بچنے کا حکم اور ان کی ۸۳
پہچان۔ منافقین دوزخ کے سب سے خراب درجہ میں ہوں گے۔

۲۲ ع ۱۰ یہود کی کج بحثیاں۔ حضرت عیسٰی کا زندہ آسمان پر لے ۸۴
جانے کا بیان۔

۲۳ ع ۹ انبیاء پر نزول وحی کا سلسلہ۔ مسلمانوں کو اللہ کی ۸۵
اطاعت کا حکم۔ اور تثلیث کی ممانعت۔

۲۴ ع ۶ رسولوں کی عبدیت کا ذکر۔ رسول اللہ روشن دلیل ہیں۔ "
اور قرآن نور ہدایت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ النساء (۴)

۲۴ رکوع ۱۷۷ آیات مدنی

یہ سورۃ ۲۴ رکوعات پر مشتمل ہے۔ بالا تفاق علماء مدنی ہے۔ شان نزول اس کا یہ ہے کہ اس کا آغاز نزول جنگ احد کے بعد ہوا۔ جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہو گئے تھے۔ تو اس وقت یتیموں کی کفالت اور ورثہ کی تقسیم کے مسائل نے اہمیت اختیار کر لی تھی۔ اس سورۃ مبارکہ میں گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ یتیم بچوں کی نگہداشت کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ اور عورت کے مقام و منصب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ حدود اللہ کا ذکر ہے۔ قوانین میراث ترتیب دیے گئے ہیں۔ محرمات سے شادی کی ممانعت کی گئی ہے۔ نکاح اور مہر کا ذکر کیا گیا ہے۔ خواہشات نفسانی میں پڑنے اور دوسروں کا مال ناحق طور پر کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ مرد کو عورت پر فضیلت دی گئی ہے۔ اور اس کے وجوہات بیان کیے گئے ہیں۔ ماں باپ عزیزوں اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا گیا ہے۔ یتیموں، مسکینوں اور پڑوسیوں سے خوش اسلوبی سے پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ غرض یہ کہ حقوق العباد کا تفصیلی حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد منافقین کے قلبی حالات کا ذکر کر کے ان سے چشم پوشی کرنے اور بچنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان سے میل جول نہ رکھنے اور ان سے جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔

Marfat.com

جہاد کے بارے میں کافی تفصیلی احکامات بھی اسی سورۃ میں بیان کئے گئے ہیں۔ کسی مسلمان کو سہواً قتل کر دینے کا کفارہ دینے کے بارے میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ہجرت کرنے اور اس کی اہمیت بھی بیان کی گئی ہے۔ نماز قصر اور نماز خوف کے بارے میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ساتھ ساتھ یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ نماز اپنے وقت پر ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

بعض سماجی برائیوں مثلاً خیانت کرنے، تہمت لگانے، دھوکہ اور دغابازی کی مذمت اور ممانعت کی گئی ہے۔

شرک کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ گناہ عظیم ہے۔ اس کا مرتکب سخت عذاب کا مستحق ہو گا اس کی بخشش نہ ہو گی۔ مسلمانوں کو سچی گواہی دینے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اور اسلامی طور طریقوں پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جو لوگ اسلامی طور طریقوں کو چھوڑ کر غیر قوموں کے طریقوں پر چلتے ہیں۔ ان کے لئے سخت عذاب کا ذکر ہے۔

آخر میں یہود کی کج بحثیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد انبیاء پر نزول وحی کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اٹھائے جانے کا تذکرہ ہے۔ مسلمانوں کو تثلیث کے عقیدہ سے بچنے اور حق پر رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آخری رکوع میں فرمایا گیا ہے کہ رسول اللہ کے بندے ہیں۔ قرآن نور ہدایت ہے۔ اور رسول اللہ روشن دلیل ہیں۔

۱۲ رکوع رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے کا ذکر۔ انسانی معاشرہ۔ خواتین اور یتیموں کے بارے میں بیان

اس رکوع کا آغاز رشتہ داروں سے حسن و سلوک کرنے کے حکم کے بارے

Marfat.com

میں ہے۔ معاشرے میں پہلا فرض امانت ہے۔ لین دین کے بارے میں احتیاط اور یتیموں کے مال کی حفاظت کا حکم۔ اس کے بعد عورت کا ذکر آتا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مرد ایک دو بلکہ چار شادیاں تک کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ عدل و انصاف اور مساوات قائم رکھ سکیں۔ عورتوں کے مہر کے لئے بھی صاف صاف بیان کیا جا رہا ہے۔ یتیموں کے مال کی نگرانی کرنے اور ان سے ہمدردی اور محبت کا درس دیا گیا ہے۔ اچھے مال سے برا مال بدلنے کی سخت ممانعت ہے۔ وراثت میں عورتوں کا بھی حصہ ہے۔

ع ۲ ۱۲ قوانین میراث

اس رکوع میں میراث کے قوانین صاف اور واضح انداز سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان حدود کی حفاظت کرنے والوں کے لئے اللہ کے یہاں انعام اور ان سے انحراف کرنے والوں کے لئے سزائیں۔ جو کوئی اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی کرے گا اور اس کے بعد حدود سے تجاوز کرے گا۔ اللہ اس کو دوزخ کی آگ میں ڈالے گا۔

ع ۳ ۱۴ حدود اللہ کا ذکر۔ توبہ کا بیان۔ محرمات سے شادی کی ممانعت

اس رکوع میں ان چیزوں کو سختی سے روکا جا رہا ہے جن سے معاشرہ میں برائی پھیلتی ہے۔ اور خاندانوں کی تباہی ہوتی ہے۔ نیز توبہ کے بارے میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ بیوی سے حسن سلوک کرنا چاہئے۔ جہالت کے رسم و رواج کی پابندیاں

Marfat.com

کرنے اور عورتوں کے حقوق پر دست درازی کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ نیز محرمات سے شادی کی ممانعت کا ذکر ہے۔

ع ۴ ۳ کن عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ اور کن سے جائز ہے۔ اور مہر کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ کن کن عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ اور کن عورتوں سے نکاح جائز ہے۔ کیونکہ حرام اور حلال کے جو قوانین مقرر کیے گئے ہیں اس کا مقصد انسان کی فلاح ہے۔ یہ بہت ہی اہم بات ہے۔

ع ۵ ۸ خواہشات نفسانی میں پڑنے اور دوسروں کا مال ناحق طور پر کھانے اور خودکشی کرنے کی ممانعت

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے اور ایک دوسرے کے مال کو ناحق طور پر کھانے کی ممانعت کی ہے۔ خودکشی کی ممانعت بھی کی گئی ہے۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مال و دولت میں ایک کو دوسرے پر برتری دی ہے۔ بلکہ اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ماں باپ اور قرابت والوں کے ترکہ میں سے ہر کسی کے لئے وارث مقرر کر دیے ہیں۔ اور جن لوگوں سے تمہارا معاہدہ ہوا ہے۔ ان کو ان کا حصہ دے دو۔

ع ۶ ۹ مرد کی فضیلت کے اسباب اور آپس میں حسن سلوک کی تلقین

مرد کی فضیلت کا بیان ہے۔ کہ وہ عورت پر کیوں فوقیت رکھتا ہے۔ مرد

عورتوں کے محافظ ہیں۔ اس لیے اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اس رکوع میں عورت کو اپنے خاوند کی فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے۔

ماں باپ اور رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یتیموں، مسکینوں، قرابت داروں، پڑوسیوں اور ہم مجلسوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ بخل۔ غرور۔ گھمنڈ کو سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ ایمان نہ لانے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کے مضر نتائج سے آگاہ کیا گیا ہے۔

ع ۷ طہارت کے آداب۔ یہود کا تحریف کلام کرنے اور شرک میں مبتلا ہونے کا ذکر۔ نشہ کی حالت میں نماز کے قریب جانے کی ممانعت

اس رکوع میں نماز کے آداب بتائے گئے ہیں۔ غسل۔ طہارت۔ تیمم کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ اللہ کی پاک ذات میں شریک ٹھہرانے والوں کی بخشش نہ ہونے کا بیان ہے۔ ان لوگوں کے حالات کا ذکر ہے۔ جن کے لئے آسمانی کتابیں آئیں لیکن وہ بد قسمت اس پر عمل نہ کر کے گمراہی خریدتے رہے اہل کتاب کو اس کتاب (قرآن پاک) پر ایمان لانے کی تلقین کی گئی ہے۔ تاکہ جو ایمان لے آئیں وہ روز قیامت کی رسوائیوں سے بچ سکیں۔

ع ۸ خاندان ابراہیمی پر اللہ کا فضل۔ منکرین قرآن پر عذاب، امانتیں اہل لوگوں کو دینا، اللہ رسول اور صاحب امر کی اطاعت

اس رکوع میں آل ابراہیم کو کتاب و حکمت عطا کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور احکام شریعہ عطا ہونے کا بیان بھی ہے۔ یہودیوں کا بغض و حسد، آیات سے منکر

Marfat.com

ہونے کا بیان ہے۔ یہود کی خیانت اور ناانصافی کے متعلق ذکر کرنے کے بعد اللہ مسلمانوں کو۔ امانت دیانتداری اور عدل کا حکم دیتا ہے۔ ایک جگہ پر اطاعت اللہ اور اطاعت رسولؐ کا حکم دیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ہر طرح واجب ہے۔

ع ۹ ۱۱ ۶ منافقین کی کیفیت اور ان کے معاملات سے چشم پوشی کر کے سارا معاملہ اللہ پر چھوڑنے کا حکم۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا حکم

اس رکوع میں منافقین کی کیفیت سے آگاہ کیا جا رہا ہے اور رسولؐ اللہ کو ان سے چشم پوشی کرنے کو کہا جا رہا ہے۔ یہ بھی بتایا جا رہا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کو اللہ کی طرف سے انعامات بخشے جاتے ہیں (جو جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اس کا حشر بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے) اس وقت تک ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک ہر معاملہ میں رسول اللہؐ کو حکم نہ بنایا جائے اور جو فیصلہ حضورؐ فرمادیں اس پر ذرہ برابر بھی رنج نہ کیا جائے۔

ع ۱۰ ۷ جہاد کے بارے میں احکامات

اس رکوع میں جہاد کرنے والوں کا بیان ہے۔ جو لوگ اللہ کے لئے لڑتے ہیں۔ اللہ اور رسولؐ کے لئے ہی جان و مال کی قربانی دیتے ہیں۔ ان کے لئے اجر عظیم کا وعدہ ہے۔ جہاد میں سستی اور غفلت کرنا منع ہے۔ لیکن اپنی حفاظت کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

Marfat.com

جہاد کے احکام بیان کیے جا رہے ہیں۔ اور یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ جہاد کا منشاء محض جان دینا ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی اطاعت کے لئے اور اس کے حکم کو پورا کرنے کے لئے۔ اور اس کے دین کی خاطر جہاد کرنا چاہئے۔ جہاد نہ کرنے والوں کی بہانہ بازیوں اور سازشوں کا بھی ذکر ہے۔

۱۱ع جہاد سے منہ نہ موڑو۔ موت ہر جگہ آسکتی ہے رسولؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

اس رکوع میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مذہب کو لڑائی سے کیا واسطہ ..... (مذہب کے معنی سب سے الگ رہ کر رہبانیت کی زندگی بسر کرنا؟ ..... ایسا نہیں ہے) اس رکوع میں اس چیز کو ہی واضح کیا گیا ہے کہ جہاد تو اللہ کے دین کے لیئے لڑنا ہے۔ اور اس کا حکم سمجھ کر لڑنا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ اور رسولؐ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اس میں غور و فکر کرنا چاہئے۔ اسی میں اس کا بھی ذکر آیا ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کو سلام کرنا چاہئے۔

۱۲ع منافقین سے میل جول نہ رکھنے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ منافقین کی کیفیت کیا ہے۔ کس قسم سے منافقین سے جنگ کرنا چاہئے۔ اور ان سے کیسے۔ کن منافقین سے

Marfat.com

نہیں بنانا چاہئے۔ مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اور ان کی فضیلت کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو لوگ جہاد کرتے ہیں۔ جو لوگ مسلمانوں کے ساتھ صلح سے رہنا چاہیں تو مسلمانوں کو بھی ان سے صلح کر لینی چاہے۔ لیکن اگر وہ صلح نہ کریں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو مسلمانوں کو چاہئے کہ جہاں پائیں ان کو قتل کر دیں۔

ع ۱۳ ۱۰ مسلمانوں کو قتل کرنے پر کفارہ کا ذکر۔ جہاد کرنے والوں کی گھر میں بیٹھے رہنے والوں پر فضیلت کا بیان

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ لڑائی دین کی حفاظت کے لئے ہے۔ ان تمام قوانین کا ذکر کیا گیا ہے۔ کسی مسلمان کے لئے روا نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو ناحق قتل کرے۔ مگر غلطی اور بھولے سے کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کر ڈالے تو ایسی صورت میں کفارہ واجب ہے۔ جس کا ذکر اس رکوع میں تفصیلاً کیا گیا ہے۔ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر مرتبہ کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے بڑی فضیلت بخشی ہے۔

ع ۱۴ ۱۱ ہجرت کی اہمیت کا اور اجر کا بیان

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت کا حکم دیتے ہوئے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ جو ہجرت کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اور گناہ گار ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو معاف کیا گیا ہے۔ جو ضعیف ہوں یا کسی حقیقی مجبوری کی وجہ سے ہجرت نہیں کر سکتے۔ نیز ہجرت کرنے والوں کے انعامات کا ذکر کیا گیا ہے۔

ع ۱۵ نماز قصر و خوف کا بیان۔ نماز پڑھنا مسلمانوں پر فرض ہے

اس رکوع میں نماز قصر اور نماز خوف کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس کا یہ طریقہ بتایا گیا ہے۔ کہ جنگ کے دوران اس طرح کرنا چاہئے۔ کہ ہتھیار لے کر فوج کی ایک جماعت نماز پڑھے اس طرح جب ایک جماعت پڑھ چکے تو دوسری جماعت ہتھیار لے کر پڑھے۔ نیز کفار کا پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ع ۱۶ خیانت اور تہمت کی ممانعت۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے

غلط کاروں۔ دغابازوں کی طرف داری کرنے اور خیانت کرنے اور دغابازی کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ جو کوئی گناہ کرتا ہے۔ تو اپنے نفس کے لئے ہی وبال کماتا ہے۔ خیانت اور تہمت صریحاً گناہ ہے۔ اگر کوئی شخص گناہ کر بیٹھے لیکن پھر نادم ہو کر اللہ سے مغفرت مانگے۔ تو اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

ع ۱۷ رسول اللہ اللہ تعالیٰ کی پناہ اور فضل میں ہیں۔ مسلمانوں کے طریقے چھوڑ کر دوسروں کے طریقے پر چلنا سخت عذاب کا باعث ہے

حضور اکرمؐ کی عظمت و شان اور کمال کا بیان نبوت کے متعلق سرگوشیوں سے ممانعت۔ رسولؐ کی نافرمانی کرنے والا سخت گناہ کار ہے۔ مسلمانوں کے طور طریقے اجماع امت کے طریقے چھوڑ کر دوسری قوموں کے اطوار اختیار کرنے کی

منزل ۱

Marfat.com

سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ اس پر وعید آئی ہے۔

۱۸ ع ۱۵ شرک کرنے والا کبھی معاف نہ کیا جائے گا۔ شیطان کا وعدہ دھوکہ ہے۔ اچھے عمل کرنے والے مرد و عورت جنت میں داخل کیے جائیں گے

اللہ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔ جو کبھی معاف نہ ہو گا۔ جنہوں نے نیک عمل کیے ان کے لئے اللہ کے انعامات کا سچا وعدہ ہے۔ اللہ نے اس پر (شیطان) لعنت کر دی ہے۔ اور جب اسے راندۂ درگاہ کر دیا تو اس نے کہا کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک حصہ لوں گا۔ ان کو امیدیں دلاؤں گا۔ بہکاؤں گا۔ ان کو سکھلا دوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی شکلیں بدل ڈالیں۔ وہ (شیطان) جو کچھ وعدہ کرتا ہے۔ دھوکہ ہے۔ شیطان کی پیروی کرنے والے یہ ہی لوگ ہیں۔ جن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ دین ابراہیمی کی پیروی کرنے والے بہتر ہیں۔ وہ جنت کے حق دار ہیں۔

۱۹ ع ۸ ۱۶ شوہر و بیوی کے تعلقات اور اللہ پر بھروسہ کرنے کا ذکر

عورتوں کے حقوق کی بہتری۔ یتیموں کے حقوق کی نگہداشت شوہر اور بیوی کے متعلق باہمی رابطہ۔ موافقت صلح یا جدائی و فراق سب اللہ پر بھروسہ کر کے کرو۔ یہ سب اس رکوع میں صاف صاف بیان کیا گیا ہے۔

ع ۲۰ سچی گواہی دینے۔ ایمان کامل اور منافقین سے تعلق نہ رکھنے کا بیان

بتایا گیا ہے کہ ایمان میں مضبوطی اور عمل میں استحکام پیدا کرو۔ اور انصاف پر قائم رہو۔ اللہ کے لئے گواہی دو۔ خواہ یہ خود تمہارے نفس تمہارے والدین اور قرابت داروں کے خلاف ہی ہو۔ اللہ اور اس کے رسولؐ فرشتوں' کتابوں اور قیامت پر ایمان رکھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "آپ ان منافقوں کو خوشخبری سنادیں کہ ان کے واسطے دردناک عذاب ہے"

ایک اور جگہ فرمایا ہے "تم پر یہ حکم کتاب اللہ میں نازل ہو چکا ہے۔ کہ جب آیات الٰہی سے لوگوں کو انکار کرتے ہوئے اور تمسخر کرتے ہوئے سنو تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔

ع ۲۱ منافقین کی کیفیت اور ان سے بچنے کا حکم اور ان کی پہچان منافقین دوزخ کے سب سے خراب درجے میں ہوں گے

اس رکوع میں منافقین کی حالت کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور وہ دوزخ کے سب سے خراب درجہ میں ہوں گے۔ مسلمانوں کو ان سے بچ کر رہنا چاہئے۔ ان کو اپنا دوست نہ بنانا چاہئے۔ کیونکہ جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بے رغبتی سے لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے۔ کہ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی اور اللہ کا سہارا پکڑا اور اپنے

Marfat.com

دین میں خلوص پیدا کیا تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔

اس رکوع کی پانچ آیات ..... پارہ نمبر ۶ **لایحب اللہ** میں آئی ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ سے انکار کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق نکالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض رسولوں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں اور کوئی نئی درمیانی بات نکالنا چاہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ بلاشبہ کافر ہیں۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان میں سے کسی کو الگ خیال نہیں کرتے اور فرق نہیں کرتے اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کو اللہ عنقریب صلہ عطا کرے گا۔

۲۲ رکوع یہود کی کج بحثیاں۔ حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا جانا

اہل کتاب آپؐ سے سوال کرتے ہیں۔ کہ آپؐ ان پر آسمان سے کوئی کتاب اتار کر لائیں۔ یہ یہود کی دیرینہ عادت تھی۔ انہوں نے پہلے بھی حضرت موسیٰ سے اس قسم کے مطالبات کیے تھے۔ کج بحثی اور گستاخی کرنا ان کی سرشت میں شامل تھا۔ کبھی بچھڑے کو معبود بنا لیا۔ کبھی عہد شکنی کی۔ کبھی احکام الٰہی سے انکار کیا۔ کبھی انبیاء کو قتل کیا اللہ نے ان کے دلوں پر کفر کے سبب مہر لگا دی ایک جگہ پر حضرت عیسیٰ کے زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے کا بیان تھا۔ مومنین جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اللہ اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ ہی لوگ ہیں۔ جن کو عنقریب اجر عظیم عطا ہو گا۔

Marfat.com

۲۳

ع ۱۹ انبیاء پر نزول وحی کا سلسلہ ۔ مسلمانوں کو اللہ کی اطاعت کا حکم اور تثلیث کی ممانعت

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اے رسولؐ ہم نے آپؐ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی جس طرح حضرت نوح کی طرف بھیجی اور نوح کے بعد حضرت ابراھیم اور حضرت اسماعیل۔ حضرت اسحاق۔ حضرت یعقوب اور ان کی اولاد حضرت عیسیٰ حضرت ایوب، حضرت یونس اور حضرت ہارون اور حضرت سلیمان کی طرف بھیجی اور حضرت داؤد کو زبور بھیجی ..... یہ سب باتیں ہم آپؐ کو پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ ہم نے موسیٰ سے باتیں کیں۔ اور رسولوں کو طرح طرح سے نوازا۔ کتب سماویہ کا سلسلہ آپؐ سے پہلے بھی جاری تھا۔

اس رکوع میں یہ بھی بتایا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کو رسولؐ کا فرمانبردار ہونا چاہئے۔ تمام انبیاء پر ایمان رکھنا چاہئے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے تثلیث کی ممانعت فرمائی ہے۔ اور تفصیلاً اس کی ممانعت کے بارے میں فرمایا ہے۔

۲۴

ع ۲۰ رسولوں کی عبدیت کا ذکر۔ رسولؐ اللہ روشن دلیل ہیں اور قرآن نور ہدایت ہے

اللہ کی وحدانیت کا ذکر ہو رہا ہے۔ عبدیت کا مرتبہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھنے والوں کو کیا کیا نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اور اللہ ان پر کس قدر فضل فرماتا ہے۔ تفصیل سے بیان ہو رہا ہے۔

نافرمان اور تکبر کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ رسولؐ اللہ

Marfat.com

روشن دلیل اور قرآن نور ہدایت ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور دین کو مضبوطی سے پکڑے رہے اللہ ان کو عنقریب اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ (اور نور حق کو پانے کے لئے حقوق کی حفاظت ضروری ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں بیان فرمایا ہے۔ ترکہ کے متعلق ضروری احکامات بیان کیے ہیں۔ (تاکہ کوئی سچی راہ سے بھٹکنے نہ پائے)

Marfat.com

تعارف القرآن

دوسری منزل

دوسری منزل مندرجہ ذیل سورتوں پر مشتمل ہے

	سورۃ	پارہ	'''
۵	سورۃ المائدہ	(۶) لایحب اللہ	(۷) واذا سمعوا
۶	سورۃ الانعام	(۷) واذا سمعوا	(۸) ولو اننا
۷	سورۃ الاعراف	(۸) ولو اننا	(۹) قال الملاء
۸	سورۃ الانفال	(۹) قال الملاء	(۱۰) واعلموا
۹	سورۃ التوبہ	(۱۰) واعلمو	(۱۱) یعتذرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسری منزل

سورۃ المائدہ (۵)

۱۶ رکوع ۱۲۰ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ المائدہ	۹۰
۱ ع	عہد پورا کرنے کا حکم۔ حلال چیزوں کے کھانے اور قربانی و حج کے ارکان کا بیان۔ "اللہ نے دین مکمل کر دیا"۔	۹۱
۲ ع	وضو غسل کا بیان۔ انصاف اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم۔	۹۲
۳ ع	یہود اور نصاریٰ کا عہد شکنی کرنا رسول اللہ کی آمد کی بشارت۔	〃
۴ ع	بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ کے حکم سے انکار اور ان کی بزدلی کا ذکر	۹۳
۵ ع	قرب الٰہی ڈھونڈھنے والے۔ نافرمانی پر تلے رہنے والے۔	〃
۶ ع	ہابیل اور قابیل کا قصہ۔ اللہ سے قربت حاصل کرنے کے لئے ایمان، تقویٰ، وسیلہ اور جہاد فی سبیل اللہ۔	۹۴

Marfat.com

ع ۷ ۱۱ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں اور اللہ کی نازل کردہ کتابوں میں تحریف کرنے والوں کا ذکر۔ ۹۴

ع ۸ ۶ ۱۲ یہود و نصاریٰ سے تعلقات نہ رکھنے کا بیان۔ ۹۵

ع ۹ ۶۰ ۱۳ یہود کی نافرمانیوں اور شرارتوں نیز ان پر اللہ کے سخت عذاب کا ذکر۔ 〃

ع ۱۰ ۱۱ ۱۴ رسول اللہ کو تبلیغ اسلام کا حکم۔ مخالفین کی مخالفت سے دل برداشتہ نہ ہونے کا حکم۔ تثلیث کا عقیدہ کفر کے برابر ہے ۹۶

ع ۱۱ ۹ ۱ مشرکین اور یہود سے دوستی کی سخت ممانعت۔ تثلیث کا باطل ٹھہرانا۔ یہود اور کفار مسلمانوں کے شدید ترین دشمن ہیں۔ ۹۷

ع ۱۲ ۲ قسم کھانے کی ممانعت۔ قسم کا کفارہ۔ حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے اور جوا۔ شراب کی حرمت کا بیان۔ 〃

ع ۱۳ ۴ زمانہ احرام میں چند چیزوں کی ممانعت۔ حج، قربانی اور احرام کا بیان۔ ۹۸

ع ۱۴ ۸ ۱ رسول اللہ سے بے بنیاد اور فضول سوال کرنے کی ممانعت۔ پچھلی قوموں کی طرح بحث مت کرو۔ امر الٰہی کے پابند رہو اور وسوسہ میں مت پڑو۔ 〃

ع ۱۵ ۵ حضرت عیسیٰ پر اللہ کے احسانات اور انعامات۔ حضرت عیسیٰ کا آسمان سے خوان نعمت اترنے کی دعا کرنے کا ذکر۔ ۹۹

ع ۱۶ ۶ حضرت عیسیٰ کی قوم کا حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کو خدا ٹھہرانے کا ذکر۔ اس ذکر کے بارے میں حضرت عیسیٰ کا انکار۔ 〃

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ المائدہ (۵)

۱۶ رکوع ایک سو بیس آیات مدنی

یہ قرآن شریف کی پانچویں سورۃ ہے۔ گو کہ اس میں ایک آیت "الیوم اکملتُ لکم دینکم" کے متعلق یقین سے کہا جاتا ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ شریف میں نازل ہوئی ہے چونکہ زمانہ نزول ہجرت کے بعد کا ہے اس لیے یہ سورۃ مدنی کہلاتی ہے۔

اس سورۃ کا آغاز تربیت سے ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے عہد (خواہ وہ آپس میں ہوں یا دیگر اقوام سے) پورا کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ قربانی و حج کے ارکان کا ذکر کیا گیا ہے۔ دین اسلام کے مکمل ہو جانے اور اللہ کا اسلام کو پسند کرنے کا ذکر ہے۔ حلال و حرام کھانے کی چیزوں کا تذکرہ ہے۔ نیز مسلمان عورتوں سے شادی کا تذکرہ۔ وضو اور تیمم کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ بنی اسرائیل کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے نماز اور زکواۃ کا عہد لیا تھا۔ لیکن انہوں نے اسے توڑ دیا۔ اس وجہ سے ان پر وعید آئی ہے۔ ان کا حضرت موسیٰ کے احکامات سے انکار کرنا۔ اور ان کی بزدلی کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہابیل اور قابیل کے واقعہ کا ذکر کر کے حسد اور قتل ناحق کے برے اثرات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو لوگ زمین میں زیادتیاں کرتے اور فساد کرتے ہیں۔ ان کو چن چن کر قتل کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اللہ سے قربت حاصل کرنے اور ایمان۔ تقویٰ اور وسیلہ حاصل کرنے نیز جہاد فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ کے

Marfat.com

احکامات کو بدل کر اپنی مرضی کرنے والے نافرمان ہیں۔

جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق حکومت نہ کریں اور نہ فیصلے کریں تو وہ لوگ فاسق کافر اور ظالم ہیں۔ یہود اور نصاریٰ سے دوستی نہ کریں اور منافقین سے بچ کر رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ کا گروہ بحرحال غالب رہے گا۔ اس سورۃ میں یہود کی نافرمانیوں اور شرارتوں کا ذکر اور ان پر اللہ کے عذاب کا ذکر ہے۔ رسول اللہ کو تبلیغ اسلام کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ مخالفین اسلام کی حرکتوں سے دل برداشتہ نہ ہوں۔ تثلیث کے عقیدہ کو کفر کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

اس سورۃ میں قسم کھانے کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔ غلط قسم کھانے اور اس کو توڑنے پر کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ شراب، جوا، بت اور جوئے کے تیر سب ناپاک اور حرام ہیں۔ زمانہ احرام میں چند چیزوں کی ممانعت۔ حج۔ قربانی اور احرام کا بیان ہے۔ رسولؐ اللہ سے بے بنیاد سوالات کرنے اور بحث کرنے کی ممانعت نیز امرالٰہی کے پابند ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ کا تذکرہ اور ان کے حواریوں کے احوال بھی بیان کیے گئے ہیں۔ بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ حضرت مریم کو خدا ٹھہرایا۔ بنی اسرائیل کے ان خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ آخر میں فرمایا گیا ہے۔ سب زمینوں اور آسمانوں کی بادشاہت اللہ کی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رکوع عہد پورا کرنے کا حکم۔ حلال چیزوں کے کھانے اور قربانی و حج کے ارکان کا بیان۔ "اللہ نے دین کو مکمل کر دیا"

اس رکوع میں عہد کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ [illegible] نشانیوں کی بے

حرمتی کرنے کی ممانعت۔ قربانی و حج کے ارکان کے متعلق بیان ہے۔ حرام جانوروں کا ذکر اور دین کے مکمل ہونے کا ذکر آیا ہے۔ "اللہ نے پسند کر لیا ہے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین"۔

ع ۲ وضو غسل کا بیان۔ انصاف اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم

نماز اور غسل کا بیان ہے اور تاکید آئی ہے کہ اللہ کے عہد کو پورا کرنے کا بیان اور اس پر قائم رہنے کا بیان آیا ہے۔ اسلام پر قائم رہنے اور مضبوطی کے ساتھ انصاف پر اور تقویٰ اور عدل پر رہنے کا بیان واضح طور پر بتایا گیا ہے۔ احکامات الٰہی کو احکامات الٰہی کی طرح ادا کرنے کی تاکید۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنی ان نعمتوں کا ذکر کیا ہے جو کہ اس نے عطا کی ہیں۔

ع ۳ یہود اور نصاریٰ کا عہد شکنی کرنا۔ رسولؐ اللہ کی آمد کی بشارت

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکواۃ دیتے رہو گے۔ رسولوں پر ایمان لاؤ گے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ مگر انہوں نے عہد توڑ دیا۔ جو نصیحتیں ان کو کیں تھیں۔ ان کا بڑا حصہ وہ بھول گئے اس پر وعید آئی ہے۔ نصاریٰ سے بھی عہد لیا تھا مگر وہ بھی اس کو بھول گئے اس رکوع میں یہود و نصاریٰ کے خیالات کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا جا رہا ہے۔ اور بار بار اللہ تعالیٰ ان کو غلط کاموں سے روکنے کی تاکید کرتا ہے۔ اس رکوع کے آخر میں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کی آمد کی خوشخبری دی ہے۔

ع ۸ بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ کے حکم سے انکار اور ان کی بزدلی کا ذکر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کا جاہلانہ بحث کا مکالمہ ہے نیز اس میں بنی اسرائیل کی بزدلی کا ذکر ہے۔ کہ انہوں نے حضرت موسیٰ کے حکم پر جنگ کرنے اور (ملک شام) پر حملہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جب کہ خوف خدا رکھنے والے بول اٹھے کہ ان پر چڑھائی کر کے دروازہ میں گھس پڑو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے تو بے شک تم ہی غالب رہو گے اور اگر تم مومن ہو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔

ع ۹ قرب الٰہی ڈھونڈھنے والے۔ نافرمانی پر تلے رہنے والے۔ ہابیل اور قابیل کا قصہ

اس رکوع میں ہابیل اور قابیل کا واقعہ بتایا جا رہا ہے۔ اور ناحق قتل کو اللہ تعالیٰ نے سخت گناہ بتایا ہے اور اس کی سزا بھی نہایت سخت ہے ایک انسان کا بغیر کسی وجہ یا قصاص کے قتل کر دینا پوری انسانیت کو گویا قتل کر دینا ہے۔ اور کسی جان کو بچالینا پوری انسانیت کو بچالینا ہے۔

جو لوگ زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور اللہ رسول سے جنگ کرتے ہیں۔ ان کو پکڑ کر قتل کر دینے یا ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کے لئے حکومت یا حاکم وقت کو حکم ہے۔ ان کے لئے دنیا و آخرت میں رسوائی ہے۔ مگر گرفت میں آنے سے پہلے جو

لوگ توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں۔ اللہ ان کے گناہ معاف کردے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

ع ۶ اللہ سے قربت حاصل کرنے کے لئے۔ ایمان۔ تقویٰ وسیلہ اور جہاد فی سبیل اللہ۔

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کی رضا اور قرب کے لئے چار چیزیں ہیں۔ ایمان۔ تقویٰ۔ وسیلہ اور جہاد کا حکم ہے۔ چوری کی سزا کا تعین کیا گیا ہے کہ چور کو کیا سزا ملنا چاہئے۔ اللہ کی قائم کی ہوئی سزاؤں کو کم یا زیادہ کرنے والے منافق اور یہود ہیں۔ ان کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں سخت عذاب ان کا ذکر اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

ع ۱۱ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں اور اللہ کی نازل کردہ کتابوں میں تحریف کرنے والوں کا ذکر۔

اس پورے رکوع میں نافرمانی کرنے والوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ یہود اور نصاریٰ نے اپنی کتابوں میں تحریف کی۔ احکام الٰہی کو بدل کر اپنی مرضی کرلی۔ ایسے لوگ نافرمان ہیں۔ جو کوئی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا۔ وہ کافر ہے جو اہل کتاب تورات اور انجیل کے احکامات کو نہ مانیں وہ لوگ نافرمان ہیں۔ اس حکم کے مخاطب اہل کتاب ہی نہیں بلکہ تمام وہ لوگ ہیں جو اللہ کے احکامات کو بدل دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو وہ ایک ہی امت بنا سکتا تھا۔ لیکن وہ اپنے

Marfat.com

احکام کے بارے میں آزمائش چاہتا ہے کہ کون لوگ ہیں اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرتے ہیں اور کون لوگ نہیں۔ وہ اپنے رسول کو بتانا چاہتا ہے کہ لوگوں میں اکثر نافرمان ہیں۔ جو آپؐ کے حکم سے روگردانی کریں گے۔ اس رکوع میں مسلمانوں کو تنبیہہ کی جارہی ہے کہ وہ ان لوگوں سے بچیں جو روگردانی کرتے ہیں۔

ع ۸ ۶/۱۲ یہود و نصاریٰ سے تعلقات نہ رکھنے کا بیان

یہود و نصاریٰ سے دوستی کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ منافقین سے بچ کر رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کے دلوں میں جو نفاق، بغض اور حسد ہے ان کے متعلق بیان کیا جارہا ہے۔ یہود و نصاریٰ سے بچنے اور دور رہنے کی بار بار تاکید کی جارہی ہے۔ اور ترک تعلقات کا حکم ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے دوست تو صرف مسلمان ہیں۔ بلاشبہ اللہ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے۔

ع ۹ ۶/۱۳ یہود کی نافرمانیوں اور شرارتوں نیز ان پر اللہ کے سخت عذاب کا ذکر۔

اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو دین کا مذاق بناتے ہیں۔ اور نماز کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔ ناعاقبت اندیش لوگوں کا ذکر ہے جن پر اللہ کا غضب ہوا۔ اور جنہوں نے اللہ کی عبادت ترک کرکے شیطان کی پرستش کی اور وہ اس کی سزا میں اپنے اعمال و کردار کے باعث بندر اور سؤر بنا دیئے گئے اور ان کی خصلتیں بندروں کی طرح (خود غرض اور لالچی) ہو گئیں۔ یہود نے اللہ پر بھی تہمت لگائی۔

اور اس کی شان میں گستاخی کی۔

احکام الٰہی سے منکر ہونے والوں پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرتا ہے۔ اگر وہ اصول دین پر قائم رہے اور (رسالت کی بشارت کو نہ چھپاتے) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر رزق طیب کی بارش ہوتی۔

ع ۱۰ رسول اللہ کو تبلیغ اسلام کا حکم۔ مخالفین کی مخالفت سے دل برداشتہ نہ ہونے کا حکم۔ تثلیث کا عقیدہ کفر کے برابر ہے۔

رسول اللہ سے خطاب ہو رہا ہے کہ امر ربی (دین اسلام) کی تبلیغ کریں اللہ تعالیٰ ان کو مخالفین سے محفوظ رکھے گا۔ اس رکوع میں بنی اسرائیل کی کج بختی۔ انبیاء کرام پر ظلم۔ ان کو جھٹلانے اور بعض انبیاء کو قتل کرنے کا ذکر ہے۔ قتل اور تکذیب سے ان پر عذاب آیا ہے۔ اور وہ اندھے اور بہرے ہو گئے (آگے چل کر حضرت عیسیٰ کے بارے میں بیان ہے) کہ مسیحی فرقہ ان کو اللہ کے بیٹے کے نام سے پکارتا ہے۔ (تثلیث کے متعلق تفصیلاً ذکر ہے) ان لوگوں کو حضرت عیسیٰ نے بتایا تھا کہ اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ اللہ کی ذات میں شریک نہ ٹھہراؤ۔ شریک ٹھہرانے والوں کے لئے جنت حرام ہے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ بے شک تثلیث کے ماننے والے کافر ہیں۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دردناک عذاب کی وعید ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں تو تثلیث سے باز آجائیں۔ (ایمان لائیں) تو اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

Marfat.com

ع ۱۱ مشرکین اور یہود سے دوستی کی سخت ممانعت۔ تثلیث کا باطل ٹھہرانا یہود اور کفار مسلمانوں کے شدید ترین دشمن ہیں۔

جو بنی اسرائیل میں سے کافر ہوئے ان پر لعنت کی گئی ہے۔ ان کے برے افعال کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس رکوع میں ۵ آیات میں یہود اور مشرکین کو مسلمانوں کا شدید ترین دشمن بتایا گیا ہے۔ باقی چار آیات جو کہ پارہ نمبر ۷ واذاسمو میں آتی ہیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ (وہ عیسائی جو کہ طالب حق ہوئے۔ انہوں نے قرآن پاک سن کر دعا مانگی اور ایمان کے ساتھ عمل کی لذت پائی ان کو حسن عمل کی نعمت ملی) لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ جن لوگوں نے حق سے انکار کیا اور آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں۔

ع ۱۲ قسم کھانے کی ممانعت۔ قسم کا کفارہ۔ حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے۔ جوا۔ شراب کی حرمت کا بیان۔

اس رکوع میں قسم کھانے کی ممانعت کی جا رہی ہے اور ساتھ ساتھ قسم توڑنے پر اس کا کفارہ دینے کے متعلق بتایا جا رہا ہے۔ حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے کا بیان بھی ہو رہا ہے۔ حرمت شراب کے بارے میں تفصیلاً ذکر ہے۔ اور جوا کھیلنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کا حکم مانو اور نافرمانی سے بچو۔ جنہوں نے نیک عمل کیے اور تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی ان کو اللہ اپنا دوست رکھتا ہے۔

Marfat.com

ع ۳ زمانہ احرام میں چند چیزوں کی ممانعت۔ حج۔ قربانی اور احرام کا بیان

زمانہ احرام میں چند چیزوں کی ممانعت کی گئی ہے۔ حج۔ قربانی اور احرام کے متعلق بہت تفصیل سے باتیں بتائی گئی ہیں۔ احرام کے زمانہ میں خشکی کے جانوروں کے شکار کی ممانعت ہے۔ لیکن دریائی شکار کرنا اور کھانا ممنوع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو عزت کا گھر ہے لوگوں کے لئے امن کا گھر بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسولؐ کے ذمہ تو صرف احکام الٰہی پہنچانا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ لوگوں کے ظاہری اور باطنی اعمال سے باخبر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ رسول پاکؐ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ پاک اور ناپاک چیزیں یکساں نہیں ہو سکتیں۔

ع ۴ رسولؐ اللہ سے بے بنیاد اور فضول سوال کرنے کی ممانعت۔ پچھلی قوموں کی طرح بحث مت کرو۔ امر الٰہی کے پابند رہو۔ اور وسوسہ میں مت پڑو

اے ایمان والو! رسولؐ سے فضول اور بے بنیاد سوالات مت کرو۔ پچھلی قوموں کی طرح بحث نہ کرو۔ ورنہ جس طرح پچھلی قومیں تباہ ہوئیں اس طرح تو تم بھی عذاب میں نہ پھنس جاؤ۔ امر الٰہی کے پابند رہو۔ بلاوجہ وسوسہ میں مت پھنسو اور مت سوچو کہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ تو ہم بھی ایسا ہی کریں بلکہ امر الٰہی کے پابند رہو۔ ورنہ طرح طرح کے عذاب میں پھنس جاؤ گے۔ اس رکوع میں سچی گواہی دینے اور امانت کی حفاظت کے بارے میں بھی حکم دیا گیا ہے۔

ع ۱۵ حضرت عیسیٰ پر اللہ کے احسانات اور انعامات۔ حضرت عیسیٰ کا آسمان سے خوان نعمت اترنے کی دعا کرنے کا ذکر

حضرت عیسیٰ پر اللہ کے احسانات اور انعامات کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ حواریوں نے آسمان سے خوان نعمت اترنے کی خواہش کی تھی کہ اے عیسیٰ! کیا تمہارا رب آسمان سے بغیر محنت کیے غذا مہیا کر سکتا ہے۔ تاکہ اس کو کھا کر ہمارے دل مطمئن ہو جائیں۔ حضرت عیسیٰ نے اس درخواست پر اللہ تعالیٰ سے خوان اترنے کی دعا کی۔ جس کا ذکر اس رکوع میں تفصیل سے ہو رہا ہے۔

ع ۱۶ حضرت عیسیٰ کی قوم کا۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کو خدا ٹھہرانے کا ذکر۔ اس ذکر کے بارے میں حضرت عیسیٰ کا انکار

بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ حضرت مریم کو خدا ٹھہرایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے عیسیٰ کیا تم نے لوگوں کو ایسا کرنے کو کہا تھا۔ حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ اے اللہ تجھے سب علم ہے۔ جو تو نے مجھے حکم دیا میں نے وہی ان کو بتایا۔ تیری عبادت اور حکم ماننے کی تبلیغ کی۔ اب فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے میرے بعد دوسرا راستہ اپنایا۔ اب عذاب اور بخشش تیرے اختیار میں ہے۔ چاہے تو بخش دے۔ چاہے سزا دے۔ تو بہت رحیم اور بخشنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الانعام (۶)

۲۰ رکوع ۱۶۵ آیات یا ۱۶۶ آیات مکی

رکوع — فہرست مضامین — صفحہ

تعارف سورۃ الانعام ۱۰۳

ع ۱ انسان کو مٹی سے پیدا کرنے کا ذکر موت و حیات کے وقت کا تعین۔ ۱۰۴

ع ۲ اللہ کی وحدانیت۔ رسولؐ کی صداقت۔ قرآن اترنے کا ذکر زمین پر سیر و سیاحت کا ذکر۔ ان باتوں کو جھٹلانے والوں کا انجام۔ "

ع ۳ رسول کریم پر ایمان نہ لانے والے اور ان کی عظمت کو نہ پہچاننے والے اور شرک و کذب کرنے والوں پر عذاب۔ ۱۰۵

ع ۴ دنیا کی زندگی صرف لہو و لعب ہے۔ کفار کیلئے شدید عذاب کا ذکر۔ "

ع ۵ توحید پر زور دیا گیا ہے۔ پیغمبروں کی آمد۔ نافرمان امتوں پر عذاب نازل ہونے کا ذکر۔ ۱۰۶

ع ۶ اللہ کے ہاں انسان کی قدر انسان کے ایمان و عمل سے ہے۔ نہ کہ دولت و ثروت سے۔ "

ع ۷ اللہ تعالیٰ کو علم کامل کے ساتھ ساتھ قدرت کاملہ ۱۰۷

بھی حاصل ہے۔

ع ۸ ۱۰ ۱۴ قیامت کے دن سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ ۱۰۷
کفار مکہ جو قرآن کو جھٹلاتے تھے ان کو تنبیہ اور دردناک
عذاب کا ذکر ہو رہا ہے۔

ع ۹ ۱۳ ۱۵ مسلمانوں کے جذبہ ایمان۔ حق کی تلاش۔ اسلام کو عام کرنے کی ۱۰۸
تمنا کا ذکر ہے۔ چاند سورج کو خدا نہ ماننے کا ذکر۔ حضرت
ابراہیم کے ساتھ ان کی قوم کا جھگڑا۔

ع ۱۰ ۸ ۱۶ حضرت ابراہیم اور ان کے خاندان کے درجات بلند کرنے کا ۱۰۹
ذکر۔ ذریت ابراہیمی کے دیگر پیغمبروں کو سارے جہاں پر
فضیلت بخشی۔ ا

ع ۱۱ ۱ حضرت موسیٰ اور توریت کا ذکر۔ نزول قرآن کے متعلق بیان۔ ۱۱۰
اللہ پر بہتان باندھنے اور رسولؐ کو جھٹلانے کا بیان۔

ع ۱۲ ۶ ۱۸ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور اپنی نشانیوں سے اپنے
بندوں کو آگاہ کر رہا ہے۔

ع ۱۳ ۱۰ ۱۹ اللہ کو دیکھے بغیر ایمان لانے اور اس کی نشانیوں پر غور
کرنے کا بیان مشرکین سے کنارہ کشی کا حکم۔ کافروں کے
بتوں کو برا کہنے کی ممانعت۔

ع ۱۴ ۱۱ رسولؐ کے ذریعہ امت سے خطاب۔ ذبیحہ جانوروں کو حلال قرار
دیا گیا۔ غیر ذبیحہ کو حرام فرمایا گیا۔

Marfat.com

۱۵ ع ۸ ۲	منصب رسالت کو پہچاننا اور عمل صالح ہونا ایمان کی سلامتی ہے۔	۱۱۲
۱۶ ع ۱۱ ۳	مشرکین نجات نہیں پائیں گے۔ دین کو مشتبہ بنانے والے منکرین میں شامل ہوں گے۔	〃
۱۷ ع ۴ ۴	حرام حلال کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔	〃
۱۸ ع ۵ ۵	اللہ کا حکم ہر نبی کے پاس بذریعہ وحی آتا ہے۔	۱۱۳
۱۹ ع ۶ ۶	رب کی اطاعت۔ والدین سے حسن سلوک۔ اولاد کی پرورش۔ یتیموں کا خیال۔ ناپ تول میں انصاف کا ذکر۔	〃
۲۰ ع ۱۱ ۷	رحمتوں کا ذکر۔ رحمت العالمین کا ذکر قرآن کے نزول کی بے بہا برکتیں۔	۱۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الانعام (۶)

۲۰ رکوع ایک سو پینسٹھ آیات مکی

یہ قرآن کی چھٹی سورۃ ہے۔ اس میں مویشیوں (انعام) کی حرمت و حلت کے بارے میں احکام مذکور ہیں۔ اور ان کے بارے میں خیالات باطلہ کی تردید کی گئی ہے۔ اس لئے اس سورۃ کا نام "الانعام" رکھا گیا ہے۔ یہ سورۃ حضورؐ جب مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے ان کے آخری ایام میں نازل ہوئی۔

مکہ کی تمام تر آبادی شرک اور بت پرستی میں مبتلا تھی وہ بتوں اور مورتیوں کو خدا سمجھتے تھے۔ اور اپنی تمام حاجتوں کے لئے ان سے مدد طلب کرتے تھے۔ لیکن جب حضورؐ نے ان کو اسلام کی دعوت دی اور ان کو بتایا کہ یہ بت تمہارے خدا نہیں ہیں بلکہ تمہارا اللہ وہ ہے جس نے یہ کائنات پیدا کی اور وہ اندھیری رات میں بھی چیونٹی کی آواز سنتا ہے۔ تو ان کو سخت تعجب ہوا۔ اس سورۃ میں کفار مکہ کے مشرکانہ عقائد کی پرزور تردید کی گئی ہے۔ اور توحید کے حق میں دلائل دیے گئے ہیں۔

کفار کی مخالفت۔ اسلام، قرآن اور رسول اللہ سے سنجیدہ دلائل پر مبنی نہ تھی۔ بلکہ وہ اپنی ضد۔ ہٹ دھرمی کی وجہ سے اسلام اور قرآن کا مذاق اڑاتے تھے۔

Marfat.com

۱۷ انسان کو مٹی سے پیدا کرنے کا ذکر۔ موت و حیات کے وقت کا تعین

اس رکوع کی ابتدا توحید سے ہوئی ہے۔ اور مشرکانہ رسومات سے باخبر کیا گیا ہے۔ ہر طرح کی نشانیوں سے توحید کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ وہ ہی تمہارا معبود ہے۔ جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے لیئے موت و حیات کا ایک وقت مقرر کیا گیا ہے۔ بیکار کی بحثوں سے منع فرمایا ہے۔ ایسی بے بنیاد بحثیں جن سے پچھلی قومیں برباد ہوئیں۔

کفار حق کی تصدیق فرشتوں سے چاہتے تھے۔ انبیاء کرام کی ناقدری کرنے والے اور تکذیب کرنے والے اس کے علاوہ احکام الٰہی سے مکرنے والوں کا ذکر ہے۔ ان قوموں کو بغاوت کرنے کی وجہ سے نیست و نابود کر دیا گیا۔ جنہوں نے اپنے انبیاء کی قدر نہ کی اور ان کے ارشادات پر عمل نہ کیا وہ بری طرح عذاب میں گرفتار ہو گئے۔

۱۸ ع ۲ اللہ کی وحدانیت۔ رسولؐ کی صداقت۔ قرآن اترنے کا ذکر۔ زمین پر سیر و سیاحت کا ذکر۔ ان باتوں کو جھٹلانے والوں کا انجام

پورے رکوع میں اللہ تعالیٰ رسولؐ اللہ سے مخاطب ہے۔ اور فرماتا ہے کہ نافرمانی کرنے والوں پر اللہ کا عذاب ہو گا۔ نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے۔ ان تمام آیات میں اللہ کی وحدانیت رسولؐ اللہ کی صداقت انداز تبلیغ اور قرآن اترنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی مخلوق ہے وہ سب اس کی ہے۔ وہی سب کا مالک ہے۔ حاجت روا ہے وہ خود کسی کا محتاج نہیں۔ وہ آسمان و

Marfat.com

زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ بار بار اس کا ذکر ہو رہا ہے۔ کہ کسی کو اپنا کارساز نہ بناؤ بلکہ فرمانبردار ہو جاؤ اور مشرک نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر غالب۔ دانا اور خبردار ہے۔ اور وہی بڑی حکمت والا ہے۔ اہل کتاب نبیؐ کو پہچاننے کے بعد بھی ایمان نہیں لاتے ان تمام باتوں کا تفصیل سے ذکر ہو رہا ہے۔

ع ۳ رسول کریمؐ پر ایمان نہ لانے والے اور ان کی عظمت کو نہ پہچاننے والے اور شرک کذب کرنے والوں پر عذاب

جو رسول کریمؐ پر ایمان نہیں لائیں گے اور ان کی عظمت کو نہیں پہچانیں گے ان کے متعلق اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ وہ کن کن عذابوں اور مصیبتوں سے دوچار ہوں گے۔ اور ان کو شرک و کذب کا کیا کیا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ وہ لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ان کو دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے تا کہ وہ نیک اعمال کریں۔ لیکن اگر ایسا کر دیا جاتا تب بھی وہ وہی کرتے جو انہوں نے پہلے کیا تھا۔

ع ۴ دنیا کی زندگی صرف لہو و لعب ہے۔ کفار کیلئے شدید عذاب کا ذکر

جو قیامت کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کو خبردار کیا جا رہا ہے اور بتایا گیا ہے کہ دنیا کی زندگی صرف لہو و لعب ہے۔ بے شک آخرت کا گھر بہتر ہے۔ ان لوگوں نے اسلام اور ایمان کا مفہوم ہی سمجھنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ کو تسلی دے رہا ہے۔ کہ وہ فکر مند نہ ہوں۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا۔ مگر انہوں نے صبر کیا۔ اس پورے رکوع میں کفار کے لئے شدید عذاب کا ذکر ہے۔

(ع ۴)

Marfat.com

منکرین کی ضد اور جہالت کا ذکر ہو رہا ہے۔ ان آیات میں اہل ایمان کے لئے بہت بڑی عبرت ہے۔

ع ۵ ۹ ۱۱ توحید پر زور دیا گیا ہے۔ پیغمبروں کی آمد۔ نافرمان امتوں پر عذاب نازل ہونے کا ذکر

اس رکوع میں توحید پر زور دیا گیا ہے۔ پیغمبروں کی آمد اور ان کی نافرمان امتوں پر عذاب نازل ہونے کا ذکر ہے۔ اور جب وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کی نصیحت اور پیغام کو بھول گئے۔ تو عذاب میں مبتلا ہو کر نیست و نابود ہو گئے۔ ایک جگہ یوں بیان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو نیک عمل کرنے والوں کے لئے خوشخبری اور نافرمان لوگوں کے لئے عذاب الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ مگر جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ان کے لئے شدید عذاب ہے۔

ع ۶ ۵ ۱۲ اللہ کے ہاں انسان کی قدر انسان کے ایمان و عمل سے ہے نہ کہ دولت و ثروت سے

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کی قدر اس کے اعمال کی وجہ سے ہے۔ نہ کہ اس کی دولت کی وجہ سے۔ جو کوئی اللہ کی آیات پر ایمان رکھتا ہے۔ اس پر سلامتی اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ غلطی سرزد ہونے پر توبہ کرنے کا حکم ہے۔ اپنی اصلاح کرنے اور توبہ کر لینے والوں کو اللہ معاف کر دیتا ہے۔

Marfat.com

ع ۱۲ اللہ تعالیٰ کو علم کامل کے ساتھ ساتھ قدرت کاملہ بھی حاصل ہے

اللہ تعالیٰ کو ظاہر و باطن کا علم کامل حاصل ہے۔ اور ساتھ ساتھ قدرت کاملہ بھی۔ اس کو اس بات پر پوری قدرت حاصل ہے۔ کہ وہ جو چاہے جس وقت چاہے کر سکتا ہے۔ اس رکوع میں خوف خدا کا بھی ذکر ہے۔ اس کو کھلی اور پوشیدہ تمام باتیں معلوم ہیں۔ ہر کام اس کی مرضی سے ہوتا ہے۔ رات کا سونا دن کا جاگنا یہ سب چیزیں اس امر کی دلیل ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں سب کی جان ہے۔ جس طرح وہ رات کو سلاتا ہے۔ اور دن کو جگاتا ہے۔ اس طرح مرنے کے بعد سب کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔

ع ۱۳ قیامت کے دن سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ کفار مکہ جو قرآن کو جھٹلاتے تھے۔ ان کو تنبیہہ اور دردناک عذاب کا ذکر ہو رہا ہے۔

اللہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ تم پر اپنے نگران بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجاتی ہے "یہاں تک کہ قبض کر لیتے ہیں اس کی روح" (فرشتہ) پھر قیامت کے دن تمام لوگ اپنے سچے مالک کے سامنے لائیں جائیں گے۔ اور وہ جلد بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ تم کو اے لوگو! اندھیرے اور مصیبت سے کون نجات دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبؐ سے فرماتا ہے۔ کہ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی ہر سختی سے بچاتا ہے۔ پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔ اور اللہ کا احسان نہیں مانتے۔

ایک جگہ پر فرمایا گیا ہے۔ کہ اے رسولؐ آپ کہہ دیجئے کہ وہ اس پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ کہ تم پر جس طرح سے چاہے عذاب بھیجے۔ اگر وہ چاہے تو تم کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر کے آپس میں لڑا دے۔ پھر آخر میں کفار مکہ کا ذکر ہوتا ہے۔ کہ کفار مکہ جنہوں نے قرآن کو جھٹلایا۔ ان کو تنبیہہ کی گئی ہے اور دردناک عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

ع ۹ ۱۳ ۱۵ **مسلمانوں کے جذبہ ایمانی۔ حق کی تلاش۔ اسلام کو عام کرنے کی تمنا کا ذکر۔ چاند سورج کو خدا نہ ماننے کا ذکر۔ حضرت ابراہیم کے ساتھ ان کی قوم کا جھگڑا۔**

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے رسولؐ آپ کہہ دیجئے کہ بے شک جو اللہ نے راہ بتائی ہے وہی سیدھی راہ ہے۔ ہم مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ پروردگار عالم کے فرمانبردار رہیں اور نماز کو درست طریقہ سے قائم رکھیں۔ اور اللہ سے ڈرتے رہیں۔ ایک دن آئے گا جس دن وہ کہے گا کہ "ہو جا" (یعنی اے حشر برپا ہو جا) تو وہ ہو جائے گا۔ اس رکوع میں حضرت ابراہیم کی توحید اور تبلیغ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور حضرت ابراہیم کو دنیا کی تمام حقیقتوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔ زمین آسمان کے عجائبات دکھائے گئے ہیں۔ رات کی تاریکی میں ان کو چمکتا ہوا ستارہ دکھائی دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ کیا یہ میرا رب ہے؟ مگر غروب ہونے والی چیزوں کو انہوں نے رب کی حیثیت سے قبول نہ کیا۔ اس طرح چاند سورج اور ستاروں کو چمکتا دیکھ کر یہ خیال دل میں آیا۔ کیا یہ میرا رب ہے؟ مگر جلد ہی بول اٹھے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ دکھا ورنہ میں گمراہی میں پڑ جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سنی اور ان کو راہ

Marfat.com

مستقیم دکھائی۔ حضرت ابراہیم کو یقین کامل ہو گیا کہ میرا رب وہ ہے جو سب کا خالق ہے۔ میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ ان باتوں پر حضرت ابراہیم کی قوم نے ان سے جھگڑا کیا۔ اس کے بارے میں مفصل طور پر اس رکوع میں بیان کیا گیا ہے۔

ع ۱۰ ۸۶ حضرت ابراہیم اور ان کے خاندان کے درجات بلند کرنے کا ذکر۔ ذریت ابراہیمی کے دیگر پیغمبروں کو سارے جہان پر فضیلت بخشی۔

اس رکوع میں حضرت اسماعیل۔ حضرت اسحاق اور ان کے بیٹے حضرت یعقوب کو اللہ کی طرف سے ہدایت سے نوازنے کا تفصیلاً ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے قبل حضرت نوح کو (جو حضرت ابراہیم کے جد اور پیغمبر تھے) ان کو بھی اللہ نے ہدایت دی اور ان کی اولاد میں سے داؤد کو۔ سلیمان کو حضرت ایوب' حضرت یوسف کو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کو بھی ہدایت سے سرفراز کیا۔ ذریت ابراہیمی کے دیگر پیغمبروں کے اوصاف کا ذکر ہے۔ حضرت زکریا۔ حضرت یحییٰ۔ حضرت عیسیٰ۔ حضرت الیاس۔ حضرت اسمٰعیل۔ حضرت الیسع اور حضرت یونس کو سارے جہان پر فضیلت بخشی ان تمام پیغمبروں کا ذکر اس رکوع میں تفصیل سے آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہی اولوالعزم پیغمبر ہیں جن کو ہم نے کتاب شریعت اور نبوت عطا کی۔

جو لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں گے وہ مومنین کی صف اول میں سے گنے جائیں گے۔ ہمارے رسولؐ نے ان پیغمبروں کے دین کی تکمیل اور تبلیغ کی۔

ع ۱۱ حضرت موسیٰ اور توریت کا ذکر۔ نزول قرآن کے متعلق بیان۔ اللہ پر بہتان باندھنے اور رسولؐ کو جھٹلانے کا بیان

حضرت موسیٰ پر تورات نازل ہونے کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اور یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ یہ کتاب لوگوں کے لئے نور ہدایت تھی۔ جس کو تم لوگوں نے الگ الگ اوراق میں رکھا ہے۔ اور جو باتیں مناسب سمجھتے ہو لوگوں کو دکھاتے ہو اور اکثر کو چھپا لیتے ہو۔ نزول قرآن کے متعلق بتایا جا رہا ہے۔ اور یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ نمازوں کی حفاظت کرو۔ قرآن پر ایمان رکھو۔ پھر اللہ پر بہتان لگانے والوں اور رسولؐ کو جھٹلانے والوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ نیز کافروں پر موت کے وقت کی سختیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

ع ۱۲ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور اپنی نشانیوں سے اپنے بندوں کو آگاہ کر رہا ہے

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کی طرف متوجہ کر رہا ہے اور تفصیلاً اپنی نشانیوں کو بیان کر رہا ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اس نے سب کچھ پیدا کیا۔ اور پھر آسمان سے پانی برسنے کا ذکر ہے۔ پھلوں، پودوں کے اگنے اور دنیا کی تمام اشیاء خواہ وہ آسمانوں پر ہوں یا زمین پر ان کا ذکر کر کے ایمان والوں کے لئے نشانیاں بتائی گئی ہیں۔

ع ۱۳ ۱۹ اللہ کو دیکھے بغیر ایمان لانے اور اس کی نشانیوں پر غور کرنے کا بیان۔ مشرکین سے کنارہ کشی کا حکم۔ کافروں کے بتوں کو برا کہنے کی ممانعت

اس رکوع میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک ایک چیز پر توجہ دلائی ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ ہر چیز کا نگہبان اور خالق وہی ذات واحد ہے۔ ہم اللہ کو دیکھ نہیں سکتے مگر اس کی نشانیاں ہمارے سامنے ہیں جو لوگ عقل کی آنکھیں رکھتے ہیں۔ سمجھداری سے کام لیتے ہیں ان کو ہر چیز سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کی پیدا کرنے والی کوئی ذات ہے۔ اور وہی ذات خدا کی ذات ہے۔ اللہ بے شک دکھائی نہیں دیتا۔ مگر اس کی بصیرت افروز نشانیاں اس کی موجودگی کا پتہ دیتی ہیں۔ پھر فوراً یہ حکم آتا ہے کہ مشرکین سے کنارہ کشی کرو۔ ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ منکرین کی باتوں پر صبر کرو۔ اور ان کے بتوں کو برا مت کہو۔ آخر میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ منکرین آپؐ سے نشانیاں مانگتے ہیں لیکن اگر یہ نشانیاں آ بھی جائیں تب بھی وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

ع ۱۴ رسولؐ کے ذریعہ امت سے خطاب۔ ذبیحہ جانوروں کو حلال قرار دیا گیا۔ غیر ذبیحہ کو حرام فرمایا گیا۔

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ رسولؐ کے ذریعہ عام مسلمانوں سے مخاطب ہے۔ جن کو منکرین طرح طرح کے فریب دیتے تھے اور اللہ کی طرف سے بھولی باتیں کہہ کر سناتے تھے۔ اسی رکوع میں ذبیحہ جانوروں کو حلال قرار دیا گیا ہے اور یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا وہ حلال اور غیر ذبیحہ کو حرام قرار دیا

گیا۔ یعنی جس جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا گیا اس کو کھانا حرام ہے (نیز ہر قسم کے گناہوں سے باز آنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ خواہ انکا تعلق اعضائے جسمانی سے ہو یا دل سے)

۱۵ ع ۴ منصب رسالت کو پہچاننا اور عمل صالح ہونا ایمان کی سلامتی ہے

اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو کہ اللہ کے دوست ہیں اور منصب رسالت کو پہچانتے ہیں۔ ان کے عمل صالح ہیں اور ان کا ایمان بھی سلامت ہے جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ان کو ذلت نصیب ہو گی۔ اور جو لوگ شیطان کے دوست بنے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کے بجائے شیاطین کا کہنا مانا۔ وہ لوگ سخت خسارہ میں ہوں گے۔

۱۶ ع ۱۱ مشرکین نجات نہیں پائیں گے۔ دین کو مشتبہ بنانے والے منکرین میں شامل ہوں گے

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ مشرک نجات نہیں پائیں گے اور ظالموں کا بھلا نہ ہو گا۔ جو خیر کو شر میں بدلیں گے اور دھوکہ میں ڈالیں گے۔ حرام کو حلال میں بدلیں گے۔ جو اللہ پر بہتان باندھیں گے۔ وہ جو راہ حق سے ہٹیں گے۔ جو دین کو مشتبہ کریں گے۔ وہ سب منکرین میں سے ہیں۔ ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

۱۷ ع ۴ حرام حلال کے متعلق بیان کیا گیا ہے

اس رکوع میں بھی حرام و حلال کو تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا کیا

Marfat.com

ہے کہ جو کچھ بھی ہے سب اللہ کی طرف سے ہے۔ اس نے باغات پھل۔ پھول پیدا کیے۔ جانور پیدا کیے۔ اور پھر وہی ان کے جوڑے بناتا ہے اس رکوع میں دو باتوں پر زور دیا گیا ہے کہ حلال و حرام اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور اس کی اطلاع (صادق) انبیاء دیتے رہے۔

۱۸ ع اللہ کا ہر حکم ہر نبی کے پاس بذریعہ وحی آتا ہے

اللہ کے احکامات نبی کے پاس بذریعہ وحی آتے ہیں۔ اور انبیاء کرام کے ذریعہ یہ تمام نشانیاں ہم کو معلوم ہوتی ہیں۔ وقتی مصلحت کی بنا پر یہود پر ان کی شرارتوں کی وجہ سے ان پر حرام چیزوں کے علاوہ بعض چیزیں بھی ان پر حرام کر دی گئیں ہیں۔

۱۹ ع رب کی اطاعت۔ والدین سے حسن سلوک۔ اولاد کی پرورش۔ یتیموں کا خیال۔ ناپ تول میں انصاف کا ذکر

اس رکوع میں رب کی اطاعت کے بعد والدین کی اطاعت اور حسن سلوک کا بیان ہو رہا ہے پھر اولاد کی پرورش اور یتیم کے مال کی حفاظت کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس پر بھی زور دیا گیا ہے کہ ناپ تول انصاف کے ساتھ کرو اسلام [illegible] کا درس دیا جا رہا ہے۔ آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ہر نبی کے پاس بذریعہ وحی آتے ہیں اور انبیاء کرام ہم تک پہنچاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ پر کتاب نازل ہونے کا ذکر ہے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسلام مستقیم راہ ہے اور انبیاء کا یہ طریقہ ہے۔

۲۰
ع ۱۱ رحمتوں کا ذکر۔ رحمت اللعالمین کا ذکر۔ قرآن کے نزول کی بے بہا برکتیں

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ قرآن کو ہم نے تدریجاً" نازل کیا۔ جبکہ حضرت موسیٰ کو ایک ہی وقت میں تمام احکامات کتاب کی صورت میں دے دیئے گئے تھے۔ اور ان کی امت کو جملہ ضروری ہدایت بھی بتادی گئی تھیں۔ لیکن انہوں نے نصیحت حاصل نہیں کی ۔۔ اب مسلمانوں سے خطاب ہو رہا ہے کہ اے مومنو! اس کتاب (قرآن) پر عمل کرو۔ تاکہ تم پر رحمت ہو۔ یہاں پر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ صراط مستقیم حاصل کرنے کا صحیح طریقہ جو ہم نے ملت ابراہیمی سے حاصل کیا۔ اسی پر رہ کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تلقین کی جائے۔ ان باتوں کے متعلق جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے فرمایا۔ وہ تمام تفصیل سے اس رکوع میں موجود ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الاعراف (۷)

۲۴ رکوع ۲۰۶ آیات مکی

فہرست مضامین

رکوع		صفحہ
	تعارف سورۃ الاعراف	۱۱۸
۱ ع ۸	انبیاء کرام کی دل آزاری کرنے والوں پر عذاب۔ قرآن پر عمل کرنے کا حکم۔	۱۲۰
۲ ع ۹	انسان کی پیدائش۔ فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا۔ ابلیس کا انکار۔ حضرت آدم اور ابلیس کا حال۔	
۳ ع ۶	اولاد آدم کو تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرنے کا حکم۔	۱۲۱
۴ ع ۱۱	اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اللہ پر بہتان باندھنا اور قرآنی آیات کو جھٹلانے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔	
۵ ع ۱۲	آیات کو جھٹلانے والے۔ اللہ سے ڈرنے والے اور نیک عمل کرنے والوں کا بیان۔	۱۲۳
۶ ع ۱۲	دو جماعتوں کا ذکر ہے۔ جو جنتی اور دوزخی ہیں۔	
۷ ع ۱۴	تخلیق کائنات اور حکم الٰہی کا ذکر ہے چھ دن میں زمین و آسمان پیدا کرنے کا بیان۔	۱۲۳

Marfat.com

۸ ع ۱۵	حضرت نوح کا ذکر (جو آدم ثانی کہے جاتے ہیں)۔	۱۲۳
۹ ع ۱۶	قوم عاد کا ذکر۔ جن کے لئے حضرت ھود کو بھیجا گیا۔	۱۲۴
۱۰ ع ۱۰	قوم ثمود کا ذکر۔ جن کی ہدایت کے لئے حضرت صالح آئے۔ نافرمانی کی وجہ سے زلزلہ کا عذاب آیا۔ قوم لوط کا ذکر۔ جن کی ہدایت کے لئے حضرت لوط پیغمبر بنا کر بھیجے گئے لیکن نافرمانی کی وجہ سے ان کی قوم کو پتھروں سے ہلاک کیا گیا۔	〃
۱۱ ع ۹	مدین نامی بستی میں حضرت شعیب مبعوث ہوئے۔ ان کی قوم ناپ تول میں کمی کرتی تھی۔ ان پر شدید عذاب کا تذکرہ۔	۱۲۵
۱۲ ع ۶ ۲	جنہوں نے حکم الٰہی کا انکار کیا عذاب میں گرفتار ہوئے۔	۱۲۶
۱۳ ع ۹ ۳	حضرت موسیٰ اور فرعون کا ذکر اور ان کی بات چیت۔	〃
۱۴ ع ۸ ۴	حق اور فرعونیت کی بحث۔ اور حضرت موسیٰ کا جادوگروں سے مقابلہ۔	〃
۱۵ ع ۳ ۵	بنی اسرائیل (حضرت موسیٰ کی قوم) کی گھبراہٹ حضرت موسیٰ کا صبر کی تلقین کرنا۔	۱۲۷
۱۶ ع ۱۲	فرعون کی قوم پر یکے بعد دیگرے عذاب آنے کا ذکر۔ حضرت موسیٰ سے بار بار ایمان لانے کا وعدہ پھر عذاب ٹلنے کے بعد وعدہ خلافی کرنا۔ ٹڈی، جوئیں، مینڈک اور خون کے طوفان کا عذاب۔	〃
۱۷ ع ۶	حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر جانے کا حکم۔ رب سے کلام کرنے کی	۱۲۸

تمنا۔ اور اپنے بھائی ہارون کو جانشین بنانے کا مفصل حال۔

ع ۸ ۱۸ حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کا بیان۔ سونے کا بچھڑا بنانے اور ۱۲۹
اس کی پرستش کرنے کا بیان سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کیا۔

ع ۹ ۱۹ گمراہوں اور بہتان تراشی کرنے والوں کے لئے خدا کی سزا۔
جن لوگوں نے توبہ کرلی۔ ان کی بخشش کے بارے میں بیان۔
وہ ستر لوگ جو حضرت موسیٰ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے۔ انہوں
نے گستاخی کی اور وہ زلزلہ کے عذاب میں گرفتار ہو گئے۔

ع ۱۰ ۲۰ اللہ کو معبود جانو۔ رسول امی پر ایمان لانے کا حکم۔ حضرت ۱۳۰
موسیٰ کی قوم کے بارہ قبیلوں میں تقسیم کرنے کا تذکرہ من و
سلویٰ اترنے کا ذکر ذخیرہ اندوزی کی ممانعت۔

ع ۱۱ ۲۱ یہود کی نافرمانیاں حد سے تجاوز کر گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ۱۳۱
اپنا عذاب نازل کیا اور انہیں بندر بنا دیا۔

ع ۱۲ ۲۲ الست بربکم یا قالوا بلیٰ شہدنا کا ذکر (قصہ الست کا بیان)

ع ۱۳ ۲۳ رسول سے قیامت کے بارے میں سوال کرنے کا بیان۔ قیامت ۱۳۲
کا وقت مقرر ہے۔ جس کا علم اللہ ہی کو ہے۔

ع ۱۴ ۲۴ ہدایت کی راہ بتائی گئی۔ گمراہی سے روکا گیا قرآن اور
صاحب قرآن کی طرف توجہ دلائی گئی اور پھر رحمت کا نزول۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الاعراف (۷)

۲۴ رکوع دوسو چھ آیات مکی

سابقہ سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف کا زمانہ نزول قریب قریب ہے۔ اس سورۃ میں مشرکین مکہ سے خطاب ہورہا ہے۔ ان کے عقائد باطلہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور ان کے غلط اوہام کا بطلان (یعنی تردید) کیا گیا۔

یہ قرآن شریف کی ساتویں سورۃ ہے۔ اس سورۃ میں متعدد انبیاء کرام کے احوال بیان کئے گئے ہیں۔ **مثلاً** حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ھود، حضرت لوط، حضرت شعیب اور حضرت صالح اور ان کی قوموں نے جو ان کے ساتھ ناروا سلوک روا رکھا اس کا ذکر ہے۔ اس سورۃ میں حضرت موسیٰ اور فرعون کا تذکرہ ذرا تفصیل سے کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی بنی اسرائیل کی افسوس ناک اخلاقی حالت اور سرکشی پر آمادہ رہنے کا بھی ذکر ہے۔ اس سورۃ میں حضرت آدم کی پیدائش، فرشتوں کا ان کو سجدہ کرنا، ابلیس کا انکار، اسی وجہ سے ابلیس کا راندۂ درگاہ ہوجانا، حضرت آدم اور حضرت حوا کا زمین پر اتارا جانا۔ حضرت آدم کا حضرت حوا کے ساتھ جنت میں قیام۔ اور ان کو ایک مقرر وقت تک اور ان کی اولاد کا مقررہ وقت (مدت) تک زمین پر قیام کے متعلق حکم الٰہی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اولاد آدم کو تقویٰ اختیار کرنے اور روح انسانی کو تقویت پہنچانے کیلئے اللہ کے احکامات کی تعلیم کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ سے ڈرنے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کا بیان کیا گیا ہے

Marfat.com

دوزخی اور جنتی لوگوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کائنات کی تخلیق کا ذکر' چھ دن میں زمین و آسمان بنانے کا بیان۔

حضرت نوح کی قوم پر عذاب سیلاب کا آنا اور ان کی قوم کا غرق ہو جانا سوائے ان کے جو کشتی نوح میں سوار تھے' ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی حضرت ھود کی قوم کا اپنے پیغمبر کی تکذیب کرنا ان پر عذاب نازل ہونے کا بیان ہے۔ حضرت صالح اور حضرت شعیب کی قوم کی نافرمانیوں کا تذکرہ بھی اسی سورۃ میں کیا گیا ہے۔

حضرت موسیٰ اور فرعون کا مکالمہ ہے۔ جادوگروں کی شکست اور ان کا اللہ پر ایمان لانا۔ یہ سب واقعات اسی سورۃ میں دیئے گئے ہیں۔ حضرت موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل پر ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے بار بار عذاب آئے۔ لیکن ان کا اپنی اصلاح نہ کرنے کا تذکرہ بھی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کوہ طور پر تشریف لے گئے۔ اور حضرت ہارون کو اپنا جانشین بنا گئے اور بنی اسرائیل نے اپنی قوم کے ایک شخص سامری کے کہنے میں آکر بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ اس واقعہ کا بھی اس سورۃ میں ذکر کیا گیا ہے۔

اس سورۃ میں یوم الست کا بھی تذکرہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو پیدا کیا اور ان سے دریافت کیا

"کیا تمہارا رب میں ہوں" تو تمام روحوں نے "قالو بلیٰ" کہہ کر اللہ کے معبود اور رب ہونے کا اقرار کیا۔

آخر میں لوگوں کو راہ ہدایت اختیار کرنے اور گمراہی سے بچنے اور قرآن پر ایمان لانے کی طرف رغبت دلائی گئی ہے۔

Marfat.com

نوٹ:۔ سورۃ الاعراف کے ۲۴ ع ۱۸ ع ۱۴ میں سجدہ تلاوت ہے۔

۱ ع ۸ انبیاء کرام کی دل آزاری کرنے والوں پر عذاب' قرآن پر عمل کرنے کا حکم

اس رکوع میں اللہ فرماتا ہے کہ یہ کتاب (قرآن) نازل کی گئی ہے تاکہ آپ ڈرائیں لوگوں کو غضب سے۔ انبیاء کرام کی دل آزاری کرنے والوں پر عذاب اور بستیاں تباہ ہونے کا تذکرہ ہے۔ ایک جگہ پر آیا ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے کہ انہوں نے رسولوں کی دعوت حق کو کہاں تک قبول کیا۔ قیامت کے دن سب کے اعمال تولے جائیں گے۔ (لہٰذا ہم کو یہ سوچنا چاہئے) اللہ تعالیٰ نے ہم کو قرار و قیام دیا۔ ہمارے لئے سامان زندگی مہیا کیا (اس لئے ہم کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اس کے حکم کی تعمیل کرنا چاہئے)

۲ ع ۹ انسان کی پیدائش' فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا' ابلیس کا انکار' حضرت آدم اور ابلیس کا حال

اس رکوع میں انسان کی پیدائش کا ذکر ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو جب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے کہا کہ میں اس پتلئہ خاکی سے بہتر ہوں اور اللہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے اس نے اللہ کے حکم کو نہ مانا۔ اور راندۂ درگاہ ہوا۔ فوراً اللہ کا حکم ہوا کہ تو یہاں (جنت) سے چلا جا۔ تو اس لائق نہیں کہ یہاں (جنت) میں رہ کر تکبر کرے۔ نکل جا اور تو ذلیلوں میں سے ہے۔ یہ سب ہونے

Marfat.com

کے باوجود بھی شیطان اپنی غلطی پر نادم نہ ہوا۔ اور برابر اللہ تعالیٰ سے بحث و تکرار کی جس کو اس رکوع میں "تقسیما" بتایا گیا ہے۔ اب آگے حضرت آدم کا ذکر میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا کہ تم اور تمہاری بیوی جنت میں ٹھہرے رہو۔ جہاں سے جو چیز چاہو اس کو کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ مگر جب شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا اور ان کے سامنے قسمیں کھانے لگا کہ میں تم [illegible] خواہ مخواہ [illegible] قسم کھانے پر حضرت آدم کو یقین آگیا انہوں نے [illegible] جھوٹی قسم [illegible] کھا لی ہے انہوں نے شیطان کے کہنے پر یقین کر لیا۔ [illegible] نے رتبہ کے اعلیٰ سے لغزش فرما دی۔ اس بات پر حضرت آدم اور حضرت [illegible] سب تقسیما [illegible] بیان کیا گیا ہے۔

[illegible] اللہ آدم کو تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرنے کا حکم [illegible] تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اولاد آدم کے لئے طرح طرح [illegible] ان جو لباس تقویٰ اور پرہیزگاری کا ہے وہ [illegible] تلقین کروایا جا رہا ہے کہ شیطان کے بہکاوے [illegible] طرح آدم و حوا کو جنت سے نکلوایا۔ اس طرح تم بھی [illegible] آجانا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبادت خلوص دل سے [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ پر بہتان باندھنا اور قرآنی آیات کو [illegible] سے منع فرمایا ہے۔

اس رکوع میں بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا گیا ہے وہ چاہے ظاہر ہوں یا پوشیدہ ' اللہ پر بہتان نہ باندھو اور قرآنی آیات کو نہ جھٹلاؤ جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اور اپنی اصلاح کرتا ہے اس پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی ایسے لوگ غمگین ہونگے لیکن جن لوگوں نے آیات کو جھٹلایا اور تکبر کیا اور اللہ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل نہ کیا وہی لوگ دوزخی ہیں۔

ع ۵ ۱۲ آیات کو جھٹلانے والے اللہ سے ڈرنے والے اور نیک عمل کرنے والوں کا بیان

آیات قرانی کو جھٹلانے والوں پر سخت عذاب ' ان کا اوڑھنا بچھونا سب دوزخ ہے۔ دوسرے قسم کے وہ لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ اور جو اس کے حکم پر چلنے والے ہیں وہ ہر وقت اللہ کے شکر گزار رہیں گے اور انہیں جنت عطا کی جائے گی۔

ع ۶ ۱۲ دو جماعتوں کا ذکر، جنتی اور دوزخی ہیں

اس رکوع میں آخرت کا ذکر ہو رہا ہے اور دو جماعتوں کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ دوزخی جنت والوں کو پکاریں گے اور یہ تمنا کریں گے کہ تھوڑا سا پانی اور رزق جو اللہ نے ان کو دیا ہے۔ ان کو بھی دیا جائے اس پر جنتی کہیں گے کہ اللہ نے (بہشت کے پانی اور رزق) ان دونوں چیزوں کو کفار پر حرام کر دیا ہے دنیاوی زندگی کی عیش و عشرت میں جس نے اللہ کو بھلا دیا پس قیامت کے دن اللہ بھی اس کو بھول جائے گا۔

Marfat.com

ع ۶ تخلیق کائنات اور حکم الٰہی کا ذکر، چھ دن میں زمین و آسمان پیدا کرنے کا بیان

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک تمہارا رب وہی ہے جس نے چھ دن میں زمین و آسمان پیدا کئے۔ پھر عرش پر جلوہ گر ہوا۔ رات سے دن اور دن سے رات بنائی۔ سورج، چاند اور ستاروں کو اپنے حکم سے مسخر کردیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے پروردگار کو عاجزی سے چپکے چپکے پکارا کرو۔

بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔ آگے یہ ذکر ہو رہا ہے کہ وہی تو ہے جو اپنی رحمت سے خوشخبری لانے والی ہوائیں چلاتا ہے یہاں تک کہ بھاری بھاری بادل مردہ بستی پر پانی برساتے ہیں۔ اور پھل ہر طرح کے پیدا ہوتے ہیں۔ جو بستی پاکیزہ ہے وہاں اللہ کے حکم سے سبزہ نکلتا ہے اور جو زمین خراب ہے اس میں سے کمتر اور خراب سبزہ نکلتا ہے۔ اس طرح جو اہل ایمان ہیں ان پر رحمت کی بارش ہوتی ہے۔ اور نافرمان ہیں وہ لوگ جو وسوسوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ع ۷ حضرت نوح کا ذکر (جو کہ آدم ثانی کہے جاتے ہیں)

اس رکوع میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت آدم کے بعد عرصہ تک اولاد آدم حکم توحید پر قائم رہی پھر جب لوگ بھٹکنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کے ذریعہ توحید کا پیغام پہنچایا۔ لیکن چند لوگوں کے سوا سب نے ان کے پیغام کو جھٹلایا اور پھر ان پر عذاب آیا۔ ایمان والوں کے سوا سب [illegible]

Marfat.com

[illegible] اللہ کے حکم
[illegible] اللہ کی آیات کو فضول اور غلط کہہ کر جھٹلایا تھا تو ان
[illegible]

قوم عاد کا ذکر، جن کے لئے حضرت ھود کو بھیجا گیا

حضرت ھود، قوم عاد کے نبی بنا کر بھیجے گئے۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی
[illegible] کی ہوئی نافرمانیوں پر اللہ کی عبادت کرنے کی طرف دعوت دی اور
[illegible] سے ڈرنا چاہیے لوگوں سے ان کی تکذیب کی اور خدا تعالیٰ کی آیات کو
جھٹلایا۔ اور حضرت ھود کے حکم کی نافرمانی کی بلکہ مسخری اڑاتے رہے۔ حضرت
ھود نے قوم کو اللہ کے [illegible] اور عذاب سے ڈرایا مگر لوگوں نے ان کی
باتوں پر توجہ نہ دی۔ آخر کار اس قوم پر بھی عذاب آیا۔ محفوظ رہے وہ لوگ جو
ایمان لے آئے تھے۔

قوم ثمود کا ذکر، جن کی ہدایت کیلئے حضرت صالح آئے نافرمانی کی وجہ سے زلزلہ کا عذاب آیا قوم لوط کا ذکر، جن کی ہدایت کیلئے حضرت لوط پیغمبر بنا کر بھیجے گئے لیکن نافرمانی کی وجہ سے پتھروں سے ہلاک کیا گیا

قوم عاد کے بعد اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کو جانشین کیا اور ان کی ہدایت کیلئے حضرت صالح کو مبعوث کیا لیکن ان میں چند لوگ نافرمان نکلے اور غرور کرنے لگے اس وجہ سے عذاب کے مرتکب ہوئے (ان لوگوں نے حضرت صالح سے کہا کہ اگر

Marfat.com

Marfat.com

حضرت موسیٰ) کوئی بڑا جادو گر ہے فرعون کے جادو گروں کے فریب کی ناکامی کا بھی ذکر ہے۔

ع ۱۵ ۱۳ ۵ بنی اسرائیل (حضرت موسیٰ کی قوم) کی گھبراہٹ، حضرت موسیٰ کا صبر کی تلقین کرنا

جب ساحر ایمان لے آئے تو قوم فرعون کے سرداروں کو بہت اشتعال آیا اور انہوں نے فرعون سے کہا کہ کیا موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لئے چھوڑ دے گا کہ یہ فساد پھیلاتے پھریں۔ اس پر فرعون بولا کہ لڑکوں کو قتل کریں گے اور لڑکیوں کو زندہ رکھیں گے (تاکہ ان سے خدمت لے سکیں) فرعون کے اس فیصلہ سے بنی اسرائیل گھبرا گئے۔ لیکن حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ گھبراؤ نہیں اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو اور صلوٰۃ پر قائم رہو۔ اللہ کی مرضی کے مطابق جو چلیں گے ان کی آخرت میں بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ عنقریب ان کے ظلم سے نجات دے گا اور وارث بنادے گا تم کو ان کی زمینوں کا۔

ع ۱۶ ۱۲ ۶ فرعون کی قوم پر یکے بعد دیگر عذاب آنے کا ذکر، حضرت موسیٰ سے بار بار ایمان لانے کا وعدہ اور پھر عذاب ٹلنے کے بعد وعدہ خلافی، ٹڈی، جوئیں، مینڈک اور خون کے طوفان کا عذاب

فرعون کی قوم پر یکے بعد دیگرے عذاب آیا اور جب عذاب آتا تو قوم حضرت موسیٰ سے وعدہ کرتی کہ اگر عذاب ٹل جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے حضرت موسیٰ کی دعا قبول ہو جاتی اور عذاب ٹل جاتا تو وہ ظالم پھر اپنی روش اختیار

Marfat.com

[illegible] عذاب آیا۔ پھر بھی وہ [illegible] رہے۔ قوم فرعون کو سمندر میں غرق کردیا گیا کیونکہ انہوں نے اللہ کی [illegible] تھا۔ بنی اسرائیل قوم پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پار اتر گئی۔ بنی اسرائیل نے ایک بت پرست قوم دیکھ کر ایک بت بنانے کی فرمائش کی۔ حضرت موسیٰ نے کہا تم بڑی جاہل قوم ہو۔ بھلا اللہ کے سوا بھی کوئی معبود ہو سکتا ہے کیسی بے عقل باتیں کرتے ہو۔ اس طرح کی باتیں کرنے والوں کے لئے سخت عذاب ہے۔

ع ۱۴ حضرت موسیٰ کو وہ طور پر جانے کا حکم، رب سے کلام کرنے کی تمنا اور اپنے بھائی ہارون کو جانشین بنانے کا مفصل حال

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ "ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور ان کی تکمیل مزید دس راتوں سے کی۔ یعنی چالیس راتوں کا چلہ مقرر کیا وہ اس میں عبادت کریں تب اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ موسیٰ سے کلام کرے گا۔ جب چالیس دن کی عبادت پوری ہو گئی تو حضرت موسیٰ کوہ طور پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ کا جلوہ دیکھنے کی خواہش کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر یہ پہاڑ میری تجلی برداشت کر سکا تو تم مجھے دیکھ سکو گے۔ مگر خدا کی تجلی سے پہاڑ پاش پاش ہو گیا۔ اور حضرت موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

حضرت موسیٰ جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بھائی ہارون کو اپنا جانشین مقرر کر گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کتاب موعود یعنی تورات کوہ طور پر عطا کی یہ کہا کہ یہ کتاب میں نے تم کو دی ہے اس پر عمل کرتے رہو۔ اور اپنی قوم کو

Marfat.com

بھی اس پر عمل کرنے کی تاکید کرو۔ (جو لوگ اس پر عمل کریں گے صالح ہوں گے اور جنت میں جائیں گے اور جو لوگ نافرمانی کریں گے ان کا مقام دوزخ ہے۔)

ع ۱۸ حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کا بیان سونے کا بچھڑا بنانے اور اس کی پرستش کرنے کا بیان' سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کیا

حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے اور وہ اپنے بھائی ہارون کو اپنا جانشین بنا گئے تھے۔ اس وقت ان کی قوم نے اپنے زیور اکٹھے کر کے ایک بچھڑا بنالیا اس دھانچہ سے گائے کی آواز آتی تھی۔ اس کی پرستش کرنے لگے۔ جب حضرت موسیٰ کو معلوم ہوا کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کیا تو ان کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اے قوم تم نے یہ بہت برا کام کیا میں تمہارے لئے شریعت لینے گیا تھا۔ تم نے میرا انتظار بھی نہ کیا۔ تم نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف جلد بازی کی۔ پھر اپنے بھائی ہارون پر بھی خفا ہوئے۔ حضرت ہارون نے اپنی بے گناہی کا یقین دلایا۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ان کو اور ان کے بھائی کو بخش دے اس کی پوری تفصیل اس رکوع میں بیان کی گئی ہے۔

ع ۱۹ گمراہوں اور بہتان تراشی کرنے والوں کیلئے خدا کی سزا' جن لوگوں نے توبہ کرلی ان کی بخشش کے بارے میں بیان (وہ ستر) لوگ جو حضرت موسیٰ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے انہوں نے گستاخی کی وہ زلزلہ کے عذاب میں مبتلا ہو گئے

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمی

Marfat.com

چن لئے تھے۔ انہوں نے اللہ کی ذات پر شک کیا ان کے لئے زلزلہ کا شدید عذاب آیا۔ جن لوگوں نے توبہ کرلی ان کی بخشش کا وعدہ' آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول کا اتباع کیا وہ اپنی مراد کو پہنچے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ خوف خدا رکھتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں اور آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ ان لوگوں کا بھی ذکر ہے جو رسول اُمّی کی پیروی کرتے ہیں۔ تورات اور انجیل میں لکھی ہوئی باتیں صحیح مانتے ہیں۔ قرآن اور سنت کا اتباع کرتے ہیں وہی لوگ خوش نصیب اور کامران ہیں۔

ع ۲۰ اللہ کو معبود جانو' رسول اُمّی پر ایمان لانے کا حکم' حضرت موسیٰ کی قوم کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کرنے کا تذکرہ' من و سلویٰ اترنے کا ذکر اور ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نبیؐ سے فرما رہا ہے۔ کہ آپ فرما دیجئے کہ میں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں۔ جس کی حکومت زمین و آسمان میں ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے۔ سو اللہ پر اور اس کے نبی اُمّی پر ایمان لاؤ۔ تاکہ تم راہ ہدایت پاؤ۔ حضرت موسیٰ کی قوم کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کردیا گیا۔ جب ان کی قوم نے پانی مانگا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ اپنے عصا کو پتھر پر ماریں چنانچہ اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ معلوم کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ابر کا سایہ کیا۔ اور ان کے لئے من و سلویٰ اتارا۔ یہ نعمتیں ملنے کے باوجود انہوں نے ذخیرہ اندوزی شروع کردی۔ جب اللہ تعالیٰ نے ذخیرہ اندوزی سے منع کیا تو قوم موسیٰ نے حکم عدولی کی۔ اور پھر

Marfat.com

ان پر طاعون کا عذاب آگیا۔ اور لوگ مرنے لگے۔ یہود نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کی اور جس بات کا حکم ہوا۔ اس کی حکم عدولی کی۔ اور من مانی سے تبدیل کرلیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لفظ "حطّۃٌ" کہنے کا حکم ہوا۔ مگر بنی اسرائیل نے اس کے بجائے "حنطۃٌ" کہنا شروع کردیا۔ اور پھر سجدہ کرنے کے بجائے زمین پر بیٹھ کر گھسٹنے لگے۔ (مفصل حال قرآن میں پڑھئے)۔

نوٹ:۔ حطۃٌ کے معنی ہیں = ہمیں بخش دے

حنطۃٌ کے معنی ہیں = گندم۔

ع ۲۱ ۹ ۱۱ یہود کی نافرمانیاں حد سے تجاوز کر گئیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنا عذاب نازل کیا اور انہیں بندر بنادیا

اس رکوع میں یہود کی نافرمانیوں کے متعدد واقعات ہیں (سب سے زیادہ عبرت کا واقعہ یہ ہے) کہ جب وہ حد سے زیادہ سرکشی پر اتر آئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بندر بنادیا (ان کی نافرمانی کے باعث ان کو سخت عذاب اور پریشانی میں مبتلا ہونا پڑا) لیکن اللہ تعالیٰ نے بچالیا ان لوگوں کو جو نصیحت کیا کرتے تھے۔ بار بار یہود کو انکا عہد و اقرار یاد دلایا اور فرمایا نماز قائم رکھو۔ جو کچھ تم کو دیا گیا ہے (یعنی تورات) اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اس پر عمل کرتے رہو۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنی اصلاح کرلینے والوں کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔

ع ۱۲ ۱۲ الست بربکم قالو بلیٰ ( ) شہدنا ( ) کا ذکر قصہ الست کا ذکر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو بیان فرما رہا ہے۔ جب اس نے اولاد

منتقل (۱۰)

Marfat.com

آدم سے پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے کہا تھا کہ بے شک تو ہی ہمارا رب ہے۔ ہم نے گواہی دی یہ عہد اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان سے عالم ارواح میں لیا تھا (یعنی اللہ کی وحدانیت کو انسان کی فطرت میں جذب کردیا گیا) تاکہ انسان قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو اپنے رب کی خبر نہیں تھی اللہ تعالیٰ اس پورے رکوع میں یہ بتا رہا ہے کہ ہم آیتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ یاد دلانے کیلئے انبیاء 'کتب اور دیگر نشانیاں بھیجیں تاکہ لوگ اس طرف رجوع کریں اور اچھے عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں اس کو اس نام سے پکارو۔

۲۳ ع ۱۰ رسول سے قیامت کے بارے میں سوال کرنے کا بیان' قیامت کا وقت مقرر ہے' جس کا علم اللہ ہی کو ہے

اس رکوع میں کفار کے بارے میں بتایا جا رہا ہے جو رسول پاک سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے تھے۔ مگر قیامت کا ایک دن مقرر ہے۔ جسے خدا ہی جانتا ہے۔

۲۴ ع ۱۸ ۱۴ ہدایت کی راہ بتائی گئی' گمراہی سے روکا گیا' قرآن اور صاحب قرآن کی طرف توجہ دلائی گئی ہے' اور پھر رحمت کا نزول

اس رکوع میں بچہ کی پیدائش اور اس کی افزائش کا مکمل طور پر ذکر کیا گیا ہے ہدایت کی راہ بتائی گئی ہے۔ ہر طرح کی گمراہی سے روکا گیا ہے۔ بتوں پر یقین رکھنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے پھر قرآن اور صاحب قرآن کی طرف توجہ دلائی

Marfat.com

گئی ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحمت نازل ہو اور اپنے رب کو اپنے دل میں گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور پست آواز سے صبح شام یاد کیا کرو۔ بے شک جو لوگ آپ کے رب کے نزدیک ہیں اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں ان پر رحمت نازل ہوتی ہے۔ (پہلا سجدہ منزل)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الانفال (۸)

۱۰ رکوع ۷۵ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الانفال	۱۳۶
۱ ع ۵	مال غنیمت کے بارے میں حکم۔ مومن کون ہے۔ ایمان والوں کی پہچان غزوہ بدر کے واقعات کا بیان۔	۱۳۷
۲ ع ۹	جنگ بدر کا واقعہ۔ اللہ اور رسول ؐ کی مخالفت کرنے والوں کی گردنیں اڑانے کا بیان۔ میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے کی ممانعت۔	۱۳۸
۳ ع ۷	ایمان والوں کو ہدایت دی جا رہی ہے کہ اللہ کی امانتوں کی حفاظت کرو۔ مال اور اولاد تمہاری آزمائش ہیں۔	۱۳۸
۴ ع ۸	اللہ کی تدبیر۔ اللہ اپنے رسول ؐ کو کفار کے قتل کرنے کے ارادہ سے بچاتا ہے جب تک رسول ؐ موجود ہیں اللہ کا وعدہ ہے اس وقت تک عذاب نہیں آئے گا۔	〃
۵ ع ۱	جہاد کرنے کا حکم۔ مال غنیمت کے بارے میں لین دین کے اصول۔	۱۳۹

Marfat.com

ع ۶ ۴ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت اور صبر کرنے کا حکم۔ غرور اور ۱۳۹
گھمنڈ شیطانی عمل۔

ع ۷ ۴ کافروں پر قوم فرعون کی طرح عذاب آنے کا ذکر۔ کافروں کو ۱۴۰
عبرتناک سزا دینے کا حکم جو خیانت کرے اس کے ساتھ
عہد مت کرو۔

ع ۸ ۴ جہاد کے لئے ہر ضروری تیاری کا حکم۔ اللہ نے مومنین کے ۱۴۱
دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت پیدا کر دی۔

ع ۹ ۴ دشمن کے مقابلہ میں جہاد کرنے اور ثابت قدم رہنے کا حکم۔
ایک مسلمان دس کافروں پر بھاری ہے۔

ع ۱۰ ۴ مسلمان مہاجرین اور انصار سے خطاب ہو رہا ہے کہ جن لوگوں
نے گھر بار چھوڑ کر جہاد کیا۔ اللہ ان کے ساتھ ہے اور
ان کے لئے اجر عظیم ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الانفال

۱۰ رکوع پچھتر آیات مدنی

اس سورۃ میں الانفال (مال غنیمت) کی تقسیم کے احکام کو بیان کیا گیا ہے لہٰذا اس نسبت سے اس سورۃ کا نام الانفال رکھ دیا گیا ہے۔ یہ قرآن پاک کی آٹھویں سورۃ ہے۔ اس کا نزول ۲ ہجری غزوہ بدر کے بعد ہوا۔ اس سورۃ کا کافی حصہ غزوہ بدر کے بیان کے بارے میں ہے۔ اس سورۃ مبارکہ میں جنگ بدر کا واقعہ ہے۔ اللہ اور رسولؐ کی مخالفت کرنے والوں کی گردنیں اڑا دینے کا بیان ہے۔ اور جنگ کے میدان میں پیٹھ پھیرنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔

ایمان والوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اللہ کی امانتوں کی حفاظت کریں ساتھ ہی یہ فرمایا گیا ہے کہ تمہارے اموال اور اولاد تمہارے لئے آزمائش ہیں۔ اس سورۃ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اموال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں اصول وضع کئے گئے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے اور صبر کرنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ نے مومنین سے اپنی مدد اور حمایت کا وعدہ کیا ہے۔

بدر کے میدان میں اللہ کی نصرت سے مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ کفار خوفزدہ اور مرعوب ہوئے۔ مسلمانوں کو اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ صبر کی تلقین کی گئی ہے اور غرور سے جو کہ شیطان کا عمل ہے۔ منع فرمایا گیا ہے۔ کافروں پر قوم فرعون کی طرح عذاب آنے کی وعید کی گئی ہے۔ اور ان کو عبرت ناک سزا دینے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ ساتھ میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ خیانت

Marfat.com

کرنے والوں سے عہد نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ دغابازوں کو پسند نہیں کرتا۔

مسلمانوں کو جہاد کیلئے ہر ممکن تیاری کا حکم دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر کفار صلح کی طرف مائل ہوں تو مسلمانوں کو بھی صلح کی کوشش کرنی چاہئے۔ مسلمانوں کو جنگ میں ثابت قدم رہنا چاہئے۔ ایک مسلمان جو صبر کرنے والا اور ثابت قدم رہنے والا ہوگا۔ وہ دس کفار پر غالب آئے گا۔

اس سورۃ کے آخر میں مہاجرین اور انصار کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ ان کے ساتھ ہے اور ان کے لئے اجر عظیم ہے۔ یہ وہ اصحاب تھے جنہوں نے اسلام کے آغاز میں اللہ کے دین اور رسول اللہ کی مدد کی۔ ان تمام باتوں کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔

ع ۱۰ مال غنیمت کے بارے میں حکم، مومن کون ہے۔ ایمان والوں کی پہچان، غزوہ بدر کے واقعات کا بیان

اس رکوع میں مال غنیمت کے بارے میں بتایا جارہا ہے کہ یہ سب اللہ اور رسول کا ہے۔ اللہ اور رسول کے حکم پر چلنے کے ساتھ یہ بھی بتایا جارہا ہے کہ ایمان والوں کی پہچان کیا ہے۔ مومن وہ لوگ ہیں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ لوگ سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے اللہ کے پاس بڑے مراتب ہیں۔ اللہ ان کو عزت کے ساتھ ساتھ روزی عطا کرتا ہے۔ جنگ بدر میں حق و باطل کا فرق ظاہر کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ فرشتوں کے ذریعے مدد فرمائے گا۔ فتح و نصرت سب اللہ کی طرف سے ہے۔ مفصل بیان کیا جارہا ہے۔

Marfat.com

۲
۹ ع ۱۶ جنگ بدر کا واقعہ 'اللہ اور رسول کی مخالفت کرنے والوں کی گردنیں اڑانے کا بیان 'میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے کی ممانعت

اس رکوع میں جنگ بدر کا واقعہ بیان کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ اللہ کے عذاب سے دوچار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ میدان جنگ سے پیٹھ موڑ کر آجائیں گے۔ وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوں گے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ کفار کی تعداد خواہ کتنی ہو اللہ تعالیٰ یقیناً اہل ایمان کے ساتھ ہے۔

۳
۹ ع ۱۷ ایمان والوں کو ہدایت دی جارہی ہے کہ اللہ کی امانتوں کی حفاظت کرو 'مال اور اولاد تمہاری آزمائش ہیں

اس رکوع میں ایمان والوں کو یہ ہدایت دی جارہی ہے کہ اللہ اور رسول کا حکم مانو۔ اللہ کو ایک جانو۔ عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ محمد رسول اللہ کے سچے رسول ہیں۔ ان باتوں کا زبان سے اقرار کریں۔ دل سے تصدیق کریں اور عمل سے ظاہر کریں۔ آخر میں یہ بتایا جارہا ہے "اے ایمان والو! نہ خیانت کرو اللہ اور رسول سے اور نہ خیانت کرو اپنی امانتوں میں" اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہارے لئے آزمائش ہے۔

۴
۹ ع ۱۸ اللہ کی تدبیر 'اللہ اپنے رسول کو کفار کے قتل کرنے کے ارادہ سے بچاتا ہے 'جب تک رسول موجود ہیں 'اللہ کا وعدہ ہے کہ اس وقت تک عذاب نہیں آئے گا

جو ایمان والے اللہ سے ڈرتے ہیں۔ ان کو بخشش اور فضل سے اللہ نوازتا

Marfat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے مکر و فریب کی تدبیروں سے حضور کو بچایا۔ کیونکہ ان کی یہ تدبیریں تھیں کہ (نعوذ باللہ) یا تو قید کر دیا جائے یا قتل کر دیا جائے یا بستی سے نکال دیا جائے۔ لیکن اللہ کی تدبیر سب سے بہتر ہے۔ ان لوگوں نے آیات کو جھٹلایا اور عذاب کی تمنا کی۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب تک رسول موجود ہیں۔ دوسری قوموں کی طرح حضور کی امت پر عذاب نہیں آئے گا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن اور کافر کا فرق ظاہر کر دے گا اور کافر خسارہ میں رہیں گے۔

ع ۵ جہاد کرنے کا حکم، مال غنیمت کے بارے میں لین دین کے اصول

اگر کافر ایمان لائیں تو بہتر ورنہ مسلمانوں کیلئے جہاد کرنا ضروری ہے۔ اور مسلمانوں کو دین پھیلانے میں کوشاں رہنا چاہئے۔ اللہ اپنی مدد اور حمایت کا وعدہ فرماتا ہے۔ (یہ رکوع ابھی جاری ہے پارہ نمبر ۱۰ واعلمو شروع ہو گیا) جنگ بدر میں کس طرح کفار کو شکست ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کیا صورت پیدا کی اور کفار کس طرح خوفزدہ اور مرعوب ہو گئے۔ آیت ۴۲ سے ۴۴ تک مفصل بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مال غنیمت کے بارے میں لین دین کے اصولوں کو بھی واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ع ۶ اللہ اور رسول کی اطاعت اور صبر کرنے کا حکم، غرور اور گھمنڈ شیطانی عمل ہے

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ ان کے احکام پر چلتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔ بے شک اللہ

تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور ان کے لئے اللہ کی طرف سے اجر عظیم ہے۔ غرور اور گھمنڈ اور عظمت دکھانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ شیطانی عمل ہیں۔ جنگ بدر کا واقعہ یاد دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد کرو وہ وقت کہ شیطان کفار کی مدد کو گیا جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگا اور کہنے لگا کہ میں بری الذمہ ہوں تم میں سے۔ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے ہو۔

ع ۳ کافروں پر قوم فرعون کی طرح عذاب آنے کا ذکر' کافروں کو عبرت ناک سزا دینے کا حکم' جو خیانت کرے اس کے ساتھ عہد مت کرو

کفار کی مسلسل نافرمانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کہ جیسا حال فرعون کے لوگوں اور ان سے قبل کے لوگوں کا ہوا تھا اور انہوں نے پروردگار کی آیات کو جھٹلایا اس لئے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر عذاب آیا تھا اور ان کو ہلاک کردیا گیا تھا۔ فرعون اور ان لوگوں کو غرق کردیا گیا کیونکہ وہ سب ظالم تھے اسی طرح ان کفار کا حشر ہوگا) چونکہ فرعون کے لوگوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا تھا اور اللہ کی نشانیوں کی تکذیب کی تھی۔ اس لئے وہ غرق ہوگئے۔ اس طرح کفار پر بھی عذاب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافروں کو عبرت ناک سزا دو۔ اور جو خیانت کرے اس کے عہد کو مت مانو اور نہ ہی اس سے کوئی عہد کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا۔

Marfat.com

ع ۸ جہاد کیلئے ہر ضروری تیاری کا حکم، اللہ نے مومنین کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے محبت پیدا کردی

اس رکوع میں بھی جہاد پر زور دیا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کو جہاد کا شوق دلایا جارہا ہے۔ لیکن اگر وہ کافر صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی صلح کی طرف جھکو۔ اور اللہ پر بھروسہ کرو۔ وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین میں باہم محبت پیدا کردی ہے۔ آخر میں فرمان الٰہی ہے "اے نبی آپ کے لئے اللہ کافی ہے اور جو آپ کی پیروی کرنے والے مسلمان ہیں ان کے لئے بھی"

ع ۹ دشمن کے مقابلہ میں جہاد کرنے اور ثابت قدم رہنے کا حکم ایک مسلمان دس کافروں پر بھاری ہے

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ صاف صاف واضح کررہا ہے کہ اگر بیس ثابت قدم مسلمان ہوں تو دو سو دشمن پر بھی غالب آسکتے ہیں۔ تخفیف کے بعد بھی ایک مسلمان دس کافروں پر حاوی ہے۔ (کافر قیدی کیلئے یہ حکم ہے کہ ان کو قتل کردیا جائے اور ایک جگہ یہ بھی حکم ہے کہ ان کی طاقت ختم کرنے کے بعد فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے) مال غنیمت کا کھانا حلال اور پاکیزہ ہے۔

ع ۱۰ مسلمان مہاجرین اور انصار سے خطاب ہو رہا ہے کہ جن لوگوں نے گھربار چھوڑ کر جہاد کیا۔ اللہ ان کے ساتھ ہے۔ ان کے لئے اجر عظیم ہے

اس رکوع میں یہ بتایا جارہا ہے کہ جن مسلمان مہاجرین اور انصار نے اپنا

گھر بار چھوڑا اور جہاد کیا۔ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور انکے لئے اجر عظیم ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ ایک دوسرے کے حمایتی ہیں۔ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے۔ ہجرت کی اور جنہوں نے ان کی مدد کی اور اللہ کے راہ میں جہاد کیا ان کے لئے بخشش اور باعزت روزی ہے۔

Marfat.com

سورۃ التوبہ (۹)

۱۶ رکوع ۱۲۹ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ التوبہ	۱۴۵
۱ ع ۱	چار ماہ کی مہلت دے کر جنگ کا اعلان۔ مشرکوں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری۔ حرمت والے مہینوں میں جنگ سے پرہیز کرنے کا حکم۔	۱۴۶
۲ ع ۸	مسلمانوں کو ہر طرح سے صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے۔ اور معاہدہ کی ایک حد تک پابندی کا حکم۔ کفار کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم۔	۱۴۷
۳ ع ۹	اللہ تعالیٰ کا جہاد کو پسند کرنے کا بیان کافر و مشرک ماں باپ بھائی بہن کی بھی رفاقت اختیار کرنے کی ممانعت۔	
۴ ع ۱۰	جنگ حنین کا واقعہ۔ مسجد الحرام کو کفار سے پاک کرنے کا پہلا حکم۔ مشرکوں کو مسجد الحرام کے نزدیک نہ آنے کا حکم۔	۱۴۸
۵ ع ۱۱	یہود و نصاریٰ کا حضرت عزیر و مسیح کو اللہ کا بیٹا بنانے کا بیان۔ کچھ لوگوں کا درویشوں کو پروردگار بنانے کا بیان۔ غلبہ اسلام کا ذکر۔	۱۴۹
۶ ع ۱۲	غزوہ تبوک کا ذکر۔ حضورؐ کی حیات طیبہ کا آخری غزوہ۔ حضورؐ کا غار ثور میں جانا	۱۵۰
۷ ع ۱۳	بعض منافقوں۔ کاذبوں۔ ملزموں نے رسولؐ سے جہاد پر جانے کی	۱۵۱

Marfat.com

معذرت کی۔ اللہ کے حکم سے رسول ؐ کا ان کو منع فرمادینے کا
ذکر مسلمانوں کا غازی یا شہید کے رتبہ ملنے کی خوشخبری۔

ع ۸ ۱۰ صدقات کی تقسیم۔ منافقوں کی چالاکیاں۔ جھوٹ۔ فضول باتیں اور ۵۱
استہزا کرنے کا مفصل ذکر۔

ع ۹ ۱۵ منافقوں کی حالت کا بیان جاری ہے۔ ساتھ ہی مومنوں کی خوبیاں ۱۵۲
بیان کی جارہی ہیں۔

ع ۸ ۱۶ مومنوں کو کافروں اور منافقوں سے مقابلہ کرنے کا حکم۔ کافر ″
اسلام کے کھلے دشمن اور منافق چھپے دشمن ہیں۔

ع ۹ ۱۷ غزوہ تبوک کا بیان۔ منافق کی نماز جنازہ اور قبر پر فاتحہ ۱۵۳
پڑھنے کی ممانعت۔

ع ۱۰ ۱ غزوہ تبوک سے واپسی پر منافقین کی حیلہ سازیوں کا بیان جاری ۱۵۴
ہے۔ منافقین پر اللہ کا عذاب ہوگا۔

ع ۱۱ ۲ مہاجرین اور انصار سے اللہ راضی ہوا منافقین کے لئے عذاب۔ ۱۵۵
مسجد ضرار کا ذکر۔ اور اس کو گرادینے کا حکم۔

ع ۸ ۴ اللہ نے مومنین کی جانیں جنت کے بدلے میں خریدلی ہیں۔ مومنین ۱۵۶
کی نوصفات کا بیان قرابت دار مشرکین کے لئے بھی دعائے
بخشش کی ممانعت۔

ع ۴ ۴ جہاد کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اس کی تنظیم کے بارے میں بیان ۱۵۸

ع ۷ ۵ جہاد کا حکم۔ منافقین کا ذکر۔ رسول ؐ کا اپنی امت پر شفقت کرنے ″
اور مہربان ہونے کا ذکر۔

تعارف سورۃ التوبہ (۹)

۱۶ رکوع ایک سو انتیس آیات مدنی

اس سورۃ پاک کے متعدد نام منقول ہیں۔ ان میں سے دو زیادہ مشہور ہیں۔ سورۃ التوبہ اور سورۃ البراء۔ اس سورۃ میں چند مخلص اہل ایمان کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے۔ اس لئے اس کو سورۃ توبہ کہا گیا ہے۔ اور کیونکہ اس میں مشرکین عرب کے ساتھ جتنے سابقہ معاہدے ہوئے تھے ان کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا گیا اس لئے اسے برائت کہا گیا ہے۔

یہ قرآن شریف کی نویں سورۃ ہے جنگ کی حالت میں انسان کے قلب پر جوش، تحرک اور غصہ کی کیفیت جاری ہوتی ہے۔ لیکن اس کے بعد فراغت سے بیٹھنے پر وہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتا ہے اور سوچتا ہے کہ کوئی بات اس سے خلاف مروت نہیں ہوئی۔ اس وقت اس کا قلب مکدر ہونے لگتا ہے۔ اس وقت توبہ اس کے لئے ضروری ہے اور اس کے قلبی انتشار کو دور کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ [illegible] استغفار کی طرف ہر مسلمان کو خصوصی توجہ دلائی ہے "توبہ" دلوں کو ٹھنڈا کرتی ہے اور یہ ہی مومنوں کے دل کی ٹھنڈک ہے۔ جب عرب کے طول و عرض میں اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا۔ تو یہ بھی ضروری تھا کہ کعبہ سے کفار کی تولیت ختم کر دی جائے۔ اور اہل ایمان کو اس کا متولی بنایا جائے۔ چنانچہ یہ حکم بھی فرما دیا گیا۔ کلام پاک کی یہ واحد سورت ہے کہ اس کے قبل بسم اللہ الخ نہ لکھی گئی حضور نے اس کا حکم نہ دیا۔ حکم نہ فرمانا بھی مصلحت پر مبنی ہے۔ مضامین کے لحاظ سے سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ میں خاص ربط ہے۔ جنگ کے واقعات، منافقوں کی دغابازیوں، صحابہ کرام کی

Marfat.com

جان نثاریوں اور اسلام کی فتح کے وہ نقوش ہیں جو قلوب میں ایمان کو تازہ کرتے ہیں۔ جنگ تبوک اور جنگ حنین کے واقعات کا ذکر ہے۔ اور مومنین کو جہاد کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ مسجد ضرار کو گرادینے کا حکم۔

ع ۱ چار ماہ کی مہلت دے کر جنگ کا اعلان۔ مشرکوں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری۔ حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنے سے پرہیز کرنے کا حکم

سورۃ التوبہ کی یہ آیات جنگ تبوک کے موقع پر نازل ہوئیں۔ (آنحضرتؐ کی یہ کوشش ہوا کرتی تھی کہ جہاں تک ممکن ہو سکے جنگ سے باز رہا جائے۔ لیکن کفار مکہ معاہدوں کی بد عہدی کرتے تھے۔ اور جب بھی موقع ملتا تو مسلمانوں کو زیر کرنے میں کوشاں رہتے۔ صلح کے ان معاہدوں کے بعد جب آنحضور غزوہ تبوک پر روانہ ہوگئے۔ تو پیچھے کفار مکہ نے حملہ کرنے کی کوشش شروع کردیں۔ ساتھ ہی اس انتظار میں تھے کہ "قیصر جن سے حضورؐ کی جنگ ہونا تھی وہ) خوانخواستہ) حضورؐ کی فوجوں کو پیس کر رکھ دیں گئے۔ اور مسلمان ہم سے بد عہدی کی پوچھ گچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ لیکن مسلمان کامیاب کامران واپس لوٹے۔ اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چار ماہ جو حرمت والے مہینہ ہیں۔ جنگ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (سورۃ التوبہ کی ابتدائی آیات سے مراد یہ ہے کہ ان چار مہینوں میں جنگ کرنے سے باز رہو۔ اور بد عہدی نہ کرو۔ جب **ذیعقدہ۹ھ** کو قافلہ حج کے لئے روانہ ہوا تو پھر یہ آیات نازل ہوئیں کہ حج کے موقع پر عام اعلان کردیا جائے کہ تمام معاہدے منسوخ ہیں) پس وہ حرمت کے مہینہ گزر جائیں تو

مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ ان کو پکڑو۔ گھیرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم رکھیں اور زکواۃ دیا کریں۔ تو ان کا راستہ نہ روکو۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا ہے۔

ع ۲ مسلمانوں کو ہر طرح سے صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے۔ اور معاہدہ کی ایک حد تک پابندی کا حکم۔ کفار کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم

اس رکوع میں یہ بتایا جارہا ہے کہ مسلمانوں کو عہد شکنی نہیں کرنی چاہئے۔ اگر کفار اپنے عہد پر قائم نہ رہیں تو پھر مسلمانوں کو بھی اجازت ہے۔ اگر یہ لوگ توبہ کرلیں۔ نماز قائم کریں اور زکواۃ ادا کریں تو یہ تمہارے بھائی ہیں۔ ان کے ساتھ کسی قسم کا ناروا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ لیکن کفار کے ساتھ جنگ کرنے کا بھی حکم دیا جارہا ہے۔ جبکہ وہ اپنے وعدہ سے روگردانی کرجائیں۔ اس رکوع میں یہ بیان خاص کر اس لئے کیا جارہا ہے کہ مسلمانوں کو کافروں سے ڈرنا نہیں چاہئے بلکہ خوف خدا کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے۔ پورے رکوع میں کفار سے برات کا اظہار ہورہا ہے۔ اور مشرکین کی تمام برائیاں بیان کی جارہی ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو ان سے بچنا ضروری ہے۔

ع ۳ اللہ تعالیٰ کا جہاد کو پسند کرنے کا بیان، کافر و مشرک ماں باپ بھائی بہن کی بھی رفاقت اختیار کرنے کی ممانعت

مشرکین کہتے تھے۔ ہم تو حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں اور [illegible]

Marfat.com

اور آباد رکھنے والے ہیں۔ اس لئے ہمارا مسلمانوں سے اختلاط برقرار رہنا چاہئے۔ مگر اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ مشرکوں کا کام نہیں کہ خدا کی مسجدوں کو آباد کریں۔ اللہ کی مسجدیں تو وہی آباد کرتا ہے۔ جو آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ نماز قائم کرتا ہے۔ اور زکواۃ دیتا ہے۔ اس رکوع میں بار بار جہاد پر زور دیا جارہا ہے۔ اور یہ بتایا جارہا ہے کہ تمہارے کل مال و متاع اور اپنے عزیز رشتہ دار کے برعکس تم کو اللہ اور رسول اور اس کی راہ میں جہاد زیادہ عزیز ہونا چاہئے۔ اگر تمہارے عزیز و رشتہ دار ایمان کے بجائے کفر پسند کرتے ہوں تو وہ تمہارے کبھی بھی رفیق نہیں ہوسکتے۔ مشرکوں اور کفار سے کبھی بھی دوستی نہیں رکھنا چاہئے۔

ع ۴ ۱۰

جنگ حنین کا واقعہ، مسجد الحرام کو کفار سے پاک کرنے کا پہلا حکم، مشرکوں کو مسجد الحرام کے نزدیک نہ آنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ہر موقع پر مدد فرمائی۔ لیکن جنگ حنین کے موقع پر مسلمانوں کو اپنی کثرت تعداد پر ناز ہوگیا۔ لیکن وہ کثرت ان کے کوئی کام نہ آسکی۔ فتح نے شکست کی صورت اختیار کرلی۔ لیکن اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول اور ایمان والوں پر تسکین نازل فرمائی۔ وہ فوجیں اتاریں جن کو وہ دیکھ نہیں سکتے تھے۔ کافروں کو عذاب دیا اور ایمان والوں کو فتح نصیب ہوئی (بہت سے کافر اس حیرت انگیز فتح کو دیکھ کر اللہ اور رسول پر ایمان لے آئے)

آخر میں یہ پیغام اللہ کی طرف سے آیا کہ اے ایمان والو! مشرک پلید ہیں۔ اس سال کے بعد وہ مسجد الحرام کے نزدیک نہ آنے پائیں۔ اگر تم کو یہ ڈر ہے کہ ان کے نہ آنے سے تمہاری مفلسی بڑھ جائے گی تو اس خیال کو دل سے نکال دو۔ اگر

اللہ چاہے تو تم کو اپنے فضل سے غنی کردے گا۔ مسجد الحرام کفار سے پاک کرنے کا یہ پہلا حکم صادر ہوا۔ خانہ کعبہ کی فتح کے بعد ۹ھ میں اعلان عام ہوگیا۔

ع ۵ یہود و نصارا کا حضرت عزیر و مسیح کو اللہ کا بیٹا بنانے کا بیان' کچھ لوگوں کا درویشوں کو پروردگار بنانے کا بیان' غلبہ اسلام کا ذکر

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ اہل کتاب میں منکرین حق کا یہ حال تھا۔ کہ یہود حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا مانتے تھے۔ اور نصرانی مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے۔ کئی لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر پادریوں اور راہبوں کو اپنا پروردگار بنالیا۔ حالانکہ ان کو اپنے انبیاء کی تعلیم سے پوری پوری واقفیت تھی کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اور پاک بے نیاز ہے۔ دراصل وہ اس قسم کی حرکتیں اس لئے کرتے تھے تاکہ اسلام کا چراغ گل ہوجائے۔ مگر ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اللہ اپنے نور کو پھیلائے بغیر نہ رہے گا۔ ایک جگہ پر بتایا جارہا ہے کہ بہت سے پادری اور راہب لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ اور خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں نہیں خرچ کرتے ہیں۔ ان کو دردناک عذاب کی وعید ہے۔

آخر میں سال اور مہینوں کی ترتیب کے متعلق بیان فرمایا جارہا ہے۔ کہ مہینوں کی گنتی بارہ ہے اور ان میں چار ماہ (رجب' ذیقعد' ذوالحجہ اور محرم) لائق احترام ہیں۔ جن میں عبادت کثرت سے کرنا چاہئے۔ ہر برائی سے بچنے کی ممکن کوشش کرنا چاہئے۔ لیکن مشرکوں نے ہر چیز کو اللہ کے حکم سے ہٹا کر اپنے تابع کرلیا تھا۔ یعنی ان مہینوں میں جنگ پر آمادہ ہوں اور بازرہنے میں چھ ان سے جنگ نہ کریں۔

ع ۵ ۶ غزوہ تبوک کا ذکر، حضور کی حیات طیبہ کا آخری غزوہ، ۱۲ حضور کا غار ثور میں جانا

یہ حضور کی حیات طیبہ کا آخری غزوہ تھا۔ مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا جارہا ہے (کہ تم کسل و نافرمانی میں نہ پڑو) اگر تم جہاد کے لئے نہ نکلو گے تو اللہ تم کو دردناک عذاب دے گا۔ اور تمہاری جگہ دوسرے لوگ پیدا کردے گا۔ جو اس کے فرمانبردار ہوں گے۔ پھر تفصیلاً غار ثور کا بیان کیا جارہا ہے۔ کہ جب رسول اللہ اپنے صحابی (حضرت ابوبکر صدیق) کے ہمراہ غار ثور میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ (صدیق) غمگین مت ہو۔ یقیناً خدا ہمارے ساتھ ہے۔ (اس سورۃ میں آیت نمبر ۴۰ سے معیت و رفاقت ابوبکر صدیق کی ثابت ہے) اور یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ انہوں نے کس طرح وہاں تک پہنچایا۔ اور قلب کو کس قدر تسکین دی۔ اللہ نے کافروں کی بات کو نیچا دکھادیا۔ اور ان کے منصوبے خاک میں ملادیئے۔ اللہ ہی کی بات بلند رہی اور اس کے رسول کا بول بالا ہوا۔ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

جو منافقین آپ کے ساتھ جنگ کیلئے نہ نکلے اور جہاد سے الگ رہے۔ انہوں نے اپنی جانیں وبال میں پھنسالیں۔ کیونکہ مسلمانوں کو حکم ہوا تھا کہ تم لوگ جس حال میں ہو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔

ع ۱۷ ۱۳ جن منافقوں، کاذبوں، کم ہمتوں نے رسولؐ سے جہاد پر جانے کی معذرت کی۔ اللہ کے حکم سے رسولؐ کا ان کو منع فرمادینے کا ذکر، مسلمانوں کو غازی یا شہید کے رتبہ کی خوشخبری

جن منافقوں اور کاذبوں اور کم ہمتوں نے رسولؐ سے جہاد پر جانے کی معذرت چاہی۔ رسولؐ نے ان کی معذرت قبول فرمالی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اگر تمہارے ساتھ یہ لوگ نکلتے تو تمہارے درمیان فتنہ ہی بڑھتا اور بگاڑ کی تلاش میں تمہارے درمیان دوڑتے پھرتے۔ اور تم میں ان کے جاسوس ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ (مسلمانوں کو خوشخبری دی جارہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں اور غازی یا شہید کے رتبہ کو حاصل کریں)

اس رکوع میں منکرین کا ذکر جو صدقات دینے میں طعن و تشنع سے کام لیتے ہیں۔ ان کا ذکر بھی تفصیل سے بتایا گیا ہے بار بار جہاد کی تلقین کی جارہی ہے۔ منافق، کاذب اور کم ہمت لوگوں کو منع کیا جارہا ہے کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں ورنہ اللہ کا عذاب ان کے لئے ہے۔

ع ۱۸ ۱۴ صدقات کی تقسیم، منافقوں کی چالاکیاں، جھوٹ فضول باتیں اور استہزاء کرنے کا مفصل حال

صدقات (زکواۃ) کی تقسیم کا طریقہ پہلی ہی آیت میں بیان فرمایا گیا ہے اس کے بعد منافقین کا ذکر ہو رہا ہے۔ جو لوگ رسولؐ کو اپنی بدکلامی اور کج بخشی اور کج فہمی سے ایذا پہنچاتے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کے سامنے جھوٹی قسمیں کھاکر ان کو اپنی دینداری کا یقین دلاتے ہیں۔ ایسا کرنے والوں کے لئے اللہ کی

Marfat.com

طرف سے دردناک عذاب ہے۔

منافق کی ہر بات کا اللہ رسول کو علم ہوتا ہے۔اور وہ لوگ اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان (مسلمانوں کے پیغمبر) پر کوئی ایسی سورۃ نازل نہ ہو جائے جو ان کے دل کی بات ظاہر کردے۔

ع ۹/۶/۵ منافقوں کی حالت کا بیان ہی ہے ساتھ ہی مومنوں کی خوبیاں بیان کی جارہی ہیں

منافقوں کے حالات بتائے جارہے ہیں اور ان کی پہچان بھی واضح طور پر بتائی جارہی ہے اور یہ بھی پوچھا جارہا ہے کہ کیا منافقین نے گذشتہ قوموں کی حالت سے سبق نہیں سیکھا۔ کیا ان لوگوں کو خبر نہیں کہ قوم نوح، قوم ثمود اور قوم ابراہیم کی بستیوں کی بستیاں تباہ و برباد ہو گئیں۔ انہوں نے ان لوگوں کی حالت نہ دیکھی۔ جنہوں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی اور تباہ ہو گئے۔ منافق کی پہچان اور مومن کی پہچان بتائی جارہی ہے۔ مومن وہ ہے جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اللہ رسول کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ اپنا رحم فرماتا ہے۔ اللہ زبردست بخشنے والا ہے۔

مومن مرد اور عورت سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ بہشت میں ستھرے مکان عطا کرے گا۔ اور رضائے خداوندی انہیں حاصل ہوتی ہے۔

ع ۱۰/۸/۶ مومنوں کو کافروں اور منافقوں سے مقابلہ کرنے کا حکم، کافر اسلام کے کھلے دشمن اور منافق چھپے دشمن ہیں

بار بار اللہ تعالیٰ مومنوں کو آگاہ کر رہا ہے کہ اسلام کے کھلے دشمن کافر اور

Marfat.com

چھپے دشمن منافق ہیں۔ اور پھر مومنوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ کافروں اور منافقوں کا مقابلہ ہمت سے کرو۔ ان کی جھوٹی قسموں سے دھوکا نہ کھاؤ۔

اللہ سے منافقین نے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ ہم کو فضل سے مال و دولت دے تو ہم نیکوکار بن جائیں گے۔ لیکن وہ اپنے وعدہ سے پھر گئے اور اللہ سے جھوٹ بولے۔ نماز اور صدقات کا مذاق اڑایا۔ لہٰذا ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ان کی مغفرت ہرگز ہرگز نہیں ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے رسول آپ ان کیلئے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں۔ اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی بخشش طلب فرمائیں تب بھی اللہ ان کو نہ بخشے گا۔

(جس نے سرکار دوعالم محمد مصطفیٰ سے منافقت کی وہ بخشش سے محروم کر دیا جائے گا)

ع۹ غزوہ تبوک کا بیان، منافق کی نماز جنازہ اور قبر پر فاتحہ پڑھنے کی ممانعت

جب رسول غزوہ تبوک میں روانہ ہوئے منافق لڑائی سے گھبرا کر پیچھے رہ گئے۔ اور خوش تھے کہ جہاد سے بچ گئے۔ لیکن یہ نہ سمجھے کہ دوزخ ان کا انتظار کر رہی ہے۔ دنیا میں خوب ہنس لیں آخرت میں رونا ہی ہے۔ منافق کی نماز جنازہ پڑھنے کی اور ان کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔ منافقوں کے لئے دردناک عذاب اور مومنوں کیلئے باغ جنت اور اللہ کی رحمت ہے۔

(مسلمانوں کو ہمیشہ منافقوں سے بچنا چاہئے۔ اور ان آیات کو پڑھ کر عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ جو کہ منافقوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں۔

منزل ۳)

Marfat.com

منافق صرف اس زمانہ میں نہیں تھے بلکہ آج بھی منافقوں سے دنیا بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عذاب ان کے واسطے ہے۔ نیکوکاروں پر اللہ مہربان اور اس کا فضل ہے رسولؐ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تبوک کے بعد کوئی اور جنگ ہو تو ان منافقین کو اس میں شامل نہ کریں)

۱۲ ع

غزوہ تبوک سے واپسی پر منافقین کی حیلہ سازیوں کا بیان جاری ہے، منافقین پر اللہ کا عذاب ہوگا

منافقین کا بیان جاری ہے۔ اس رکوع میں بھی منافقوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ (چونکہ اسلام کو بڑا خطرہ منافقوں ہی سے تھا۔ اس لئے ان کی پہچان اور سزا کافی وضاحت سے بیان کی گئی ہے)

جو لوگ طبعی کمزوری یا بیماری کی وجہ سے شریک جہاد نہیں ہو سکتے ان کے لئے جہاد کی شرکت لازم نہیں۔ پوری سورۃ منافقوں کے ذکر سے بھری ہوئی ہے۔ بار بار منافقوں سے دور رہنے کی تنبیہہ کی جارہی ہے۔ بار بار بتایا جارہا ہے کہ منافقوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور مومنین کیلئے جنت کے باغات اور اللہ کی رحمت ہے۔

(چار آیات کے بعد ۹۴ سے ۹۹ آیات رکوع پارہ نمبر ۱۱ یعتذرون میں پورا ہو رہا ہے)

ابھی بارھویں رکوع کا سلسلہ چل رہا ہے۔ اور غزوہ تبوک سے مسلمانوں کی واپسی پر منافقوں کی حیلہ سازی کا بیان جاری ہے۔ جھوٹی قسمیں کھانے کا بیان بھی جاری ہے۔ رسول اللہ کو باخبر کیا جارہا ہے کہ پہلے کی طرح منافق پھر بہانہ بنائیں گے۔ اور جنگ میں شریک نہ ہونے، جہاد میں شامل نہ ہونے کے لئے حیلہ بہانہ ڈھونڈیں

گے منافق دین کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے تھے اگر ان کو کوئی آیت پڑھ کر سنائی جاتی تو وہ اس کو غور سے نہیں سنتے تھے۔ جو کچھ خرچ کرتے تو اسے تاوان سمجھتے تھے۔ لیکن جو اللہ رسول پر ایمان لے آئے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔ ان کے لئے اللہ کا قرب ہے۔ بے شک اللہ بخشنے والا ہے۔

ع ۱۳ مہاجرین اور انصار سے اللہ راضی ہوا' منافقین کے لئے عذاب مسجد ضرار کا ذکر اور اس کو گرا دینے کا حکم

مومنوں نے اللہ کی خوشی کو خوشی سمجھا سب سے پہلے دین میں سبقت لے جانے والے انصار و مہاجر ہیں۔ جو ان کے نقش قدم پر خوبی کے ساتھ چلے۔ اللہ ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اس سے راضی ہوئے۔ اور ان کے واسطے اللہ نے باغات تیار کر رکھے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے۔ یہ ہی ان کی بڑی کامیابی ہے۔ جن لوگوں نے صدقات دیئے اور توبہ کرلی صالح عمل کئے ان کو اللہ نے معاف کردیا۔ بعض لوگ جو جنگ تبوک میں کسی وجہ سے شریک نہ ہوسکے تھے۔ انہوں نے شراکت نہ کرنے کی معقول وجہ بتادی۔ ان کے لئے اللہ کا حکم ہے کہ اللہ ان پر رحم کرے گا۔ آگے پھر منافقوں کی حیلہ سازی اور سازشوں کا بیان ہورہا ہے۔ منافقوں نے ایک مسجد تعمیر کی جو کہ صرف مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوانے کے لئے اور ان کو ضرر پہنچانے کیلئے اور کفر پھیلانے کیلئے بنائی گئی تھی۔ اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ جب انسان کفر کی طرف بڑھتا ہے تو اللہ اس کو اسی گمبھیر میں پھنسا دیتا ہے۔ مسجد ضرار کی بنیاد نفاق' کفر اور عداوت اسلام پر رکھی گئی تھی۔ مسلمانوں کو بہکانے اور ان کو دلی اذیت دینے

Marfat.com

کیلئے تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول کو ان تمام باتوں سے باخبر کردیا۔ حضور کو مسجد ضرار گرادینے کا حکم دیا گیا۔ جو کہ گرادی گئی۔

ع ۱۴ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جانیں جنت کے بدلے میں خرید لیں مومنین کی نو صفات کا بیان، قرابت دار مشرکین کیلئے بھی دعائے بخشش کی ممانعت

بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ یہ مومنین اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ مارتے بھی ہیں اور شہید بھی ہوتے ہیں۔ اللہ کا ان سے رہتی دنیا تک وعدہ ہے کہ جنت کی وہ نعمتیں جن کا کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا۔ وہ سب ان مومنین کے لئے ہیں۔ اس ضمن میں مومنین کے نو اوصاف اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ (آیت نمبر ۱۱۲ اور ۱۱۳ میں)

۱۔ توبہ کرنے والے، ۲۔ بندگی کرنے والے، ۳۔ شکر کرنے والے، ۴۔ بے تعلق رہنے والے، ۵۔ رکوع کرنے والے، ۶۔ سجدہ کرنے والے، ۷۔ نیک بات کا حکم کرنے والے، ۸۔ بری بات سے منع کرنے والے، ۹۔ ان حدود شریعت کی جو اللہ نے مقرر کی ہیں۔ ان کی حفاظت کرنے والے۔

اے رسول آپ خوشخبری سنا دیجئے کہ آپ کا رب ان سے راضی ہے۔ لیکن فوراً ہی یہ بھی فرمایا کہ مشرکین کے لئے چاہے وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ بخشش کی دعا مانگنا جائز نہیں۔ کیونکہ مشرکین کی بخشش نہیں ہوگی۔ وہ دوزخی ہیں۔

حضرت ابراہیم نے اپنے چچا کے لئے بخشش کی دعا کی تھی وہ معاملہ کچھ اور تھا۔ وہ وعدے کا سبب تھا۔ جو وہ اس سے کر چکے تھے۔ پھر جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بے زار ہو گئے لیکن جو لوگ اس حکم کے آنے سے پہلے مشرکین کے لئے دعا کر چکے ہیں۔ اللہ ان کو معاف فرما دے گا۔ لاعلمی سے غلطی کرنے والا بخش دیا جائے گا لیکن نافرمانی کرنے والا نہیں بخشا جائے گا۔ غزوہ تبوک میں اللہ نے پیغمبر اور مہاجرین و انصار پر بڑا فضل کیا۔ جو مسلمان سوا" جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے انہوں نے اپنے آپ کو سخت سزا دی اور توبہ کی اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔

نوٹ:۔ پیر کرم شاہ صاحب نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم صفحہ ۲۵۹ میں فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم نے آزر سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے لئے استغفار کریں گے۔ اس وقت آپ کا یہی خیال تھا کہ شاید اسے ایمان لانے کی توفیق عنایت ہو جائے۔ لیکن جب وہ کفر پر ہی مر گیا تو آپ اس سے بری الذمہ ہو گئے۔ آزر سے مراد آپ کا چچا تھا۔ اس کے واسطے "ابیہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

آپ کے والد کا نام "تارخ" تھا۔ اور حضور کے آباؤ اجداد میں کوئی کافر نہ تھا۔ (مولانا ابوالکلام آزاد نے بھی اسی توجیہ کو پسند کیا ہے ترجمان القرآن جلد ۲۔ ۱۱۶ از آزاد)

(واضح ہو کہ اس زمانہ میں چچا کو بھی "اب" کے لقب سے یاد کرتے تھے اب بھی بعض گھرانوں کے بچے اپنے چچا تایا کو ابو کہتے ہیں)

Marfat.com

۱۵ ع ۱۴ جہاد کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اس کی تنظیم کے بارے میں بیان

جو مجاہدین جہاد کے میدان میں آتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں وہ سب کچھ ان کے نیک اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اور انہیں اللہ کہیں زیادہ انعام دیتا ہے۔ جہاد کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اس کی تنظیم کے بارے میں بھی صاف صاف بتایا گیا ہے۔ تفصیل سے قرآن میں پڑھئے۔

۱۶ ع ۱ جہاد کا حکم، منافقین کا ذکر، رسول کا اپنی امت پر شفقت کرنے اور مہربان ہونے کا ذکر

ایمان والو! اپنے قریب کے کافروں سے جہاد کرو۔ جس طرح منافق آیات اور سورتوں کے نازل ہونے پر مذاق بناتے ہیں۔ ان باتوں سے تم (مسلمان) نہ ڈرو۔ اسلام کا احترام کرو۔ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرو۔ کفر پر غلبہ پانے کے لئے اور پرہیزگاری اختیار رکھنے کے کوشش کرو منافقوں کو دیکھو وہ جب کوئی سورت یا آیت سنتے ہیں۔ تو بجائے دین سے محبت ہونے کے اس کا مذاق اڑاتے ہیں (ان کی محرومی پر غور کرو اور اللہ سے دعا کرو کہ ہم کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور اللہ کی رحمت ہم پر نازل ہو، آمین)

اے مسلمانو! بیشک تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں۔ وہ تمہارے لئے فراوانی کے طالب ہیں۔ مومنوں کے حق میں نہایت شفیق و مہربان ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ رسول پاک سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ اے حبیب! آپ فرما دیجئے کہ میرے لئے تو اللہ کافی ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

Marfat.com

تعارف القرآن

تیسری منزل

نوٹ

تیسری منزل مندرجہ ذیل سورتوں پر مشتمل ہے

	سورۃ	نام وپارہ نمبر	
۱۰	سورۃ یونس	= یعتذرون نمبر۱۱	
۱۱	سورۃ ہود	= یعتذرون نمبر۱۱	وما من دابۃ نمبر ۱۲
۱۲	سورۃ یوسف	= وما من دابۃ نمبر ۱۲	وما ابری نمبر ۱۳
۱۳	سورۃ الرعد	= وما ابری نمبر ۱۳	
۱۴	سورۃ ابراہیم	= وما ابری نمبر ۱۳	
۱۵	سورۃ الحجر	= ربما نمبر ۱۴	
۱۶	سورۃ النحل	= ربما نمبر ۱۴	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسری منزل

سورۃ یونس (۱۰)

۱۱ رکوع ۱۰۹ آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ یونس	۱۶۲
۱ ع ۲	نبی کا بھیجنا اور اس پر وحی نازل کرنا۔ چھ دن میں زمین و آسمان بنانا۔ آخری دعا و سلام کا ذکر۔	۱۶۳
۲ ع ۷	کفار کی کج بحثیاں۔ کلام اللہ میں تحریف کرنے کی فرمائش۔ پہلے سب ایک ہی امت تھے بعد میں سب جدا جدا ہو گئے اللہ کو مشکل کے وقت پکارنا پھر بعد میں بھول جانا۔	۱۶۴
۳ ع ۸	اللہ کا سلامتی کے گھر کی طرف بلانا۔ مشرکین کی افترا پردازیاں اس دنیا تک ہیں۔	۱۶۵
۴ ع ۹	قرآن کا کھلا چیلنج کفار۔ مشرکین اور بے دینوں کے لئے کہ وہ اس قرآن جیسی ایک سورۃ ہی لکھ کر لے آئیں۔	۱۶۶
۵ ع ۱۲ ۱۰	منکرین کی کیفیات کا تفصیلاً ذکر۔	//
ع ۶ ۱۱	قرآن دل کی بیماریوں کے لئے شفا ہے ایمان والوں کے لئے	۱۶۷

ہدایت اور رحمت ہے۔

ع ۱۰ ۱۲ حضورؐ سے مخاطب ہوتے ہوئے۔ قرآن کو سینے سے لگانے والوں اور ۱۶۷
رسولؐ سے محبت کرنے والوں کے لئے جنت نعیم کی خوشخبری۔ اللہ
کا کوئی بیٹا نہیں وہ ذات پاک ہے۔

ع ۸ ۱۳ حضرت نوح کی نصیحت نہ ماننے پر ان کی امت کا غرق ہونا۔ ۱۶۸
حضرت موسیٰ کو جادوگر قرار دینا جادوگروں اور موسیٰ کا مکالمہ۔

ع ۵ ۱۴ حضرت موسیٰ کا اپنی قوم سے خطاب حضرت موسیٰ کی اللہ تعالیٰ ۱۶۹
سے التجا، فرعون کے عبرتناک واقعات اس کی لاش تاقیامت
محفوظ رکھی گئی۔

ع ۱۲ ۱۵ بنی اسرائیلوں پر نعمتوں کی فراوانی، باوجود علم حق بھیجنے کے ۱۰۰
یہ لوگ اختلافات کرتے رہے، قوم یونس پر سے ذلت کا عذاب
اٹھالیا گیا ایمان لانے کی توفیق ان کو ہوتی ہے جو اللہ کی طرف
بڑھتے ہیں اور اس کی نشانیوں پر غور کرتے ہیں۔

ع ۱۱ ۱۶ توحید خالص کا ذکر، دین کا خلاصہ، مومن کے ایمان کا بیان۔ ۱۰۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ یونس (۱۰)

۱۱ رکوع ایک سو نو آیات مکی

اس سورۃ میں حضرت یونس کی قوم کی نجات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے اس سورۃ کو سورۃ یونس کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ تیسری منزل کی پہلی سورۃ ہے اس میں پیغمبر کی عظمتوں سے آشنا کیا جارہا ہے۔ توحید کے رموز اور اللہ کی صفات کا بیان کیا جارہا ہے۔ اس سورۃ میں بندگی کے آداب سکھائے جارہے ہیں۔

شان نزول:۔ یہ سورۃ اس وقت نازل ہوئی جب حضورؐ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ طرح طرح کے دلائل اور مختلف انداز سے کفار مکہ کے اعتراضات کو دور فرمایا۔ لیکن پھر بھی کفار اپنی ضد پر اڑے رہے۔ اس سورۃ میں توحید باری تعالیٰ اور اللہ کی صفات کا دلائل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ رسولؐ کے بشر ہونے پر اور منصب رسالت پر کسی انسان کے فائز ہونے کے اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ قرآن حکیم کے کلام الٰہی ہونے کے ثبوت پیش کئے گئے ہیں۔ کفار کے شبہات کو دور کیا جارہا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہے آخر اس نے تم کو پہلے بھی تو پیدا کیا تھا۔ ان کو بتایا گیا ہے کہ جن بتوں کو تم پوجتے ہو ان میں اتنی طاقت بھی نہیں کہ تمہاری کسی مصیبت کے وقت مدد کر سکیں۔ یہ اللہ ہی ہے جو تمہاری تکلیفیں اور مصیبتیں دور کرتا ہے۔ اور جب وہ دور ہو جاتی ہیں تو تم اس کو بھول جاتے ہو۔

اس سورۃ کو حضرت یونس کے نام سے موسوم کیا گیا ہے مگر اس میں ان

Marfat.com

قوموں کا بھی ذکر ہے جنہوں نے اپنے انبیاء و رسل کی نصیحتوں پر عمل نہ کیا اور ان کو جھٹلایا پھر ان پر عذاب نازل ہوا سوائے حضرت یونس کی قوم کے جو عذاب آنے سے پہلے ہی ایمان لے آئی تھی۔

اس سورۃ میں حضرت نوح کی قوم نیز حضرت موسیٰ اور فرعون کی قوم کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔ فرعون غرق نیل ہوا لیکن اس کی نعش کو عبرت کیلئے تاقیامت باقی رہنے دیا گیا۔ اس سورۃ کے مخاطب خاص کر اہل مکہ تھے کیونکہ وہی اپنی ضد اور جہالت پر اڑے ہوئے تھے۔

۲ نبی کا بھیجنا اور اس پر وحی نازل کرنا، چھ دن میں زمین و آسمان بنانا، اہل جنت کا دعاء و سلام کا ذکر

کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے (اللہ تعالیٰ نے) ان ہی میں سے ایک مرد پر وحی نازل کی کہ لوگوں کو ڈرائے اور ایمان والوں کو خوشخبری سنائے کہ ان کے پروردگار کے یہاں ان کا مرتبہ اونچا ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادوگر ہے (حالانکہ اللہ کے لئے نبی بھیجنا اس پر وحی نازل کرنا کوئی دشوار بات نہیں ہے) بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات بنائی ہے (چھ دن میں) زمین، چاند اور سورج وغیرہ کو۔ غور کرو کہ جب یہاں (دنیا میں) اس تخلیق کائنات سے اتنے فائدے ہیں تو پھر اس عالم میں اللہ تعالیٰ کی نوازشات کا کیا عالم ہوگا۔ رکوع کے آخری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اس (جنت نعیم) جنت پانے والے لوگوں کی دعا ہوگی" اے ہمارے اللہ تیری ذات پاک ہے (سبحانک اللھم) ان کی ورد زبان ہوگا اور (بوقت ملاقات) وہاں ان کی آپس کی دعا "سلام" ہوگا۔ اور تمام کی دعا ان کی یہ ہوگی کہ سب تعریفیں اللہ

Marfat.com

تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا پروردگار ہے (آخرت کی ان لذتوں کا تصور کرنا چاہو تو اپنی نماز کو یاد کرو) جو "سبحانک اللھم" سے شروع ہوتی ہے اور "سلام" پر ختم ہوتی ہے۔

ع ۱۱ کفار کی کج بحثیاں، کفار کا کلام اللہ میں تحریف کرنے کی فرمائش کرنا پہلے سب ایک ہی امت تھے بعد میں سب جدا جدا ہو گئے اللہ کو مشکل کے وقت پکارنا پھر بعد میں بھول جانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے بھی اور بیٹھے بھی اور کھڑے بھی ہم کر پکارتا ہے اور جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں (وہ) اس طرح گزر جاتا ہے گویا کسی تکلیف پر اس نے کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے گڑگڑاتا ہے لیکن جب اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے تو وہ اللہ کو بھول جاتا ہے۔ کئی قوموں کے پاس رسول حق تعالیٰ روشن دلیلیں لے کر آئے لیکن ان قوموں نے ان کا کہنا نہیں مانا۔ پھر اللہ نے اس نافرمانی پر ان پر عذاب نازل کیا۔ رسول کفار کی مرضی کے مطابق کلام اللہ میں رد و بدل نہیں کر سکتے۔

پچھلی قوموں کی طرح جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی بتائی ہوئی کھلی نشانیوں کو جھٹلایا اور عذاب میں گرفتار ہوئے اسی طرح یہ کفار لوگ بھی قرآن کو سن کر اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے اور یہ فرمائش کرتے تھے کہ کوئی دوسرا قرآن لے آئیں یا اسے بدل دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ ان سے فرما دیں کہ مجھے اختیار نہیں کہ اپنی طرف سے اسے بدل ڈالوں میں تو اسی حکم کا تابع ہوں جو میری

طرف آتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔

رکوع کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اور جو لوگ ایک ہی امت تھے پھر وہ جدا جدا ہو گئے" یعنی ان میں اختلافات پیدا ہو گئے۔ اور وہ راستہ سے بھٹک گئے۔ ان کی اصلاح کیلئے پیغمبر بھیجے گئے۔ (دنیا میں آزادی عمل اور آزادی فکر انسان کو دی گئی اسی لئے یہ اختلافات رونما ہوئے) دنیا میں مہلت ملی آخر میں بدلہ ملے گا۔

۳ رکوع ۸ اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے مشرکین کی افترا پردازیاں اسی دنیا تک ہیں

جب کوئی قحط پڑتا ہے یا کوئی مصیبت آتی ہے (تو کفار رسول سے دعا کرنے کو کہتے ہیں) تو لوگ خدا کو یاد کرتے ہیں مگر جوں ہی مصیبت ٹل جاتی ہے یا طوفان میں پھنسی ہوئی کشتی نکل آتی ہے۔ وہ پھر اسی غرور اور سرکشی پر آتے ہیں۔ تکلیف میں اللہ کو یاد کرنا، راحت ملنے پر غافل ہو جانا یہ لوگوں کا شیوہ ہے۔ ان کی اس سرکشی کا وبال ان پر پڑے گا اس دنیا کی زندگی کا لطف عارضی ہے۔ پھر اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہو گا اور نافرمانی و ناشکری کی سزا ملے گی۔

اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کو وضاحت سے بیان فرماتا ہے اور سلامتی کی طرف دعوت دیتا ہے جنہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے نیک اجر ہے اور برے کام کرنے والوں کے لئے عذاب اور ذلت ہے۔

Marfat.com

ع ۹ ۴ ۱۰ قرآن کا کھلا چیلنج کفار، مشرکین اور بے دینوں کیلئے کہ وہ اس قرآن جیسی ایک سورۃ ہی لکھ کر لے آئیں

مشرکین یہ جانتے ہوئے کہ مارنے، جلانے اور پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر پھر بھی ایمان نہیں لاتے اور جھوٹ بہتان لگاتے ہیں۔ یہ کلام اللہ کا ہے کسی بشر کا لکھا ہوا نہیں ہے۔ (یعنی کسی پیغمبر کا) اللہ تعالیٰ رسول اللہ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ اے رسول ان سے کہدو کہ پورا" قرآن لکھنا تو بڑی بات ہے تم لوگ اس کے مقابلہ کی صرف ایک سورۃ ہی لکھ کر لے آؤ قرآن ہر ہر بات پر چیلنج کرتا ہے لیکن پھر بھی مشرکین جھٹلانے پر ہی آمادہ ہیں۔

ع ۱۰ ۵ ۱۲ منکرین کی کیفیات کا تفصیلا" ذکر کیا جارہا ہے

(اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ نبی اور رسولؑ ہدایت کیلئے دنیا میں بھیجے۔ آنحضرت رسولؐ پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔ آپ قیامت تک کیلئے ایک مکمل دین لے کر آئے) تمام دلائل اور نشانیاں دیکھنے اور سننے کے بعد بھی منکر رسول کی کوئی بات ماننے پر رضامند نہیں ہوتے تھے اس رکوع میں منکرین کی کیفیات کے متعلق تفصیلا" بتایا گیا ہے۔ ان کی اس سرکشی کا وبال ان پر پڑے گا۔ اس دنیا کا لطف عارضی ہے پھر اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا اور نافرمانی و ناشکری کی سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کو وضاحت سے بیان فرماتا ہے اور امن و سلامتی کی طرف دعوت دیتا ہے۔ جنہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے اجر ہے اور برے کام کرنے والوں کیلئے عذاب اور ذلت.....

کفار کہتے ہیں کہ ان پر عذاب کب آئے گا؟ اے رسولؐ آپ فرمادیجئے جب

Marfat.com

عذاب آئے گا تو تم کو مہلت نہ ملے گی تب دائمی عذاب کا مزہ چکھنا۔

ع ۱۰ قرآن دل کی بیماریوں کیلئے شفاء ہے' ایمان والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے

(جس نے شافع رحمت کا ہاتھ تھام لیا۔ قرآن پاک کی بتائی ہوئی باتوں کو مان لیا نجات اس کی ہوگی) اس رکوع میں صاف بتایا گیا ہے کہ "اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی اس کو سینہ سے لگاؤ یہ دل کی بیماریوں کیلئے شفاء ہے اور ایمان والوں کیلئے ہدایت و رحمت ہے۔ پھر دنیا میں رہنے کے طریقے بتائے گئے اور پھر یوں ارشاد ہوا" بے شک اللہ لوگوں پر نہایت مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔"

یہ سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود اگر کوئی منکر ہے اس کا قیامت کے دن برا حال ہوگا۔

ع ۱۱ حضورؐ سے مخاطب ہو کر امت کو سمجھایا جارہا ہے کہ جن لوگوں نے قرآن کو سینہ سے لگایا اور رسولؐ سے محبت کی ان کے لئے جنت نعیم کی خوشخبری ہے' اللہ کا کوئی بیٹا نہیں وہ ذات پاک ہے۔ اللہ پر جھوٹا بہتان لگانے والوں پر سخت عذاب ہوگا

اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے اللہ کے بتائے ہوئے راستہ کو اپنایا اور رسول کی اتباع کی۔

حضورؐ سے مخاطب ہو کر امت سے خطاب ہے کہ جو لوگ اللہ والے ہیں

Marfat.com

اور انہوں نے قرآن کو سینہ سے لگایا اور اس پر عمل کیا رسولؐ سے محبت کی۔ ان کے لئے جنت نعیم کا وعدہ ہے اور یہ بہت بڑی خوشخبری ہے (منکرین تو ان باتوں کو سنتے ہی نہیں تو وہ بھلا مانیں گے کیا وہ تو اللہ پر بہتان لگانے میں تیز ہیں)

اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے "کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنالیا ہے"۔ "وہ ذات پاک ہے وہ بے نیاز ہے اس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اس بارے میں تمہارے پاس کوئی سند نہیں۔ اللہ کے متعلق ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تم کو علم نہیں "پھر فورا" اگلی آیت میں یہ فرماتا ہے "آپ کہہ دیجئے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہ پائیں گے "ہاں دنیا میں کچھ فائدہ اٹھالیں گے پھر ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ان کو ہم ان کے کفر کے بدلے میں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

ع ۱۲ ۸ ۱۳ حضرت نوح کی نصیحت نہ ماننے پر ان کی امت کا غرق ہونا حضرت موسیٰ کو جادوگر قرار دینا' جادوگروں اور حضرت موسیٰ کا مکالمہ

اس رکوع میں حضرت نوح کی نصیحت نہ ماننے پر ان کی امت کے غرق ہونے کا ذکر بہت تفصیل سے کیا گیا ہے۔ حضرت نوح کے بعد کئی پیغمبروں کی امت پر عذاب آنے کا ذکر آیا ہے۔ آگے آیات میں حضرت موسیٰ اور ہارون کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰ کو جادوگر قرار دینے کا بیان۔ فرعون نے تمام جادوگروں کو حضرت موسیٰ کے مقابلے میں جمع کیا اور ان کو ساحر ثابت کرنے کیلئے جو جو باتیں کیں وہ تفصیلا" اس رکوع میں بتائی گئی ہیں۔ جادوگروں اور حضرت موسیٰ کی گفتگو مکالمہ کے طور پر بیان کی گئی ہے (تفصیلا" قرآن شریف کی تفسیر میں پڑھیں)

Marfat.com

(اس سے پہلے آیت نمبر ۸۱ سورۃ اعراف میں اس کے متعلق بیان آچکا ہے کہ حضرت موسیٰ اور جادوگروں سے کیا بات ہوئی اور کس طرح حضرت موسیٰ نے ان کو جواب دیئے)

۱۰ع حضرت موسیٰ کا اپنی قوم سے خطاب، حضرت موسیٰ کی اللہ تعالیٰ سے التجا فرعون کے عبرتناک واقعات، اس کی لاش تاقیامت محفوظ رکھی گئی

حضرت موسیٰ کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا فرعون اور ان کے سرداروں کے خوف سے کوئی ایمان نہ لایا (فرعون اپنے ملک میں عروج پر تھا اور وہ حد سے زیادہ بڑھا ہوا تھا)

اس وقت حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے یوں خطاب کیا۔ موسیٰ نے کہا اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو۔ اگر تم فرمانبردار ہو" تب وہ (قوم) بول اٹھے ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں ظالم لوگوں کی زور آزمائی کا ذریعہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں ان کافروں سے نجات دے۔

"حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو سب عیش کی چیزیں اور دنیا کی زندگی میں مال دیا ہے۔ اے پروردگار (کیا یہ) اس لئے کہ یہ تیری راہ سے (لوگوں کو) بہکا دیں۔ اے پروردگار ان کے مال کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ جب تک یہ دردناک عذاب دیکھ نہ لیں اور ایمان نہ لائیں اس وقت اللہ نے فرمایا (تو ہی ہمارا) کارساز ہے

Marfat.com

دونوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا جاچکا ہے پس تم ثابت قدم رہنا اور نادانوں کی راہ پر نہ چلنا" ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار کردیا "جبکہ فرعون اور اس کے لشکر نے بڑی سرکشی سے اور ظالمانہ انداز سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی فوج سمیت ڈوبنے لگا تو گھبرا کر بولا "میں ایمان لے آیا" لیکن اسوقت وقت نکل گیا اب کچھ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اب اور اس سے پہلے نافرمانی پر تلا رہا اور تو مفسدوں میں رہا۔ پس آج ہم تیرا جسم بچائے دیتے ہیں تاکہ تو بعد میں آنے والی امتوں کیلئے ایک نشان (عبرت) بن جائے اور بے شک اکثر لوگ ہماری نشانیوں پر توجہ نہیں دیتے۔"

ع ۱۰ بنی اسرائیل پر نعمتوں کی فراوانی' باوجود علم حق پہنچنے کے یہ لوگ اختلاف کرتے رہے' قوم یونس پر سے ذلت کا عذاب اٹھالیا گیا' ایمان لانے کی توفیق ان کو ہوتی ہے جو اللہ کی طرف بڑھتے ہیں' اور اس کی نشانیوں پر غور کرتے ہیں

بنی اسرائیلوں پر نعمتوں کی فراوانی ہوئی (فرعونیوں کی بربادی کے بعد) ستھری چیزیں عطا کی گئیں لیکن وہ باوجود علم حق پہنچنے کے اختلاف کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار متنبہ کر رہا ہے کہ "ان لوگوں میں شامل نہ ہوجانا جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے" قوم یونس کے ایمان لانے اور ان پر سے ذلت کا عذاب اٹھانے کا ذکر' پھر آخر میں یہ بتایا جارہا ہے کہ ایمان لانے کی توفیق ان ہی لوگوں کو ہوتی ہے جو اللہ کی طرف بڑھتے ہیں اور اس کی

Marfat.com

نشانیوں پر غور کرتے ہیں جو لوگ غور نہیں کرتے اللہ ان کو (گمراہی) نجاست میں پڑا رہنے دیتا ہے۔ جب عذاب آئے گا تو اللہ اپنے رسولوں اور مومنین کو بچا لے گا۔

ع ۱۱ توحید خالص کا ذکر، مومن کے ایمان کا بیان

اللہ تعالیٰ توحید خالص کے بارے میں رسول سے مخاطب ہو کر ساری امت کو بتا رہا ہے کہ توحید خالص کیا ہے۔ جو اس کو پکارتا ہے اللہ اس کی مدد فرماتا ہے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔ وہ بہت بڑا بخشنے والا ہے رحیم و کریم ہے۔ جس کو چاہتا ہے اسے فضل عنایت کرتا ہے۔ اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے وہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔

(قرآن شریف کی تفسیر میں تفصیلاً ملاحظہ کریں)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ ھود (۱۱)

۱۰ رکوع ۱۲۳ آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ ھود	۱۷۴
۱ ع ۱	ستہ ایام کا بیان علم الٰہی کا وسعتوں کا بیان، ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہے ستہ ایام کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔	۱۷۶
۲ ع ۶ ۲	منکرین حق کی کیفیات کا بیان، کافر اور مومن میں تفریق کتاب الٰہی اور صاحب کتاب سے منکر ہونا دوزخ اس کا ٹھکانا ہے۔	"
۳ ع ۲	حضرت نوح کی قوم کی کج بحثیاں اور عذاب آنے کی تمنا۔	۱۷۷
۴ ع ۱۴ ۴	طوفان نوح اور کشتی بنانے کا مفصل حال پسر نوح کا غرق ہونا۔	۱۷۸
۵ ع ۱۱ ۵	حضرت ھود کی قوم (قوم عاد) کی تباہی۔ ان کے اوپر عذاب الٰہی کے نزول کا ذکر۔	"
۶ ع ۸ ۶	حضرت صالح کی قوم (قوم ثمود) کی تباہی و بربادی ان کی کج بحثیاں اور عذاب خداوندی سے دوچار ہونا ان کا نام و نشان مٹ جانے کا بیان۔	۱۷۹
۷ ع ۱۵	حضرت ابراہیم کو حضرت اسحاق، حضرت یعقوب کی پیدائش کی	۱۷۹

Marfat.com

بشارت حضرت سارہ سے فرشتوں کی گفتگو بی بی سارہ کو اولاد
کی تمنا، قوم لوط پر عذاب کا بیان۔

۸ ع ۱۲ ۹	قوم شعیب کا اہانت آمیز رویہ اور عذاب میں مبتلا ہونا۔	۱۸۰
۹ ع ۱۴ ۹	ذکر فرعون و موسیٰ، سزا اور جزا کا وعدہ۔	۱۸۱
۱۰ ع ۱۵ ۱۰	مومنین کو گزشتہ اقوام سے سبق لینے کی تلقین نیکوں کو رحمت الٰہی کا مژدہ۔	۱۸۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ ھود (۱۱)

۱۰ رکوع ایک سو تئیس آیات مکی

اس سورۃ میں حضرت ھود علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔ اس مناسبت سے اسے آپ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں سورۃ یونس کے فوراً بعد نازل ہوئی۔ یہ سورۃ ایسے وقت میں نازل ہوئی جب مکہ میں مسلمانوں پر ظلم اور جور و جفا اپنی انتہاء پر پہنچ چکی تھی۔ اور حضور صلعم کے خلاف کفار کی بہتان طرازی انتہاء کو پہنچ چکی تھی تاہم اسلام روز بروز ترقی کے منازل طے کر رہا تھا۔

شروع کے دو رکوعات میں اسلام کے بنیادی عقائد 'توحید' رسالت اور قیامت کا تذکرہ فرمایا گیا ہے کفار کو بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم اس قدر وسیع اور محیط ہے کہ وہ کائنات کی ہر چیز کو جانتا ہے اور اس کے آغاز و انجام سے باخبر ہے۔ وہ ہر ذی روح کو اسکی غذا فراہم کرتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کے لئے مارنے کے بعد جلانا مشکل نہیں۔

اس سورۃ میں باری تعالیٰ کی ذات و صفات کا بیان کیا گیا ہے۔ مختلف انبیاء کرام کی طرف سے دعوت حق کی تفصیل اور مختلف امتوں کی نافرمانیوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس سورۃ میں بڑی وضاحت سے ان پہلی قوموں کے حالات بیان کئے گئے جنہوں نے اپنے انبیاء کے ساتھ نازیبا سلوک کیا۔ اور پھر جس ہولناک انجام

Marfat.com

سے دوچار ہوئے اس پر بھی ان کو آگاہ کیا گیا۔

کفار عرب کو بتادیا کہ جو لوگ انبیاء کو حقارت سے ٹھکراتے ہیں۔ انبیاء کے پیروکاروں کی غربت اور افلاس کے باعث ان کی محفل میں بیٹھنا اور ان سے ہم کلام تک ہونا اپنے لئے کسر شان سمجھتے ہیں ان کی مہلت کی گھڑیاں جب ختم ہو جاتی ہیں اور غور و فکر کرنے کے لئے جو فرصت انہیں دی جاتی ہے۔ وہ جب انتہاء کو پہنچ جاتی ہے تو پھر ان پر قہر خداوندی کی بجلی کڑکتی ہے اور ان کی ساری عظمتوں اور نخوتوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیتی ہے۔ ان تمام امور کو اس سورۃ مبارکہ میں بڑے دلنشیں اسلوب میں بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم رسول اللہ کو حکم دیتے ہیں آپ اور آپ کے ساتھی حکم الٰہی کو بجا لانے کے لئے صلوات کی تلقین اور ماحول کی ناسازگاری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مستقل اور ثابت قدم رہیں۔ آپ عبادت الٰہی میں سرگرم رہیں اور اس کی تائید و نصرت پر بھروسہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے سامنے دشمنان اسلام کا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ فتح و نصرت آپ کے قدم چومے گی۔

اس سورۃ کے بارے میں حضور صلعم نے فرمایا کہ سورۃ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ اس لئے کہ (اس سورۃ میں قوم نوح، قوم عاد، ثمود، قوم لوط، قوم شعیب کی تباہی و بربادی کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اور عذاب الٰہی کی ہولناکیوں کا ذکر ہوا ہے)

(سورۃ ھود کے پہلے رکوع کی پانچ آیات پارہ نمبر ۱۱ یعتذرون میں اور تین آیات پارہ نمبر ۱۲ وما من دابۃ میں شامل ہیں)

۱۶ع ستۃ ایام کا بیان، علم الٰہی کی وسعتوں کا بیان، ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہونے کا ذکر

اس رکوع کی پہلی آیت ہی میں قرآن کی آیات کے محفوظ و مستحکم ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ بتاتے ہوئے یہ فرما رہا ہے کہ ان آیات کی وضاحت بھی کردی گئی ہے تاکہ تم اللہ کی عبادت کرو، اس سے مغفرت طلب کرو۔ بعد ازاں علم الٰہی کی وسعتوں کا بیان ہے کہ بلاشبہ وہ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ سینوں میں پوشیدہ ہے دنیا میں ان گنت قسم کے جانور اور ہر قسم کے اتنے افراد ہیں کہ ان کا شمار کرنا کسی کے بس کی بات نہیں تو پھر یہ بھی سوچنا پڑتا ہے کہ آخر ہر ایک کی مخصوص خوراک مطلوبہ انداز پر بلا ناغہ ان کو کون بہم پہنچاتا ہے کس کی ہمت ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو اٹھا سکے اس کا جواب یہ ہی ہو سکتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس کا لنگر کھلا ہوا ہے اور وہ ہر ضرورت مند کی حاجت کو پورا کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علم محیط کے بیان اور رازق جہاں ہونے کے ذکر کے بعد اب اس کی قدرت کاملہ کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا (چھ دن میں سے ہر دن کتنا طویل تھا اللہ خود بہتر جانتا ہے) آخر میں موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا ذکر ہے۔

۱۷ع منکرین حق کی کیفیات کا بیان، کافر اور مومن میں تفریق، کتاب الٰہی اور صاحب کتاب سے منکر ہونے والے کا دوزخ ٹھکانا ہوگا جبکہ مومنین کیلئے جنت ہوگی

اس رکوع میں منکرین حق کی کیفیات کا بیان واضح طور پر کیا گیا ہے۔ کافر اور

Marfat.com

مومن کا تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔ کافر کو اندھا بہرا کہا گیا جبکہ مومن کو چشم بصیرت رکھنے والا اور سننے و سمجھنے والا کہا گیا ہے۔ دونوں میں بڑا فرق بتایا گیا ہے۔ کافر رسول اللہ کو زچ کرنا چاہتے تھے بلاوجہ کے لئے الٹے سیدھے سوالات کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے رسول صلعم سے فرمایا کہ "ان لوگوں سے فرمایئے کہ وہ اس قرآن جیسی دس سورتیں ہی بنا کر لے آئیں منکرین کا ٹھکانا دوزخ ہے جبکہ مومنین ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

۳ع حضرت نوح کی قوم کی کج بحثیاں اور عذاب آنے کی تمنا

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی تبلیغ عرصہ دراز تک کی۔ ہر ہر طرح سمجھایا۔ اللہ کی نشانیاں واضح طور پر بیان کی گئیں۔ مگر ان میں سے چند ایمان لائے باقی آخر وقت تک منکر ہی رہے۔ ان کی کوئی بات نہ سنتے نہ ہی ان کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ "اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، مجھے تم پر ایک دردناک عذاب کا ڈر ہے ان کی قوم میں جو کافر تھے کہتے تھے کہ "ہم تم کو پیغمبر نہیں سمجھتے ہم تم کو اپنے جیسا انسان سمجھتے ہیں ہم تم میں اپنے اوپر فضیلت کی کوئی وجہ نہیں سمجھتے نہ تمہارے ساتھ شرفاء کی کوئی جماعت ہے جو اثر و رسوخ کی مالک ہو اور نہ فرشتے، پھر تم کہاں کے نبی ہو گئے۔ ہم تو تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اس کے باوجود حضرت نوح نے اپنی قوم کو سمجھا کر راہ راست پر لانے کی بہت کوشش کی لیکن ان لوگوں نے ایک نہ سنی اور لاجواب ہو کر کہنے لگے "اے نوح تم ہم سے جھگڑ چکے اب وہ چیز جس سے ہمیں ڈراتے ہو (یعنی عذاب) لے آؤ اگر تم سچے ہو" اس رکوع میں ان کی کج بحثیاں بیان کی گئی ہیں۔

Marfat.com

ع ۴ طوفان نوح اور کشتی بنانے کا مفصل حال ' پسر نوح کا غرق ہونا

اس رکوع میں طوفان نوح کا ذکر تفصیلاً کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت نوح نے جو کشتی بنائی اور اس پر بحکم رب العالمین مومنین اور ہر جنس کے ایک ایک جوڑے کو سوار کیا گیا (ان تمام باتوں کا تفسیر میں پڑھ کر ہی پوری معلومات ہو سکتی ہے) یہ ایک عبرتناک اور خوفناک منظر تھا۔ کیونکہ طوفان کا یہ عالم تھا کہ ہر طرف پانی ابل رہا تھا۔ یہ سب کچھ عذاب الٰہی تھا۔ اس طوفان کا آنا اور پھر کشتی نوح کا جودی پہاڑی پر ٹھہرنا سب اللہ کی طرف سے تھا۔ ان کی قوم کو تکذیب اور ایذاء پہنچانے کی سزا ملنے کا وقت آگیا۔ اور طوفان نوح آیا اس کا مفصل ذکر اس رکوع میں ہے۔ حضرت نوح کے اپنے بیٹے نے بھی انکا کہنا نہ مانا۔ اور وہ بھی اسی طوفان میں غرق ہو گیا۔ کیونکہ وہ کافروں کے ساتھ تھا۔

ع ۵ حضرت ھود کی قوم (قوم عاد) کی تباہی ' ان کے اوپر عذاب الٰہی کے نزول کا ذکر

حضرت ھود نے بھی عرصہ دراز تبلیغ کے فرائض انجام دیئے۔ لیکن ان کی قوم بھی ہدایت پر نہ آئی اور پچھلی قوم کی طرح عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر فنا ہو گئی۔

قوم عاد بہت ہی توانا اور قوی ہیکل تھی مگر بتوں کی پوجا کرتی تھی۔ حضرت ھود کی بات ماننے کو تیار نہ تھی۔ وہی کج بحثیاں اور وہی تکذیب جو پہلے کی قوموں کا وطیرہ تھا وہی قوم عاد نے بھی حضرت ھود کے ساتھ برتیں۔ لہٰذا ان پر بھی سخت

Marfat.com

عذاب آیا اور وہ بھی اپنی سزا کو پہنچے۔

ع ۶ حضرت صالح کی قوم (ثمود) کی تباہی و بربادی' ان کی کج بحثیاں اور عذاب خداوندی سے دوچار ہونا' ان کا نام و نشان مٹ جانے کا بیان

اس رکوع میں حضرت صالح اور ان کی قوم کا ذکر ہو رہا ہے۔ وہ بھی کج بحثیوں سے باز نہ آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بطور نشانی ایک اونٹنی کو بھیجا اور قوم ثمود کو اس کو ضرر پہنچانے سے منع فرمایا لیکن انہوں نے اس کی کونچیاں کاٹ دیں۔ آخر کار وہ بھی عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے۔ قوم ثمود کو حضرت صالح نے ہر طرح سے سمجھانے کی کوشش کی مگر ثمود کی نافرمانیاں بڑھتی ہی گئیں آخر اتنا زبردست عذاب آیا کہ ان کا نام و نشان ہی مٹ گیا (قوم ثمود پر عذاب ایک ہولناک و جگرپاش) آواز کے ذریعہ آیا۔ اس کے خوف سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اور اسی طرح ان کا بھی نام و نشان مٹ گیا۔

ع ۷ حضرت ابراہیم کو حضرت اسحاق' حضرت یعقوب کی پیدائش کی بشارت' حضرت سارہ سے فرشتوں کی گفتگو' بی بی سارہ کو اولاد کی بشارت' قوم لوط پر عذاب کا بیان

اس رکوع میں حضرت ابراہیم اور بی بی سارہ کے پاس فرشتوں کے آنے اور ان سے ہمکلام ہونے کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم فرشتوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہوئے کہ کوئی عذاب تو نہیں آنے والا ہے لیکن فرشتوں نے بتایا کہ وہ قوم لوط پر عذاب

Marfat.com

لانے کے لئے بھیجے گئے ہیں اور حضرت ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب کی بشارت دی۔ حضرت ابراہیم نے قوم لوط کی طرفداری میں اللہ کی جناب میں یہ عرض کرنا چاہا کہ ان پر سے عذاب ٹل جائے لیکن فوراً" اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ارشاد ہوا" اے ابراہیم یہ خیال چھوڑ دو' اب تمہارے رب کا حکم آچکا ہے' ان لوگوں پر یقیناً" عذاب آنے والا ہے جو ٹلنے والا نہیں۔"

قوم لوط پر عذاب آیا اور ان کی بستی کا اوپر کا حصہ نیچے کردیا اور اس کو تہہ و بالا کرڈالا اور اس پر مسلسل آگ میں پکے ہوئے پتھر برسائے گئے۔ حضرت لوط اور قوم لوط کی گفتگو اور قوم لوط پر جس وجہ سے عذاب آیا اس کا مفصل بیان قرآن کی تفسیر میں پڑھیں۔

ع ۱۲/۸ قوم شعیب کا اہانت آمیز رویہ اور ان کا عذاب میں مبتلا ہونا

حضرت شعیب کی قوم کے متعلق بتایا جارہا ہے کہ وہ شرک کرتے اور ناپ تول میں کمی کرتے تھے ڈاکہ ڈالتے تھے۔ اور لوگوں کے حقوق تلف کرتے تھے اور اللہ کی مخلوق کو ایذاء پہنچاتے تھے۔ حضرت شعیب نے انہیں حقوق العباد کی طرف متوجہ کیا۔ ناپ تول میں کمی کرنے کی ممانعت کی اور امانت و دیانتداری پر قائم رہنے اور حلال اور طیب روزی کمانے کی ترغیب کی۔ لیکن انہوں نے ان کی ایک نہ سنی اور وہ حضرت شعیب کی توہین پر آمادہ ہوگئے۔ اس رکوع میں حضرت شعیب کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ ان کی قوم کی ذہنی کیفیات کا بیان ہورہا ہے۔ اور یہ بھی بتایا جارہا ہے کہ نافرمان قوموں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اور وہ کس طرح تباہ و برباد

Marfat.com

ہو گئیں اللہ کا حکم ہوا اور اس قوم پر بھی سخت عذاب نازل ہوا۔ وہ تباہ و برباد ہو گئے لیکن حضرت شعیب اور ایماندار بندوں کو عذاب سے بچا لیا گیا۔

ع ۹ ذکر فرعون و موسیٰ، سزا اور جزا کا وعدہ

اس رکوع میں حضرت موسیٰ کی تبلیغ حق کا ذکر ہو رہا ہے۔ اور موسیٰ و فرعون کا ذکر ہو رہا ہے جو مشرک ہیں ان کو سزا ضرور ملے گی (اور جو نیک لوگ ہیں ان کو اجر عظیم ملے گا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "یہ ان بستیوں کے کچھ حالات ہیں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں بعض ان میں سے اب تک موجود ہیں اور بعض نیست و نابود ہو گئیں۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ پس جب آپ کے رب کا حکم آپہنچا تو جن معبودوں کو وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آئے اور وہ ان کے حق میں کچھ نہ کر سکتے تھے۔ (یعنی ان کی پرستش کر کے انہوں نے خود اپنے کو مزید ہلاکت میں ڈالا)

اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے گناہگاروں کیلئے۔ جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں ان کے لئے ان واقعات میں بڑی عبرت ہے۔ قیامت کے دن سب لوگ اللہ کے روبرو پیش کئے جائیں گے اس دن کچھ خوش نصیب ہوں گے اور کچھ بد نصیب۔ یہ بد نصیب گناہگار لوگ ہوں گے جو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور خوش نصیب لوگ (نیک اعمال والے مومن لوگ) ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

Marfat.com

ع ۱۰ مومنین کو گذشتہ اقوام سے سبق لینے کی تلقین، نیکوں کو رحمت الٰہی کا مژدہ

اس رکوع میں یہ سمجھایا جارہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت اگر دل میں اجاگر ہوجائے عبادت واقعی عبادت ہو تو پھر کچھ کام مشکل نہیں (کبھی بھی اللہ کی طرف سے مایوس نہ ہو دل میں کسی قسم کا شبہ نہ لاؤ) کسی کو مددگار نہ سمجھو اللہ پر بھروسہ کرو۔ نماز قائم کرو صبر سے کام لو (اے مسلمانو! گذشتہ قوموں سے سبق سیکھو برائیوں سے روکو، بھلائی کی ترغیب دو) نیک لوگ بیکار میں تباہ نہیں ہوتے۔ اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اللہ اپنی رحمت کا دامن نیکوں کیلئے کشادہ فرمادیتا ہے۔ (آخری آیت نمبر ۱۲۳ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ صرف اللہ ہی عالم الغیب ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ یوسف (۱۲)

۱۲ رکوع ۱۱۱ آیات مکی

رکوع — فہرست مضامین — صفحہ

تعارف سورۃ یوسف ۱۸۵

ع ۱ ۱ ۶ خواب یوسف کا بیان۔ ۱۸۷

ع ۱۴ ۲ ۱۲ برادران یوسف کا مکر و فریب، ظلم و زیادتیاں کرنا حضرت یوسف کا کنوئیں سے نکالا جانا پھر مصر میں فروخت ہونا۔ //

ع ۹ ۳ ۱۳ عزیز مصر کی بیوی کا دام میں پھنسانا حضرت یوسف کا اس سے بچنا۔ ۱۸۸

ع ۶ ۴ ۱۴ زوجہ عزیز کا اعتراف جرم حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کی شہادت دینا۔ //

ع ۲ ۵ ۱۵ حضرت یوسف کا قید خانہ میں تبلیغ اور خوابوں کی تعبیر بتانا۔ ۱۸۹

ع ۱۶ ۶ حضرت یوسف کا بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتانا۔ ۱۹۰

ع ۱۰ ۷ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ہر غلط فہمی کا دور ہونا۔ ۱۹۱

ع ۱۱ ۸ ۲ قحط پڑنے غلہ بانٹنے کا بیان حضرت یعقوب کے بیٹوں سے مفصل گفتگو۔ ۱۹۲

ع ۱۲ ۹ بن یامین پر مصلحتاً "چوری کا الزام اور گرفتاری۔ //

حضرت یعقوب علیہ السلام کا صبر اور بھائیوں کا نادم ہونا۔
ع ۱۰ ۱۴ ۴ حضرت یوسف نے بھائیوں کو باپ کے پاس اپنا کرتا دیکر ۱۹۳
بھیجا۔ حضرت یعقوب کو ان کے بیٹوں نے سارا حال بتایا۔
ع ۱۱ ۱۵ ۵ حضرت یوسف کے خواب کی تعبیر کا پورا ہونا۔ ۱۹۴
ع ۱۲ ۶ رسول خدا سے خطاب الٰہی اور تکذیب نبی کرنے والوں کو ۱۹۵
عذاب الٰہی کی وعید۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ یوسف (۱۲)

۱۲ رکوع ایک سو گیارہ آیات مکی

اس سورۃ میں چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر بہت تفصیل سے کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس سورۃ کو آپ ہی کے نام نامی سے موسوم کیا گیا ہے۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول کریم کو یہ بتا کر تسلی دی ہے کہ جس طرح برادران یوسف کے ناپاک منصوبے ناکام ہوئے اور سب کو چار و ناچار حضرت یوسف کی عظمت کو تسلیم کرنا پڑا۔ اسی طرح ایک دن وہ آنے والا ہے جب قریش آپ کے سامنے سر تسلیم خم کردیں گے۔ اور آپ کے دامن رحمت سے وابستہ ہونے میں ہی اپنی نجات یقین کریں گے۔

یوں تو قرآن کریم میں سابقہ انبیاء کے بیسیوں قصے مذکور ہیں۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قصہ کو "احسن القصص" کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب کو کثیر تعداد میں بیٹے عطا کئے تھے۔ جو خوبرو اور دراز قد و قامت اور جفاکش تھے۔ لیکن آخر میں ایک بیٹا پیدا ہوا جو حسن و رعنائی اور شرافت میں یکتا تھا۔ جس کا نام یوسف تھا۔

اس میں ہونہاری، نجابت و شرافت کا رنگ دن بدن نکھرتا جاتا تھا۔ یہ دیکھ کر بڑے بھائیوں کے دل میں حسد کی آگ بھڑکنے لگی۔

اس سورۃ میں سب سے پہلے حضرت یوسف کے خواب دیکھنے کا ذکر ہے کہ

Marfat.com

(گیارہ ستارے سورج چاند انہیں سجدہ کررہے ہیں تفصیل سے بتایا گیا ہے) بھائیوں نے حسد کی وجہ سے آپ کو تنگ اور اندھے کنوئیں میں پھینک دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کا زندہ رہنا' مصر کے بازار میں غلام کی حیثیت سے بکنا پھر کمسن یوسف جب جوان ہوا تو عزیز مصر کی بیوی کا اس پر عاشق ہونا اور بہتان تراشی 'زندان مصر کی مشکلات کاٹنا' اس کے بعد جب آپ رہا ہوئے تو آپ کا مطالبہ کہ پہلے الزام کی تحقیق کی جائے۔ آخر کار ایسا ہی ہوا کہ تحقیق ہوئی تو سب عورتوں نے یک زبان ہوکر آپ کی پاکدامنی کی شہادت دی اور عزیز مصر کی بیگم نے (جس نے بہتان لگائے تھے) برملا کہہ دیا کہ قصوروار میں تھی۔ اپنے جرم کا اعتراف کرتی ہوں۔ آج حق عیاں ہوگیا۔ یوسف معصوم ہے اس کا دامن عصمت ہر داغ سے پاک ہے۔

جب مصر میں قحط پڑا تو بادشاہ نے مکمل اختیارات حضرت یوسف کو دے دیئے۔ آپ نے غذائی ذخیروں کے منہ کھول دیئے۔ یہ چرچا "کنعان" تک پہنچا۔ فرزندان یعقوب طلب خوراک کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں پہچان لیا۔ لیکن بتایا نہیں۔ پھر جو سلوک انہوں نے حضرت یوسف کے ساتھ کئے تھے اس کو ایک عجیب انداز سے بیان کیا۔ جس سے ان کے بھائیوں کو ندامت ہوئی۔ ان تمام باتوں کو مفصل اور بہت اچھے پیرائے میں اللہ تعالیٰ نے سمجھایا ہے۔

جب حضرت یوسف کے سامنے گیارہ بھائی اور والدین سربسجود ہوکر ملے اس وقت انہوں نے فرمایا "یہ میرے خواب کی تعبیر ہے" یہ پوری سورۃ کس قدر سبق آموز ہے بصیرت افروز اور عبرت انگیز ہے۔ ہر آیت روشنی کا ایک بلند مینار ہے۔ جس کی تابانی سے تکمیل انسانیت کا راستہ جگمگا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ جسے زندہ رکھنا چاہتا ہے یا عزت دینا چاہتا ہے وہ اس پر قادر ہے اور کسی کی مخالفت یا حسد کچھ نہیں کر سکتی۔

ع ۱۱ خواب یوسف کا بیان

اس رکوع میں یہ واقعہ بیان کیا جارہا ہے کہ جب حضرت یوسف نے اپنے باپ حضرت یعقوب سے کہا کہ اے میرے باپ میں نے (خواب میں) گیارہ ستارے، سورج اور چاند کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کررہے ہیں۔ اس بات کو سن کر حضرت یعقوب نے کہا "اے بیٹے اپنا (یہ) خواب اپنے بھائیوں کے سامنے مت بیان کرنا ورنہ وہ تمہارے لئے کوئی فریب بنالیں گے۔" اس سے آگے آیت ۶ میں صاف صاف بتایا گیا ہے "تمہارا رب تم کو چن لے گا اور تم کو خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور آل یعقوب پر انعام ایسے ہی پورا فرمائے گا جس طرح تم سے قبل اپنا انعام تمہارے دادا، پردادا، ابراہیم و اسحاق پر پورا کیا بے شک تمہارا پروردگار بڑے علم والا بڑی حکمت والا ہے۔"

ع ۱۲ برادران یوسف کا مکر و فریب، ظلم و زیادتیاں، حضرت یوسف کا کنوئیں سے نکالا جانا۔ پھر مصر میں فروخت ہونا

حضرت یوسف کے سوتیلے بھائیوں کا ان کے ساتھ مکر کرنا۔ ان کو مار ڈالنے کا منصوبہ بنانا۔ باپ سے بہانہ بنا کر ان کو اپنے ساتھ لے جانا اور پھر اندھے کنویں میں پھینک دینا۔ جھوٹ رچائے ہوئے اپنے باپ کے پاس آکر یہ کہنا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ ان کا پیراہن خون آلود کرکے لانا۔ تمام باتیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ ان

Marfat.com

تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی حکمت عملی کو کون جانتا ہے کہ یوسف کے عروج کے کیا اسباب مہیا ہو رہے ہیں۔ حضرت یوسف کا کنویں سے نکالا جانا اور پھر مصر کے بازار پہنچ کر ان کا فروخت ہونا۔ تمام باتیں اس رکوع میں نہایت وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔

ع ۹ ۳ ۱۲ عزیز مصر کی بی بی کا دام میں پھنسانا' یوسف کا اس سے بچنا

مصر کے مالدار امیر (عزیز مصر) نے حضرت یوسف کو خرید لیا۔ چونکہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی اس لئے اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو عزت و آبرو سے رکھو شاید اس کو ہم اپنا بیٹا بنالیں لیکن حضرت یوسف پر آزمائش کی دوسری سخت گھڑی آن پہنچی۔ عزیز کی بیوی نے ان کو اپنے دام میں پھنسانا چاہا۔ لیکن اللہ نے اپنی رحمت سے ان کو بچالیا اور عزیز کی بیوی کا جھوٹ صاف کھل گیا۔

ع ۶ ۴ ۱۴ زوجہ عزیز کا اعتراف جرم' حضرت یوسف کی بزرگی کی شہادت دینا' حضرت یوسف کی دعا' آپ کو قید میں ڈال دیا جانا

اس واقعہ کا حلقۂ امراء کی خواتین میں چرچا ہوا تو زلیخا نے ایک دعوت کی جس میں ان خواتین کو مدعو کیا۔ اور انکے ہاتھوں میں پھل تراشنے کی چھریاں دے دیں۔ اور حضرت یوسف کو ان کے سامنے سے گزرنے کا حکم دیا۔ خواتین نے ان کو دیکھا تو انہوں نے وارفتگی کے عالم میں اپنے ہاتھ زخمی کرلئے اور بول اٹھیں یہ حسن و جمال کا پیکر تو انسان نہیں معزز فرشتہ ہے۔ حضرت یوسف نے اللہ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ اور عورتوں کا مکر ان سے دور فرمایا۔ بے

Marfat.com

شک وہ (دعاؤں کا) سننے والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔ تاہم حضرت یوسف کو قید میں ڈال دیا گیا۔

ع ۵ حضرت یوسف کا قید خانہ میں تبلیغ کرنا' اور خوابوں کی تعبیر بتانا

جب عزیز نے آپ کو قید خانہ میں بند کردیا۔ اس وقت بھی آپ تبلیغ دین کرتے تھے اور خوابوں کی تعبیر بتاتے تھے۔ آپ کے ساتھ ہی دو اور جوان بھی قید خانہ میں داخل ہوئے۔ ایک نے خواب دیکھا "میں شراب نچوڑ رہا ہوں" دوسرے نے دیکھا "اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اس میں سے پرندے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں" دونوں نے حضرت یوسف سے تعبیر پوچھی اور کہا ہم آپ کو بزرگ جانتے ہیں۔ حضرت یوسف نے فرمایا "یہ ان علوم میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائے ہیں۔ "تم بھی میرے رب پر ایمان لے آؤ۔ اور گناہوں کی توبہ کرلو۔ میں نے تو اپنے باپ داداؤں کا (یعنی) ابراہیم 'اسحق 'یعقوب کا دین اختیار کر رکھا ہے۔ ہم کو کسی طرح زیب نہیں دیتا کہ ہم کسی شے کو خدا کے ساتھ شریک ٹھہرائیں۔ (بہرحال اسی طرح وہ تبلیغ کرتے رہتے) پھر بعد میں انہوں نے ان خوابوں کی تعبیریوں بتائی کہ اے میرے رفیقو! ایک تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا۔ اور دوسرا سولی پر چڑھایا جائے گا پھر پرندے اس کے سر سے (نوچ نوچ کر) کھائیں گے۔ اس کے بعد حضرت یوسف نے ان سے کہا کہ میرا ذکر تم اپنے آقا کے سامنے کرنا۔ (شاید اس کو یاد آجائے کہ ایک قیدی بے گناہ قید میں پڑا ہے لیکن یہ بات اللہ کو منظور نہ تھی کہ نبی کسی کی سفارش طلب کرے) آخر ہوا یہ کہ

Marfat.com

شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا تو کئی سال تک حضرت یوسف اسی قید خانہ میں مقید رہے۔

ع ۶/۱۶ حضرت یوسف کا بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتانا

جب بادشاہ نے یہ خواب دیکھا کہ سات موٹی گائے ہیں جن کو سات دبلی گائے کھا رہی ہیں اور سات بالیاں سبز ہیں اور سات دوسری خشک۔ اس نے سرداروں سے اس کی تعبیر پوچھی لیکن ان کی سمجھ میں نہ آیا۔ آخر کار اس جوان کو جس کو خواب کی تعبیر یوسف نے بتائی تھی۔ اس کو یاد آیا اور اس نے بادشاہ سے اجازت چاہی کہ وہ حضرت یوسف سے خواب کی تعبیر دریافت کرے۔ جب بادشاہ کے حکم سے حضرت یوسف سے تعبیر پوچھی گئی تو انہوں نے یوں فرمایا "تم لوگ سات سال کھیتی متواتر کرتے رہو گے تو پھر جب فصل کاٹو گے تو بجز تھوڑی مقدار کے کہ جو کھانے کے لئے ہے باقی انہیں بالیوں میں چھوڑ دینا پھر اس کے بعد سات سال سختی کے ہونگے کہ اس (ذخیرہ) کو کھا جائیں گے جو تم نے ان (سالوں) کے لئے جمع کر رکھا ہوگا۔ سوائے اس کے جو تم (بیج کے واسطے) روک رکھو گے۔ اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا کہ لوگوں کے لئے خوب بارش ہوگی اور اس میں خوب رس نچوڑیں گے۔

(اس طرح انہوں نے اپنی پیغمبرانہ بصیرت کا ثبوت دیا کہ ہر بات کھول کھول کر بتادی اور یہ بھی بتا دیا کہ قحط سالی کی سختیوں سے بچنے کے لئے ان لوگوں کو کیا کرنا چاہئے)

Marfat.com

ع ۸ حضرت یوسف کے متعلق ہر غلط فہمی کا دور ہونا

آپ کو جیل سے رہا کرنا چاہا لیکن آپ نے کہا کہ جب تک وہ الزام جو زلیخا کے ساتھ آپ پر لگایا گیا تھا اس کی اصلی حقیقت کا اعتراف نہ کیا جائے وہ باہر آنے کے لئے راضی نہ ہونگے۔ آپ کی تعبیر سن کر بادشاہ بہت خوش ہوا وہ عورتیں جو حضرت یوسف پر دل و جان سے فریفتہ تھیں انہوں نے ہر بات صحیح صحیح بتا دی۔ عزیز کی بیوی نے اعتراف کیا کہ وہ خود ہی بری تھی۔ یوسف پاکدامن اور نیک تھے۔ واقعہ کی اصل حقیقت عیاں ہوگئی۔ بادشاہ کو معلوم ہوگیا کہ حضرت یوسف اپنی دانشمندی کا اجر نہیں چاہتے بلکہ پاکدامنی کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت یوسف کے لئے قید سے رہا ہونے کا مسئلہ نہیں تھا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ عوام اور خواص کے دل میں جو غلط فہمیاں پیدا ہوگئی تھیں وہ دور ہونا چاہئے آپ نے نہایت عزم و استقلال سے اشارہ فرمایا کہ پہلے اس مقدمہ کا فیصلہ ہو جانا چاہئے اس فیصلہ سے پہلے قید سے میرا باہر آنا نا سمجھوں کیلئے بڑی آزمائش بن جائے گا اور حاسدوں کو نکتہ چینی کا موقع ملے گا۔ لہٰذا جب وہ عورتیں بلائی گئیں تو حضرت یوسف کی عظمت، عفت اور پاکیزگی کی شہادت مل گئی۔

اس رکوع میں پارہ نمبر ۱۲ وما من دابۃ میں تین آیات کا ذکر ہے باقی ۵ آیات پارہ نمبر ۱۳ وما ابری میں آتی ہیں (پارہ نمبر ۱۳ وما ابری میں جو پانچ آیات ہیں اس میں)

حضرت یعقوب کی عبادت، صبر و استقامت کا ذکر ہے۔ مومن کی فطرت کو مختلف طریقوں سے بتایا گیا ہے۔ اس قصہ سے سب سے بڑا سبق یہ ملتا ہے کہ جب اللہ کسی پر فضل کرتا ہے تو دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اس کو گمراہ نہیں

Marfat.com

کر سکتیں۔ جب بادشاہ حضرت یوسف کی گفتگو سے مطمئن ہو گیا تو اس نے کہا آپ میرے لئے محترم اور قابل اعتماد ہیں۔ آپ نے بادشاہ سے کہا کہ (میں معاشیات کا ماہر ہوں) مجھے زمین کے خزانہ پر مامور کردیں میں ان کی حفاظت کرنے والا ہوں (اس نے ایسا ہی کیا)

اللہ تعالیٰ نے اس طرح حضرت یوسف کو اقتدار بخشا اور آپ کو مصر میں سرفراز فرما کر سکونت بخشی۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کو نیکوکاری کے صلہ میں دنیا ہی میں اس طرح سرفراز فرماتا ہے۔ آخرت کا اجر اس کے علاوہ ہے۔

ع ۱۱ ۲ قحط پڑنے 'غلہ بانٹنے کا بیان' حضرت یعقوب کے بیٹوں سے مفصل گفتگو

اس رکوع میں قحط پڑنے کا بیان 'غلہ بانٹنے کا بیان' یوسف کے بھائی کنعان سے غلہ لینے کے لئے آئے۔ حضرت یوسف نے ان کو پہچان لیا لیکن وہ لوگ حضرت یوسف کو نہ پہچان سکے۔ ان تمام باتوں کا مفصل بیان ہوا ہے۔ حضرت یوسف کے چھوٹے بھائی کا ذکر اور ان کو اپنے پاس بلانے کے لئے کیا تدبیر کی۔ حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں کے ساتھ مفصل گفتگو کیا ہوئی اور کس طرح ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہیں جو واضح طور پر بیان کی گئی ہیں۔ انسان تدبیر کر سکتا ہے لیکن منشائے الٰہی میں اس کی تدبیر کی کامیابی ممکن نہیں۔

ع ۱۱ ۹ بن یامین پر مصلحتاً "چوری کا الزام اور گرفتاری' حضرت یعقوب کا صبر اور بھائیوں کا نادم ہونا

جب حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم سب ایک دروازے سے

مت جانا۔ تو ان کے بیٹے دو دو کر کے دروازوں میں سے داخل ہوئے۔ اس وقت بن یامین کو اپنے بھائی یوسف یاد آ گئے۔ کیونکہ وہ تنہا رہ گئے تھے۔ اس وقت ان کو حضرت یوسف نے بھائیوں سے الگ بلایا اور ان سے حال پوچھا۔ اور ان سے کہا کہ میں ہی تمہارا حقیقی بھائی ہوں۔ پھر مصلحتاً "بن یامین پر خوبصورتی سے چوری کا الزام لگایا۔ اور اس کو قانونی طور پر اپنے ہمراہ رکھ لیا۔ اس تدبیر کی کامیابی اللہ کی مرضی اور اس کی رضا سے ہوئی۔

ع ۱۴ حضرت یوسف نے بھائیوں کو باپ کے پاس اپنا کرتا دیکر بھیجا حضرت یعقوب کو ان کے بیٹوں نے سارا حال بتایا

جب بن یامین کو واپس لے نہ گئے تو حضرت یعقوب کو بہت رنج ہوا اور اس دفعہ بھی آپ نے صبر کیا۔ اور ان کو حضرت یوسف کی یاد ستانے لگی۔ اس پر ان کے بیٹے بہت پریشان ہوئے۔ اور کہنے لگے "خدا کی قسم آپ تو مسلسل یوسف کی یاد میں لگے ہیں۔ یہاں تک کہ گھل جائیں گے یا ہلاک ہو جائیں گے" حضرت یعقوب نے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ جائیں اور یوسف اور اس کے بھائی بن یامین کو تلاش کریں۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ کافر ہی اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں۔ جب یہ لوگ دوبارہ عزیز مصر کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس سے غلہ کے متعلق بات کی اور اپنی پریشانی کی بھی بات کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو یاد ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ یہ سارا ماجرہ سن کر بھائیوں کی آنکھوں میں بجلی کی طرح چمک گئی اور وہ ان کو پہچان گئے۔ اور بہت

Marfat.com

ہی نادم ہوئے۔ حضرت یوسف نے ان کو معاف فرما دیا۔ اس کے بعد حضرت یوسف نے اپنا کرتہ دیا اور کہا "یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرہ پر ڈال دینا وہ بینا ہو جائیں گے۔"

۱۱ع حضرت یوسف کے خواب کی تعبیر کا پورا ہونا

حضرت یوسف کا پیراہن ملنے سے پہلے ہی حضرت یعقوب نے کہا تھا "اگر تم مجھ کو یہ سمجھو کہ میں بہک نہیں گیا ہوں تو مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔ اس بات کو سن کر (وہ) بولے کہ خدا کی قسم تم اپنے اسی پرانے خیال میں ہو۔ لیکن جب کرتا ان کے منہ پر ڈال دیا تو ان کی بصارت واپس آگئی۔ انہوں نے فرمایا "میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ میں خدا کے حکم سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے" بیٹے بولے "اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کو بخشوایئے۔ بے شک ہم سے بڑی خطائیں ہوئی ہیں۔" حضرت یعقوب نے کہا "میں عنقریب اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت کی دعا کروں گا۔ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔" پھر جب یہ (سب لوگ) یوسف کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا آپ سب مصر میں قیام فرمایئے۔ انشاء اللہ آپ سب سکون پائیں گے۔ یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب ان کے سامنے سجدے میں گر پڑے۔ پھر آپ نے فرمایا "اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے جس کو میرے رب نے سچا کر دکھایا ہے۔" بولے اللہ نے مجھے قید خانہ سے نکالا اور اس ملک کی حکومت بخشی" (اے اللہ) تو دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ جب میری موت آئے تو باایمان حیثیت میں اور میرا ساتھ نیک لوگوں میں ہو۔ اللہ

تعالیٰ اپنے نبی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ سب غیب کی باتیں ہیں جو آپ پر وحی کی گئی ہیں۔

ع ۱۲ رسول خدا سے خطاب الٰہی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب الٰہی کی وعید

حضور پاک سے اللہ تعالیٰ خطاب کرتا ہے کہ منکرین حق اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو نہیں پہنچانتے اور ان کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ حضور کو اللہ تعالیٰ تسلی دے رہا ہے۔ کہ آپ غمگین نہ ہوں۔ آپ فرمادیں کہ جو ہمارے نبیوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان کی تکذیب پر تلے ہوئے ہیں۔ ان کو عذاب الٰہی میں مبتلا کیا جائے گا۔ وہ (لوگ) پہلی امتوں کے قصوں سے جن پر عذاب نازل کیا گیا تھا عبرت حاصل کریں۔ درس عبرت ہے سمجھداروں کیلئے قرآن میں کوئی بات ایسی نہیں جو گھڑی گئی ہو۔ یہ تصدیق کرتی ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے نازل ہوئیں۔ قرآن سراپا ہدایت و رحمت ہے اہل ایمان کیلئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الرعد (۱۳)

چھ رکوع ۴۳ آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الرعد	۱۹۷
۱ ع ۱	قدرت خداوندی کے مظاہر۔ اس کے خالق ہونے کی پہچان۔	۱۹۹
۲ ع ۸	اقوام عالم کی حالت کی تبدیلی اور دیگر قوانین قدرت کا بیان۔	"
۳ ع ۹	اہل عقل اور بے عقل کون لوگ ہیں۔	۲۰۰
۴ ع ۱۰	کفار مکہ کی کج بحثیوں کا ذکر رسول ؐ کو تردد نہ کرنے کی تلقین۔	"
۵ ع ۱۱	رسولوں پر تمسخر کرنے پر وعید۔	۲۰۱
۶ ع ۶	رسول اللہ کا کام احکام الٰہی پہنچا دینا ہے۔ ماننا نہ ماننا امت کا کام ہے۔	"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الرعد (۱۳)

چھ رکوع تنیتالیس آیات مکی

اس سورۃ مبارکہ کا نام "الرعد ہے اور اس کی ایک آیت میں بھی یہ کلمہ مستعمل ہے

"یسبح الرعد بحمدہ"

سورۃ کا آغاز بیان اس سے ہوا کہ قرآن حکیم کلام الٰہی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت۔ اس کی عظمت و کبریائی اور اس کی قدرت کاملہ کو ایسی آیات سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان آیات کو پڑھ کر لوگ غور کریں۔ اور اس دن سے ڈریں جب اللہ کا عذاب ہزاروں بجلیوں سے زیادہ وحشت ناک ہو گا۔

سر پر آسمان ہے جس کی رفعت اور وسعت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ سورج چاند کا وقت معینہ پر نکلنا۔ زمین کا فرش جس پر چشمے کہیں میٹھے اور کہیں ٹھنڈے پانی کے دریا بہہ رہے ہیں کہیں پہاڑ جن کی برف پوش چوٹیاں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ کہیں شاداب کھیت لہلہا رہے ہیں۔ کہیں شجر و اثمار نے باغات۔ "ان تمام باتوں کو دیکھ کر بھی کیا کوئی قلب سلیم اس ذات پاک سے انکار کر سکتا ہے"؟۔ ظاہر و باطن میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جس کی خبر اللہ تعالیٰ کو نہ ہو۔ "شکم مادر میں ایک قطرۂ آب کو انسان بننے تک جن مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ جن تبدیلوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جو نازک اور لطیف تغیرات وہاں رونما ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق سوائے اللہ کے کون جان سکتا ہے۔ ولی بھی تو بات ایسی

نہیں ہے جو اس کے علم اور اس کے اذن کے بغیر رونما ہو جس ذات اقدس کی قدرت اتنی کامل۔ جس کی حکمت اتنی محکم اور جس کا علم اتنا محیط ہو۔ بلاشبہ وہی اور صرف وہی معبود حق ہے۔"

اس کے باوجود کفار کی ہٹ دھرمی اور ضد قائم ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اگر یہ سب کچھ سچ ہے تو ان پر عذاب کیوں نہیں آتا۔ عمرانی زندگی کا یہ عالمگیر اصول بیان کیا جا رہا کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک وہ قوم خود اپنی حالت درست کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے جس سے زمین کو فائدہ حاصل ہوتا اور جھاگ تو بے کار جاتا ہے۔ یہ ہی مثال حق قبول کرنے اور نافرمان لوگوں کی ہے۔

جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور یوم حساب سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ اپنے وعدہ پر قائم رہتے اور رشتہ داری کو جوڑتے ہیں اور جو مال اللہ نے ان کو دیا ہے اسے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کے لئے آخرت میں راحتیں اور سدا بہار باغات ہیں اور اللہ ان کی خوشنودی کی وجہ سے ان کے باپ اور داداؤں' بیویوں اور اولاد کو بھی جنت میں داخل فرما دے گا۔ اس کے برعکس کفار کے لئے عذاب کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ حضورؐ سے فرمایا جا رہا ہے کہ کفار کو شکست ہو گی اور وہ نقصان میں رہیں گے۔ آپ کے ذمہ تبلیغ کا فریضہ ہے۔ وہ آپ انجام دیتے رہیں۔ کفار اگر یہ کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں تو آپ ان کو کہتے رہئے آپ کی رسالت کا اللہ کافی گواہ ہے۔

نوٹ: سورۃ الرعد کے "ع" میں سجدہ تلاوت ہے

منزل ۳۱

Marfat.com

۱ع قدرت خداوندی کے مظاہر اس کے خالق ہونے کی پہچان

اس رکوع میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خالق کائنات کے مظاہر کس طرح اس کے خالق ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ بلاستون آسمان کی بلندی۔ سورج چاند کو ایک وقت معینہ پر کام کرنے کا حکم (شمسی اور قمری نظام کا قیام) زمین پہاڑ' دریا' ترش و شیریں پھل' گردش لیل و نہار' یہ سب تخلیق خداوندی ہے۔ باغ پھل کھیتی ہر ایک کی نشو و نما جداگانہ ہے۔ ہر چیز اللہ کے وجود پر شاہد ہے۔ لیکن ان تمام مشاہدات کو دیکھنے کے بعد بھی کفار کا اللہ پر ایمان نہ رکھنا۔ منکر ہونا بیان کیا جا رہا ہے ایسے لوگ ہی دوزخی ہونگے۔

۲ ۸ع اقوام عالم کی حالت کی تبدیلی اور دیگر قوانین قدرت کا بیان

اس رکوع میں توحید کا بیان بھی جاری ہے۔ اور حق و باطل کا فرق روز مرہ کی مثالوں سے بیان کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ چھپی کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نگرانی کے لئے ہر انسان کے ساتھ فرشتے مامور کر دیئے گئے ہیں اور یہ بھی فرماتا ہے کہ "بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت کو خود نہیں بدلتے" بجلی کی گرج چمک سے اللہ تعالیٰ اپنے جلال و جمال کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان کو دیکھ کر ہیبت بھی طاری ہوتی ہے۔ اور امیدیں بھی وابستہ ہوتی ہیں۔ اور پھر صاف صاف یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ سب فرشتے اس کے حکم کے تابع ہیں اور ساری مخلوق اپنے خالق کا حکم ماننے پر مجبور ہے اللہ نے آگ اور پانی کی مثال دیکر کھوٹے کھرے کی پہچان

بتائی ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کا حکم مانا۔ ان کے لئے بھلائی ہے۔جنہوں نے نہ مانا ان کا حشر برا ہو گا اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ (دوسرا سجدہ نمبر ۲)

ع ۳ اہل عقل اور بے عقل کون لوگ ہیں؟ جنتی اور دوزخی کون ہیں

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ صاحب عقل کون ہے اور محروم عقل کون ہے؟ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں (یعنی یوم الست کا عہد اور انبیاء کرام کے ذریعے جو عہد لیے گئے سب کو پورا کرتے ہیں) جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرتے ہیں۔ اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں ان کے لئے آخرت کے گھر کی بشارت ہے لیکن جو لوگ عہد کو توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کا ٹھکانا برا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی متاع حقیر ہے۔

ع ۴ کفار مکہ کی کج بحثیوں کا ذکر۔ رسول ؐ کو تردد نہ کرنے کی تلقین

کفار مکہ اپنی کج بحثیوں سے باز نہ آتے تھے یہ پوچھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پیغمبروں پر کوئی معجزہ کیوں نہیں اترا؟ فرمایا جا رہا ہے (نشانیاں تو بہت ہیں) لیکن ایمان وہی لاتے ہیں جو اللہ کی طرف صدق دل سے رجوع کرتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کے دل یاد الٰہی سے مطمئن ہوتے ہیں۔ سنو کہ!

اطمینان قلب اللہ کے ذکر ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لئے مژدہ ہے۔ رسول اللہ کو تشفی دی جا رہی ہے کہ منکر ہونے والوں سے آپ تردد نہ کریں۔ کافروں پر ان کی بداعمالیوں کے باعث ان پر آفت آتی رہے گی اور ان کو کفر کی سزا ضرور ملے گی۔

ع ۵ رسولوں پر تمسخر کرنے پر وعید

اس رکوع میں بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ آپ سے قبل کئی رسولوں کا تمسخر کیا گیا۔ لیکن میں نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو کہیں زیادہ سخت ہے۔ ایمان والوں کے لئے آخرت کا مژدہ ہے (اس رکوع میں ہر طرح سے امت کو ان امور سے متنبہ کر دیا گیا ہے۔ جن کے باعث سابقہ قومیں اپنے نبی سے جدا ہو جاتی رہیں) یہ کتاب (قرآن) عربی میں نازل فرمائی گئی ہے۔ جو اللہ کا حکم ہے۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص رہ گردانی کرے گا تو اس کا کوئی محافظ اور مددگار نہ ہو گا۔

ع ۶ رسول اللہ کا کام احکام الٰہی پہنچا دینا ہے۔ ماننا نہ ماننا امت کا کام ہے

حضور پاک سے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ آپ احکام الٰہی بتا دیں۔ ماننا نہ ماننا امت کا اپنا کام ہے۔ لیکن حساب لینا میرا (اللہ تعالیٰ) کام ہے۔ حضور کو تشفی دی جا رہی ہے کہ (کفار کا یہ انداز انبیاء کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔ آپ اپنا فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہیں ان کے ایمان نہ لانے پر غمگین نہ ہوں) کفار ہمیشہ اسی طرح فریب

Marfat.com

کرتے رہے ہیں۔ اگر منکر اس پر مصر ہیں کہ آپؐ رسول نہیں تو آپؐ ان سے کہدیں کہ تمہارے اور میرے درمیان بس اللہ گواہ ہے جن کو قرآن کا علم ہے وہ یہ سب کچھ جانتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ ابراہیم (۱۴)

سات رکوع ۵۲ آیات مکی

رکوع — فہرست مضامین — صفحہ

تعارف سورۃ ابراہیم ۲۰۴

ع ۱ (۱۲) تمام پیغمبر توحید کا پیغام دینے والے تاریکی سے روشنی کی طرف ۲۰۵
دعوت دینے والوں کا بیان۔

ع ۲ (۱۴) پیغمبروں کا اپنی اپنی امت کو ہدایت دینا۔ اور خوف خدا سے ڈرانا ۲۰۶
اور ان لوگوں کا انکار کرنا۔

ع ۳ (۱۵) کافروں کا اپنے رسولوں کی تکذیب اور مخالفت کرنا اور اللہ کا ان
کافروں کو ہلاک کر دینے کا بیان۔

ع ۴ (۱۶) شیطان کی مکاری مجبوری اور وعدہ خلافی کا اعتراف کرنے کا بیان ۲۰۸
نصیحت حاصل کرنے کے لئے کلمہ طیبہ کی مثالیں۔

ع ۵ (۱۰) اللہ کی نعمتوں کو ناشکری سے بدل ڈالنے کا بیان۔ دنیا کی تمام "
چیزیں تابع انسان مگر انسان اللہ کا تابع فرمان رہے۔

ع ۶ (۱۸) حضرت ابراہیم کی دعا کرنے کا بیان۔ ۲۰۸

ع ۷ (۱۹) اللہ تعالیٰ ظالمین کے کرتوتوں سے ناواقف نہیں ہے۔ "

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ ابراہیم (۱۴)

سات رکوع باون آیات مکی

چونکہ اس سورۃ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر مبارک ہے۔ اس لئے اس نام کو اس سورۃ مبارکہ کا عنوان مقرر کیا گیا ہے۔

"اس سورۃ کا آغاز اس حقیقت کے بیان سے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول مقبولؐ کو یہ صحیفہ رشد و ہدایت دے کر اس لئے مبعوث کیا گیا ہے کہ آپؐ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی کی طرف لائیں تاکہ لوگ اپنے پروردگار کی راہ پر پورے یقین کے ساتھ گامزن ہو سکیں۔"

منکرین حق گوناگوں بیماریوں کے شکار تھے۔ انہوں نے آخرت کی ابدی زندگی اور اس کی دائمی نعمتوں کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ اور اس فانی زندگی کی آسائشوں اور آرائشوں پر فریفتہ ہو گئے اور دوسرے لوگوں کو بھی حق قبول کرنے سے روکتے تھے۔ دین حق کو غلط رنگ دیکر دوسرے لوگوں میں اس کی رغبت ختم کر دیتے تھے۔

اس سورۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مختصر ذکر بھی آیا ہے۔ کفار نے اپنے نبیوں کی دعوت کو ناکام بنانے کے لئے اور اپنے نبیوں کو زبردستی ملک بدر کرنے پر سنجیدگی سے غور کرنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے غضب نے انہیں مہلت نہ دی۔ اور وہ تمام کے تمام ہلاک و برباد ہو گئے۔ کفار جس طرح سخت

Marfat.com

سب و لہجہ میں اسلام کی مخالفت کر رہے تھے اسی طرح قرآن میں ان کو سخت جہنم کی سرزنش کی جا رہی تھی فرمایا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن منکرین حواس باختہ پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر بھاگ رہے ہوں گے۔ اور ان کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ شیطان جس نے انہیں بہکایا تھا صاف صاف جواب دے دے گا اور وہ تنہا رہ جائیں گے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات کا ذکر ہے۔ اس میں ان کی دعاؤں کا بھی ذکر ہے۔ اور اپنی اولاد کی ہدایت اور رزق حلال کے لئے جو التجائیں کیں ان کا ذکر ہے۔ آخر میں قیامت کے روز کفار کی حالت زار کا نقشہ کھینچ کر لوگوں کو حضورؐ کی اطاعت کی طرف آمادہ کیا جا رہا ہے۔

ع ۱ تمام پیغمبر توحید کا پیغام دینے والے ہیں اور تاریکی سے روشنی کی طرف دعوت دینے والوں کا بیان

قرآن وہ عظیم کتاب ہے جو تاریکیوں سے نکال کر نور ہدایت کی طرف لاتی ہے۔ توحید کا بیان جاری ہے۔ ان لوگوں کا ذکر ہو رہا ہے جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور کجی تلاش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے حضرت موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو ظلمت سے نور کی طرف لاؤ۔ رسالت کے اعتبار سے سب پیغمبر کا ایک ہی کام تھا۔ حضرت موسیٰ کی قوم پر جو اللہ تعالیٰ نے احسانات کیے تھے ان کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ پھر فرعون کے لوگوں سے نجات دلوانے کا ذکر کیا گیا ہے۔

Marfat.com

ع ۲ ۶ پیغمبروں کا اپنی اپنی امت کو ہدایت دینا۔ خوف خدا سے ڈرانا ان لوگوں کا انکار کرنا

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کا کچھ اس طرح خطاب ہے کہ گذشتہ اقوام (قوم نوح۔ قوم عاد۔ قوم ثمود جو ان کے بعد ہوئی ہیں اور جن کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا) کا ذکر کر کے ہدایت کرانا منظور ہے کیونکہ ان قوموں کے پاس ان کے پیغمبر اللہ کی نشانیاں لے کر آئے لیکن منکروں کا رویہ ان کے ساتھ ہمیشہ نہایت گستاخانہ اور تمسخر آمیز ہی رہا۔

پھر منکروں کا گستاخانہ رویہ اور بیزاری کے اظہار کو صاف صاف بیان فرمایا جا رہا ہے منکرین کو رسولوں کا سمجھانا۔ مگر وہ نہ مانے اور اپنی بے جا دلیلیں دیتے رہے۔ اور وہ یہ ہی کہتے تھے کہ کوئی واضح دلیل ہمارے سامنے لے آؤ تاکہ ہم بھی دیکھیں کہ تم کو ہم پر برتری حاصل ہے۔ تم تو ہماری طرح بشر ہو۔ مومنین کو فقط اللہ ہی پر توکل کرنا چاہئے اور صبر کرنا چاہے۔

ع ۳ ۹ ۱۵ کافروں کا اپنے رسولوں کی تکذیب اور مخالفت کرنا۔ اور اللہ کا ان کافروں کو ہلاک کر دینے کا بیان

کافروں نے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی زمین سے نکال دیں گے۔ ورنہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ۔ اسی طرح وہ ان کی تکذیب کرتے رہے۔ اس وقت ان (رسولوں) پر اللہ نے وحی بھیجی "کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔ آخر کار عذاب نازل ہوا اور وہ برباد ہو گئے۔ ایسے کفار کے لئے سخت عذاب ہے جو کہ اس رکوع میں تفصیل سے بتایا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کفار مرنے کے

Marfat.com

بعد زندہ ہونے کا تصور ہی نہیں رکھتے حالانکہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ جس طرح اس نے اس دنیا کی تخلیق کی ہے آگے بھی وہ جو نظام چاہے گا قائم کر سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ مشکل نہیں کہ ایک نافرمان قوم کو ہلاک کر کے دوسری قوم پیدا کر دے۔

ع ۴ ۶ ۶ شیطان کی مکاری۔ مجبوری اور وعدہ خلافی کا اعتراف کرنے کا بیان نصیحت حاصل کرنے کے لئے کلمہ طیبہ کی مثالیں

دنیا میں شیطان لوگوں کو بہکانے کے بعد قیامت کے دن اپنی مجبوری اور وعدہ خلافی کا اعتراف کرے گا۔ اس کی بے بسی کا ذکر ہو رہا ہے۔ اہل ایمان جنہوں نے دنیا میں نیک عمل کیے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔ نصیحت حاصل کرنے کے لئے کلمہ طیبہ کی اعلیٰ مثالیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ (کلمہ طیبہ سے مراد ایمان ہے۔ ایمان ایک پاکیزہ درخت کے مانند ہے جس کی جڑیں مضبوط ہیں اور لذیذ ہے۔ ناپاک کلمہ ناپاک درخت ہے جسے با آسانی اکھاڑ کر پھینکا جا سکتا ہے)

ع ۵ اللہ کی نعمتوں کو ناشکری سے بدل ڈالنے کا بیان دنیا کی تمام چیزیں تابع انسان مگر انسان اللہ کا تابع فرمان رہے

اس رکوع میں اللہ کی نعمتوں کو ناشکری میں بدلنے والے لوگ اور اللہ کی ذات میں شریک کرنے والے لوگوں کے لئے سخت عذاب کا ذکر ہے۔ نماز کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اور راہ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ پھر یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ چاند، سورج اور دنیا میں تمام چیزیں ایک حد تک تابع انسان بنا دی گئیں ہیں۔ اس لئے کہ انسان اللہ کا تابع فرمان رہے۔ لیکن انسان ناشکرا۔ اور زیادتی

کرنے والا ہے۔

ع ۶ حضرت ابراہیم کی دعا کا بیان

اس رکوع میں حضرت ابراہیم کی دعا کا اس طرح ذکر ہو رہا ہے کہ "اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھ کو میری اولاد کو اس بات سے دور رکھ کہ ہم بتوں کی پرستش کرنے لگیں" ایک جگہ پر اسطرح دعا کرتے ہیں کہ اے خداوند عالم تیرے حکم سے میں نے اپنی اولاد (اسمٰعیل کو (مکہ) میں خانہ کعبہ کے پاس آباد کر دیا۔ تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ اور تیری عبادت کریں۔ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے ان سب کو اپنے لطف و کرم سے پھل بطور رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گذار ہوں۔

آخر میں حضرت ابراہیم نے شکر ادا کیا اور کل مومنین کے لئے دعا کی انہوں نے کہا" اللہ کا شکر ہے جس نے بڑھاپے میں مجھے اسمٰعیل اور اسحاق (دو بیٹے) بخشے۔ بے شک میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے۔ "اے میرے رب مجھے نماز پر قائم رکھ اور میری ذات میں سے بھی (ایسے لوگ ہوں جو نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوں) اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔ "اے ہمارے رب جس دن حساب قائم ہو تو مجھے اور میرے والدین اور جملہ مومنوں کو بخش دے۔ یہ دعا آج بھی ہر مومن کی زبان پر ہے۔

ع ۱۱ اللہ تعالیٰ ظالمین کے کرتوتوں سے ناواقف نہیں ہے

اللہ کا وعدہ پورا ہو گا۔ مومنین پر رحمت کی بارش ہو گی اور منکرین کے لئے

عبرتناک عذاب ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کے ظلم سے غافل نہیں ہے۔ اس کو کھلی چھپی سب باتیں معلوم ہیں۔ اللہ ایسے لوگوں کو ڈھیل دیتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسولؐ سے خطاب فرما رہا ہے کہ "لوگوں کو اس دن سے ڈرایئے جب ان پر عذاب آجائے گا" (یعنی روز قیامت) اللہ تعالیٰ بار بار متنبہ فرما رہا ہے۔ توحید خالص کے پرستار ہو جاؤ۔ اللہ کے عذاب سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ اللہ صرف ایک ہے۔ دانش مند لوگ اچھی طرح سمجھ لیں اور نصیحت حاصل کریں اور اس کی یاد میں مشغول رہیں۔

اس رکوع میں آخری آیت سورۃ الحجر میں ہے (یہ ہی وہ کتاب ہے جو عقل سلیم کی رہبری کے لئے انسانیت کو عطا ہوئی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الحجر (۱۵)

چھ رکوع ۹۹ آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الحجر	۲۱۱
۱ ع ۵ ۱	رسول کی تکذیب کی انتہا.....(نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن اتارا ہے اور وہی اس کا محافظ ہے۔	۲۱۲
۲ ع ۶ ۲	شہاب مبین کا ذکر۔ اللہ کی قوت کے کرشموں کا بیان۔	//
۳ ع ۹ ۳	انسانوں سے قبل جنوں کو بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کرنے کا ذکر۔ فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم۔ سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے ابلیس اور اللہ تعالیٰ کا مکالمہ۔	۲۱۳
۴ ع ۶ ۴	حضرت ابراہیم کو بڑھاپے میں فرزند کی خوشخبری کا مژدہ سنانے کا بیان قوم لوط پر عذاب نازل ہونے کا بیان۔	۲۱۴
۵ ع ۹ ۵	حضرت ابراہیم کے پاس سے فرشتوں کا حضرت لوط کے پاس پہونچنا۔ ان کی قوم پر عذاب آنے کا بیان۔	۲۱۴
۶ ع ۱۰ ۶	قوم صالح پر عذاب نازل ہونا۔ منکرین کی کیفیت سے حضورؐ کے قلب پر گرانی کا دور ہونے کا ذکر	۲۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الحجر (۱۵)

چھ رکوع ننانوے آیات مکی

اس سورۃ کا نزول اس وقت مکہ مکرمہ میں ہوا جب رسول اللہ ؐ نے روشن دلائل سے اسلام کی تعلیمات کی صداقت واضح فرما دی تھی۔ اور کفار کے پاس سوائے ہٹ دھرمی اور ضد کے اور کوئی طریقہ باقی نہ رہا تھا۔ اس سورۃ میں کفار پر واضح کیا جا رہا ہے۔ کہ اس ضد کی وجہ سے ان کا حشر بھی قوم لوط و ثمود کی طرح ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی وعید کے علاوہ ان کو آسمان و زمین کی نیرنگیوں اور محکم پہاڑ' پیداوار اور رزق کے سامان و پانی و دیگر آسائشوں کا ذکر کر کے اپنی قدرت کے نمونے بتا کر ایمان لانے کے جانب رغبت دی گئی ہے۔

حجر شام اور مدینہ کے درمیان ایک وادی ہے جس میں قوم ثمود آباد تھی اس رعایت سے اس سورۃ کا نام الحجر ہے۔ ان نافرمان اقوام کے قلوب کی سختی پتھر کے دور کی یاد تازہ کرتی ہے۔ ان کی یہ سرکشی ان کی تباہی اور ہلاکت کا موجب ہوئی۔ ہرچند یہ سرزمین مکہ کفر کا مسکن بن گئی تھی مگر حضرت ابراہیم کی سعی اور دعاؤں کی وجہ سے اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حفظ و امان میں رکھ کر محبت کی دنیا آباد کی۔

اس سورۃ میں رسالت کی کیفیت اور نور کتاب کا ذکر ہو رہا ہے۔ رسالت کے فرائض بیان کیے جا رہے ہیں۔ وحدانیت کو دلائل سے ثابت کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

دلائل مادی اور دلائل روحانی پر روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ قوم لوط کے کرتوتوں اور اس کی پاداش میں عذاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ رسول اللہؐ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ غمگین نہ ہوں۔ یہ کافر آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے ان کی تو عادت ہی یہ ہے۔ انہوں نے تو ہر پیغمبر کی تکذیب کی اور ان کو جھٹلاتے رہے۔

ع ۱ رسول کی تکذیب کی انتہا.....(نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن اتارا ہے اور وہی اس کا محافظ ہے

کفار پر جب تک عذاب نہیں آیا وہ برابر گستاخی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی قوم اپنی معیاد مقررہ سے نہ آگے نکل سکتی ہے۔ نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ ان کفار کی بے ہودگیوں کی انتہا یہ تھی کہ وہ یہ کہتے تھے کہ "اے وہ شخص جس پر قرآن اترا ہے تو تو دیوانہ ہے (نعوذ باللہ) بہرحال وہ اپنی باتوں سے باز نہ آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ رسولؐ سے مخاطب ہو کر ان کی تسلی فرماتا ہے کہ آپ غمگین مت ہوں۔ ان کفار کی تو عادت یہ ہی ہے انہوں نے ہر پیغمبر کی تکذیب کی اور اپنے پیغمبروں کو جھٹلاتے رہے اور جھٹلانے والے گمراہوں کے لئے اگر آسمان کے دروازے بھی کھول دیے جاتے اور وہ سارا دن اس میں سے اوپر چڑھتے پھر بھی اس کی تکذیب سے باز نہ آتے بلکہ یہ ہی کہتے کہ ہماری تو نظربندی کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ یہ۔

قرآن میں نے نازل کیا ہے اور اس کی میں خود حفاظت کروں گا۔

ع ۲ شہاب مبین کا ذکر۔ اللہ کی قدرت کے کرشموں کا بیان

اللہ تعالیٰ نے آسمان پر برج بنائے ہیں اور آسمان کو دیکھنے والوں کے لئے

آراستہ کر دیا ہے۔ اس رکوع میں شہاب مبین کے متعلق اس طرح ذکر ہوا ہے کہ "اگر کوئی (شیطان ان کیفیات آسمانی کو جو جبرئیل کے ذریعے فرشتوں کو دی جاتی ہے) چوری سے سن بھاگے تو اس کے پیچھے ایک چمکتا ہوا انگارہ ہو لیتا ہے" اس کے بعد زمین میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمہ اور تمام اشیاء کی بہتات۔ پیداوار اور میٹھے پانی کی فراوانی سے ملنے کا ذکر تفصیلاً بتایا گیا ہے۔ جو لوگ پہلے گذر چکے ہیں اور جو آئندہ نسلیں آنے والی ہیں ان کا علم اللہ ہی کو ہے وہی ان سب کا وارث ہے۔

ع ۳ انسانوں سے قبل جنوں کو بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کرنے کا ذکر فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم۔ سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے ابلیس اور اللہ تعالیٰ کا مکالمہ

انسان سے قبل اللہ نے جنوں کو بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں سے کہا کہ میں کھنکھناتے سڑے گارے سے ایک انسان بناؤں گا۔ پھر جب اس کو ٹھیک کر لوں گا اور اس میں اپنی روح سے (فیضان نور) پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا" چنانچہ تمام فرشتوں نے مل کر (آدم کو) سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کیا" اس پر اللہ تعالیٰ نے شیطان کی مدول حکمی پر جواب طلب کیا لیکن شیطان بجائے اپنی غلطی پر نادم ہونے کے درازی عمر اور بہکانے کی مہلت کا طلبگار ہوا اور انسان سے مقابلہ کے لئے آمادہ ہو گیا۔

Marfat.com

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اور ابلیس کا مکالمہ مفصل طور پر بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرتے وقت شیطان نے ادب کو بھی ملحوظ خاطر نہ رکھا۔ بہرحال یہ مکالمہ بہت ہی عبرتناک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرا بس (یعنی زور) میرے مخلص بندوں پر نہیں چلے گا۔ البتہ گمراہ وہی ہوں گے جو تیری پیروی کریں گے۔

ع ۴ ۱۶ ۴

حضرت ابراہیم کو بڑھاپے میں فرزند کی خوشخبری کا مژدہ سنانے کا بیان قوم لوط پر عذاب نازل ہونے کا بیان

اللہ تعالیٰ از حد رحم کرنے والا مہربان ہے۔ ساتھ ہی اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے۔ رکوع کے شروع میں ہر پرہیز گار کے لئے جنت کا مژدہ ہے۔ پھر حضرت ابراہیم کا ذکر ہے۔ ان کے پاس فرشتوں کا آنا اور ان کو بڑھاپے میں اولاد کی پیدائش کی خوشخبری کا بیان بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے بار بار فرشتوں سے پوچھا پھر انہوں نے بتایا کہ ہم کو قوم لوط پر عذاب نازل کرنے کا حکم ملا ہے۔ تاہم ایمان والے بچا لیے جائیں گے۔ لیکن سوائے حضرت لوط کی بیوی کے کیونکہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔

ع ۵ ۱۹ ۵

حضرت ابراہیم کے پاس سے فرشتے حضرت لوط کے پاس پہنچے ان کی قوم پر عذاب آنے کا بیان

حضرت ابراہیم کے پاس سے فرشتے حضرت لوط کے پاس پہنچے۔ حضرت نے دیکھا اور دیکھتے ہی فرمایا "تم تو اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہو۔ وہ بولے (آپ کا خیال صحیح ہے ہم انسان نہیں فرشتے ہیں) ہم آپ کے پاس وہ چیز (یعنی عذاب الٰہی) لے

کر آئے ہیں۔ جس کے بارے میں یہ لوگ شک کرتے ہیں۔ "ہم آپ کے پاس ایک حتمی فیصلہ لیکر آئے ہیں اور بے شک ہم بالکل سچے ہیں" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اپنا فیصلہ بھیج دیا کہ صبح ہونے تک ان کی جڑ ہی کٹ جائے گی" آخر کار ان پر عذاب نازل ہو گیا۔ "پس طلوع آفتاب کے ساتھ ہی ان کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا۔ پھر ہم نے اس بستی کو تہہ و بالا کر ڈالا اس پر کنکر کے پتھر برسائے" اس واقعہ میں اہل فکر کے لئے عبرت کی نشانیاں ہیں۔

ع ۶ قوم صالح پر عذاب نازل ہونا۔ منکرین کی کیفیت سے حضورؐ کے قلب پر گرانی کا ہونا اور اسے دور کرنے کا ذکر

حجر کے رہنے والوں (یعنی قوم ثمود) نے حضرت صالحؑ کو جھٹلایا اور ان کی تکذیب کی۔ وہ نہ حضرت صالحؑ کی رسالت کے قائل ہوئے اور نہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے بلکہ اپنی نافرمانی اور رسولوں کی آزاری پر قائم رہے۔ حالانکہ ان کو اللہ کی کھلی نشانیاں ملتی رہیں تھیں۔ ان پر عذاب اس طرح آیا کہ "صبح ہوتے ہوتے ان کو ایک (آتشین) چنگھاڑ نے آپکڑا۔

منکرین کے رویہ کی وجہ سے جو گرانی حضور پاکؐ کے قلب نے محسوس کی اس غم کو حضورؐ کے قلب سے دور کرنے کا ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے سبع مثانی یعنی (سورۃ فاتحہ) کی سات آیات اور قرآن آپؐ پر نازل کیا ہے پس آپؐ اسے خوب کھول کر سنا دیں جس کا آپ کو حکم ہے۔ اور مشرکوں کی ذرا پرواہ نہ کریں۔ (اللہ تعالیٰ دردمند قلوب کی کیفیات سے خوب آگاہ ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "(اے رسول) ہم جانتے ہیں کہ ان کی باتوں سے آپ کا جی تنگ ہے مگر آپ

Marfat.com

اپنے پرودگار کی تسبیح و حمد کرتے رہیے اور سجدہ کرنے والوں میں رہیے" اور اپنے رب کی عبادت وصال بالرفیق الاعلی تک کیے جائے" (یعنی زندگی کی آخری سانسوں تک) (اللہ تعالیٰ آپ کو مذاق اڑانے والوں کے شر سے بچانے کے لئے کافی ہے)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ النحل (۱۶)

سولہ رکوع ۱۲۸ آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ النحل	۲۱۹
۱ع ۱	اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر۔	۲۲۰
۲ع ۲	تخلیق نباتات کا ذکر۔ ابر رحمت اور چاند سورج کی روشنی کا ذکر۔	
۳ع ۳	اللہ تعالیٰ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔	۲۲۱
۴ع ۴	منکرین اور کفار کا ذکر جاری ہے۔	۲۲۲
۵ع ۵	مشرکانہ کیفیات کا بیان۔	
۶ع ۶	مہاجرین کے لئے اجر اور انعام کا ذکر کائنات کی ہر شے اپنے رب کی تابع ہے (یعنی سجدہ کر رہی ہے)۔	۲۲۳
۷ع ۷	پوری کائنات اللہ کے سامنے سربسجود ہے وہی معبود ہے اس کی عبادت کرو۔	
۸ع ۸	اللہ تعالیٰ دنیا میں فوری گرفت نہیں کرتا دنیا میں ڈھیل دینا اس کی حکمت تکوینی ہے۔	۲۲۴
۹ع ۹	رحمت کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر۔	
۱۰ع ۱۰	اللہ تعالیٰ نے رزق میں ایک دوسرے کو برتری عطا کی ہے	۲۲۵

Marfat.com

دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہرانا نادانی ہے۔

ع ۱۱ ۷ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ۲۲۶
بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے تاکہ وہ شکر گزار بن سکیں۔

ع ۱۲ ۶ ۱۸ قیامت آنے کے بعد توبہ کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ "

ع ۱۳ ۱۱ ۱۹ ایفائے عہد مسلمانوں کا شعار ہے۔ ایمان اور عمل صالح پر ثابت ۲۲۷
قدم رہو۔ کلام الٰہی کی طرف رغبت کرو شیطان سے پناہ مانگو عدل و
احسان کرنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے کا حکم نیز فواحش،
منکرات اور سرکشی سے بچنے کا حکم۔

ع ۱۴ ۱۰ ۲۰ اللہ کفر کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ "

ع ۱۵ ۹ ۲۱ ہر شخص کو اپنے کیے کی پوری سزا اور صالح کام پر پورا پورا ۲۲۸
انعام ملتا ہے۔

ع ۱۶ ۹ ۲۲ اسلام اصولی طور پر ملت ابراہیمی ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ۲۲۹
کی یادیں تازہ کی جارہی ہیں صبر کی تلقین کی جارہی ہے تبلیغ
دین حکمت سے اور شائستہ انداز میں کرنا چاہیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ النحل (۱۶)

سولہ رکوع ایک سو اٹھائیس آیات مکی

سورۃ **النحل** بھی حضورؐ کی مکی زندگی کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ مکہ کا شہر بہت بارونق ہے۔ یہاں دنیا کے تمام اموال اور اجناس بازاروں میں دستیاب ہیں۔ اہل عرب مکہ کے لوگوں کی بہت عزت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ مکہ کے تجارتی قافلوں پر حملہ کی جرأت نہیں کرتے۔ اس شہر میں آل ابراہیم کی نسل کے لوگ آباد ہیں۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود دین ابراہیمی ناپید ہے حضرت ابراہیم و اسماعیل کی نسل کے لوگ توحید کو خیرباد کہہ کر شرک میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ خدائے واحد کے بجائے (۳۶۰) تین سو ساٹھ بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اخلاقی حالت پستی کی انتہائی درجہ تک پہنچ چکی ہے۔ اس حالت میں حضورؐ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نعرہ بلند فرماتے ہیں۔ ہر طرف سے مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن اسلامی تعلیمات کی سادگی و دلاویزی اور دلائل کی روشنی کے سامنے وہ حیران و پریشان ہیں۔ اسلام کی تعلیمات روز بروز لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی ہے۔ ایمان کا نور دلوں میں اتر رہا ہے۔ اسلام فروغ پذیر ہے ان کفار کے پاس سوائے تمسخر اڑانے' بہتان لگانے اور نامعقول اعتراضات کے کوئی ٹھوس ثبوت اسلام کے خلاف موجود نہیں۔ جبکہ اسلام کی تبلیغ کا کام جاری ہے۔ انہیں حالات میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ اس سورۃ میں چونکہ شہد کی مکھی کا ذکر آیا ہے اس لئے یہ **النحل** کے نام سے موسوم کی گئی

Marfat.com

ہے۔ اس سورۃ میں ایمان کا مدار یعنی وحی کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح مادی جسم کے لئے مادی زمین سے غذا کی فراہمی فرمائی ہے اسی طرح روح کے لئے قرآن نازل فرمایا ہے۔ جو پاک دلوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور قرب الٰہی کا موجب بنتا ہے۔

اس سورۃ میں توحید کا بیان ہے۔ توحید کو واضح دلائل سے مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ سب مخلوق اللہ کی ہے وہ جو چاہتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے کرتا ہے۔ مومن کے ایقان و ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور کافروں کو متنبہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ: سورۃ النحل کے ع ۱۲/۶ میں سجدہ تلاوت ہے

ع ۵/۷ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس نے انسان کے لئے ہر چیز پیدا کی ہے۔ جو انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ **مثلاً** "چوپائے جن سے وہ اپنا بوجھ اٹھواتے ہیں۔ اور ان سے مشقت کا کام لیتے ہیں۔ گھوڑے خچر جن کو وہ سواری کے کام میں لاتے ہیں۔ کچھ ایسے جانور ہیں جن کا وہ گوشت کھاتے ہیں۔ یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ بہت سے جانور ایسے ہیں جن سے اون حاصل کر کے گرم لباس تیار کرتے ہیں اور بہت فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اور ایسی سواریاں بھی بنائیں جن کو وہ (ابھی) نہیں جانتے۔

ع ۱۲/۲ تا ۸ تخلیق نباتات کا ذکر۔ ابر رحمت اور چاند، سورج کی روشنی کا ذکر

انعامات کا ذکر جاری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا۔ درخت

Marfat.com

اور چراگاہیں پیدا کیں۔ جن میں تم اپنے جانور چراتے ہو۔ ابر رحمت برسا کر کھیتی اور پھل وغیرہ اُگاتا ہے سورج' چاند اور روشنی کا انتظام کیا ہے۔ پھر سمندر کا ذکر آتا ہے کہ سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ' زیور اور موتی نکالو۔ پانی کو پھاڑ کر کشتیاں چلاؤ۔ یہ تمام چیزیں پیدا کر کے ہم نے (اللہ) تم کو عقل و فہم دی تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ صرف روزی کمانے اور عیش و طرب میں پڑ جانے کو زندگی نہ سمجھو۔ بلکہ اپنے رب کا شکر ادا کرو اور احسان مند ہو۔ قرآن بار بار سمجھاتا ہے کہ دنیا میں رہو اور سب کچھ کرو۔ صاحب قدرت و ثروت بنو۔ لیکن قادر کے بندے ہو کر زندہ رہو۔ یہ ہی شکر گذاری ہے۔ اس نے رات' دن' سورج' چاند ستاروں کو پیدا کیا۔ پھر پہاڑوں اور ستاروں کا ذکر آتا ہے کہ ستاروں سے راستہ معلوم کرو۔ اس طرح راہ ہدایت کے لئے بے شمار نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ سمندر اور اس کی قیمتی چیزوں کو پیدا کیا۔ کشتی بنائی۔ نہریں نکالیں وغیرہ وغیرہ یہ ان چند نعمتوں کا ذکر ہے۔ بے شمار نشانیوں کو دیکھنے کے بعد بھی جو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں وہ کفر میں مبتلا ہیں۔

ع ۳ اللہ تعالیٰ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

اللہ تعالیٰ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ کافروں کے متعلق بیان ہو رہا ہے کہ یہ لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ وہی اگلے لوگوں کی فرسودہ کہانیاں اور حکایتیں ہیں۔ اس کی پاداش میں وہ نقصان اٹھائیں گے۔

Marfat.com

ع ۴ منکرین اور کفار کا ذکر جاری ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی مکاریاں کر چکے ہیں۔ پس اللہ کا قہر ان کی عمارتوں پر بنیادوں کی طرف سے آپہنچا۔ "ان پر وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خیال تک نہ تھا۔ کافروں کا ذکر ہو رہا ہے۔ پھر تکبر کرنے والوں کا بیان ہو رہا ہے کہ اللہ کے سامنے سر نہ جھکانے والے اپنی ضد پر اس طرح قائم رہے جیسے شیطان نے کیا تھا (یعنی تکبر' انکار) پھر نیکوں کے لئے جنت اور باغات کی بشارت کا ذکر آتا ہے اور متقی کی پہچان بتائی گئی ہے۔ بار بار شرک کی مذمت کی جا رہی ہے اور وعید کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

ع ۵ ع ۶ مشرکانہ کیفیات کا بیان

اس رکوع میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ ہر امت میں رسول بھیجا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرو اور شیطان سے بچو۔ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جس کو چاہے گمراہی۔ اس پورے رکوع میں کفار کا بیان اور ان کی ہٹ دھرمی کا ذکر ہے۔ سرکشی کرنے والوں کو ہدایت حاصل نہیں ہوتی۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس دنیا میں چل پھر کر دیکھیں کہ منکرین کا کتنا برا حشر ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا' یہ اس کا وعدہ ہے تاکہ وہ لوگ جو حیات بعد الموت کے منکر ہیں ان پر حقیقت واضح ہو جائے کہ کافر جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو صرف یہ کہنا ہوتا ہے کہ "ہو جا" وہ چیز ہو جاتی ہے

Marfat.com

ع ۶ ۱۰ ۱۲ مہاجرین کے لئے اجر اور انعام کا ذکر۔ کائنات کی ہر شے اپنے رب کی تابع ہے (یعنی سجدہ کر رہی ہے)

جن لوگوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی ان کے لئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بہت اچھا اجر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے بجائے انسانوں کو رسول بنا کر بھیجتے ہیں۔ حضورؐ سے پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔ رسولؐ پر قرآن نازل کیا گیا ہے تاکہ لوگ اس میں غور و فکر کریں "کیا ان لوگوں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی ان چیزوں میں سے ایسی چیزیں نہیں دیکھی ہیں جن کے سائے داہنی طرف سے (بائیں طرف) اور بائیں طرف سے (داہنی جانب روشنی کے اعتبار سے) جھکتے رہتے ہیں (گویا) وہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور (زمین پر بچھ کر) اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں" آسمان و زمین میں جتنے جاندار ہیں سب اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کائنات کی ہر شے اپنے رب کی تابع ہے۔

نوٹ: آیت نمبر ۴۸ (دوپہر کو سایہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر تیسرے پہر تک جھک جاتا ہے تو یہ ہی اس کا رکوع ہے۔ پھر شام تک زمین پر پھیل جاتا ہے۔ تو یہ ہی اس کا سجدہ ہے اور یہ ہی اس کی عاجزی ہے) بحوالہ فیوض القرآن مرتبہ ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی) تیسرا سجدہ (۳۱)

ع ۷ ۱۱ ۱۲ پوری کائنات اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہے۔ وہی معبود ہے اس کی عبادت کرو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "دو معبود نہ بناؤ۔ وہی ایک معبود ہے" جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اسی کی عبادت ہمیشہ لازم ہے۔ لوگ تکلیف

کے وقت اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اور جب تکلیف دور ہو جاتی ہے تو تم میں ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ ان کافروں کی بدنصیبی اور گستاخی یہ ہے کہ وہ غیر اللہ میں خدائی کی صفات اور خصوصیات تلاش کرتے ہیں۔ اور اللہ کے لئے بیٹیاں منسوب کرتے ہیں۔ اور اپنے لئے بیٹے بیٹی کا پیدا ہونا سخت ذلت سمجھتے ہیں۔ اس قسم کی باتیں کرنے کے بعد ان کے دل میں آخرت پر یقین بھی نہیں ہے۔ (اسی لئے ان لوگوں میں اللہ کا ڈر بھی پیدا نہیں ہوتا) اس رکوع کی آیات سے اس زمانہ میں کفار کا لڑکی کو زمین میں گاڑ دینے کے متعلق بھی پتہ چلتا ہے۔

ع ۸ ۱۴ ۵ اللہ تعالیٰ دنیا میں فوری گرفت نہیں کرتا' دنیا میں ڈھیل دینا اس کی حکمت تکوینی ہے۔

اللہ تعالیٰ کافروں کی دنیا میں فوری گرفت نہیں کرتا بلکہ ایک مدت معینہ تک مہلت دیتا ہے۔ کافروں کو دنیا میں مہلت ملتی ہے۔ مگر آخرت میں وہ عذاب الٰہی میں آگے ہونگے۔ ہدایت و رحمت صرف انہیں کیلئے ہے جو ایمان والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "یہ کتاب آپ پر اس لئے اتاری ہے کہ آپ صاف صاف وہ باتیں بتادیں جن کے بارے میں منکرین اختلاف کرتے ہیں۔ اور یہ کتاب (قرآن) تو بیشک سراپا رحمت اور ہدایت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان والے ہیں۔

ع ۹ ۱۵ رحمت کے ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر

اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا ذکر ہو رہا ہے کہ اس نے ہمارے لئے جانور'

چوپائے' دودھ' پھل' میوے یعنی ہر فطری غذا عطا فرمائی ہے۔ شہد اور پاک رس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کا ذکر کیا ہے۔ کہ پھلوں سے رس چوس کر دنیا کو شہد فراہم کرتی ہے۔ جس میں لوگوں کیلئے شفاء ہے۔ ان میں نشانیاں ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے اور پھر ان کی روح قبض کرلی جائے گی۔ بہت سے لوگ لمبی اور ناکارہ کردینے والی عمر پاتے ہیں۔ ان تمام چیزوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں۔

ع ۱۰ اللہ تعالیٰ نے رزق میں ایک دوسرے کو برتری عطا کی ہے دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہرانا نادانی ہے

اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق کے معاملے میں فضیلت دی ہے۔ اس رکوع میں مثالیں دے کر سمجھایا ہے کہ اللہ کا شریک بنانا ظلم اور نادانی ہے۔ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی جو لوگ پرستش کرتے ہیں تو ان کو کیا یہ نہیں معلوم کہ آسمان و زمین سے روزی دینے والا صرف اللہ ہے۔ اور کسی کو ذرا بھی اختیار نہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری اپنی جنس سے عورتیں عطا کیں اور وہ تمہاری رفیقہ حیات ہیں اور تم کو بیٹے پوتے عطا کئے پھر بھی لوگ اللہ کی ناشکری کرتے ہیں یہ بہت ہی غلط بات ہے۔ اللہ کے سوا رزق مہیا کرنے کی قدرت کسی میں نہیں رکھتا۔ یہ لوگ صاحب مال ہیں اور اس مال میں سے غریبوں کو پوشیدہ یا اعلانیہ دیتے رہتے ہیں ان کا مرتبہ بلند ہے۔

Marfat.com

ع ۱۱ ۱۸ **اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے تاکہ وہ شکر گزار بن سکے**

اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن کی تمام کیفیت سے واقف ہے۔ آسمان و زمین کے سارے بھید اللہ ہی کے علم میں ہیں۔ اڑتے ہوئے پرندے اور جانوروں کی کھالوں کے ڈیرے، بھیڑ بکری اونٹ اون والے جانور، درختوں کے سائے، بے شمار نعمتیں دے کر ہم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ ہم یہ سب نشانیاں دیکھ کر جس قدر بھی احسان مانیں کم ہے۔

اس رکوع کے شروع میں ہی فرماتا ہے کہ ہم نے انسانوں کو ان کی ماؤں کے پیٹ سے نکالا اور ان کو تمام اعضائے انسانی اور صلاحیتیں عطا کیں تاکہ وہ اس کا شکر ادا کریں۔ لیکن یہ تمام نشانیاں دیکھ کر بھی اگر مشرکین اور کفار روگردانی کریں اور ایمان نہ لائیں تو یہ ان کی اپنی بھول ہے۔ حق و حقانیت سے انکار کرنا، اللہ سے منکر ہونا خود اپنے کو تباہی اور مصیبت میں ڈالنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے پر ایمان نہ لانا صریحاً کفر ہے۔

ع ۲ ۱۸ **قیامت آنے کے بعد توبہ کے دروازے بند ہو جائیں گے**

اس رکوع میں قیامت آنے کے بعد توبہ کے دروازے بند ہونے کا بیان ہے اور مشرکوں کا مرنے کے بعد پچھتانے کا ذکر ہو رہا ہے۔ مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت کا ذکر، اللہ تعالیٰ نے حضور پاک پر کتاب (قرآن) نازل فرما کر مسلمانوں کو تین نعمتوں سے نوازا۔ ۱۔ ہدایت، ۲۔ رحمت، ۳۔ بشارت۔ حضور صلعم اپنی امت کیلئے اللہ کے یہاں بروز قیامت گواہ ہونگے۔ یہ قرآن سراپا رحمت

Marfat.com

اور مسلمانوں کیلئے مژدہ ہے۔

۱۳ ع ۱۱ ۱۹ ایفائے عہد مسلمانوں کا شعار ہے عمل صالح پر ثابت قدم رہنے کا حکم، کلام الٰہی کی طرف رغبت کرو، شیطان سے پناہ مانگو، عدل و احسان کرنے رشتہ داروں میں حسن سلوک کرنے کا حکم نیز فواحش، منکرات اور سرکشی سے بچنے کا حکم

اس رکوع میں انصاف، احسان، حسن سلوک، مروت اور رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنے پر اور ایفائے عہد پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قسم کھا کر توڑنے اور بدعہدی کر کے دھوکہ دینے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ نیک عمل کرنے والوں کو آخرت میں پورا پورا حق ملے گا۔ ایمان اور عمل صالح پر ثابت قدم رہنے کیلئے نیک عمل کرنے والوں کو آخرت میں پورا پورا حق ملے گا۔ ایمان اور عمل صالح پر ثابت قدم رہنے کے لئے شیطان کے شر سے بچو۔ اور کلام الٰہی کی طرف رغبت کرو اور شیطان سے پناہ مانگتے رہو۔

جھوٹی قسم کھانے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی سخت مذمت فرمائی گئی ہے۔ اس دنیا کا مال فانی ہے اور اللہ کی رحمت کا خزانہ لافانی۔ صبر کرنے والوں کو اجر عظیم ملے گا۔ تلاوت قرآن سے پہلے شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے۔ شیطان کا زور ایمان والوں پر نہیں چلے گا۔

۱۴ ع ۱۰ ۱۱۰ اللہ کفر کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا

اس رکوع میں مشرکین کی قلبی ذہنیت کا ذکر ہے۔ وہ ایک [illegible]
[illegible]

نازل کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ روح القدس لے کر نازل ہوتے ہیں " تاکہ جو مومن ہیں ان کو ثابت قدم بنا دے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے " ان تمام باتوں کو مشرکین جھٹلاتے ہیں۔ اس کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کفر کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہ ہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دی گئی ہے۔ اور یہ ہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے آخرت کے مقابلہ میں اس دنیا کی زندگی کو پسند کیا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور صبر سے کام لیا اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا وہ بہت رحم فرمانے والا ہے۔

ع ۱۴ ہر شخص کو اپنے کئے کی پوری سزا اور صالح کام پر پورا پورا انعام ملتا ہے

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ اس میں ایک بستی کی مثال دی ہے جس پر نافرمانی کرنے پر عذاب آیا بار بار اس طرف اشارہ ہو رہا ہے کہ جنہوں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی ان پر سخت عذاب آیا پھر فورا حکم آتا ہے کہ پاک حلال چیزیں کھاؤ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔ اللہ نے تم پر حرام کیا مردار، خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کا ذبیحہ لیکن فاقہ سے بے قرار ہو کر کچھ کھا لینے میں حرج نہیں بشرطیکہ حصول لذت مقصد نہ ہو۔ اپنے دل سے کسی چیز کو حلال و حرام نہ قرار دو جو لوگ غلطی اور گناہ کرتے ہیں اور پھر توبہ کر لیتے ہیں اور آئندہ باز رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے

گناہ معاف فرمادے گا۔

۱۶
ع ۹
۲۲

اسلام اصولی طور پر ملت ابراہیمی ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی یادیں تازہ کی جارہی ہیں صبر کی تلقین کی جارہی ہے تبلیغ دین حکمت سے اور شائستہ انداز میں کرنا چاہئے

اس رکوع میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی یادیں تازہ کی جارہی ہیں۔ اسلام کی موجودہ بنیاد حضرت ابراہیم کے ہاتھوں پڑی۔ خدمت ' عاجزی ' یکسوئی کے آداب حضرت ابراہیم نے سکھانا شروع کئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر (اے رسول) ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم (ہی) کی اتباع کریں۔

رسولؐ کو آگاہ کیا جارہا ہے کہ وہ اپنے رب کے بتائے ہوئے راستہ پر لوگوں کو چلنے کی بہتر انداز میں پر حکمت اور شائستہ انداز میں ہدایت کریں۔ کیونکہ یہ ہی ایک ایسا طریقہ ہے جس پر چلنے سے انسان متقی اور پرہیزگار بن سکتا ہے۔ اور اسی میں اسکے لئے فلاح ہے۔ تکالیف پر صبر کریں۔ بیشک اللہ ان کا ساتھی ہے جو ڈرتے ہیں اور نیک کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔

"بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور اے رسول آپ اپنے رب کے راستہ کی طرف لوگوں کو اچھی حکمت کے ساتھ دعوت دیجئے۔ اور نیک نصیحت کے ساتھ۔ (یہ رکوع تیسری منزل کا آخری اور اہم رکوع ہے اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دین ابراہیم کے بعد جتنے مذاہب آئے ان میں ملت ابراہیمی کی بنیادوں کی بشرح و بسط وضاحت کی گئی ہے۔ اسلام نے اسے مکمل کیا۔ حلال، حرام کا فرق اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا فطرت، فیصلہ کن

Marfat.com

مذاہب میں یکساں چلے آتے ہیں۔ ان تمام باتوں کو غور سے پڑھنے کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے کہ کون سا راستہ صراط مستقیم ہے اور کونسا کفر کا۔ کفر سے بچنا چاہئے اور اللہ کی رحمتوں کا طلبگار ہونا چاہئے۔

(اگر یہ کفار مسلمانوں کو تکلیف دیں تو مسلمانوں کو صبر کرنا چاہئے یا پھر ان کو اتنی ہی سزا دینا چاہئے جتنی تکلیف کفار نے مسلمانوں کو دی) اے رسول آپ رنجیدہ نہ ہوں اور صبر کریں یقیناً اللہ ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور نیک کاموں میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔

Marfat.com

تعارف القرآن

چوتھی منزل

چوتھی منزل مندرجہ ذیل سورتوں پر مشتمل ہے

	سورۃ	پارہ نمبر
۱۷	سورۃ بنی اسرائیل	سبحن الذی (۱۵)
۱۸	سورۃ الکہف	(۱۵) سبحن الذی ۱۶۔ قال الم
۱۹	سورۃ مریم	۱۶۔ قال الم
۲۰	سورۃ طٰہٰ	۱۶۔ قال الم
۲۱	سورۃ الانبیاء	۱۷ اقترب للناس
۲۲	سورۃ الحج	۱۷ اقترب للناس
۲۳	سورۃ المومنون	۱۸۔ قد افلح
۲۴	سورۃ النور	۱۸۔ قد افلح
۲۵	سورۃ الفرقان	۱۸۔ قد افلح ۱۹۔ و قال الذین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ بنی اسرائیل (۱۷)

۱۲ رکوع ایک سو گیارہ آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ بنی اسرائیل	۲۳۴
ع ۱ ۱	حضور کیلئے خصوصی عطا تھی کہ معراج پر بلایا۔	۲۳۵
ع ۱۲ ۲	نامہ اعمال کا ذکر، رسولوں کے ذریعہ برائی سے بچنے کی تلقین نافرمانی کرنے والوں کیلئے تباہی و عذاب کا ذکر۔	۲۳۶
ع ۸ ۳	طریقہ محمدی کی مکمل ہدایت بارہ امور پر مشتمل ہیں۔	۲۳۷
ع ۱۰ ۴	احکامات جاری ہیں۔	۲۳۸
ع ۱۲ ۵	وحی اور قرآن کی عظمت کا بیان۔	۲۳۹
ع ۸ ۶	بندوں کو اچھی گفتگو کرنے کا حکم، قوم ثمود کو اونٹنی دینے کا ذکر اور ان کی نافرمانیوں کا ذکر۔	〃
ع ۷	شیطان کا واقعہ یاد دلایا جارہا ہے جس نے آدم کو سجدہ نہ کیا گستاخی کی اور سرکشی کے لئے مہلت مانگی۔	۲۴۰
ع ۸ ۸	کفار کا رسول اللہ کو پھسلانے کی احمقانہ جسارت سے باز نہ آنے کا بیان، رسول کو عاجز کرنے والے خود ہلاک ہوتے ہیں۔	۲۴۱
ع ۹ ۹	حضور کے مشاغل پر قائم رہنے کی تاکید صلواۃ پنجگانہ اور صلواۃ	〃

تہجد کا بیان' قرآن کا شفائے رحمت ہونے کا مژدہ۔

ع ۹ ۱۰ روح کا تعلق "امر ربی" سے ہے' رسول سے کفار اپنی فرمائشوں ۲۴۲
کی تکمیل کروانا چاہتے تھے سارے انسان اور جن ملکر بھی اس
قرآن کے مثل کوئی کتاب نہیں لا سکتے۔

ع ۱۱ رسول کو اپنا جیسا انسان نہ سمجھو۔ "

ع ۱۲ ۱۳ حضرت موسیٰ اور فرعون کا تذکرہ قرآن کا بتدریج نازل ہونے کا ذکر۔ ۲۴۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ بنی اسرائیل (۱۷)

۱۲ رکوع ایک سو گیارہ آیات مکی

یہ سورۃ بنی اسرائیل کے علاوہ اسریٰ اور سبحان کے ناموں سے بھی موسوم ہے اس سورۃ کی پہلی آیت ہی یہ بتا رہی ہے کہ اس کا نزول سفر معراج کے بعد ہوا۔ اور معراج ہجرت سے ایک سال پہلے نبوت کے دسویں سال ہوئی۔ اس سورۃ میں بنی اسرائیل سے خطاب فرمایا گیا ہے کہ جب بھی انہیں سیاسی برتری۔ معاشی خوشحالی بخشی گئی۔ تو انہوں نے ہربار سرکشی اور نافرمانی کی راہ اختیار کی۔ اور جب بھی اللہ تعالی کا کوئی رسول انہیں انکے غلط رویوں پر متنبہ کرنے کے لئے تشریف لایا۔ تو بپھر گئے۔ اور اسے اپنی عزت نفس کا سوال بنا کر اللہ کے بندوں کو ایذا پہنچائی۔

اس سورۃ کی ابتدائی آیات میں معراج شریف کا تذکرہ ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کہ وہ اپنے بندے کو بندگی کا اعلیٰ ترین مرتبہ دینا اور اپنی قدرت کی نشانیاں دکھانا چاہتا ہے۔ یہ خصوصی عطا تو رسول مقبول سرکار دو عالم کے واسطے تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں اپنی ان عنایات کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو دیگر انبیاء کے واسطے تھیں۔ حضور کو نماز پنجگانہ اور آپکی وساطت سے مسلمانوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تہجد حضور کے لئے زائید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضور کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔ اس سورۃ میں ان احکام کا بھی ذکر ہے جو

Marfat.com

مسلمانوں کی تمدنی زندگی کو سنوارنے کے لئے ضروری ہیں۔

یعنی اللہ کی اطاعت۔ والدین کی خدمت کرنے اور انکی عزت و تکریم کا خیال رکھنا اور انکے مرنے کے بعد انکے لئے دعائے مغفرت کرنا اور رشتہ داروں کو ان کا حق دینا۔ اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ فضول خرچی نہ کرنے مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل نہ کرنے۔ زنا کے قریب بھی نہ جانے کے احکامات کے علاوہ قصاص میں حد سے زیادہ نہ بڑھنے۔ یتیم کے مال کے قریب نہ جانے اور اس کے مال کی حفاظت کرنے۔ وعدہ پورا کرنے۔ ناپ تول لین دین میں ایمانداری برتنے۔ سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کرنے اور زمین پر غرور کے ساتھ اکڑ اکڑ کر نہ چلنے کے احکام دیئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ انسان کو مسجود ملائکہ بنانے اور شیطان کا سجدہ سے انکار۔ اور انسانوں کو بہکانے کے لئے مہلت مانگنے اور **مخلصین** و مومنین پر اسکا زور نہ چلنے کا بیان۔

نوٹ سورۃ بنی اسرائیل کے $\frac{۱۲}{۱۱}$ ع میں سجدہ تلاوت ہے۔

۱۲ ع حضور کے لئے خصوصی عطا تھی کہ معراج پر بلایا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور پاکؐ کے لئے خصوصی عطا تھی کہ انکو معراج پر بلایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو ایک رات خانہ کعبہ سے بیت المقدس تک لے گیا۔ تاکہ ہم اسکو اپنی قدرت کی نشانیاں انکھوں سے دکھائیں" لیکن عنایات الٰہی کا سلسلہ تمام انبیاء کے ساتھ رہا اور یہ سلسلہ بنی اسرائیل ہی میں رہا۔ طرح طرح کی قومیں زیادہ تر نافرمان اور کج بحث ہوتی تھیں۔ اور گمراہی میں پڑی ہوئی تھیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو یہ کتاب عطا فرمائی۔

Marfat.com

کہیں صاف صاف فرماتا ہے کہ تم میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھیراؤ۔ لیکن امت نے اس کے برخلاف کیا۔ اس لئے انہیں دو مرتبہ ذلیل و خوار ہونا پڑا۔ انکی تباہی و بربادی ہوئی۔ پھر آخر میں حضور کی امت سے خطاب فرمایا جا رہا ہے۔ اور برے عمل کرنے پر انکو متنبہ کیا جا رہا ہے اور ان ایمان والوں کو جو عمل صالح کرتے ہیں۔ بشارت دیتا ہے کہ "ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ اور جو اخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ انکے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

ع ۲ نامۂ اعمال کا ذکر، رسولوں کے ذریعہ برائی سے بچنے کی تلقین نافرمانی کرنے والوں کے لئے تباہی و عذاب کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو تفصیل سے بتایا ہے دن رات کی نشانیاں بتائی ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ "اپنے رب کا فضل تلاش کرو" ہر شخص کے اچھے برے عمل کا حساب نامہ تیار کیا جائے گا جو روز قیامت اسے ملے گا جس سے وہ اپنے اعمال کا حساب دیکھ لے گا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو ارسال فرمایا جنہوں نے نیکی کا حکم دیا پس اگر لوگ پھر بھی نافرمانی کرتے ہیں تو ان پر عذاب نازل ہوتا ہے۔

جو لوگ صرف دنیا طلب کرتے ہیں ہم انہیں جلدی دے دیتے ہیں لیکن جو لوگ آخرت کے طلب گار ہیں ان کو بشرطیکہ وہ مومن ہوں آخرت میں اجر عطا کیا جائے گا اس رکوع میں اللہ تعالیٰ پہلے رسولوں کے ذریعہ برائی سے بچنے کی تلقین کرتا ہے مگر جب کوئی نافرمانی کرتا ہے تو اس پر تباہی اور عذاب نازل ہوتا ہے اس رکوع میں بار بار یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض پر بعض کو فضیلت دیتا ہے اور اس کی ممانعت کرتا ہے کہ کسی غیر اللہ کو معبود بناؤ اللہ کی نافرمانی مت کرو ورنہ خسارہ

Marfat.com

میں رہو گے۔

۳

ع ۴ طریقہ محمدی کی مکمل ہدایت بارہ امور پر مشتمل ہیں۔

پہلا اور دوسرا حکم۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" آپ کے پروردگار کا یہ فرمان ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کیا کرو۔ (تمہارے ماں باپ ہی دنیا میں پالنے والے ہیں) اگر تمہارے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے میں پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہو اور نہ انکو جھڑکو۔ ان سے ادب کے ساتھ بات کرو۔ (تمہارے ہر قول و فعل سے ادب نمایاں ہو کہ یہ ہی ادب حسن سلوک کی جان ہے) اور اپنے بازو نہایت عاجزی اور نیازمندی سے ان کے سامنے جھکا دو۔ اور ان کے لئے دعا کرو کہ اے میرے پروردگار تو ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں (محبت و شفقت سے) پالا تھا"۔

اللہ تعالیٰ بوڑھے والدین کے ساتھ ان کی خدمت کا ادب سکھا رہا ہے کہ تمہارے لئے انکی جھڑکی بھی شفقت تھی۔ لیکن تم کو یہ ہی حکم ہے کہ سراپا ادب محبت اور [illegible] کے ساتھ خدمت کرو۔ اور اللہ سے اس خدمت کا حوصلہ طلب کیا کرو۔ حقوق العباد میں سے بڑی نیکی یہ ہی ہے۔ اور رضائے الٰہی کا سب سے آسان وسیلہ بھی یہ ہی ہے۔ پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا اور دوسری آیت میں اسکی مزید وضاحت کی۔ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ" وہ شخص خاک میں مل گیا جس نے اپنے والدین کو پایا اور انکی خدمت سے جنت نہ حاصل کی"۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ رشتہ دار کو اسکا حق ادا کرو۔ اور [illegible] اور مسافر کو اسکا حق دو۔ اور (اپنا مال) فضول میں نہ اڑاؤ۔ (اللہ تعالیٰ نے جو مال عطا فرمایا ہے اسکو) ضائع نہ کرو۔

Marfat.com

ے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب (کی نعمتوں) کا (سب سے پہلا) ناشکرا بندہ ہے۔

چوتھا حکم یہ ہے کہ نہ اپنا ہاتھ گردن سے باندھ لو (بخل پر اتراؤ) اور نہ اس کو بالکل کھول دو (بخاوت سمجھ کر کچھ پاس نہ رکھو) کہ تم ملامت زدہ اور شکستہ حال ہو کر رہ جاؤ۔

ع ۴ احکامات جاری ہیں۔

پانچواں حکم "اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے مت مار ڈالو۔ ان کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔

چھٹا حکم "زنا کے قریب (بھی) مت جاؤ۔ یقیناً وہ بے حیائی اور بڑی بری راہ ہے۔

ساتواں حکم "قصاص لینے کے بارے میں (حد سے تجاوز نہ کرو) قاتل کی حمایت نہ کی جائے۔ لیکن بدلہ لینے میں کوئی زیادتی نہ کی جائے۔

آٹھواں حکم "یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔ (یعنی اسکی حفاظت کرو)

نواں حکم "یہاں تک کہ وہ (یتیم) جوانی کو پہنچے (پھر اسکا مال اسکے حوالے کر دیا جائے) وعدوں کو پورا کرو۔ وعدوں کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا"

دسواں حکم "لین دین اور ناپ تول میں دیانتداری کرو۔

گیارھواں حکم "جس بات کی تمکو خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو (سنی سنائی بات پر نہ جاؤ یاد رکھو کہ) بلاشبہ کان آنکھ اور دل سب سے پوچھ گچھ ہوگی"۔

بارھواں حکم "زمین پر اکڑ اکڑ کر (اتراتے ہوئے) مت چلو۔ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندیوں کو پہنچ سکتے ہو"

الغرض یہ سب بری باتیں (جن سے تمکو منع کیا گیا ہے) تمہارے رب کے

Marfat.com

نزدیک بڑی بیزاری کی ہیں۔ ان تمام باتوں کی ممانعت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قول حق۔ کلمہ اور رسول حق کو سمجھو اور کسی غیر اللہ کو معبود نہ بناؤ۔

ع ۵ وحی اور قرآن کی عظمت کا بیان

اس رکوع میں وحی اور قرآن کی عظمت کا بیان کیا جا رہا ہے۔ ہر ہر بات اچھی طرح ذہن نشین کروائی جا رہی ہے۔ اور یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ منکرین کو جھوٹے معبودوں کے سوا حق کی بات سمجھ میں ہی نہیں آتی۔ کیونکہ انکے دل میں کھوٹ ہوتا ہے۔ اللہ نے ان کی عقلوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ کیونکہ جب رسول اکرم تلاوت قرآن فرماتے تھے تو وہ کئی قسم کی سرگوشیاں کرتے اور کہتے کہ نعوذ باللہ محمد پر جادو کر دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ اس قسم کی (نعوذ باللہ) بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ ان کی گستاخیوں کی وجہ سے وہ گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور اب سیدھے راستے پر نہیں چلیں گے۔ منکرین کے دل میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا تصور ہی نہیں ہے۔ وہ اسکو ممکن ہی نہیں سمجھتے حالانکہ ایسا ہو گا کیونکہ اس بات پر قرآن شاہد ہے۔ جس اللہ نے پہلی مرتبہ پیدا کیا وہ دوسری مرتبہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

ع ۶ بندوں کو اچھی گفتگو کرنے کا حکم قوم ثمود کو اونٹنی دینے کا ذکر اور انکی نافرمانیوں کا ذکر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حکم دے رہا ہے کہ وہ اچھی باتیں کریں۔ جس سے دوسروں کی دل آزاری نہ ہو۔

Marfat.com

اس کے بعد فرمایا کہ انبیاء میں سے بعض کو بعض پر برتری حاصل ہے۔ جو لوگ اللہ کی ذات میں دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں وہ غلط راستہ پر چل رہے ہیں کیونکہ وہ شریک ان لوگوں کی کوئی بھی تکلیف دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اللہ کے بندے اللہ کی رحمت کے متلاشی ہیں۔ اس سے ڈرتے بھی ہیں اور امید بھی لگاتے ہیں۔ کفار مکہ جو نشانیاں طلب کرتے ہیں اور معجزات طلب کرتے ہیں وہ پوری نہیں کی جائیں گی۔ اس سے پہلے قوم **ثمود** نے نشانی طلب کی تھی لیکن انہوں نے اس نشانی (یعنی اونٹنی) کو ذبح کر دیا تھا۔ (اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا کہ حضور پاک کی قوم پر نشانیاں بھیجی جائیں۔ اور پھر بھی وہ نافرمانی کرے۔ جس کی پاداش میں اس پر عذاب آئے)۔

۷ع شیطان کا واقعہ یاد دلایا جارہا ہے جس نے آدم کو سجدہ نہ کیا گستاخی اور سرکشی کیلئے مہلت مانگی

شیطان نے اللہ کے حکم سے انکار کیا۔ اور اس نے حضرت آدم کو سجدہ نہ کیا جبکہ تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا وہ اپنی بے بنیاد باتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بحث کرتا رہا۔ اپنی گستاخی پر معافی نہ مانگی۔ بلکہ سرکشی کے لئے مہلت طلب کی۔ (جس طرح سورۃ الحجر میں تیسرے رکوع میں مکالمہ کی شکل میں دیا گیا ہے) ان واقعات کو یاد دلایا جارہا ہے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت عام ہے ہر ہر جگہ پر ہر مصیبت میں وہی کام آتا ہے لیکن تکلیف میں لوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور راحت میں بھول جاتے ہیں اس رکوع میں بنی آدم کو جو جو بزرگی بخشی گئی اور جو جو عنایات دی گئیں ان کا تفصیل سے بیان ہو رہا ہے۔

ع ۸ کفار کا رسولؐ کو پھسلانے کی احمقانہ جسارت سے باز نہ آنے کا بیان۔ رسولؐ کو عاجز کرنے والے خود ہلاک ہوتے ہیں۔

اس رکوع میں بتایا جا رہا ہے کہ جس نے اللہ کے رسول کو اپنا پیشوا مانا۔ قیامت میں ان کے ساتھ ہونگے اور انکے نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں ہونگے جو قبولیت عمل کی نشانی ہوگی۔ جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ وہ اسوقت نادم ہونگے اور وہ بدنصیب ہونگے۔

کفار کا تو یہ حال تھا کہ وہ سرور کائنات رحمت اللعلمین کو پھسلاتے تھے جو وحی ان پر اللہ کی طرف سے آتی تھی وہ چاہتے تھے انمیں انکی مرضی کے مطابق ردوبدل ہو جائے۔ لیکن ایسا ہونے کا سوال ہی نہیں۔ کیونکہ آپ تو سراپا عزم و استقلال سراپا نور ہدایت ہیں۔ پھر اسکا ذکر ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس بستی سے لوگ رسولوں کو نکلنے پر مجبور کرتے ہیں وہ بستی تباہ ہو جاتی ہے۔ اور رسول کو عاجز کرنے والے خود ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ع ۹ حضور کے مشاغل پر قائم رہنے کی تاکید۔ صلوٰۃ بیعجکانہ اور صلوٰۃ تہجد کا بیان۔ قرآن کا شفائے رحمت ہونے کا مژدہ۔

اس رکوع میں حضور پاکؐ کے مشاغل کا بیان ہو رہا ہے اور آپ کے توسط سے مومنین کو نماز کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اور صلوٰۃ و تہجد کا بیان ہو رہا ہے۔ یہ بھی فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔ پھر مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت کا اشارہ ہے۔ پھر یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ قرآن جملہ امراض جسمانی۔ ذہنی۔ روحانی کے لئے شفائے رحمت ہونے کا مژدہ ہے (لیکن ظالموں اور کافروں) کے لئے قرآن سے خسارہ ہی ہوتا ہے

منزل (۴)

خسارہ ہے۔ انسان کی کیفیت یہ ہے کہ جب اس پر اللہ کوئی نعمت فرماتا ہے۔ تو وہ ناشکرا بن جاتا ہے۔ اور جب تکلیف آتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔

ع ۱۰ ۹ روح کا تعلق "امر ربی" سے ہے۔ رسولؐ سے کفار اپنی فرمائشوں کی تعمیل کروانا چاہتے تھے۔ سارے انسان اور جن ملکر بھی اس قرآن کے مثل کوئی کتاب نہیں لاسکتے۔

اس رکوع میں یہود اور کفار نے حضور سے یہ سوال کیا کہ روح انسانی کیا ہے۔ حالانکہ توریت اور انجیل میں روح کے متعلق موجود تھا کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ مگر انکا وہی پرانا آزمائشی انداز تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک وہ لوگ وحی پر ایمان نہ لائیں گے روح کو کیا سمجھیں گے۔ سارے انسان اور جنات مل کر بھی اس قرآن کے مثل کوئی کتاب نہیں لاسکتے۔ کفار حضور اکرم صلعم سے طرح طرح کے بے بنیاد سوالات کرتے تھے اور طرح طرح کی شرطیں پیش کرتے تھے کہ اگر ایسا ہو جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ فرمادیجئے کہ اللہ پاک ہے اور میں اس کا بھیجا ہوا ایک پیغمبر ہوں اور ایک انسان ہوں۔

ع ۱۱ رسولؐ کو اپنا جیسا انسان نہ سمجھو

جب اللہ کے پاس سے ہدایت پہنچی تو صرف اس بات نے انہیں ایمان لانے سے روکا کہ انہوں نے کہا کہ کیا اللہ نے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا (گویا ان کے نزدیک رسالت اور بشریت کا ایک ذات میں جمع ہونا ممکن ہی نہ تھا۔ حضور کے متعلق ان کا یہ غلط تصور بھی محرومی ایمان کا باعث بنا) اللہ جس کو ہدایت دے وہی ہدایت پاتا ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے سخت

Marfat.com

عذاب ہے۔ قیامت کے دن گمراہ لوگ اس حال میں اٹھیں گے کہ وہ گونگے بہرے اندھے ہوں گے۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کرے گا وہ ہر چیز پر ہر کام کرنے پر قادر ہے۔ اس نے تو زمین و آسمان پیدا کئے ہیں تو پھر دوبارہ زندہ کرنا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔

۱۲ ع ۱۱ ۱۲ حضرت موسیٰ اور فرعون کا تذکرہ، قرآن کا بتدریج نازل ہونے کا ذکر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو واضح معجزات عطا کئے گئے لیکن ان کی قوم پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ان کو جادوگر کہا گیا۔ فرعون کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اس رکوع میں بتائی گئی ہے۔ بنی اسرائیل کو حکم ملا کہ تم لوگ آباد ہو جاؤ لیکن انہوں نے بھی ان باتوں پر عمل نہ کیا جن باتوں سے حضرت موسیٰ کو ساحر سمجھ کر واپس کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس کو (یعنی قرآن) حق کے ساتھ نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا۔ ہم نے آپ کو اس لئے بھیجا ہے کہ آپ (اس کلام پر ایمان لانے والوں کو) خوشخبری دیں اور (اس کلام کو نہ ماننے والوں کو) عذاب الٰہی سے ڈرائیں۔ آگے فرماتا ہے "قرآن کو تو ہم نے جزو جزو بنایا ہے آپ لوگوں کو اسے ٹھہر ٹھہر سنائیں۔ اور اسے (قرآن کو) ہم نے بتدریج اتارا ہے۔ آخر میں یہ دعا اس بیان پر ختم ہو رہی ہے۔ کہ آپ فرما دیجئے کہ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ اسی کمزوری سے باعث اس کا کوئی مددگار ہے۔ اور (اے حبیب) آپ اس کو (یعنی اللہ کو) بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہئے۔

(باقی آئندہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الکہف (۱۸)

بارہ رکوع ایک سو دس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الکہف	۲۴۶
۱ ع ۱۲	دنیا کی ناپائیداری کا ذکر اصحاب کہف کا بیان۔	۲۴۸
۲ ع ۱۴	اصحاب کہف کا قصہ جاری ہے۔	۲۴۹
۳ ع ۱۵	اصحاب کہف کا بیان جاری ہے۔	〃
۴ ع ۱۶	رسول اللہ کے واسطے اللہ تعالیٰ کا فرمان کافر و مومن کے صلہ کا ذکر انشاء اللہ کہنے کا حکم۔	۲۵۱
۵ ع ۱۸	دو شخصوں کی مثال دیکر یہ بتایا گیا کہ مغرور ساتھی کو کیا سزا ملی اور مومن اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والے کو کیا صلہ ملا یہ تمام مثالیں ایک انگور کے باغ کی مثال دے کر بیان کی گئیں۔	۲۵۲
۶ ع ۱۸	دین اسلام کی بنیادی تعلیم 'توحید و آخرت پر مبنی ہے آخرت کی کامیابی سچی کامیابی ہے۔	۲۵۳
۷ ع ۱۹	اللہ تعالیٰ نے انسان کو مسجود ملائکہ بنایا انبیاء کی کثیر جماعت ہدایت کیلئے بھیجا لیکن انسان ہمیشہ سرکشی کرتا رہا اور شرک میں مبتلا رہا۔	〃

Marfat.com

۸ ۶ ۱۰	قرآن میں دین کے تمام بنیادی اصول واضح طور پر سمجھائے گئے ہیں۔	۲۵۴
۹ ۱۱ ع	حضرت موسیٰ کی حضرت خضر سے ملاقات کا مفصل حال۔	۲۵۵
۱۰ ۱ ع	حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کا ذکر جاری ہے۔	۲۵۶
۱۱ ۲ ع	یہود کے تیسرے سوال یعنی ذوالقرنین کے متعلق بیان ہو رہا ہے۔	
۱۲ ۳ ع	توحید خالص سے منکروں کو عذاب الٰہی، مومنین کو جنت الفردوس کی بشارت دی جا رہی ہے کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ حضور سے تصور صالح سیکھو۔	۲۵۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الکہف (۱۸)

۱۲ رکوع ایک سو دس آیات مکی

زمانہ نزول:۔ یہ سورۃ مبارکہ حضور کے قیام مکہ کے آخری دور میں (جو سن ۵ نبوی اور سن ۱۰ نبوی کے درمیان تھا) نازل ہوئی۔ اہل مکہ اصحاب کہف، قصہ حضرت خضر اور ذوالقرنین کے واقعات سے لاعلم تھے۔

اس سورۃ کا نام **الکہف** اس لئے رکھا گیا کہ اس کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد اصحاب کہف کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ اس وقت ظلم و ستم اور مزاحمت نے شدت اختیار کرلی تھی اس لئے اس وقت جو مسلمان ستائے جارہے تھے ان کو اصحاب کہف کا قصہ سنایا گیا تاکہ ان کی ہمت بندھے اور انہیں معلوم ہو کہ اہل ایمان اپنا ایمان بچانے کے لئے اس سے پہلے کیا کرچکے ہیں یہ سورۃ مشرکین مکہ کے تین سوالوں کے جواب میں اتری ہے۔ جو انہوں نے رسول پاک سے علم کا امتحان لینے کے لئے اہل کتاب کے مشورے سے آپ کے سامنے پیش کئے تھے۔ صرف اس لئے کہ دیکھیں آپ کے پاس کوئی غیبی ذریعہ علم ہے یا نہیں۔
۱۔ اصحاب کہف کون تھے۔ ۲۔ قصہ خضر کی حقیقت کیا تھی۔ ۳۔ ذوالقرنین کا کیا قصہ ہے۔

اصحاب کہف کے متعلق بتایا گیا ہے وہ توحید کے قائل تھے جس کی دعوت

Marfat.com

قرآن پیش کر رہا ہے۔ ان کی قوم کا رویہ وہی تھا جو کفار قریش کا رویہ تھا اس قصہ سے اہل ایمان کو یہ سبق دیا گیا کہ کفار کا غلبہ چاہے جتنا شدید ہو۔ مومن کو باطل کے آگے سر نہ جھکانا چاہئے۔ بلکہ اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ پھر کفار مکہ کو یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ اصحاب کہف کا قصہ عقیدہ آخرت کی صحت کا ایک ثبوت ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو ایک مدت دراز تک موت کی نیند سلانے کے بعد پھر زندہ کر دیا اسی طرح اس کی قدرت مرنے کے بعد بھی زندہ کر سکتی ہے۔ جسے وہ لوگ ماننے سے انکار کرتے تھے۔

اصحاب کہف کے قصہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ہدایت کرتا ہے کہ ان ظالموں سے کوئی مصالحت نہ کرو اور اپنے غریب ساتھیوں کے مقابلہ میں بڑے بڑے لوگوں کو کوئی اہمیت نہ دو۔ دوسری طرف ان رئیسوں کو نصیحت کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے چند روزہ عیش زندگانی پر خوش نہ ہوں بلکہ ان بھلائیوں کے طالب بنیں جو ابدی اور پائیدار ہیں۔

آگے چل کر قصہ خضر اور موسیٰ کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کی مشیت اللہ ہی جانتا ہے۔ اس کا کارخانہ جن مصلحتوں پر چل رہا ہے وہ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہے اس کو ہم نہیں سمجھ سکے۔ بظاہر جس چیز میں برائی نظر آتی ہے اس میں بھی کوئی خیر کا پہلو مضمر ہوتا ہے۔

اس کے بعد قصہ ذوالقرنین ارشاد ہوتا ہے۔ اس میں یہ سبق دیا جا رہا ہے کہ لوگ چھوٹی چھوٹی سرداریوں پر پھولتے ہیں مگر یہاں پر ذوالقرنین کی مثال دی گئی ہے کہ ذوالقرنین جس کو ہم نے بڑی حکومت عطا کی اور ہر طرح کے وسائل دیئے پھر بھی وہ اپنی حقیقت کو نہ بھولا۔ اور اپنے خالق کے آگے ہمیشہ سر تسلیم خم رکھتا تھا۔

Marfat.com

اور وہ دنیا میں سب سے زیادہ مستحکم دیوار تحفظ بنا کر بھی یہ ہی سمجھتا تھا کہ اصل بھروسہ کے لائق اللہ ہی ہے نہ کہ دیوار ' اللہ کی جب تک مرضی ہے یہ دیوار دشمنوں کو روکتی رہے گی جب اس کی مرضی ہوگی اس دیوار میں رخنوں اور شگافوں کے سوا کچھ نہ رہے گا۔ یہ جوابات دینے کے بعد اللہ تعالیٰ پھر فرمارہا ہے کہ توحید اور آخرت سراسر حق ہیں۔ تمہاری اپنی بھلائی اسی میں ہے کہ انہیں مانو۔ ان کے مطابق اپنی اصلاح کرو۔ خدا کے آگے اپنے آپ کو جوابدہ سمجھتے ہوئے دنیا میں زندگی بسر کرو۔ ایسا نہ کرو گے تو تمہاری زندگی خراب ہوگی اور تمہارا سب کچھ کیا کرایا اکارت ہوجائے گا۔ (تفہیم القرآن)

ع ۱۲/۱۲ دنیا کی ناپائیداری کا ذکر' اصحاب کہف کا بیان

یہ رکوع شروع ہی اس بات سے ہورہا ہے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور یہ کتاب (قرآن) حضور پر نازل فرمائی جس میں کوئی بھی کمی نہیں۔ اس میں بندوں کیلئے تمام اصول و ضوابط موجود ہیں۔ منکرین کو ایک سخت عذاب سے متنبہ کیا جارہا ہے اور ان لوگوں سے یہ کہا جارہا ہے جنہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ایسی گستاخانہ باتیں کرنے والوں کے لئے وعید آئی ہے اللہ تعالیٰ حضور کو تشفی دے رہا ہے کہ آپ ان منکرین کے لئے غم نہ کریں آپ صرف تبلیغ کریں خواہ وہ مانیں یا نہ مانیں یہ ان کی شقاوت قلبی ہے۔ اس کے بعد یہ بتایا جارہا ہے کہ یہ دنیا ایک آزمائش گاہ ہے۔ یہ ناپائیدار ہے اس کی رونقیں کوئی ابدی نہیں ہیں۔ اس کو صرف اس لئے باعث رونق بنایا گیا ہے کہ لوگوں کی آزمائش کی جائے کہ دنیا سے کس کو محبت ہے اور کون اپنے مالک حقیقی سے محبت کرتا ہے۔ اس کے بعد

Marfat.com

اصحاب کہف کا بیان شروع ہو جاتا ہے اصحاب کہف سے ان کی قوم کا اختلاف اللہ کی وحدانیت اور حیات بعد الموت پر تھا۔ آخری آیتوں میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر فرما رہا ہے کہ ان لوگوں کو ہم نے سالہا سال کے لئے ایک غار میں سلا دیا تاکہ وہ معاشرے کے ظلم و ستم سے محفوظ رہیں۔

ع ۲ اصحاب کہف کا قصہ جاری ہے

اس رکوع میں تفصیل سے اصحاب کہف کا قصہ بیان کیا جا رہا ہے یہ چند نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان رکھتے تھے انہوں نے اپنے زمانہ کے جابر و ظالم بادشاہ کے سامنے بڑی جرات کے ساتھ اعلان توحید کیا۔ اللہ نے بادشاہ کے دل میں کچھ ایسا خوف پیدا کیا کہ اس نے قتل کا حکم صادر نہ کیا۔ پھر اصحاب کہف نے سوچا کہ انہیں اب یہ مقام چھوڑ دینا چاہئے اور کسی غار میں روپوش ہو کر اللہ کی عبادت کرنا چاہئے۔ یہ تجویز انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بتائی اور وہ لوگ ایک غار میں پناہ لینے کے لئے چلے گئے۔ یہ نیک خیال بھی ان کے دل میں اللہ ہی کی طرف سے آیا یہ غار ایسا تھا جہاں روشنی و ہوا تو پہنچتی تھی لیکن دھوپ نہ پڑتی تھی اور یہ غار عام راستہ سے الگ تھا۔ وہیں اللہ نے ان کو گہری نیند میں سلا دیا۔ اللہ کی رحمت شامل حال تھی۔

ع ۳ اصحاب کہف کا بیان جاری ہے

اصحاب کہف کی کیفیت غار میں یہ تھی کہ وہ بائیں رہے تھے کروٹ بدلتے تھے حالانکہ وہ سو رہے تھے۔ ان کا کتا پوکھٹ (یعنی غار کے دہانے) پر اپنے دونوں

Marfat.com

ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا۔ اگر کوئی انہیں جھانک کر دیکھتا تو دل پر دہشت بیٹھ جاتی۔ یہ قدرت کی طرف سے انتظام اس لئے تھا کہ لوگ انہیں تماشا نہ بنائیں اور ان کے آرام میں خلل نہ آئے۔ پھر ایک عرصہ دراز کے بعد "ہم نے ان کو اٹھا دیا تاکہ وہ آپس میں پوچھیں ان میں ایک کہنے والے نے کہا کہ تم کتنا (عرصہ) رہے ہو گے؟ وہ بولے ہم ایک دن یا ایک دن سے کم رہے ہونگے۔ (بعض) بولے کہ اللہ کو ہی علم ہے کہ تم کتنی مدت (یہاں) رہے" پھر وہ شہر کی طرف کھانا لینے کے لئے روانہ ہوئے اور اپنے ساتھیوں نے تاکید کی کہ ظالموں سے ہوشیار رہنا کہیں وہ تم کو سنگسار نہ کر دیں اور تم کو اپنے دین پر واپس نہ لائیں۔ وہ اپنے کو چھپانا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ظاہر کرنا چاہتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس بستی کے تمام لوگوں کو ان کے حال سے مطلع کر دیا تاکہ وہ جان لیں کہ تین سو سال بعد یہ لوگ اٹھائے گئے مگر ان کی عمر میں اضافہ نہ ہوا اللہ کا وعدہ حق ہے۔ قیامت میں کوئی شبہ نہیں۔

لوگوں کو یہ فکر تھی کہ معلوم نہیں اصحاب کہف غار میں زندہ ہیں یا انتقال کر گئے لیکن انکے متعلق کسی کو پتہ نہ تھا۔ ان کا حال تو بس اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم تھا۔ اصحاب کہف کا یہ واقعہ اللہ کی قدرت اور حیات بعد الموت کی ایک شہادت ہے۔ لوگ ان کے متعلق قیاس آرائیاں کرتے رہے کہ وہ تین تھے چوتھا ان کا کتا' وہ پانچ تھے چھٹا ان کا کتا' بعض لوگ کہتے تھے کہ وہ سات تھے آٹھواں ان کا کتا' لیکن اللہ رب العزت فرما رہا ہے اے رسول آپ فرما دیجئے کہ ان کی تعداد سے میرا رب ہی خوب واقف ہے۔

۴
۶ ع ۹ رسول اللہ کے واسطے اللہ تعالیٰ کا فرمان 'کافر اور مومن کے صلہ کا ذکر 'انشاء اللہ کہنے کا حکم

اس رکوع میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے یہ فرما رہا ہے کہ آپ کسی کام کے متعلق یہ نہ کہئے کہ میں اسے کل کردوں گا" بلکہ اس طرح فرمایئے کہ "اگر اللہ نے چاہا (یعنی انشاء اللہ کہہ کر) اور جب آپ بھول جائیں تو (یاد آنے پر) اپنے رب کو یاد کرلیا کیجئے" اور (یہ بھی) فرمادیجئے کہ "امید ہے کہ میرا رب مجھے بھلائی کی اس سے قریب تر راہ بتادے" انشاء اللہ کہنا گویا اللہ کی ذات کو اپنے کاموں میں اپنا معاون بنالینا ہے۔ (یہ واقعہ اس وقت ہوا جبکہ یہود نے اصحاب کہف کے متعلق سوال کیا تو حضور نے اللہ پر بھروسہ کرتے فرمادیا کہ کل بتادوں گا۔ اس وقت انشاء اللہ کہنے کا حکم نہ آیا تھا اس لئے آپ نے انشاء اللہ نہ فرمایا۔ آپ سے جو بات پوچھی جاتی تھی اللہ آپ پر وحی کے ذریعہ واضح فرماتا تھا۔ اس دفعہ ایسا واقعہ ہونے پر جبرائیل پندرہ دن تک نہ آئے اس سے آپ کو رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی موقعہ پر یہ آیت نازل فرمائی جو اس رکوع کی پہلی آیت ہے۔) اس رکوع میں امت کیلئے اور بھی ہدایات ہیں جو اصحاب کہف کے واقعہ سے وابستہ ہیں۔ اصحاب کہف کے متعلق برابر یہود کج بحثیاں لگاتے رہتے تھے۔ ان کی باتوں کا اللہ تعالیٰ نے جواب دے دیا جو واقعہ کی صداقت اور رسول کی شہادت کیلئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے قلب کی تسلین 'روح کی تشفی 'وحی الٰہی سے ہے۔ امت کیلئے اس میں اشارہ ہے کہ کفار کے فریب میں نہ آئیں اور دولت و طاقت 'ثروت کے غرور میں آکر اللہ کے مجرم نہ بنیں ورنہ کہیں پناہ نہ ہوگی۔ البتہ جو لوگ اللہ کا ڈر اپنے دل میں رکھتے ہیں وہ خسارہ میں نہیں رہتے اور انہیں اپنے حسن عمل

Marfat.com

کا بدلہ ضرور ملتا ہے۔

ع ۵ ۱۲ ۱۷ دو شخصوں کی مثال دے کر یہ بتایا گیا کہ مغرور ساتھی کو کیا سزا ملی مومن اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والے کو کیا صلہ ملا یہ ایک انگور کے باغ کی مثال دیکر بیان کی گئی ہے

اس رکوع میں یہ ذہن نشین کروایا جارہا ہے کہ کافر خواہ کتنا ہی سخت ہو لیکن مومن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اصل دولت ایمان ہے۔ دنیا کی بے ثباتی کفرو تکبر کی بدانجامی کی مثال کو سمجھایا گیا ہے اور ایمان و تقویٰ کی شان کا بیان ذہن نشین کروایا جارہا ہے انگور کے باغ کا مفصل بیان اس رکوع میں قرآن شریف کی تفسیر میں پڑھیں لیکن اتنا بتانا یہاں پر ضروری ہے کہ دو شخصوں کو اللہ تعالیٰ نے دو باغ دیئے جو کافر تھا اس نے غرور کیا اور اس نے سوچا کہ میں ایمان لا کر کیا کروں۔ مجھ کو تو دنیا میں ہی دولت مل گئی تو دوسرے جہان میں بھی ضرور سب کچھ ملے گا۔ لہٰذا یہ سوچ کر وہ تکبر میں غرق ہو گیا اس نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ہر بات پسند ہے۔ جبھی تو اس نے تمام دولت دنیا ہی میں دے دی اسی طرح وہ اپنے یہاں بھی دے گا۔ اللہ کو اگر میری حرکات ناپسند ہوتیں تو وہ دنیا میں کیوں دیتا۔ یہ سوچ سب سے بڑا ظلم ہے اور یہ ہی کافر کی سوچ ہے اور اسی لئے عذاب الٰہی اس پر نازل ہوتا ہے۔ تباہی اور بربادی ان کی قسمت میں ہے لیکن اس کے برعکس مومن اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے سرفراز کرتا ہے۔

Marfat.com

ع ۱۸/۶ دین اسلام کی بنیادی تعلیم 'توحید اور آخرت پر مبنی ہے اور آخرت کی کامیابی سچی کامیابی ہے

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے یوں فرماتا ہے کہ "آپ ان لوگوں سے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کر دیجئے" کہ جس طرح پانی اور مٹی کی قوت نمو کے ملنے سے سبزہ لہلہا اٹھتا ہے اور چند ہی دنوں میں یہ خشک ہو جاتا ہے اور پھر سوکھ کر چورا چورا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دنیا کی رونقوں کا حال ہے۔ چند دن کی دلفریبی کے بعد اس کا بھی یہ ہی انجام ہوتا ہے۔ اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ مال اور اولاد جاہ و مسرت یہ سب چیزیں صرف دنیاوی زندگی کی زینت ہیں۔ دراصل حقیقی سرمایہ حیات تو نیکیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ثواب میں گنی جائیں گی یہ ہی سب سے بڑی دولت ہے۔ یہ ہی آخرت کی سچی کامیابی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کی وہ تمام نشانیاں بیان فرما دیجئے جو آیت ۴۷ میں عملی طور پر بیان کی گئی ہیں۔ جب ان لوگوں کو یہ عملی نشانیاں قیامت کی معلوم ہو جائیں گی اور وہ قیامت کی نشانیاں دیکھ لیں گے پھر ان کے سامنے نامہ اعمال کھول کر رکھ دیئے جائیں گے۔ اس وقت اپنے گناہوں کی فہرستوں کو دیکھ کر ہر شخص خوف زدہ ہو گا اور یہ بھی سمجھ لے گا کہ ہر شخص کو اس کے کئے کی سزا ملے گی کسی پر ظلم نہ ہو گا اور کسی کو زیادہ سزا نہ ملے گی۔

ع ۱۸/۷ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مسجود ملائکہ بنایا' انبیاء کی کثیر جماعت کو ہدایت کیلئے بھیجا' لیکن انسان ہمیشہ سرکشی کرتا رہا اور سرکشی میں مبتلا رہا

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف بتایا ہے کہ انسان نے اپنے

ملائکہ کا مسجود بنایا اور اتنی بڑی عظمت عطا کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا وہ جنات میں سے تھا۔ پس اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔" کیا یہ مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتنی عنایات کے باوجود انسان اپنے خدا کی نافرمانی کرے اور اللہ کے شریک ٹھہرا کر گناہگار کی صف میں شامل ہو۔ جن کو یہ لوگ اپنا ہمدرد اور غمگسار سمجھتے تھے۔ وہ کوئی کام نہ آئیں گے اور ایسے لوگوں کے لئے جہنم کی وعید آئی ہے۔

ع ۸ ۶ قرآن میں دین کے تمام بنیادی اصول واضح طور پر سمجھائے گئے ہیں

قرآن شریف میں اسلام کے تمام بنیادی اصول واضح انداز سے ہر طرح سمجھائے گئے۔ اس سے قبل رسولوں نے تبلیغ کی۔ نیک عمل پر بشارتیں دیں۔ لیکن جو لوگ نہ ماننے والے تھے انہوں نے نہ مانا اور جھگڑتے ہی رہے ان کی ضدوں نے ان کو ہر طرح کی ہدایت سے محروم کردیا۔ انسان بڑا ناعاقبت اندیش واقع ہوا ہے جو اپنا فائدہ نقصان ہی کو نہیں پہچان سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے ہدایت کیلئے رسول بھیجے اور ان پر وحی نازل فرمائی ورنہ رسول بھیجنے کا منشاء صرف لوگوں کی فرمائشیں پوری کرنے کا تو نہیں تھا۔ بلکہ اس کا مطلب تو یہ تھا کہ لوگ بری باتوں سے دور رہیں اور حق کو سمجھیں۔ لیکن جب لوگوں نے ہدایت قبول نہیں کی پھر ان لوگوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا اور پھر اللہ نے بھی ان کے قلوب پر پردے ڈال دیئے اور ان کے دل سخت ہوگئے۔ لیکن پھر بھی ان کی فوری گرفت نہ ہوئی بلکہ ان کو مہلت دی گئی کہ شاید ان کو عقل آجائے اور وہ اپنے

Marfat.com

گناہوں کی معافی طلب کرلیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے رحمت والا ہے۔ کیں وہ بستیاں جن میں لوگ کفر سے باز نہ آئے انھ کو ایک وقت مقررہ پر تباہ و برباد کریں۔

ع ۹ ۱۱ ۲۱ حضرت موسیٰ کی حضرت خضر سے ملاقات کا مفصل حال

سورۃ الکہف میں بہت سی ایسی باتیں بتائی گئی ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ زندگی ایسی گزارو جس میں بھلائی کی طلب ہو اسی سلسلہ میں اس رکوع میں حضرت موسیٰ کی حضرت خضر سے ملاقات کے بارے میں یوں فرمایا ہے کہ روایت ہے کہ کسی نے حضرت موسیٰ سے پوچھا کہ سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ہوں۔ خدا نے حضرت موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے ملنے اور علم حاصل کرنے کی غرض سے سفر کا عزم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ دو دریاؤں کے ملنے کے قریب اس کا مقام ہے (یعنی وہ وہاں رہتا ہے) تم تلی ہوئی مچھلی ساتھ رکھو جہاں (یہ) گم ہو جائے وہیں وہ شخص تم کو مل جائے گا۔

حضرت موسیٰ کا اپنے شاگرد حضرت یوشع بن نون کے ساتھ برابر سفر و بیداری رکھنا اور پھر ایک جگہ پر اس بھنی ہوئی مچھلی کا غائب ہونے کا ذکر اور پھر حضرت موسیٰ کا حضرت خضر سے ملنا اور اسی علم کی جس کے وہ خواہاں تھے حاصل کرنے کی جستجو میں ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ (حضرت خضر) انہوں نے فرمایا کہ اے موسیٰ راستہ میں بہت سے معاملے ایسے آئیں گے جو بظاہر اصول شریعت سے ٹکرائیں گے اس پر تم صبر نہ کرسکو گے لیکن حضرت موسیٰ نے وعدہ کیا کہ میں کسی بات کے بیچ میں نہ بولوں گا۔ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ حضرت خضر نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو

اتباع میں خاموشی شرط ہے۔ اور اس طرح حضرت خضر نے پہلا سبق دیا۔

ع ۱۰ ۱۲ ۱ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کا ذکر جاری ہے

اس رکوع میں بہت تفصیل سے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے سفر کا حال بیان کیا گیا کہ حضرت خضر کے کشتی میں سوراخ کرنے' ایک بے گناہ بچے کو قتل کرنے اور ایک گرتی ہوئی دیوار کو بنانے کا ذکر اس قدر مفصل دیا گیا ہے کہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ جب یہ سارے منظر حضرت موسیٰ کے سامنے آتے رہے تو وہ سخت بے چینی اور اضطراب کے تحت سوال کر بیٹھے۔ حضرت خضر نے ان کی ہر بات کا جواب مفصل طور پر دیا لیکن پھر انہوں نے اپنے ساتھ رکھنے سے منع فرمایا اور کہا کہ میرا اور آپ کا اختلاف ہے۔ اس لئے اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے۔ اس قصہ کو قرآن شریف کی تفسیر میں پڑھیں۔ کہ حضرت خضر نے کشتی کے بارے میں لڑکے کے بارے میں اور دیوار بنانے کے بارے میں حضرت موسیٰ کو کیا جواب دیا۔ اس رکوع میں اصحاب کہف اور موسیٰ و خضر کا واقعہ ختم ہوتا ہے۔ اب یہود کے تیسرے سوال کا جواب آگے آرہا ہے۔ (اس رکوع کی چار آیات **سبحن** الذی پارہ ۱۵ میں ہیں باقی آٹھ آیات قال الم پارہ ۱۶ میں ہیں)

ع ۱۱ ۱۵ ۲ یہود کے تیسرے سوال یعنی ذوالقرنین کے متعلق بیان ہو رہا ہے

فرمایا جارہا ہے کہ "(اے رسول یہ لوگ) آپ سے ذوالقرنین کے متعلق دریافت کرتے ہیں تو آپ فرما دیجئے کہ میں تمہارے سامنے اس کا ذکر بھی (کتاب

Marfat.com

اللہ سے ہی) پڑھ کر سناتا ہوں۔

اب اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ "ہم نے زمانہ قدیم میں ایک نیک مرد جس کو یہود کے یہاں ذوالقرنین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا اس کو زمین پر تسلط دیا اور ایک بڑی حکومت عطا کی اور اس کو ہر طرح کے وسائل دیئے" اب اس کا قصہ قرآن پاک میں یوں بتایا گیا ہے کہ وہ شخص ایک منصوبہ کے تحت مغرب کی جانب روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ غروب آفتاب کی جانب پہنچا تو اس نے سورج کو سیاہ رنگ کے پانی میں ڈوبتا ہوا پایا جہاں پر ایک قوم کو آباد پایا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ذوالقرنین تجھ کو اختیار ہے کہ تو ان کو تکلیف پہنچا یا ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ ذوالقرنین نے علی الاعلان کہا کہ جو ظلم اور بدکاری کو اپنا شعار بنائے گا ہم اس کو ضرور سزا دیں گے۔ اور جب وہ اپنے رب کے پاس لوٹے گا تو وہاں بھی عذاب میں مبتلا ہوگا۔ پھر اس مرد نیک مومن نے مشرقی ممالک میں جانے کا ارادہ کیا اور اس نے منزل کی راہ لی۔ یہاں تک کہ وہ طلوع آفتاب کے مقام پر پہنچا وہاں پر اس نے ایسی قوم کو دیکھا جو بغیر گھر بنائے ہوئے رہتی تھی اس مقام پر کوئی درخت یا جھاڑی سایہ کرنے کے لئے نہیں تھی۔

یہ تمام مسافرت ذوالقرنین نے اللہ کے علم سے طے کی ہر ناممکن چیز کو اللہ ہی ممکن بناتا ہے۔ پھر اس نے ایک اور منزل کی راہ لی۔ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو وہاں پر ایک ایسی قوم دیکھی جو کوئی بات سمجھ نہ سکتے تھے۔ ان کی زبان بھی مختلف تھی اور [illegible] بھی۔ لیکن پھر بھی ان کی التجا کو ذوالقرنین نے سمجھا انہوں نے پھر اس کو بیان کیا اے ذوالقرنین یاجوج ماجوج نے ملک میں فساد مچا رکھا ہے [illegible]

آپ کو کچھ محصول کے طور پر رقم مقرر کردیں تاکہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنادیں تاکہ ہم ان کی غارت گری اور لوٹ مار سے محفوظ ہوجائیں۔ اس پر ذوالقرنین نے جواب دیا کہ مجھے تمہاری دولت کی ضرورت نہیں ہے مجھے میرے رب نے بہت کچھ بخشا ہے۔ البتہ تم بھی محنت کرو اور میں بھی اس کار خیر میں تمہاری مدد کروں گا اور ان کے درمیان ایک بڑی مستحکم دیوار بنادوں گا۔ جاؤ زمین سے لوہا کھودو اور اس کے بڑے بڑے ٹکڑے میرے پاس لاؤ' غرض کہ دیوار بننے کا کام شروع ہوگیا۔ لوہا پگھلایا گیا اور پھر اس پگھلے ہوئے لوہے کی آہنی دیوار بنائی گئی۔ اب وہ ایک ایسی دیوار بن گئی کہ یاجوج ماجوج نہ تو اس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکتے تھے۔ اس طرح اللہ کی رحمت سے ایک فتنہ کا سدباب ہوگیا۔ اللہ کے حکم سے جب تک اس کو منظور ہے دیوار قائم رہے گی اور جب اس کا حکم ہوگا یہ دیوار ختم ہوجائے گی۔ جب یہ دیوار ٹوٹ جائے گی تو یاجوج ماجوج لہروں کی طرح لوگوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یہ سب کام قریب قیامت ہوگا اور صور پھونکا جائے گا۔ سب لوگ میدان حشر میں جمع ہونگے۔ اس دن دوزخ ان کافروں کے سامنے ہوگی جن کی آنکھوں پر پردہ غفلت پڑا ہوا تھا جن کے کان بہرے تھے اور وہ اپنی ضد و جہالت کی وجہ سے کسی نصیحت کو قبول نہ کرتے تھے۔

۱۳

ع ۲ **وحید خالص سے منکروں کو عذاب الٰہی' مومنین کو جنت الفردوس کی بشارت دی جارہی ہے' کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ' تصور سے تصور صالح سیکھو**

یہ سورۃ الکہف کا آخری رکوع ہے۔ اس میں بتایا جارہا ہے کہ یہود برابر رسول اللہ سے سوال کرنے پر تلے ہوئے ہیں [illegible] حق کی تلقین کررہے ہیں لیکن

وہ اپنی ضد پر ہی قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ بار بار اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ آپ ان منکرین حق کو بتا دیں کہ جنہوں نے پروردگار کی آیتوں سے اور اس (اللہ) کے روبرو حاضر ہونے سے انکار کیا پس ان کے تمام اعمال اکارت ہو جائیں گے۔ اور ان کے لئے صرف جہنم ہی ان کے دنیاوی اعمال کا بدلہ ہے۔ کیونکہ ہمیشہ انہوں نے ہماری آیتوں کا مذاق بنایا اور ہمارے رسولوں کی تکذیب کی لہٰذا وہ اعمال کے اعتبار سے بہت ہی خسارہ میں رہے۔ لیکن ان کے برعکس جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کی مہمان نوازی کیلئے فردوس کے باغ منتظر ہیں اللہ تعالیٰ کی تعریف کیلئے اگر سمندروں کا پانی بھی سیاہی بن جائے تب بھی اس کی تعریف لکھنے کے لئے سمندروں کی روشنائی ختم ہو جائے گی لیکن پروردگار کی حمد و ثناء ختم نہ ہوگی۔ آخری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "آپ فرما دیجئے' میرا پروردگار ایک یکتا' یگانہ ہے میں توحید خالص میں ہوں۔ (یوں تو) میں بھی تم جیسا ایک بشر ہوں (بشری کیفیات مجھ پر بھی طاری ہوتی ہے۔ بشری ہدایت دینے کیلئے بھیجا گیا ہوں البتہ میرا باطن میری روح اللہ سے قریب ہے اس کی ذات مجھے علوم حقہ اور معرفت قدسیہ سے نوازتی ہے۔ اس کی عبادت کرتا ہوں۔ اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ مجھ پر وحی آتی ہے۔ میری تمام تبلیغ کا خلاصہ یہ ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ پس جس کو اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے (تصور صالح اور حضوری کے ساتھ عبادت کرے) اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

(یہ لوگ تصور صالح اور حضوری کے ساتھ عبادت کرتے ہیں اللہ ان کی عبادت قبول فرماتا ہے اور رحمتوں سے نوازتا ہے)

منزل ۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ مریم (۱۹)

چھ رکوع اٹھانوے آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ مریم	۲۶۱
۱ ع ۱	حضرت زکریا کی دعا اور حضرت یحییٰ کی ولادت۔	۲۶۴
۲ ع ۵	حضرت مریم سے بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ کا پیدا ہونا لوگوں کی انگشت نمائی کرنا' اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ کا اپنی والدہ کی عصمت کی گواہی دینا۔	۲۶۵
۲ ع ۱۰	حضرت ابراہیم کا آذر کو بتوں کی پوجا سے منع کرنا اس کا ناراض ہو کر حضرت کو گھر سے نکال دینا حضرت ابراہیم کا ان سے اور ان کے بتوں سے جدا ہونا حضرت ابراہیم کی اولاد کو نبوت ملنے کا تذکرہ۔	۲۶۶
۴ ع ۱۵	حضرت موسیٰ' حضرت ہارون' حضرت اسماعیل حضرت ادریس اور حضرت نوح' حضرت ابراہیم حضرت اسرائیل (یعقوب) کی فضیلت وپاکیزگی کا بیان۔	〃
۵ ع ۱۷	مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا برحق ہے متقین کو نجات اور کافروں کو عذاب ملنے کا بیان۔	۲۶۷
۶ ع ۱۶	فطری طور پر شیطان اور کافر کے تعلق کا بیان "اللہ کے کوئی بیٹا ہے اس قسم کے کفر کے کلمات کا بیان۔	۲۶۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ مریم (۱۹)

چھ رکوع اٹھانوے آیات مکی

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ حضرت مریم کا تذکرہ اس سورۃ میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور اس سورۃ کو آپ کے نام نامی سے موسوم کیا گیا ہے۔ ابتدائے اسلام میں جب مسلمانوں پر اہل مکہ کا ظلم و ستم حد سے زیادہ بڑھ گیا تو آنحضرت کے حکم سے کچھ مسلمان حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ لیکن کفار نے ان کو وہاں بھی چین نہ لینے دیا۔ وہ نجاشی کے دربار میں پہنچے۔ (نجاشی حبشہ کا بادشاہ تھا اور عیسائی مذہب کا پیروکار تھا) اور مسلمانوں کی شکایت کی۔ اور یہ کہا کہ مسلمان حضرت عیسیٰ کے متعلق جو عقیدہ رکھتے ہیں وہ ان سے معلوم کیا جائے ان کا خیال تھا کہ مسلمان اپنا عقیدہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں بیان کریں گے تو نجاشی انہیں ملک بدر کر دے گا۔ لیکن جب نجاشی کے حکم پر حضرت جعفر نے سورۃ مریم کے دوسرے رکوع کی آیات تلاوت فرمائیں تو نجاشی پر رقت طاری ہو گئی۔ اس نے ایک تنکا اٹھا کر کہا کہ حقیقت مسیح جو قرآن میں بیان کی گئی ہے۔ اس میں اس تنکے کے برابر بھی زیادہ اور کوئی بات نہیں۔ اس طرح کفار کی یہ چال بھی ناکام رہی۔

اس سورۃ کے پہلے رکوع میں حضرت زکریا کی اس دعا کا بیان ہے جو آپ نے ایک وارث کے ولادت کے بارے میں دربار خداوندی میں فرمائی۔ پھر اللہ

Marfat.com

اس دعا کو قبول کرنا' حضرت یحییٰ کی ولادت کی بشارت دینا (زکریا) آپ کا اور آپ کی اہلیہ عرومہ کا متعجب ہو کر یہ کہنا کہ ہم عمر کی اس منزل سے گزر چکے ہیں جو اولاد پیدا ہونے والی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ایسا کرنا میرے لئے مشکل نہیں۔ ایسا ہی ہوگا۔

حضرت یحییٰ کی نیک خصلات اور تقویٰ کا تذکرہ اور اللہ کی طرف سے ان پر سلامتی کا تذکرہ پہلے رکوع ہی میں کیا گیا ہے۔

دوسرے رکوع میں حضرت مریم کا عبادت گاہ بیت المقدس میں شرقی جانب کمرہ میں محو عبادت ہونا' اور اس وقت حضرت جبرائیل کا بصورت انسان ایک دم سامنے آجانا۔ حضرت مریم کا ڈرنا' جس پر حضرت جبرائیل کا آپ کو ایک بیٹے کی ولادت کی بشارت دینا۔ اس پر سخت متعجب ہو کر حضرت مریم کا فرمانا کہ میں کنواری اور پاکباز ہوں میرے اولاد کس طرح پیدا ہوگی اس پر حضرت جبرائیل کا فرمانا کہ اللہ کا حکم ایسا ہی ہے اور وہ بغیر باپ کے اولاد پیدا کر دینے پر قادر ہے۔ حضرت مریم کا حاملہ ہونا اور حضرت عیسیٰ کی ولادت ایک کھجور کے درخت کے نیچے چشمہ کا جاری ہونا اور کھجور سے پکی ہوئی کھجوریں گرنا' اس طرح اللہ کی طرف سے حضرت مریم کے لئے خوراک اور پانی کا انتظام ہونا۔ پھر ان تمام باتوں کا ذکر تفصیلاً قرآن حکیم میں آیا ہے۔

طاقت آنے کے بعد حضرت مریم کا اپنے علاقہ اور قوم کے لوگوں میں جانا۔ ان کی گود میں ایک بچہ کو دیکھنا تو لوگوں کا افسوس کرنا اور طعنہ زنی کرنا' حضرت مریم کا (اللہ کے حکم سے) نومولود بچہ کی طرف اشارہ کرنا۔ بچہ کا گود سے حضرت مریم کی عفت اور پاکبازی کی گواہی دینا۔ پھر یہ جواب دینا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اور اللہ نے

مجھ پر برکتوں کی نشانیاں رکھی ہیں دوسرے رکوع کے موضوعات ہیں۔

تیسرے رکوع میں حضرت ابراہیم کا تذکرہ ہے انہوں نے آذر کو بت پرستی سے منع کیا تو اس نے آپ کی بات نہ مانی۔ اس رکوع میں ان کے درمیان گفتگو بیان کی گئی ہے۔ پھر جب حضرت ابراہیم آذر کو چھوڑ کر الگ چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی ولادت سے نوازا اور ان سب کو اپنا نبی بنایا۔ اور اپنی رحمت سے ان پر طرح طرح کی نعمتیں نازل فرمائیں۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ کا ذکر کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ سے کوہ طور پر ہم کلام ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بھائی "ہارون" کی نعمت سے نوازا۔ اس کے بعد حضرت اسمٰعیل (جو رسول اور نبی تھے) کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا کرتے تھے اور اللہ کے بڑے پسندیدہ تھے۔ پھر حضرت ادریس کا ذکر ہے جو بڑے راستباز اور بلند مرتبہ نبی تھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حضرت موسیٰ، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس حضرت نوح، حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب وغیرہ کی اولاد میں کچھ اور لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر کر زار و قطار روتے ہیں۔ لیکن ان ہی کی اولاد میں کچھ ایسے بھی ہیں جو نماز ضائع کرتے ہیں اور خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے رہے۔ سو ان کو اس کی سزا ملے گی۔ سوائے ان کے جنہوں نے توبہ کی ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور وہ جنت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہوں گے۔

فرمایا گیا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کا دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا کوئی ناممکن بات نہیں۔ جس اللہ نے پہلی مرتبہ پیدا کیا۔ وہ دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا کوئی ناممکن بات

Marfat.com

نہیں۔ جس اللہ نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تو وہ دوبارہ بھی زندہ کرکے اٹھا سکتا ہے' نافرمانوں کو آگ میں تپایا جائے گا اور مومنین کو اللہ تعالی اس سے نجات دیگا۔ کفار اور ظالمین دنیا کی آسائشوں مال و متاع پر غرور کرتے ہیں حالانکہ اس قسم کی کئی قومیں تباہ و برباد کردی گئیں جو ظاہری مال و متاع اور زیبائش و آرائش میں ان سے زیادہ تھیں۔ ان لوگوں کو قیامت کے دن پتہ چلے گا۔ کہ کون بہتر ہے۔ اور کون خراب حال۔ آخر میں فرمایا گیا ہے کہ یوم قیامت پرہیزگاروں کو اللہ کے سامنے جمع کیا جائے گا (مکرم و معزز بنا کر) اس دن کفار کو بھی جہنم کی طرف ہانک کرلایا جائے گا اور ان کی کوئی شفاعت نہ ہوگی

کفار کہتے ہیں کہ اللہ کا بیٹا ہے (یعنی حضرت عزیر) یہ انتہائی لغو اور خرافات بات ہے۔ اللہ کے لئے یہ نامناسب ہے کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ غرضیکہ یہ سب قیامت کے دن اللہ کے روبرو پیش ہوں گے۔ جن لوگوں نے نیک عمل کیے ہوں گے ان کے دلوں میں اللہ تعالی ایک دوسرے کے واسطے محبت پیدا کردیگا۔

فرمایا گیا اے پیغمبر! یہ کتاب آپ کی زبان میں نازل کی گئی ہے جو ایک مژدہ ہے۔ پرہیزگاروں کے لئے اور آپ ڈرائیں ان لوگوں کو جو (اسلام کے بارے میں) جھگڑا کرتے ہیں کہ اللہ نے کتنی ایسی قوموں کو ان سے پہلے ہلاک کردیا جن کی اب کوئی آہٹ بھی سنائی نہیں دیتی۔

نوٹ: سورۃ مریم کے ۱۵ع میں سجدہ تلاوت ہے

۱۵ع ۴ حضرت زکریا کی دعا اور حضرت یحیٰی کی ولادت

اس رکوع میں حضرت زکریا کی اس دعا کا ذکر ہے جو انہوں نے اللہ تعالی سے

زیر لب کی تھی وہ بوڑھے ہو چکے ہیں ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا جو ان کا وارث ہوتا۔ اللہ نے ان کی دعا سن لی اور حضرت یحیٰی کی ولادت اور ان کی نبی ہونے کی بشارت دی جو نہایت پاکیزہ نفس اور بہت پرہیز گار تھے۔ جو آپ کے علم و تقویٰ کے وارث بنے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر سلامتی نازل فرمائی۔ پیدائش، وقت انتقال اور روز قیامت ان کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

ع ۲ ۲۵ حضرت مریم سے بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ کا پیدا ہونا۔ لوگوں کی انگشت نمائی کرنا۔ اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ کا اپنی والدہ کی عصمت کی گواہی دینا

اس رکوع میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا ذکر ہے۔ حضرت مریم بیت المقدس میں ایک عبادت گاہ میں مشرقی جانب حجرے میں عبادت کیا کرتی تھیں ایک دن حضرت جبرئیل تشریف لائے اور ان کو بشارت دی کہ ان کے شکم مبارک سے ایک بچہ پیدا ہو گا۔ حضرت مریم نے اس پر تعجب کیا کہ جب نہ انہوں نے شادی کی اور نہ وہ خدانخواستہ بدکار ہیں تو ایسا کیسے ہو گا۔ حضرت جبرائیل نے فرمایا کہ اللہ کے لئے ایسا کرنا ناممکن نہیں۔ اللہ کی مرضی اسی میں ہے۔ چنانچہ آپ کے بغیر مرد سے ایک بچہ پیدا ہوا جب آپ اسے لیکر اپنے قبیلہ میں گئیں تو لوگوں نے انگشت نمائی کی۔ اللہ کے حکم سے گود کا بچہ (حضرت عیسیٰ) نے آپ کی عصمت کی گواہی دی۔ اور یہ کہا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا نبی ہوں۔ اس نے مجھے بابرکت کیا ہے۔ نماز کی ادائیگی اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے اور اپنی ماں کا فرمانبردار بنایا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا واقعہ اسی طرح قرآن پاک میں تفصیل سے دیا گیا ہے۔ اب

Marfat.com

خوامخواہ انہیں اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اس کے کوئی بیٹا نہیں ہے۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ کرلیتا ہے اور فرمادیتا کہ "ہوجا" تو وہ کام ہوجاتا ہے۔ بغیر باپ کے کسی کو پیدا کرنا اس کے لئے مشکل نہیں۔ رسول کو حکم دیا گیا ہے کہ ان گمراہوں کو عذاب سے ڈرائیے آج یہ غفلت میں پڑے ہیں ایمان نہیں لاتے آخر قیامت کے دن میرے سامنے حاضر ہوں گے۔

ع ۳ ۱۰ ۶ حضرت ابراہیم کا آذر کو بتوں کی پوجا سے منع کرنا۔ اس کا ناراض ہو کر حضرت کو گھر سے نکال دینا۔ حضرت ابراہیم کا ان سے اور ان کے بتوں سے جدا ہونا۔ حضرت ابراہیم کی اولاد کو نبوت ملنے کا تذکرہ

اس رکوع میں اہل مکہ سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنے دادا ابراہیم کی پیروی کریں جو ایک خدا کو ماننے والے موحد تھے۔ انہوں نے آذر کو بتوں کی پوجا سے منع کیا تھا جو نہ سن سکتے اور نہ دیکھ سکتے اور نہ کوئی فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے تھے۔ شیطان کی بھی پوجا نہ کریں وہ رحمٰن کا نافرمان ہے۔ اس پر آذر نے حضرت ابراہیم پر غصہ کیا اور اپنے سامنے سے دور ہو جانے کو کہا۔ حضرت ابراہیم ان سے الگ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد عطا کی اور ان سب کو نبوت بھی عطا فرمائی۔ حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب آپ کی اولاد تھے۔

ع ۴ ۱۵ ۴ حضرت موسیٰ ۔ حضرت ہارون۔ حضرت اسماعیل۔ حضرت ادریس اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم ۔ حضرت اسرائیل (یعقوب) کی فضیلت۔ عظمت و پاکیزگی کا ذکر کیا گیا ہے

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت ہارون۔ حضرت

Marfat.com

اسماعیل۔ حضرت نوح۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت اسرائیل (یعقوب) علیہ السلام کی فضیلت و عظمت و پاکیزگی کا مختصراً تذکرہ فرمایا ہے۔ حضورؐ سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپؐ بتا دیجئے کہ حضرت موسیٰ ہمارے برگزیدہ بندے اور نبی مرسل تھے۔ ہم نے ان کو کوہ طور پر داہنی سمت ندا دی اور اپنی راز کی باتیں کرنے کے لئے اپنے نزدیک بلایا۔ پھر فرمایا کہ آپ اسمٰعیل کا ذکر بھی سنا دیجئے کہ وہ وعدہ کے سچے اور نبی مرسل تھے۔ حضرت ادریس کا ذکر بھی فرما دیجئے کہ ہم نے ان کو بلند مقام پر پہنچایا اور وہ نہایت سچے نبی تھے۔ یہ بھی فرما دیں کہ وہ لوگ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔ یہ ہی وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جن پر اللہ نے اپنے پیغمبروں میں سے انعام فرمایا۔ اسی طرح ہم نے حضرت نوح کے ساتھی۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسرائیل کی اولاد میں اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی برگزیدہ کیا۔ جب ان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور زار و قطار روتے ہیں۔

لیکن پھر ان کی جگہ اولاد میں سے ایسے لوگ آئے جو ناخلف تھے جنہوں نے اپنی نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی جن کو اپنی نافرمانی کی سزا ملے گی۔ سوائے ان کے جنہوں نے توبہ کر لی اور تائب ہو گئے۔ جنت کا سدا بہار چمن اور اس کی نعمتیں ان لوگوں کے لئے ہوں گی جو متقی پرہیز گار ہیں۔

پانچواں سجدہ (۵)

ع ۵ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا برحق ہے۔ متقین کی نجات اور کافروں کو عذاب ملنے کا بیان

اس رکوع میں روز قیامت اور عذاب آخرت سے ڈرایا گیا ہے اور یہ بتایا ہا

Marfat.com

رہا ہے کہ چار دن کی زندگی پر ابدی زندگی کی مسرتوں کو قربان نہ کیا جائے' یہ بھی بتا
جا رہا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا برحق ہے۔ اس دن انکار کرنے والوں کو
دوزخ میں ڈالدیا جائے گا اور متقین کو عذاب دوزخ سے نجات دلائی جائے گی۔ یہ
کام اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے۔ لوگ اپنی
پیدائش پر غور کریں۔ (جو اللہ پیدا کر سکتا ہے وہ دوبارہ زندہ بھی کر سکتا ہے) قیامت
کے دن لوگ گروہ در گروہ اللہ کے سامنے لائے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو
جو عذاب کے مستحق ہوں گے دوزخ میں ڈالے گا۔ مومنوں اور متقیوں کو نجات
دی جائے گی۔

کافر لوگ جو اپنی معاشی حالت پر غرور کرتے ہیں اور مسلمانوں کا مذاق
اڑاتے ہیں اس کا پتہ ان کو قیامت کے دن چلے گا کہ کون بہتر حالت میں ہے اور
کون خراب حالت میں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہم ان سے پہلے کتنی
جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو اپنے سامان اور نمود میں ان سے بڑھ کر تھیں"

یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور اپنی مجلس کے
صاحب ثروت و اقتدار لوگوں پر فخر کرتے ہیں لیکن یہ دنیا کی تمام چیزیں کوئی بھی
آخرت میں ان کے کام نہ آئیں گی۔ اور سب چیزیں اللہ کے سامنے ان سے
بیزاری ظاہر کریں گی۔ لیکن اس کے برعکس جو لوگ راہ ہدایت پر ہیں اللہ تعالیٰ ان
کی ہدایت (فہم و بصیرت) بڑھاتا ہے اور وہ لوگ نیکی و ثواب کے لحاظ سے بہترین
اور انجام کار کے لحاظ سے خوب سے خوب تر ہوں گے۔

ع ۶ فطری طور پر شیطان اور کافر کے تعلق کا بیان۔ "اللہ کے کوئی بیٹا ہے" اس قسم کے کفر کے کلمات کا بیان

اس رکوع میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر شیطان کو مسلط کر دیا ہے شیطان اپنی سعی میں لگا ہوا ہے۔ کفار اس کی سنتے ہیں اور وہ ان کو بہکاتا ہے۔ یہ سب اللہ کی طرف سے ڈھیل ہے۔ اور ہر بات حشر کے دن کھل جائے گی شیطان کے بہکائے ہوئے لوگ اپنی بداعمالیوں کی بدولت جہنم میں دھکیل دیے جائیں گے۔ لیکن جو پرہیزگار ہوں گے ان کے لئے نجات ہو گی۔ وہ اللہ کے نزدیک محترم و مکرم ہوں گے۔

کفار یہ کہتے ہیں "کہ اللہ کے کوئی بیٹا ہے" یہ سراسر جھوٹ بلوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "کچھ بعید نہیں کہ اس گستاخی کے باعث آسمان ٹوٹ پڑیں" زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں یعنی اس بات پر کہ انہوں نے اللہ کے اولاد بتائی اللہ کے لئے ایسا کہنا جائز نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ وہ ان باتوں سے پاک ہے۔ قیامت کے دن ساری مخلوق اللہ کے روبرو پیش ہو گی۔ مومنوں کے لئے جنت کی بشارت اور کفار کے لئے سخت وعید ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ طٰہٰ (۲۰)

آٹھ رکوع ایک سو پینتیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ طٰہٰ	۲۷۲
۱ ع ۱۰	حضرت موسیٰ سے اللہ کا کلام کرنا۔ ان کو پیغمبری ملنا اور معجزات کا عطا ہونے کا ذکر۔	۲۷۴
۲ ع ۱۱	حضرت موسیٰ کی دعا اور قبول دعا کا بیان۔ حضرت موسیٰ کی ولادت رضاعت کے ابتدائی ایام کا ذکر۔ فرعون کے اور حضرت موسیٰ کے درمیان مکالمہ۔	۲۷۵
۳ ع ۱۲	حضرت موسیٰ کا دلائل اور معجزات سے فرعون کو قائل کرنا فرعون کا انکار کرنا' فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ کا مقابلہ' جادوگروں کا ایمان لانا فرعون کا ناراض ہونا۔	۲۷۶
۴ ع ۱۳	حضرت موسیٰ کا دریائے نیل پار کرنا۔ فرعون کا اس میں غرق ہونا۔ حضرت موسیٰ کا طور پر جانا' ان کی عدم موجودگی میں بنی اسرائیل کا گائے کی عبادت کا بیان۔	۲۷۷
۵ ع ۱۴	حضرت موسیٰ کا حضرت ہارون سے باز پرس کرنا حضرت موسیٰ کا سامری پر ناراضگی کا اظہار کرنا اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ کو پند نامہ	۲۷۸

عطا فرمانا۔

ع ۶ ۱۱ ۱۵ قیامت کے دن کا حال' کسی کی شفاعت کام نہ آئے گی بجز اس کے ۲۷۹
جس کو اللہ نے اجازت دی' نیک کام کرنے والے اور صاحب ایمان
کو کسی قسم کی فکر نہ ہوگی۔

ع ۷ ۱۳ ۱۶ حضرت آدم کو ابلیس کا بہکانا' حضرت حوّا اور حضرت آدم کا شجر ۲۸۰
ممنوعہ کا پھل کھالینا' جنت سے زمین پر اترنے کا حکم' شیطان
اور انسان میں دائمی دشمنی قائم ہونا' نیک و بد اعمال جزا و سزا
قائم ہونے کا ذکر۔ فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ابلیس کا
انکار کرنا۔

ع ۸ ۱۰ تاکید نماز' ہدایت یافتہ کون ہیں' مومن یا منکر۔ ۲۸۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ طٰہٰ (۲۰)

آٹھ رکوع ایک سو پینتیس آیات مکی

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہو چکی تھی جب حضرت عمر (حالت کفر میں) ایک دن غصہ کے عالم میں ننگی تلوار کھینچے نعوذ باللہ حضور صلعم کے قتل کے ارادہ سے جا رہے تھے۔ راستہ میں ان کے ایک دوست ملے انہوں نے حضرت عمر سے دریافت کیا کہ اے عمر خیر تو ہے آج کدھر کا ارادہ ہے۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ ان کا ارادہ محمدؐ کے قتل کا ہے اور وہ اس طرف جا رہے ہیں۔ ان کے دوست نے کہا کہ اے عمر! پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ تمہاری بہن اور تمہارا بہنوئی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں حضرت عمر فوراً پلٹے اور اپنی بہن کے گھر گئے اور اپنے بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا۔ جب بہن مزاحم ہوئیں تو ان کو بھی مارا اور ان کا سر پھوٹ گیا۔ خون کا فوارہ بہہ نکلا یہ دیکھ کر کچھ ہمدردی پیدا ہوئی۔ اور غصہ کم ہوا تو بہن سے کہا کہ آخر تم کیا پڑھ رہی تھیں۔ مجھے بھی دکھاؤ۔ بہن نے کہا کہ تم پہلے غسل کرو پھر اس کلام کو پڑھ سکو گے۔ آپ نے غسل کیا اور پھر بہن نے سورۃ طٰہٰ کی پہلی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ دل پر اثر ہوا اور ان کی دنیا ہی بدل گئی۔ فوراً حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرنے کا اعلان فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر کے قبول اسلام سے پہلے یہ سورۃ مبارکہ نازل ہو چکی تھی۔

اس زمانہ میں مسلمانوں پر آزمائش کا وقت گزر رہا تھا۔ اسلام اور مسلمانوں

Marfat.com

و ہر طرف سے زبردست مخالفت اور دباؤ کا سامنا تھا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ؐ کو تسلی دی کہ آپ غمگین نہ ہوں۔ یقیناً" اسلام پھیلے گا اور آپ کامیاب رہیں گے۔ جس طرح حضرت موسیٰ نے جب تبلیغ شروع کی اور فرعون کو اس کے دربار میں للکارا۔ تو اس نے آپ کو جادوگر گردانا اور اپنے ساحروں کے ذریعہ شکست دینے کا مظاہرہ کیا۔ لیکن جب جادوگر خود مسلمان ہو گئے تو فرعون نے حضرت موسیٰ کو پکڑنے کے لئے ان کا تعاقب کیا۔

دریائے نیل میں حضرت موسیٰ معہ اپنے بنی اسرائیلوں کے دریا پار کر کے نکل گئے اور جب فرعون دریا میں اترا تو وہ خود مع لشکر دریا میں ڈوب گیا۔ لیکن فرعون کے جسم کو اللہ نے عبرت کے لئے محفوظ رکھا۔

حضرت موسیٰ کا واقعہ بیان فرما کر حضور پاک کو بتایا گیا ہے کہ اللہ نے جس طرح موسیٰ کو محفوظ رکھا اور ان کی قوم کو بچالیا اس طرح آپ ؐ کو اور آپ کی قوم کو بھی بچالیا جائے گا۔ اور کامیابی آپ ہی کی ہوگی۔

آخری آیات میں حضرت آدم کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے جنت میں ان کا رہنا اور باوجود منع کرنے کے اس درخت ممنوعہ سے پھل کھالینا۔ پھر نادم ہونا۔ اور اللہ کا ان کو زمین پر بھیجنا۔

ان کو زمین پر قیام کا حکم فرمانا۔ آدم کی اولاد اور شیطان میں دشمنی کا پیدا ہونا ۔ جیسے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی یہ فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ اپنی غلطیوں پر نادم ہوتے ہیں اور اللہ کی بتائی ہوئی راہ ہدایت پر گامزن رہتے ہیں وہ لوگ بدنصیب نہیں ہونگے۔ البتہ جو اس کی راہ ہدایت سے روگردانی کریں گے ان کو قیامت میں اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔ وہ لوگ ہونگے اور ان پر عذاب ہوگا۔

سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے اور دن و رات کے مخصوص لمحات میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کا حکم مسلمانوں کیلئے بھی دیا گیا ہے۔

۱۰ع حضرت موسیٰ سے اللہ کا کلام کرنا' ان کو پیغمبری ملنا اور معجزات کا عطا ہونے کا ذکر

جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لئے یہ قرآن نصیحت ہے۔ اللہ نے اس کتاب کو اتارا ہے جو خالق زمین و آسمان ہے اور جو بے حد مہربان ہے اس رکوع میں حضرت موسیٰ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ ایک درخت کے قریب جس سے چمک پیدا ہو رہی تھی یہ گمان کر کے یہ شاید یہاں آگ ہو گی پہنچے تو صدا آئی کہ میں تیرا رب پروردگار ہوں۔ اے موسیٰ آپ وادی مقدس طویٰ میں ہیں۔ آپ اپنے جوتے اتار دیں میں نے آپ کو اپنی نبوت کیلئے چن لیا ہے۔ میں رب ہوں میرے سواء کوئی معبود نہیں پس آپ میری عبادت کریں اور میرے لئے نماز پڑھیں۔

آیت نمبر ۱۰ میں یوں ہے کہ "جب انہوں نے ایک آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو۔ میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔ شاید میں تمہارے لئے ایک شعلہ لے آؤں اگر آگ تک نہ پہنچ سکا تو آگ کے قریب پہنچ کر ہی راستہ پالوں۔" (اور مجھے منزل مقصود کی طرف رہنمائی مل جائے) (در حقیقت یہ آگ نہ تھی بلکہ اللہ کا نور تھا)

حضرت موسیٰ سے اللہ نے دریافت فرمایا کہ اے موسیٰ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے حضرت موسیٰ نے جواباً" یہ فرمایا یہ میرا عصاء ہے جس سے میں مختلف کام لیتا

Marfat.com

ہوں اللہ کا حکم ہوا کہ اس کو زمین پر ڈال دیجئے۔ عصا زمین پر ڈالتے ہی وہ سانپ بن گیا حکم ہوا کہ اس کو پکڑ لیں یہ پھر عصا بن جائے گا۔ اللہ کے حکم سے آپ کو ید بیضا کا معجزہ بھی عطا ہوا۔ پھر حکم ہوا کہ اپنی بغل میں اپنا ہاتھ دباؤ وہ بغیر کسی بیماری کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا یہ دوسری نشانی ہوئی یہ سب اس لئے ہے کہ تاکہ ہم تم کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔ ساتھ ہی آپ کو فرعون کے دربار میں جانے اور اس کو سرکشی سے منع کرنے کا حکم بھی صادر فرمایا گیا۔ اذھب الی فرعون انہ طغٰی (آپ جائیے فرعون کے پاس وہ بہت مغرور ہے۔)

ع ۲ حضرت موسیٰ کی دعا اور قبول دعا کا بیان، حضرت موسیٰ کی ولادت، رضاعت کے ابتدائی ایام کا ذکر، فرعون کے اور حضرت موسیٰ کے درمیان مکالمہ

جب حضرت موسیٰ کو فرعون کے پاس جانے اور حق کی آواز بلند کرنے کا حکم دیا گیا اس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ اے [illegible] ہے کہ میرا سینہ کشادہ کر دے اور میرے کام کو آسان [illegible] کی لکنت کو دور کر دے اور میرے گھر والوں میں سے مجھے [illegible] فرما۔ یعنی میرے بھائی ہارون کو میرے لئے [illegible] تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے مخاطب ہو کے فرمایا اے موسیٰ میں نے (یعنی اللہ نے) اس سے پہلے بھی آپ پر مہربانیاں کی تھیں [illegible] بات الہام کی جس کا الہام مناسب تھا [illegible]

پیرتے دریا میں ڈال دو پھر دریا اس کو کنارے سے لگا دے اور اس کو وہ شخص اٹھالے جو میرا بھی دشمن ہے اور اس کا (یعنی موسیٰ کا) بھی دشمن ہے لیکن میں نے آپ کی حفاظت کی یعنی فرعون اور اس کی بیوی کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی۔ انہوں نے آپ کو پالنے کے لئے اپنے محل میں رکھ لیا۔ پھر میں نے آپ کی ماں کو آپ کی رضاعت کے لئے اسی محل میں پہنچادیا تاکہ وہ آپ کو دیکھ کر اور دودھ پلا کر اپنا دل ٹھنڈا رکھے۔

پھر حکم دیا جارہا ہے کہ آپ اپنے بھائی کے ہمراہ فرعون کے پاس جائیے۔ پہلے اس کو محبت سے سمجھائیے کہ وہ اپنی خدائی سے باز آجائے پھر حضرت موسیٰ اور فرعون کے درمیان جو مکالمہ ہوا اس میں حضرت موسیٰ نے اللہ کی ذات کے علاوہ صفات پر بھی روشنی ڈالی۔ عصاء اور ید بیضا کا معجزہ دکھایا۔ اس کی نظریں تخلیق کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی۔ زمین و آسمان، بارش، زندگی یہ سب اللہ کی قدرت و حکمت ہیں لیکن ایک ذی فہم کے لئے یہ سب اللہ تعالیٰ کا اعجاز ہے پھر آخرت کی طرف بھی فرعون کو متوجہ کیا لیکن اس نے سب کچھ جھٹلایا۔ اور حقیقت سے انکار کیا۔ تفصیل سے تفسیر میں ملاحظہ کریں۔

ع ۳ ۱۲ ۱۳ حضرت موسیٰ کا دلائل اور معجزات سے فرعون کو قائل کرنا، فرعون کا انکار کرنا، فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ کا مقابلہ، جادوگروں کا ایمان لانا، فرعون کا ناراض ہونا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس نے انسان کو اسی زمین کی مٹی سے پیدا کیا اسی میں مرنے کے بعد وہ لوٹایا جائے گا۔ اور روز حشر اس زمین سے دوبارہ زندہ کرکے

نکالا جائے گا۔

جب حضرت موسیٰ نے فرعون کے سامنے توحید الٰہی کے بارے میں عقل و دلائل بیان کر دیئے اور اپنے معجزات بھی دکھلا دیئے مگر اس نے پھر بھی انکار کیا اور کہا کہ یہ سب جادو ہے۔ اس نے تجویز کی کہ ایک دن مقرر کیا جائے جس دن فرعون کے جادوگر اور حضرت موسیٰ دونوں اپنے کمالات دکھائیں۔ بہرحال دن مقرر ہوا۔ جادوگروں نے اپنی رسیاں زمین پر پھینکیں تو وہ سانپ بن کر دوڑنے لگے۔ اللہ کے حکم سے حضرت موسیٰ نے بھی اپنا عصا زمین پر پھینکا جو ایک بڑا اژدھا بن کر ان سانپوں کو کھانے لگا۔ جب جادوگروں نے یہ منظر دیکھا تو وہ اللہ کی عظمت کو پہچان گئے اور فوراً سجدے میں گر گئے۔ اور ایمان لے آئے فرعون اس بات سے بہت ہی ناراض ہوا اور اس نے سخت سزا (ہاتھ پاؤں کاٹ) دینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن ان لوگوں نے اس سے خوف نہ کیا اور وہ لوگ ثابت قدم رہے۔

ع ۱۳ ۱۲ حضرت موسیٰ کا دریائے نیل پار کرنا، فرعون کا اس میں غرق ہونا حضرت موسیٰ کا طور پر جانا، ان کی عدم موجودگی میں بنی اسرائیل کا گائے کی عبادت کرنے کا بیان

اس رکوع میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جب اپنا ارادہ اللہ کے حوالہ کر دیا جائے تو اللہ کی نصرت ساتھ ہوتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی وحی حضرت موسیٰ کی طرف آئی کہ "راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ اور ان کے لئے سمندر میں خشک راستہ بنا لینا" (یعنی اپنے عصا کو پانی پر مارنا ہمارے حکم سے وہ خشکی کا راستہ بن جائے گا) پھر تم کو نہ فرعون کا خوف ہوگا اور نہ ڈوبنے کا۔ اللہ کی رحمت اور

Marfat.com

نصرت تمہارے ساتھ ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے ایسا کیا تو فرعون نے انکا تعاقب کیا حضرت موسیٰ کا قافلہ تو پار نکل گیا لیکن جونہی فرعون اور اس کا لشکر سمندر کے بیچوں بیچ پہنچا سمندر کے پانی نے ان کو غرق کردیا۔

اسرائیلوں کے لئے اللہ کے انعامات، من و سلویٰ کا نزول ہوتا تھا۔ کوہ طور پر حضرت موسیٰ سے اللہ تعالیٰ کلام فرماتا تھا۔ اتنی نوازشات کے بعد بھی بنی اسرائیل سامری کے کہنے میں آکر بچھڑے کی پوجا کرنے لگے۔ حضرت موسیٰ جب کوہ طور سے واپس آئے تو ان کو اپنی قوم پر سخت غصہ آیا انہوں نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل کیا میں نے تم کو نہیں بتایا تھا کہ تمہارے رب نے تم پر طرح طرح کے انعامات دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن تم توحید پر قائم نہیں رہے۔ اور اپنا وعدہ توڑ دیا اور گائے کی پرستش شروع کردی اور یہ بھی نہ سوچا کہ بچھڑا نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نقصان۔

ع ۱۲ **حضرت موسیٰ کا حضرت ہارون سے باز پرس کرنا، حضرت موسیٰ کا سامری پر ناراضگی کا اظہار کرنا، اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ کو پند نامہ عطا فرمانا۔**

جب حضرت موسیٰ کوہ طور سے واپس آئے اور بنی اسرائیل کو بچھڑے کی پرستش کرتے دیکھا تو اپنے بھائی ہارون پر سخت ناراض ہوئے اور ان سے استفسار کیا کہ انہوں نے قوم کو بچھڑے کی پرستش سے منع کیوں نہیں کیا۔ اس پر حضرت ہارون نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرتے تو ان کے درمیان پھوٹ پڑ جاتی۔

پھر حضرت موسیٰ نے سامری سے جواب طلبی کی کہ کس وجہ سے اس نے

Marfat.com

گائے پرستی کا فتنہ کھڑا کیا۔ وہ کہنے لگا کہ اس کے نفس نے اس کو غلط راہ پر ڈال دیا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ نے اس کو اپنے قریب سے ہٹا دیا اور کہا "اچھا جا (دور ہو) تیرے لئے زندگی بھر یہ سزا ہے کہ تو کہا کرے "مجھے ہاتھ مت لگاؤ" (یعنی مجھ سے الگ رہو) دنیا میں اس کو ایک موذی مرض اور قیامت میں عذاب ملنے کی خبر بیان کی۔

اس رکوع سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ایک پند نامہ عنایت فرمایا۔ جو اس کی پیروی نہیں کرے گا اور اس سے روگردانی کرے گا وہ بروز قیامت ایک سخت بوجھ اٹھائے گا۔ اس کے بعد قیامت کا ذکر کیا گیا ہے جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن جو اللہ کے مجرم ہونگے ان کی آنکھیں (خوف کی وجہ سے) نیلی ہونگی وہ آپس میں کہیں گے کہ وہ دنیا میں غالباً دس دن یا صرف ایک دن رہے تھے۔

ع ۱۰ قیامت کے دن کا حال، کسی کی شفاعت کا ... کی بجز اس کے جس کو اللہ نے اجازت دی، نیک کام کرنے والے ... صاحب ایمان کو کسی قسم کی فکر نہ ہوگی

اس رکوع میں قیامت کا حال بیان کیا جا رہا ہے کہ اس دن ... سے لنگر لپھینک دیئے جائیں گے۔ اللہ کے خوف سے ساری آوازیں خاموش ہو جائیں گی کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا سوائے ان لوگوں کے جن کو سفارش کرنے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہوگی وہ لوگ جو اپنے ... ظلم کیا ہے وہ ... اس دن نامراد ہونگے لیکن ایمان والے ... منزل دوم

Marfat.com

والوں کو کوئی غم نہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ حضور صلعم سے فرماتا ہے کہ قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کیجئے جب تک کہ ساری وحی آپ پر پوری طرح نازل نہ ہو چکے (وحی کا یاد کرانا اللہ کے ذمہ ہے صرف سن لینا آپ کا کام ہے)

اے رسول آپ اللہ سے دعا مانگا کریں کہ آپ کا علم زیادہ ہو جائے فورا" ہی حضرت آدم سے عہد لینے کا ذکر آجاتا ہے کہ جب حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا کہ اس درخت کے پاس نہ جائیں حضرت آدم شجر ممنوعہ کے قریب اس لئے نہیں گئے تھے کہ ان کا کوئی مقصد یا ارادہ تھا بلکہ وہ بھول گئے۔ ان میں نافرمانی کا کوئی عزم نہ تھا۔ (حضرت آدم سے لغزش ہوئی وہ ایک بھول تھی جو نیک نیتی پر مبنی تھی قصدا" نہ تھی۔ آج بھی اعمال کی سزا اور جزاء میں نیت ہی کو بڑا دخل ہے)

ع ۱۲ ۱۶ **حضرت آدم کو ابلیس کا بہکانا' حضرت حوا اور حضرت آدم کا شجر ممنوعہ کا پھل کھالینا' جنت سے زمین پر اترنے کا حکم' شیطان اور انسان میں دائمی دشمنی قائم ہونا' نیک اور بد اعمال پر جزا اور سزا قائم ہونے کا ذکر فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم' ابلیس کا انکار کرنا**

اس رکوع میں حضرت آدم کا قصہ جاری ہے۔ حضرت آدم اور حوا کا شیطان کے بہکانے میں آکر شجر ممنوعہ سے پھل کھالینے اور اللہ تعالیٰ کا ان کو زمین پر اترنے کا حکم دیئے جانے کا ذکر ہو رہا ہے۔ شیطان اور انسان میں دائمی دشمنی کا ذکر بھی

ہو رہا ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کو کہا تو سب سجدے میں گر پڑے سوائے ابلیس کے کہ وہ نافرمان نکلا اور اس کو غرور آگیا اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ اے آدم' یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا کھلا دشمن ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہم پیغام نازل فرمائیں گے جو نسل آدم ہدایت پر عمل کرے گی اس کو روز قیامت بدنصیبی سے دور رکھا جائے گا اور جو اللہ کی ہدایت سے منہ پھیرے گا اس دن روز قیامت ان کا جامہ تنگ کردیا جائے گا (وہ مصیبت میں گرفتار ہوں گے) وہ بدنصیب اندھے کرکے اٹھائے جائیں گے۔ جب وہ کہیں گے کہ اے اللہ ہم تو دنیا میں آنکھوں والے تھے اب آپ ہمیں اندھا کرکے کیوں اٹھا رہے ہیں تو ان سے کہا جائے گا کہ اس دنیا میں تم میرے احکامات سے روگردانی کرتے رہے۔ اب یہ اس کی سزا ہے۔ اس سے پیشتر اللہ نے لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے کئی بستیوں کو تباہ و برباد کردیا۔ ان واقعات میں اہل دانش کے لئے عبرت ہے۔

ع ۸ تاکید نماز' ہدایت یافتہ کون ہیں مومن یا منکر

اس رکوع میں یہ بتایا جارہا ہے کہ دنیا مکر و فریب ہے بلا مکر و فریب کے دنیا حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن مسلمانو! یہ یاد رکھو کہ دیانت و امانت میں سکون ہے) اس لئے اے مسلم اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کرو اور خود بھی اس پر قائم رہو مسلمانوں کو حضور کی وساطت سے حکم دیا جارہا ہے کہ دن اور رات میں مقررہ اوقات میں نماز پڑھا کرو اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کیا کرو۔

اس رکوع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں پر عذاب اس

Marfat.com

لئے نازل نہیں فرمایا کہ ان کو مہلت دی گئی ہے کہ رسول اللہ کے حکم پر ایمان لے آئیں اور عذاب قیامت سے بچ جائیں۔

اللہ تعالیٰ بار بار آگاہ کر رہا ہے کہ اگر کافروں کے پاس دنیا کی مال و متاع زیادہ ہے تو مسلمانوں کو اس پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ یہ مال و اسباب تو ان کے لئے آزمائش ہے۔ مسلمانوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے جو کچھ عطا ہو گا وہ اس مال و متاع سے کہیں زیادہ بہتر ہے مسلمانوں کو پرہیز گاری اختیار کرنا چاہئے۔ جس کا انجام بہت بہتر ہے۔ (بروز حشر) ہر شخص اپنے انجام کے لئے منتظر رہے۔ جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ ہدایت یافتہ کون ہیں اور گمراہ کون ہیں۔ دنیا میں یہ فیصلہ ممکن نہیں اس فیصلہ کا بھی وقت مقرر ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الانبیاء (۲۱)

سات رکوع ایک سو بارہ آیات مکی

رکوع فہرست مضامین صفحہ

تعارف سورۃ الانبیاء ۲۸۴

۱ ع جس نے محض حضور کی بشریت پر نظر رکھی وہ ... رسالت او ... انوار ۲۸۶
حق سے محروم رہا قرآن پاک نصیحت والی کتاب ہے جس کو سمجھنے
سے لوگ قاصر ہیں۔

۲ ع ۱۹ ع حق و باطل کی جنگ، حق کی فتح کا ذکر قرآن ایک نصیحت ہے تمام ... ۲
انبیاء پر وحی نازل کی گئی۔

۳ ع ۱۲ ع اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہتا موت ... ۲
برحق ہے۔

۴ ع ۹ ع اللہ کے سوائے جنہوں نے معبود مدد نہیں کر سکتے بروز قیامت ... ۲
عدل قائم ہو گا قرآن ایک نصیحت ہے۔

۵ ع ۵ ع حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کا تذکرہ۔ ۲۸۶

۶ ع انبیاء کرام پر اللہ کے احسانات تکالیف کو ثابت قدمی سے برداشت
کرنے کا تذکرہ۔

۷ ع قیامت کا آنا حق ہے ... وسیلی کا سلسلہ ... ۲
... قوم ... سے ... سے ...

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الانبیاء (۲۱)

سات رکوع ایک سوبارہ آیات مکی

اس سورۃ مبارکہ میں متعدد انبیاء کرام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے حضرت موسیٰ کا پھر حضرت ابراہیم کے متعلق جن کے قلب کو بے شمار انوار و تجلیات کا مظہر بنایا گیا۔ دین کی فہم سے نوازا گیا۔ ان کے لئے ہدایت لی وہ راہیں کھول دی گئیں جن کا اسلام سے خصوصی تعلق ہے۔ (حضرت ابراہیم کے بھتیجے) حضرت لوط کی حفاظت کے بارے میں تذکرہ کیا گیا حضرت اسحاق، حضرت اسماعیل اور حضرت یعقوب کا ذکر کیا ہے جن کو اپنی اپنی امتوں کا پیشوا بنایا گیا وہ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے ہدایت کرتے رہے۔ جب صالحین کا ذکر آیا تو اس سلسلہ میں حضرت نوح، داؤد، سلیمان، ایوب، اسماعیل، ادریس، زکریا، مریم اور یحییٰ علیہ السلام کے واقعات کی طرف اشارہ کرکے یہ ذہن نشین کرایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو ہر طرح اپنی عنایات سے نوازتا رہتا ہے۔ اور انکو عالم میں برتری دیتا رہتا ہے یہ صالحین کی جماعت ہے جو سب کے سب اپنے رب کی عبادت کرنے والے، اس کے حکم پر چلنے والے ہیں۔

ابتدائے آفرینش سے قیامت تک چشمۂ خیر انبیاء علیہ السلام ہی رہے ہیں۔ انہی کی اتباع پر اخروی زندگی میں راحت و سکون کا وعدہ ہے۔ جنہوں نے ان سے روگردانی کی انہوں نے اللہ سے منہ پھیرا اور سزا کے مستحق ہوئے البتہ آخر دور

Marfat.com

میں خاتم النبیین تشریف لائے جو تمام عالم کے لئے رحمت ہیں جس نے آپ کے دامن کو پکڑا نجات پائی۔ آپ کا دامن رحمت توحید خالص ہے آپ کی محبت ذکر الٰہی ہے۔ جب اہل دنیا کی نظروں سے آخرت پر ایمان اٹھ جاتا ہے اور وہ کسی قیامت یا اس دنیا سے اٹھ جانے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور حساب کتاب یا پرسش یا سزا و جزا پر ایمان نہیں رکھتے کفر و شرک ان کا وطیرہ بن جاتا ہے۔ وہ خدا پر ایمان نہیں لاتے تو ان کی قلبی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کو بے لگام چھوڑ دیتے ہیں۔ کسی اخلاقی اصول کے پابند نہیں رہتے بس اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنا' اپنے خزانے بھرنے اور اقتدار کی ہوس ان کو بے راہ رو اور سرکش بنا دیتی ہے۔ یہ لوگ دوسروں کی عزت کو پامال کرتے ہیں دوسروں کے حقوق برباد کرنے پر تل جاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معاشرہ میں حد درجہ بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

اس سورۃ پاک میں پوری قوت اور اخلاص سے ایسے لوگوں کو بتایا جا رہا ہے کہ ان سے پہلے بھی ایسے ہی لوگ گزر چکے ہیں ان کی ان بداعمالیوں اور زیادتیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی بستیاں تباہ و برباد کر دیں جن کے نشانات آج بھی دوران سفر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس لئے تنبیہہ کی جا رہی ہے کہ لوگ ان باتوں سے باز رہیں ورنہ ان کا حشر بھی ان ہی جیسے لوگوں کی طرح ہو گا۔

اس سورۃ میں توحید باری تعالیٰ کے بارے میں عقلی دلائل بھی دیئے گئے ہیں تاکہ لوگ کفر سے باز آجائیں۔ اس کے علاوہ فرشتوں کے بارے میں صحیح عقیدہ رکھنے کا ذکر بھی ہے۔ فرشتے اللہ کی وہ مخلوق ہیں جو ہر وقت اس کی یاد میں تسبیح اور تقدیس بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ اس سورۃ میں چند جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کی

گیا ہے جن کا حال پہلے لکھا جا چکا ہے ان کی سیرت کا نمونہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ ان کو حق و صداقت کے راستے میں چلنے اور دوسروں کو اس طرف دعوت دینے میں جو مشکلات اور تکالیف آئیں ان کا بھی ذکر اس لئے کر دیا گیا کہ ایمان لانے والے لوگ صبر و استقامت سے کام لیں اور سچائی کے راستے کو اختیار کرنے میں دل برداشتہ نہ ہو جائیں۔

آخر میں فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب (قرآن) وہ شان والی کتاب ہے جس میں دین و دنیا کی کامیابی و کامرانی کے راز پنہاں ہیں۔ اس کتاب پر عمل کرنے سے دین و دنیا دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس پر عمل کرنے کے بعد کسی اور عقلی نظام یا کسی فلسفی کے افکار کی ضرورت نہیں رہتی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضور رحمت اللعالمین ہیں کسی ایک کے نہیں سب کے، تمام عالم کے صرف ایمان شرط ہے۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃ اللعٰلمین

(اے رسول) ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ع جس نے محض حضور کی بشریت پر نظر رکھی وہ اسرار رسالت اور انوار حق سے محروم رہا۔ قرآن پاک نصیحت والی کتاب ہے جس کو سمجھنے سے لوگ قاصر ہیں

یہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں حالانکہ انکی پرسش کا وقت قریب آگیا بات یہ ہے کہ انہوں نے احکام الٰہی کو کھیل سمجھ رکھا ہے۔ اللہ کی نصیحتوں کو غور

سے سنتے ہی نہیں بلکہ اس کا مذاق بناتے ہیں۔

اس رکوع میں یہ بتایا جارہا ہے کہ وہ لوگ حضور پاک کی بشریت پر نظر رکھتے ہیں اور ان کے اسرار رسالت اور انوار حق کو نہیں پہچانتے۔ غفلت کے نشہ میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اور حضور پر غلط شبہات کا اظہار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو یہ نہیں معلوم کہ حضور کا طرہ امتیاز یہ تھا کہ باوجود بشریت ان کا تعلق اللہ سے قائم تھا۔ وہ اللہ کے رسول اور اس کے پیغمبر تھے۔ اس کا (اللہ کا) پیغام لے کر بندوں کے پاس آتے۔ ہر حال میں تبلیغ کرتے اور ہر حال میں اللہ کی نصرت ان کے ساتھ رہتی۔

اس رکوع کے آخر میں یہ بتایا جارہا ہے کہ "بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب (قرآن) نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے۔

۲ ع ۱۹ حق و باطل کی جنگ، حق کی فتح کا ذکر، قرآن ایک نصیحت ہے تمام انبیاء پر وحی نازل کی گئی

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ حق و باطل کی ہمیشہ جنگ ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی لیکن حق غالب ہو کر رہے گا اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے یونہی بلا مقصد پیدا نہیں کیا۔ یہ زمین و آسمان یہ تخلیق کائنات بے معنی نہیں ہے آخرت کے لئے ایک آزمائش گاہ ہے حق کو فتح اس دنیا میں بھی ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بنا رکھا ہے اے رسول ان سے آپ دلیل طلب کریں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو وحی سے نوازا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے بات نہیں کرتے۔ وہ اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم پر کاربند تھے۔ جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کو معبود مانتے ہیں ان کو جہنم کی سزا ملے گی یہ ظالم ہیں۔

منزل ۵

ملتی ہے۔

۳ ع ۱۲ ۲ اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہتا موت برحق ہے

اس رکوع میں بتایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کو سمجھنے کے لئے اس کی تخلیق اور صفات پر غور کرنا ضروری ہے۔ دیکھو کائنات کیسے وجود میں آئی اللہ تعالیٰ نے چاند' سورج' رات' دن کو تخلیق کیا ہے۔ غور کرو کہ سب اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں۔ پھر فرمایا جارہا ہے کہ ہم نے (یعنی اللہ نے) اس سے قبل بھی کسی بشر کو ہمیشگی کی زندگی نہیں بخشی۔ ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور پھر تم سب کو ہماری طرف واپس آنا ہے۔ انسان بہت جلد باز ہے اور اسی جلد بازی کی وجہ سے کہتا ہے کہ قیامت کب آئے گی ان کے پاس وہ آئے گی اور ناگہانی طور پر آئے گی پھر وہ اسے روک نہ سکیں گے۔ اور ان کا کوئی مدد گار نہ ہوگا۔ قیامت وقت بتا کر نہیں آتی۔ اس سے پیشتر بھی یہ لوگ پیغمبروں کے ساتھ تمسخر کرتے رہتے تھے۔ آخر کار عذاب نے ان کو گھیر لیا

۴ ع ۹ اللہ کے سوا جھوٹے معبود مدد نہیں کرسکتے بروز قیامت میزان عدل قائم ہوگا قرآن ایک نصیحت ہے

اس رکوع میں منکرین الٰہی سے کہا جارہا ہے کہ ان کے جھوٹے الٰہ ان کی کوئی مدد نہ کرسکیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصے تک ان کو ڈھیل دے کر خوشحال اور باعزت رکھا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حق پر ہیں۔ اگر اللہ چاہتا

تو ان پر عذاب نازل کردیتا۔ قیامت کے دن میزان وعدل قائم ہوگی اور ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔ حضرت موسیٰ و ہارون کو بھی کتاب عطا کی تھی مگر یہ قرآن نصیحت والی اور بابرکت کتاب ہے۔

ع ۵ حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کا تذکرہ

حضرت ابراہیم کا توحید کا پیغام دینا' بتوں کو توڑ دینا' پھر ان کا بت پرستوں کے سامنے پیش کیا جانا۔ ان کے ساتھ تفصیلی مکالمہ کرنا

حضرت ابراہیم کا آگ میں پھینکا جانا اور آتش کا سرد ہو جانا' اس طرح اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم کو آگ سے بچالینا تفصیل سے قرآن کی تفسیر میں پڑھیں۔ حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کا ہجرت کرنا' حضرت ابراہیم پر اللہ کا انعام کہ ان کو اسحاق جیسا فرزند اور حضرت یعقوب جیسا پوتا عطا فرمایا۔ جو نماز ادا کرتے زکواۃ ادا کرتے اور اللہ کے فرمانبردار تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط کو اس قوم کی اصلاح کرنے کا حکم دیا جو نہایت گندہ کام کرتے تھے بدکار اور نافرمان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ان گندے لوگوں کے انتقام سے بچالیا۔

ع ۶ انبیائے کرام پر اللہ تعالیٰ کے احسانات' تکالیف کو ثابت قدمی سے برداشت کرنے کا تذکرہ

اس رکوع میں انبیاء کرام حضرت نوح' حضرت داؤد' حضرت سلیمان' حضرت ایوب' حضرت اسماعیل' حضرت ادریس' حضرت ذوالکفل' حضرت یونس اور حضرت زکریا علیہ السلام پر جو احسانات کئے ہیں ان کا تذکرہ کافی تفصیل سے بتایا

Marfat.com

گیا۔ ان انبیائے کرام نے سخت تکالیف اور آزمائش میں وقت گزارا لیکن ہمیشہ اللہ کا ذکر اور شکر ادا کرتے رہے نیز اس کی رحمت کی دعا کرتے رہے ان میں حضرت نوح، حضرت ایوب، حضرت یونس کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے وہ لوگ ہر سختی برداشت کرتے تھے اور اللہ کا شکر ادا کرتے تھے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمائش میں پورا دیکھ کر ان پر اپنی رحمتوں کی بارش کی اور ان کو تمام تکالیف سے نجات دی۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات و کرامات سے چند انبیاء **مثلاً** حضرت داؤد، حضرت سلیمان کو نوازا۔ ہواؤں، پرندوں اور جنوں کو ان کے تابع کردیا۔ ان کو اتنے انعامات دے کر آزمایا حتی کہ وہ آزمائش میں پورے اترے۔ وہ ہمیشہ اللہ کے شکر گزار رہے اور عبادت گزار رہے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو کبھی انعامات، مال و دولت، عزت ثروت دے کر آزماتا ہے کبھی تکالیف میں مبتلا کرکے دیکھتا ہے کہ اس کے شاکر اور صبر کرنے والے اسے تکلیف اور راحت میں یاد کرنے والے بندے کون ہیں؟

ع ۱۹ قیامت کا آنا برحق ہے، مومن کو نیکی کا صلہ کافر کو بدی کا صلہ ملے گا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے

اس رکوع میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی نیکی بشرطیکہ وہ مومن ہو ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ایک عرصہ کے لئے مہلت دی ہے۔ اس کے بعد ان کو اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا پھر بدکار لوگوں کو اپنے اعمال پر افسوس

Marfat.com

ہو گا۔

فرمایا جارہا ہے کہ جنت کے وارث اللہ کے نیک بندے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلعم کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے آپ پر یہ وحی آئی ہے کہ خدا صرف ایک ہے اگر لوگ اسلام کو ماننے کے لئے تیار ہیں تو بہتر ہے ورنہ ان سے آپ فرمادیں کہ میں نے اللہ کا پیغام تم کو پہنچادیا اب ماننا نہ ماننا تمہارا فعل ہے۔ اس کے ذمہ دار تم خود ہو۔

اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ قیامت کا وقت قریب ہے یا دور ہے۔ کیونکہ اللہ کا عذاب یا قیامت تمہارے ماننے نہ ماننے سے نہ دور ہوگی اور نہ ٹل جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الحج (۲۲)

دس رکوع اٹھتر آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الحج	۲۹۴
۱ ع ۱۰	قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ' انسانی تخلیق کے مختلف مراحل۔	۲۹۶
۲ ع ۹	اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پوجنا سخت گمراہی ہے اہل ایمان کیلئے جنت' کفار کے لئے دوزخ رسول کی محبت اللہ کی محبت ہے۔	//
۳ ع ۱۰	مومنین کی حالت کا مختصر بیان مسجد حرام مقامی اور پردیسی سب کے لئے مقام ہدایت ہے۔	۲۹۷
۴ ع ۱۱	مسجد حرام کا ذکر' حج کا ذکر شرک کی ممانعت۔	۲۹۸
۵ ع ۱۲	جانوروں کی قربانی کرنے اور ذبح کرنے کا طریقہ۔	//
۶ ع ۱۳	مسلمانوں کو اپنی مدافعت میں جنگ کا حکم' اقتدار ملنے پر نماز' زکواۃ اور نیکی کا حکم' برائیوں سے بچنے کا حکم عبرت حاصل کرنے کے لئے عاد اور ثمود اور قوم حضرت ابراہیم و حضرت لوط کا ذکر کیا گیا ہے۔	۲۹۹
۷ ع ۱۴	اللہ کا کام ہدایت کرنا ہے' رسول کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے اہل علم کتاب اللہ کو برحق مانتے ہیں۔	۳۰۰

Marfat.com

ع ۸ ۷ ۱۵ ہجرت کرنے والوں اور پھر جہاد میں شہید ہونے والوں یا طبعی موت ۳۰۰
مرنے پر جنت میں داخل ہونے کا بیان۔
ع ۹ ۸ ۱۶ اللہ کی حکمت زمین و آسمان سے ظاہر ہے تلاوت قرآن کفار پر گراں ۳۰۱
گزرتی ہے ان کے لئے دوزخ کی آگ کا وعدہ ہے۔
ع ۱۰ ۶ ۱۸ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں خالق حقیقی کو پہچانو' ۳۰۲
سجدہ کرنے کا حکم عبادت کرنے کا حکم' روزہ' زکواۃ کا حکم۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الحج (۲۲)

دس رکوع اٹھہتر آیات مدنی

اس سورۃ مبارکہ میں حج کے اعلان عام اور اس کے متعلقہ احکامات کا تذکرہ موجود ہے۔ اس لئے اس کو سورۃ الحج کا نام دیا گیا ہے۔ یہ سورۃ مکی اور مدنی آیات کا مجموعہ ہے۔ اس میں وہ آیات ہیں جو مکی دور کے آخری عرصہ میں اور مدنی زندگی کے آغاز میں نازل ہوئیں۔

سورۃ کا آغاز اس عقیدہ کی پختگی کے لئے کیا جارہا ہے کہ "اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو' بے شک قیامت کا زلزلہ ایک عظیم حادثہ ہوگا۔" قیامت بہت ہولناک اور سخت چیز ہے۔ اس لئے اس سے ڈرنا چاہئے اور اس زندگی میں اللہ کی ناراضگی نہیں لینا چاہئے۔

جو لوگ شیطان کے کہنے پر چلیں گے وہ نامراد رہیں گے۔ وقوع قیامت کے بارے میں شک نہیں کرنا چاہئے انسان اپنی زندگی پر غور کرے کہ وہ کس طرح پیدا ہوا' جوان ہوا' پھر بوڑھا ہوگیا۔

جس طرح زمین خشک ہوجاتی ہے۔ پھر بارش سے نرم و تر ہوکر اس میں پودے اور پھول لہلہانے لگتے ہیں۔ تو بالکل اسی طرح اللہ اس امر پر بھی قادر ہے کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ انسان کو زندہ کردے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان' یہودی' ستارہ پرست عیسائی' آتش پرست اور مشرک میں روز قیامت فیصلہ فرمادے گا۔ تو

Marfat.com

جنہوں نے کفر اختیار کیا ہوگا ان کا ٹھکانا دوزخ اور اہل ایمان کے لئے جنت ہوگی۔

حضرت ابراہیم کو تعمیر کعبہ کا حکم دیا گیا اور اس کو طواف اور قیام و سجود کا گھر قرار دیا گیا۔ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ حج اور طواف و عبادت کے لئے آیا کریں (مقررہ دنوں میں) اور اللہ کا ذکر کیا کریں۔ ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ اس گھر کو نجاست سے پاک رکھیں اور اس کی تعظیم کریں۔ اور جانوروں کو اللہ کی راہ میں خانہ کعبہ کے قریب ذبح کریں۔

اس سورۃ میں مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت بھی دی گئی ہے اس لئے ان کے ساتھ ظلم کیا گیا ہو یا ان کو ان کے گھروں سے نکالا گیا ہو صرف اس وجہ سے کہ وہ اللہ کو ماننے والے ہیں۔ ساتھ ہی یہ وعدہ بھی فرما دیا گیا کہ اللہ مومنین کی مدد فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے کہ وہ ظالموں کو دفع کرتا ہے تاکہ دنیا میں ظلم اور جبر و غارتگری نہ پھیلنے پائے اس سورۃ میں یہ بھی فرمایا جا رہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مومنین کو زمین پر اقتدار عطا کرے تو ان کا طریقہ یہ ہونا چاہئے کہ وہ نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور اس کا پورا پورا اہتمام کرتے رہیں۔ برے کاموں سے لوگوں کو روکیں اور نیکی کی تلقین کریں۔

رسول صلعم سے فرمایا جا رہا ہے کہ اگر یہ کفار آپ کو جھٹلاتے ہیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی تو کافر لوگ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت لوط اور حضرت موسیٰ کو جھٹلایا کرتے تھے اللہ نے ان کے لئے عذاب نازل فرمایا اور قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ صادر فرما دے گا۔

جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی جہاد کیا قتل ہوئے یا طبعی طور پر وفات پا گئے اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ آخر میں پھر اس بات کا اعادہ کیا

گیا ہے کہ اللہ مومنین کا حامی و مددگار ہے پس نماز ادا کرو زکواۃ دو اور اللہ کے دامن رحمت کو پکڑے رکھو۔

نوٹ: سورۃ حج کے رکوع ۱۲ع۲ میں سجدہ تلاوت ہے' سورۃ الحج کے رکوع ۶ع۱۰ میں عند الشافی سجدہ ہے

۸ع۱ قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ' انسانی تخلیق کے مختلف مراحل

رکوع کے آغاز ہی میں قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ ہے اس کے بعد انسان کی خلقت کے مختلف مراحل' اس کی پیدائش' جوانی اور پھر بڑھاپے کا بیان ہے۔ اس کے بعد قیامت آنے اور اللہ تعالیٰ کا مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھانے کا ذکر ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر یقین نہیں رکھتے وہ بغیر کسی دلیل علم یا روشن کتاب کے یہ بات کج بحثی کی بناء پر کہتے ہیں۔ منکرین کو قیامت کے دن جلا دینے والی آگ کا عذاب ہو گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اتنا شدید عذاب ان کی غلط بیانی اور کج بحثیوں کی بناء پر ملے گا ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا۔ اگر دنیا میں عمل صالح کو سمجھا ہوتا تو آج یہ دن کیوں دیکھنا پڑتا۔ (جیسا بوؤ گے ویسا ہی کاٹو گے)

۹ع۲ اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا کسی اور کو پوجنا سخت گمراہی ہے' اہل ایمان کے لئے جنت' کفار کے لئے دوزخ' رسول کی محبت اللہ کی محبت ہے

گذشتہ رکوع کا مضمون جاری ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کو کوئی

نقصان پہنچتا ہے تو وہ اسلام سے برگشتہ ہو جاتے ہیں (ایسے لوگ اپنی عاقبت برباد کر لیتے ہیں۔ جو لوگ اللہ کے سواء غیر اللہ کو پوجتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی فائدہ۔ وہ انتہائی گمراہی میں مبتلا ہیں جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی دنیا اور آخرت دونوں جگہوں پر مدد فرمائے گا جس نے اللہ کے حبیب کا دامن پکڑا' ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چلا انشاء اللہ اس کی بخشش ہو گی کیونکہ تمام فہم اور تمام انوار کا سرچشمہ ذات سرکار دو عالم ہے آپ ہی کے فرمان پر یقین کا نام ایمان ہے۔ آپ ہی کی محبت آپ ہی کے اتباع سے اللہ ملتا ہے۔ جس نے آپ کو نہ سمجھا سرچشمہ ہدایت کھو بیٹھا۔ قیامت کے دن اہل ایمان یہودی' ستارہ پرست عیسائی' آتش پرست اور مشرک میں اللہ تعالیٰ ضرور فیصلہ فرما دے گا۔ کفار کے لئے آتشیں جہنم کھولتا ہوا پانی اور مارنے کے لئے لوہے کے گرز ہونگے۔

پہلا سجدہ (۶۱)

۴ع مومنین کی حالت کا مختصر بیان' مسجد حرام مقامی اور پردیسی سب کے لئے مقام ہدایت ہے

اس رکوع میں ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے جنت اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ ہے۔ یہ وہ نیک لوگ ہیں جو کلمہ طیبہ کو سمجھتے ہیں۔ رسول پاکؐ سے اللہ کا رستہ پاتے ہیں ہدایت یافتہ ہیں۔ جو لوگ اللہ کی راہ اختیار کرتے ہیں وہی استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ اب فرمایا جا رہا ہے کہ مسجد حرام مقامی اور پردیسی سب کے لئے یکساں ہے۔ اگر کوئی مسجد حرام جانے سے روکے تو اسکے

لئے بھی دردناک عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "بے شک وہ لوگ کافر ہیں (جو لوگوں کو) اللہ کی راہ سے اور اس مسجد حرام (میں داخل ہونے) سے روکتے ہیں جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے یکساں (قابل احترام) بنایا ہے۔ خواہ وہ وہاں کا رہنے والا ہو یا باہر سے آنے والا۔ اور جو اس میں کج روی کا ناحق ارادہ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

ع ۸ مسجد حرام کا ذکر، حج کا ذکر، شرک کی ممانعت

اس رکوع میں یہ بتایا جارہا ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کی جگہ اللہ نے مقرر کردی اور اس حکم کا ذکر بھی ہورہا ہے کہ حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ وہ اسی خاص جگہ پر خانہ کعبہ تعمیر کرائیں اس کو شرک سے پاک کریں اور لوگوں میں اعلان کردیں کہ لوگ حج و طواف کے لئے سوار یا پیدل آئیں اور قربانی ادا کریں اس رکوع میں مناسک حج کا ذکر کیا گیا ہے نیز خانہ کعبہ کی تعظیم و احترام کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے شرک کی ممانعت کی گئی ہے۔

ع ۹ جانوروں کی قربانی کرنے اور ذبح کرنے کا طریقہ

اس رکوع میں جانوروں کی قربانی کرنے اور ذبح کرنے کا طریقہ بتایا جارہا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قربانی کے گوشت کو خود بھی کھاؤ اور فقیروں کو بھی دو۔

اللہ تعالیٰ نے ہر امت کے واسطے قربانی کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا چاہئے۔ اللہ کے آگے سر جھکانا چاہئے اور اس کے حکم کو بجالانا چاہئے۔ انکساری اختیار کرنے والوں صبر کرنے والوں اور اللہ کا ذکر سن

Marfat.com

کرڈرنے والوں' نماز کو صحیح طریقے سے ادا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مژدہ ہے۔ اس کے بعد فوراً" اس کا ذکر کیا گیا ہے کہ قربانی کرنے کے بعد اس گوشت میں سے غرباء و مساکین کا حصہ نکالنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احسان کرنے والوں کو بشارت اور خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کفار کے مکروہ فریب سے محفوظ فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ دھوکہ باز اور احسان فراموش کو دوست نہیں رکھتا۔

ع ۶ ۱۳ مسلمانوں کو اپنی مدافعت میں جنگ کا حکم' اقتدار ملنے پر نماز' زکواۃ اور نیکی کا حکم' برائیوں سے بچنے کا حکم' عبرت حاصل کرنے کے لئے عاد و ثمود اور قوم حضرت ابراہیم و حضرت لوط کا ذکر کیا گیا ہے

اس رکوع کے شروع ہی میں مسلمانوں کو اپنی مدافعت میں کفار سے جنگ کرنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ اہل ایمان والوں کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس کے دین کی حمایت کرتا ہے بے شک اللہ زبردست ہے اور وہ اس پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ایمان والوں کی مدد اس لئے فرمائے گا تاکہ ظلم حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے اور وسعت اختیار نہ کرے۔

ایمان والوں کو بتایا جارہا ہے کہ اگر اللہ انہیں زمین پر اقتدار عطا کرے تو وہ نماز اور زکواۃ کو قائم کریں اور نیکی کا حکم دیں اور بدی کو روکیں۔

اس کے بعد قوم عاد و ثمود نیز حضرت ابراہیم و حضرت لوط کی امتوں کی بربادی کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے کہ وہ ظلم کرتی تھیں اور راہ حق پر آنے سے بھی

اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو پھر اللہ نے عذاب سے ان کو پکڑ لیا۔

ع ۷ اللہ کا کام ہدایت کرنا ہے رسول کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے اہل علم کتاب اللہ کو برحق مانتے ہیں

اس رکوع میں پہلی آیت ہی میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ " آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو میں تم کو صاف اور (واضح طور پر برے اعمال کے نتائج سے) ڈرانے والا ہوں (تم کو نیکی کی طرف بلاتا ہوں تمہارے فائدے کے لئے) پس جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک کام کرنے لگے ان کے لئے مغفرت اور باعزت روزی ہے۔ جبکہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والے دوزخی ہیں۔ شیطان دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو راہ راست کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بدنصیب لوگ ہیں۔ ایسے لوگ رسوا کن عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔

ع ۸ ہجرت کرنے والوں اور پھر جہاد میں شہید ہونے والوں یا طبعی موت مرنے پر جنت میں داخل ہونے کا بیان

جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر جہاد میں شہید (قتل) ہوئے یا طبعی موت مرے ان کو اللہ تعالیٰ باعزت روزی دیگا اور جنت میں داخل کرے گا یہ اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا جس طرح اللہ تعالیٰ رات کے بعد دن ظاہر کرتا ہے یہ اس کی حکمت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند و برحق ہے۔ جو لوگ اس کے علاوہ کسی اور کو

پوجتے ہیں وہ باطل طریقہ پر ہیں اللہ ہی ہے جو پانی سے خشک زمین کو سرسبز و شاداب کرتا ہے۔ وہ زمین و آسمانوں' اور ان میں جو کچھ ہے سب سے باخبر ہے۔ اللہ بے نیاز اور بے پرواہ اور تعریف کے لائق ہے۔

ع ۹ اللہ کی حکمت زمین و آسمان سے ظاہر ہے تلاوت قرآن کفار پر گراں گزرتی ہے ان کے لئے دوزخ کی آگ کا وعدہ ہے

اس کی قدرت کی نشانیاں آشکارا ہیں۔ یہ انسان پر اس کی کرم فرمائیاں ہیں ۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے پھر بھی لوگ اس کے سوا دوسروں کی بندگی کرتے ہیں۔ اس کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اس کی تکذیب حق اور کفران نعمت کا بدلہ سوائے دوزخ کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

اس رکوع کا آغاز زمین و آسمان کے اندر اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کے ظاہر ہونے کا ذکر ہے۔ کس طرح کشتی سمندر میں چلتی ہے۔ زمین و آسمان الگ الگ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ موت و زندگی سب اسی کے اختیار میں ہے۔ انسان کو اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہئے تھا شکر گزاری یہ ہی تھی کہ اپنے خالق کی اس کے بتائے ہوئے طریقہ پر عبادت کرتا' سب انبیاء نے ایک اللہ کی عبادت سکھائی طریقہ مختلف ہے۔ اگر اس کے باوجود ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں تو وہ ان کی کوتاہی عقل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے "آپ (ان کو) اپنے رب کی طرف بلاتے ہیں بلاشبہ آپ ہی صحیح ہدایت پر ہیں۔"

قرآن کی تلاوت کفار پر گراں گزرتی ہے۔ ان کے لئے دوزخ کی آگ کا وعدہ ہے۔

ع ۱۰ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں، خالق حقیقی کو پہچانو! سجدہ کرنے کا حکم، عبادت کرنے کا، نماز، زکواۃ کا حکم

گمراہ انسانوں نے اپنے پیدا کرنے والے کی قدر نہ جانی اور خالق حقیقی کو پہچان نہ سکے۔ اللہ کے سواء نہ کوئی لائق عبادت ہے نہ ہی کسی میں کوئی طاقت ہے جو ایک مکھی تک پیدا کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کو خالق نہ سمجھنا کیسی نادانی اور جہل ہے۔

اس رکوع کا آغاز ہی توحید کے ذکر سے کیا جارہا ہے افسوس کہ یہ گمراہ لوگ خالق حقیقی کو نہیں پہنچانتے۔ اس کے بعد فوراً" یہ بتایا جارہا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور سجدہ کرنے کا حکم دیا جارہا ہے کہ (اے ایمان والو! تم رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکیاں کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ"

مسلمانوں کو دین ابراہیمی کی پیروی کرنے کی تاکید کی جارہی ہے انہوں نے ہی ایمان والوں کا نام مسلم رکھا۔ مسلمانو! حق کے علمبردار بن جاؤ، صحیح طور پر نماز پڑھا کرو، زکواۃ دیا کرو اللہ کے دامن رحمت کو مضبوطی سے پکڑ لو، وہی تمہارا کار ساز اور مدد کرنے والا ہے۔

(سجدہ عند الشافعی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ المومنون (۲۳)

چھ رکوع ایک سو اٹھارہ آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ المومنون	۳۰۴
۱ ع ۱۲	مومن کے اوصاف کا ذکر، جنت الفردوس کا وعدہ انسانی خلقت کے مختلف مراحل کا ذکر۔	۳۰۵
۲ ع ۴	قوم نوح کا سرکشی اختیار کرنا، قوم نوح پر عذاب نازل ہونا۔	۳۰۶
۳ ع ۱۸	قوم نوح کے بعد والی قوم کا کفر کرنا مرنے کے بعد زندہ ہونے سے انکار سب کی تباہی اور بربادی کا ذکر۔	۳۰۷
۴ ع ۱۲	تمام ادیان حق اسلام ہی کی کڑیاں ہیں سب کا دین اسلام ہی رہا سب امتیں رسول اللہ کی ہی امتیں ہیں سب پیغمبروں نے یہی تعلیم دی۔	۳۰۸
۵ ع ۱۵	اقوام عالم کو اللہ کی قدرت و حکمت کی طرف متوجہ کرنے کا ذکر اللہ کا کوئی شریک نہیں بیٹا نہ ہونے کا ذکر۔	۳۰۹
۶ ع ۲۶	شیطان سے بچنے اور آفت و مصیبت سے بچنے کی دعا جو مومنوں کو بتائی جا رہی ہے عمل صالح اور اخلاق حمیدہ کی ترغیب کا بیان۔	۳۱۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ المومنون (۲۳)

چھ رکوع ایک سو اٹھارہ آیات مکی

اس سورۃ مبارکہ کا آغاز ان اوصاف حمیدہ سے ہو رہا ہے جن کے حامل فلاح اخروی حاصل کریں گے۔ اور جنت الفردوس کے مستحق ہونگے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں اللہ کے ہو کر اسی کی طرف لگے رہتے ہیں یقیناً" ایمان والے اپنی مراد کو پہنچے یہ ہی وہ لوگ ہیں جو پوری توجہ اور آداب کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں جو بے ہودہ اور لغو باتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں زکواۃ ادا کرتے ہیں' اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہیں' اپنے عہد اور وعدے کو پورا کرتے ہیں اور امانت کی پاسداری کرتے ہیں۔

اس سورۃ میں انسان کی خلقت کے مختلف مراحل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان مراحل سے گزر کر انسان پیدا ہوتا ہے اور مختلف قسم کی خوبیاں' اوصاف اور قابلیتیں لے کر دنیا میں آتا ہے اس کے بعد انسان اپنی زندگی کے اختتام کو پہنچتا ہے اور آخر موت اسے آلیتی ہے جو اللہ انسان کی خلقت پر قادر ہے وہ موت کے بعد پھر دوبارہ اسے زندہ کرے گا۔ (اور اسکے نیک و بد اعمال کا حساب کتاب ہوگا)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ انسانوں پر اپنی نعمتوں کے پیدا کرنے کا ذکر فرماتا ہے۔ کہ اس نے سات آسمان بنائے۔ آسمان سے پانی اتارا اور زمین سے مختلف اقسام کے پھل پیدا کئے۔ اس ذات باحکمت نے انسانوں کے لئے مویشی پیدا کئے جن سے

Marfat.com

دودھ کے علاوہ دیگر فائدے بھی ہیں۔

اس سورۃ میں حضرت نوح کی قوم کی ہلاکت کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر قوموں کا حال بھی بیان کیا گیا ہے۔ جو حضرت نوح کے بعد دنیا میں وارد ہوئیں۔ وہ قومیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے سے انکار کرتی تھیں اور شر کرتی تھیں ان کے تذکرہ کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا یقین کریں اس طرح یکے بعد دیگرے پیغمبر آتے رہے لیکن ان کے لوگ ان کو جھٹلاتے رہے آخر وہ قومیں فنا ہوتی گئیں یہاں تک کہ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون کا زمانہ آگیا لیکن ان کی قوموں نے بھی ان کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر عذاب آیا تو وہ مایوس ہو گئے۔

آخر میں یہ سورۃ مبارکہ اس دعا پر ختم ہوتی ہے کہ اے پروردگار (میری امت کو) بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

ع ۱ مومن کے اوصاف کا ذکر، جنت الفردوس کا وعدہ، انسانی خلقت کے مختلف مراحل کا ذکر

اس رکوع کا آغاز مومنین کے اوصاف کے بیان سے ہو رہا ہے اور مومنین اور مفلحین کے چند صفات بیان ہوئے اور بعض وہ امور جو ہمیشہ مومن کے پیش نظر رہتے ہیں۔

۱۔ خشوع و خضوع سے نماز پڑھنا ۲۔ باطل اور لغو باتوں سے دور رہنا ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا ۴۔ امانت اور عہد کی حفاظت کرنا ۵۔ حرام سے بچنا اللہ کی خشیت سے ڈرتے رہنا ۶۔ اللہ تعالیٰ کی ہر بات پر یقین رکھنا ۷۔ شرک سے بچنا ۸۔ [illegible]

منزل ۵

Marfat.com

طرف لوٹ کر جانا اور مر کر دوبارہ زندہ ہونا۔

مومن ان تمام باتوں کا خیال رکھتا ہے پھر ان کو اس کے بدلہ میں جنت الفردوس کا وارث بنایا جائے گا۔

اس کے بعد انسان کی خلقت کے مختلف مراحل کا ذکر کیا گیا ہے پھر رکوع کے اختتام میں ان انعامات کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے انسانوں کو عطا فرمائے ہیں۔ آسمان سے پانی برسانے کا ذکر اور پھر اسی بارش سے باغ اور پھل وغیرہ اگانے کا ذکر' اسی پانی سے زمین میں روئیدگی پیدا کی' پھر زیتون کے درخت کا ذکر جو عجیب صفات کا حامل ہے۔ اور انسان کی بے شمار ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ خشکی میں چوپائے اور تمام انواع و اقسام کی چیزیں جو ان گنت ہیں یہ سب انسانوں کے لئے رحمت ہی تو ہیں۔

رکوع ۲ قوم نوح کا سرکشی اختیار کرنا اور قوم نوح پر عذاب نازل ہونا

حضرت نوح کی دعوت و تبلیغ اور ان کی قوم نے ان کی قدر نہ کی پھر حضرت نوح کا ان کے لئے عذاب نازل کرنے کی دعا کرنے کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے قوم نوح پر سیلاب کا عذاب نازل کیا مگر جو ایماندار لوگ تھے ان کے لئے حضرت نوح نے کشتی بنائی جس پر سب سوار ہو گئے اور سیلاب سے محفوظ رہے۔

اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے بڑی عبرت رکھی ہے ایمان والے طوفان سے محفوظ رہے لیکن منکرین غرقاب ہو گئے اس طوفان کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری قوم پیدا کر دی اور نسل انسانی دوبارہ جاری ہو گئی۔

(منزل ۴)

Marfat.com

ع ۳ قوم نوح کے بعد والی قوم کا کفر کرنا' مرنے کے بعد زندہ ہونے سے انکار' سب کی تباہی اور بربادی کا ذکر

اس رکوع میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جب قوم نوح کی بربادی کے بعد قوم (قوم عاد و ثمود) آئیں تو انہوں نے بھی شرک اختیار کیا ان کے سرداروں نے اپنے پیغمبروں کا کہنا نہ مانا۔ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا مذاق اڑایا۔ اس دنیاوی زندگی کو کافی سمجھا آخر کار ان پر بھی عذاب آیا اور وہ بھی برباد ہوگئے یہاں تک کہ کئی قومیں آتی رہیں اور ان کی ہدایت کیلئے انبیاء مبعوث فرمائے گئے۔ لیکن وہ بھی اپنے انبیاء کو جھٹلاتی رہیں اور عذاب میں مبتلا ہوتی رہیں۔

تیسرے رکوع میں یہ بتایا جارہا ہے کہ (ثمود کے نبی صالح) کی قوم کے سردار جو کافر تھے۔ وہ آخرت کو جھٹلانے والے تھے وہ کہتے تھے کہ یہ نبی کیا جس طرح ہم کھاتے پیتے ہیں اسی طرح وہ بھی کھاتا پیتا ہے یہ تو تمہارا جیسا آدمی ہے۔ اسی طرح کے اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے رہتے تھے۔ ہر قوم جس نے اپنے نبی کی تکذیب کی وہ اپنے وقت پر ہلاک ہوتی ہے پھر ایک مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیاں اور واضح دلیل دیکر بھیجا۔ لیکن ان کے ساتھ بھی ان کی قوم نے وہی سلوک کیا جو پہلے نبیوں کے ساتھ ہوا۔ اور ان کو بھی جھٹلایا گیا۔

سب سے آخر میں حضرت موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا کرنے کا ذکر ہے حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا مختصر حال دیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قدرت کاملہ کی ایک نشانی بنایا۔

Marfat.com

ع ۲ تمام ادیان حق اسلام ہی کی کڑیاں ہیں سب کا دین اسلام ہی رہا سب انبیاء گویا انیں رسول اللہ کی ہی امتیں ہیں اور سب پیغمبروں نے یہ ہی تعلیم دی

اس رکوع میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھایا کرو اور نیک عمل کیا کرو جو تم کرتے ہو میں جانتا ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے ایک ہی دین نازل فرمایا مگر لوگوں نے بعد میں اس دین میں تبدیلی کر کے گروہوں میں تبدیل ہو گئے اور اپنے دین کے ٹکڑے کر ڈالے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے "پس آپ بھی ان کو ایک خاص وقت تک ان کی غفلت میں پڑا رہنے دیجئے" (یعنی اگر وہ اس میں خوش ہیں تو آپ ان کا غم نہ کریں) "بیشک (مومن وہ ہیں) جو اپنے پروردگار کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں۔" جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

جو جتنا دے سکتے ہیں (اللہ کی راہ میں) دیتے رہتے ہیں۔ یہ ہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور وہی ان کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافر کے بارے میں فرما رہا ہے کہ "ان کے دل اس (دین حق) کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اس کے علاوہ ان کے اعمال بد ہیں جو وہ کیا کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اللہ تعالیٰ بار بار فرما رہا ہے کہ " آج کے دن (یعنی قیامت میں) ہماری طرف سے تمہاری کوئی مدد نہ ہوگی جب تم کو ہماری آتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاتے تھے اور سرکشی کرتے تھے۔ اور بے ہودہ بکواس کرتے تھے۔"

منزل ۱۴)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن نازل فرمایا اور اپنے نبی مکرم کو مبعوث فرمایا ہے لیکن لوگ ان کا انکار کرتے ہیں۔ یہ لوگ حق کو ناپسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خوشحالی اور اولاد کی کثرت سے نوازا تو یہ سمجھتے ہیں کہ شاید وہ حق پر ہیں جبھی تو ان پر انعامات کی بارش ہو رہی ہے حالانکہ وہ غلطی پر ہیں دراصل یہ ان کی آزمائش ہے اور ڈھیل دی جا رہی ہے یہ لوگ آخرت سے انکاری اور نصیحت قبول کرنے والے نہیں ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

رکوع ۵ اقوام عالم کو اللہ کی قدرت و حکمت کی طرف متوجہ کرنے کا ذکر اللہ کا کوئی شریک یا بیٹا نہ ہونے کا ذکر

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا مارنے جلانے والا اللہ ہی ہے۔ اسی نے انسانوں کی آنکھیں کان اور دل بنائے اور لوگوں کو زمین کے اطراف میں پھیلا دیا وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور گردش لیل و نہار اسی کے قبضہ میں ہے۔ لیکن لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے اللہ کے وجود سے انکار کرتے ہیں مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے سے انکار کرتے ہیں۔ اگر ان سے سوال کیا جائے کہ یہ زمین آسمان جو کچھ اس میں ہے وہ کس نے بنایا اور کس کی ملکیت ہے تو جواب دیں گے "اللہ تعالیٰ کی ہے تو پھر رسول آپ ان سے دریافت کیجئے کہ پھر تم آخرت کو کیوں نہیں مانتے؟ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے ان کو حق پہنچا دیا (لیکن وہ اپنی ضد پر قائم ہیں) اور بلاشبہ وہ جھوٹے ہیں۔"

اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی شریک ہے اگر اللہ کا کوئی شریک ہوتا تو وہ ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور

Marfat.com

(اس طرح نظام درہم برہم ہو جاتا)

ع ۶ ۲۶ ۶ شیطان سے بچنے اور آفت و مصیبت سے بچنے کی دعا جو مومنوں کو بتائی جارہی ہے عمل صالح اور اخلاق حمیدہ کی ترغیب کا بیان

المومنون کا یہ آخری رکوع ہے اس میں آفت و مصیبت سے بچنے اور شیطان کی چھیڑ چھاڑ سے محفوظ رہنے کی دعا مومنوں کو بتائی جارہی ہے اور اس رکوع میں اللہ کی وحدانیت، اس کی یکتائی، اس کی حکومت اس کی قدرت کا ذکر ہو کر ختم ہو رہا ہے۔

اس رکوع کا آغاز دعاؤں سے ہوتا ہے۔ رسول اور ان کی وساطت سے امت مسلمہ کو یہ آداب سکھائے جارہے ہیں کہ وہ شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لئے دعا کا طریقہ اختیار کریں اور اللہ سے اس کے لئے پناہ طلب کریں۔

قیامت کے وقت جب صور پھونکا جائے گا تو وہ بہت سخت وقت ہوگا۔ لوگوں کے درمیان ساری رشتہ داریاں اور تعلقات ختم ہو جائیں گے کوئی کسی کے کام نہ آئے گا سوائے نیک اعمال کے جو لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے وہ خواہش کریں گے کہ ان کو دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے تو وہ نیک اعمال کریں۔ لیکن ایسا نہ ہو سکے گا وہ عذاب میں جھلستے رہیں گے اور جن کا یہ لوگ مذاق اڑاتے تھے ان پر انعامات ہونگے آخر میں حضور اکرمؐ سے فرمایا جارہا ہے کہ آپ اپنی امت کے لئے دعا فرمایئے کہ "اے میرے رب مجھے بخش اور (مجھ پر) رحم فرما اور تو ہی سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے" منزل ۵)

یہ سورۃ مبارکہ اس دعاء پر ختم ہوا جو سرکار دو عالم کی امت کو سکھائی گئی تا کہ اس کا ورد ان کے لئے دنیوی سرفرازی اور اخروی فلاح دونوں کا ضامن ہو اور ان کے گناہ بخشے جائیں اور ان پر رحم کیا جائے' آمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النور (۲۴)

نور کوع چونسٹھ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ النور	۳۱۴
۱ ع ۲	بدکار مرد و عورت کی خصلت اور بدکاری کی سزائیں۔	۳۱۶
۲ ع ۸	حضرت عائشہؓ پر جھوٹی تہمت لگانے والوں پر عذاب عظیم کی وعید۔	۳۱۷
	حضرت عائشہ کی برات کے بارے میں آیات کا نزول۔	
۳ ع ۹	شیطان کے نقش قدم پر چلنے سے۔ بے حیائی کے کام کرنے سے اور بہتان لگانے کی ممانعت کی گئی ہے۔	"
۴ ع ۱۰	مجلسی و معاشرتی زندگی کے آداب۔ نگاہیں نیچے رکھنے اور پردے کے احکامات کا بیان۔	۳۱۸
۵ ع ۱۱	اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے جس کی روشنی چاروں طرف پھیل رہی ہے	"
۶ ع ۱۲	زمین و آسمان میں چرند پرند اپنے مخصوص طریقوں سے اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ قدرت کی تمام چیزوں میں اللہ کی نشانیاں موجود ہیں۔	۳۱۹
۷ ع ۱۳	مومن اللہ اور رسولؐ کا فرمانبردار۔ اطاعت گذار ہوتا ہے۔ ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ زمین پر حکومت	۳۱۹

Marfat.com

وخلافت عطا فرمائے گا۔

ع ۸ ۱۴ گھروں میں داخل ہونے کے لئے خاص اوقات میں اجازت طلب ۳۲۰
کرنے کا بیان۔

ع ۹ ۱۵ جب رسولؐ اللہ کسی کام کے لئے بلائیں یا کوئی فریضہ سونپیں تو بلا ۳۲۱
اجازت مت جاؤ عام لوگوں کی طرح رسولؐ اللہ کو مخاطب مت کرو۔
ادب ملحوظ رکھا جائے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ النور (۲۴)

نورکوع چونسٹھ آیات مدنی

انسانی زندگی کا اولین اور اہم ترین ادارہ گھر ہے جب تک گھریلو زندگی کو پرسکون و پاکیزہ نہ بنایا جائے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا کہ انسان آرام دہ اور پرسکون زندگی گزارے۔ اس لئے اسلام نے گھریلو زندگی کو بہت اہمت دی ہے اور اس کو خوشگوار' پاکیزہ اور پرسکون گذارنے کے لئے قرآن حکیم نے قوانین و احکامات مقرر فرمائے ہیں اس سورۃ مبارکہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہر مومن مرد اور عورت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دامن عصمت و عفت کو پاک رکھیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اسی ضمن میں پردہ کا حکم بھی فرمایا گیا ہے۔ اور اس کے قواعد و اصول بیان فرمائے گئے ہیں۔ زنا کی مخالفت کرتے ہوئے اسے حرام اور سخت گناہ قرار دیا گیا ہے اس کے فعل کرنے پر حد مقرر کردی گئی ہے جو سو درے (یا سنگسار کرنا) ہے اسی طرح بہتان کو بھی واجب سزا جرم گردانا گیا ہے۔ اور اس کی بھی حد مقرر کردی گئی ہے۔ جو اسی دُرّے ہے۔

لعان اور حد قذف کی صورت اور سزا بھی مقرر کردی گئی ہے۔ اس لئے کہ معصوم اور پاکباز عورتوں پر الزام و اتہام لگانا سخت گناہ ہے۔ اس سورۃ مبارکہ میں اس سازش کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو دشمنان اسلام نے حضور اطہرؐ کی ذاتی عزت پر حملہ کرکے کمینگی اور ضلالت کی انتہا کردی اور حضرت عائشہؓ کی عزت و عفت پر

Marfat.com

بہتان طرازی کی پھران کی صفائی کے لئے قرآن حکیم کی دس آیات نازل ہوئیں۔ (یہ الزام رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے لگایا تھا) اور تہمت لگانے پر اس کے لئے عذاب عظیم کی وعید سنائی گئی ہے۔

اس کے بعد اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو شیطان کے نقش قدم پر چلنے سے منع فرماتے ہوئے مطلع فرمایا کہ جو لوگ اس کے نقش قدم پر چلیں گے ان کو وہ بے حیائی اور برے کاموں کی طرف راغب کرے گا۔

اس سورۃ پاک میں سماجی زندگی کے پاکیزہ اصول بھی بیان کیے گئے ہیں کہ دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت نہ داخل ہونا چاہئے اگر اجازت نہ ملے یا جواب نہ ملے تو واپس آجانا چاہئے۔ مومنوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے اور اپنی عفت کی حفاظت کرنے کے احکامات صادر فرمائے گئے ہیں۔ عورتوں کو اپنے مقامات آرائش اور اپنے حسن کی پردہ پوشی کرنے اور سر کو ڈھانک کر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے عورتوں اور مردوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ جبکہ عورتوں کو اپنے دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں یوں فرماتا ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک طاق میں چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے ایک فانوس میں رکھا ہوا ہو۔ جو ایک ستارہ کے مانند ہے جو موتی کی طرح چمک رہا ہو۔ وہ زیتون کے تیل سے روشن کیا گیا ہو۔ یہ نور ہی نور ہے جس کی روشنی ہر جانب پھیل رہی ہو۔

جبکہ اللہ کا نور ہر جانب پھیل رہا ہے تو پھر ہر شخص کو اس سے فیض حاصل کرنا چاہئے۔ اس نور کو پانے کا ذریعہ اللہ کی یاد ہے اور اس کا وسیلہ سرکار دو عالم نور

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں اتاری ہیں جو حق کو صاف صاف بیان کرتی ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کا ذکر فرمایا ہے کہ اگر وہ (اس کے بندے) ایمان لائیں گے اور اعمال صالح کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں زمین پر خلافت و حکومت عطا کرے گا اور جو لوگ اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کریں گے تو وہ لوگ ناشکرے اور نافرمان ہیں۔

بارگاہ رسالت کے آداب کا بیان کیا گیا ہے۔ رسولؐ کو اس طرح مخاطب نہ کیا جائے جس طرح تمام انسانوں کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ اور جو لوگ رسول اللہؐ کے ادب کا خیال نہیں رکھتے ان کو نقصان پہنچ جانے کی وعید کا بیان کیا گیا ہے۔

۱ع بدکار مرد و عوٰت کی خصلت اور بدکاری کی سزائیں

اس رکوع میں بدکاری کی سزائیں مقرر کی گئی ہیں اور بدکار مرد و عورت کی خصلت بیان کی گئی ہے کہ بدکار مرد بدکار عورت سے شادی کرنا پسند کرتا ہے۔ جبکہ یہ طریقہ اہل اسلام پر حرام ہے۔ نیک و پاک عورتوں پر تہمت لگانے اور پھر اس پر چار گواہ نہ لا سکنے کی سزا مقرر کی گئی ہے جو کہ اسی ۸۰ درے ہے۔ اور ان کی گواہی کسی بھی معاملہ میں قبول نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے نیز "لعان" کا طریقہ کار بھی بیان کیا گیا ہے کہ

اگر خاوند چار مرتبہ اپنی بیوی پر قسم کھا کر تہمت لگائے اور ہر مرتبہ یہ کہے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر وہ جھوٹ کہہ رہا ہو تو اس پر اللہ کی پھٹکار ہو اور عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ اس کا خاوند جھوٹا الزام لگا رہا ہے۔ اور پانچویں

مرتبہ یہ کہے کہ اگر وہ جھوٹی ہو تو اس پر اللہ کی پھٹکار ہو تو اس پر سے حد ٹل جاتی ہے۔

اس رکوع میں زنا کی سزا۔ بازاری مرد عورتوں کا مزاج تہمت لگانے کی سزا اور اپنی بیویوں پر اتہام لگانے کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کی برأت کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔

۳ ع ۱۰ حضرت عائشہؓ پر جھوٹی تہمت لگانے والوں پر عذاب عظیم کی وعید۔ حضرت عائشہ کی برائت کے بارے میں آیات کا نزول

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں کو نازل فرمایا ہے جس کی رو سے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاکدامن ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز ان لوگوں پر سخت گناہ کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ جنھوں نے یہ افواہ پھیلائی یا اس کو آگے بڑھایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو متنبہ کیا کہ اگر وہ ایمان دار ہیں تو آئندہ ایسی قسم کی حرکت نہ کریں۔

۴ ع ۹ شیطان کے نقش قدم پر چلنے سے۔ بے حیائی کے کام کرنے سے اور بہتان لگانے سے ممانعت کی گئی ہے۔

اس رکوع میں شیطان کے نقش قدم پر چلنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ نیز بے حیائی کے کاموں سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جو لوگ پاکدامن عورتوں پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں ان پر پھٹکار ہے اور آخرت میں عذاب عظیم۔ ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے اور پاکدامن عورتیں پاکدامن مردوں کے لئے ہیں۔

Marfat.com

ع ۴ ۸ ۱۰ مجلس و معاشرتی زندگی کے آداب۔ نگاہیں نیچے رکھنے اور پردے کے احکامات کا بیان

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو حکم دے رہا ہے کہ وہ بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل نہ ہوا کریں۔ اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جائیں اور اس کا برا نہ مانیں۔ اس رکوع کی پہلی آیت ہی میں بتایا گیا ہے کہ "

"اے ایمان والو! اپنے گھر کے علاوہ دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم (اس نصیحت کو) یاد رکھو"

مومنین مرد اور عورتوں کو نگاہیں نیچے رکھنے اور پاکدامنی کا حکم دیا گیا ہے نیز پردے کے احکامات صادر فرمائے گئے ہیں۔ (ایام جہالت میں غلامی عام تھی عبداللہ بن ابی منافق اپنی لونڈیوں کو حرامکاری سے دولت کمانے پر مجبور کرتا تھا لونڈیوں نے حضورؐ سے شکایت کی اس پر آیت نازل ہوئی (بحوالہ فیوض القرآن)

"کہ اپنی لونڈیاں جو پاکدامن رہنا چاہتی ہیں ان کو دنیا کے مال و اسباب کے لئے بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ جو انہیں مجبور کرے گا تو اللہ ان کی بے بسی کے بعد (انکو) بخشنے والا ہے۔

ع ۵ ۱۰ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ جس کی روشنی چاروں طرف پھیل رہی ہے۔

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی ذات ایک نور کی مانند ہے جس کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ جو لوگ اس روشنی سے فائدہ اٹھاتے

Marfat.com

احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بامراد ہوں گے۔ جو لوگ نافرمانی کریں اور روگردانی کریں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ رسولؐ کے ذمہ تو صرف احکام پہنچا دینا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان لوگوں کو زمین پر حکومت عطا کرے گا۔ اس کے بعد حکم دیا جا رہا ہے کہ نمازیں پڑھتے رہو اور زکواۃ دیتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور کافروں کا ٹھکانا دوزخ ہے جو بہت برا ٹھکانا ہے۔

ع ۸ ۱۴

گھروں میں داخل ہونے کے لئے خاص اوقات میں اجازت طلب کرنے کا بیان

اس رکوع میں گھروں میں داخلہ کے آداب بیان کیے جا رہے ہیں۔ جو بچے ابھی جوانی کی عمر کو نہیں پہنچے ان کو نماز فجر سے پہلے دوپہر کو کپڑے اتار کر سونے اور نماز عشاء کے بعد کمروں یا گھروں میں بغیر اجازت داخل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں۔ جب وہ سن بلوغ کی حد کو پہنچیں تو ان احکامات پر عمل کریں جو جوانوں کے لئے اس سے قبل بیان کیے گئے ہیں نیز ان رشتہ داروں کا ذکر کیا گیا ہے جن کے گھروں میں تم بغیر اجازت کھا پی سکتے ہو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ جب گھروں میں داخل ہو تو اہل خانہ کے لئے سلامتی کی دعا کرو یعنی سلام کرو۔

اس رکوع میں چند امور جو معاشرہ کو خوشگوار بنانے کے لئے ضروری ہیں ان کا ذکر تفصیلی طور پر کیا گیا ہے تاکہ لوگ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی پابندی کا بھی خیال رکھیں اس سلسلہ میں چند اوقات طلب کرنے کی احتیاط کا

Marfat.com

خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ جو انسان کی روز مرہ کی زندگی میں بہت ضروری ہیں۔

ع ۹ ۱۵ ۶۳ **جب رسول اللہ کسی کام کے لئے بلائیں یا کوئی فریضہ سونپیں تو بلا اجازت مت جاؤ۔ عام لوگوں کی طرح رسولؐ اللہ کو مخاطب مت کرو۔ ادب ملحوظ رکھا جائے۔**

اس رکوع میں بھی اجازت کا مضمون جاری ہے کہ معاشرتی زندگی کی اصلاح اور فرد کی اپنی آزادی کا اس مسئلہ سے گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب رسول اللہؐ مسلمانوں کو کسی کام کے لئے بلائیں یا کوئی فریضہ ان کو سونپیں تو بغیر آپؐ سے اجازت لیے کام کرتے کرتے کھسک نہ جائیں۔ رسول اللہؐ کو مخاطب کرنے کے لئے اس طرح نہ پکاریں جس طرح ایک عام آدمی کو پکارا جاتا ہے بلکہ آپؐ کا خاص ادب ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ جو لوگ رسولؐ کے فرمان کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب کی وعید ہے۔ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اللہ ہی کا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الفرقان (۲۵)

چھ رکوع ستر آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف الفرقان	۳۲۳
۱ ع ۱ تا ۹ ع ۱۶	اللہ کی حکومت میں کوئی شریک نہیں۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر محمدؐ پر نازل فرمائی ہے۔	۳۲۵
۲ ع ۱۰ تا ۱۰	قیامت کو جھٹلانے والوں، باطل خداؤں کو پوجنے والوں کے لئے دردناک عذاب۔ باطل معبود اپنے پوجنے والوں کے خلاف گواہی دیں گے۔	۳۲۶ "
۳ ع ۱ تا ۴ ع ۱	منکرین کا یہ کہنا کہ ان کے سامنے فرشتے کیوں نہ نازل کیے گئے۔ اپنے رب کو خود دیکھ سکنے کی تمنا۔	
۴ ع ۲ تا ۱۰ ع ۲	حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون حضرت نوح اور دیگر انبیاء کی قوم نے ان کی راہوں میں رکاوٹیں ڈالیں اور ان کی تکذیب کی۔ پھر ان قوموں پر عذاب کا ذکر۔ رسولؐ کی تکذیب اور مذاق اڑانے والے پچھلی قوموں سے زیادہ گمراہ ہیں۔	۳۲۷
۵ ع ۳ تا ۱۶ ع ۴	اللہ نے رات دن بنائے۔ بارشوں کے نظام قائم کیے۔ انسان پیدا کیے۔ اس کے باوجود لوگ ناشکرے ہیں۔	"
۶ ع ۱ تا ۱۷ ع ۴	اللہ کے نیک بندوں کے اوصاف۔ ان کو جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری	۳۲۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الفرقان (۲۵)

چھ رکوع ستتر آیات مکی

اس سورۃ کا نام پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ سورۃ کا آغاز بڑے پروقار انداز میں ہو رہا ہے۔ کہ "بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے عبد (محمدؐ) پر قرآن نازل فرمایا۔ (جو حق باطل میں آخری فیصلہ کی کتاب ہے) تاکہ وہ دنیا جہان والوں کو (اللہ کی نافرمانی کے عواقب سے) ڈرانے والے ہوں"

"یہ وہ ذات ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور وہ (جمیع اختیارات کا مالک اور ہر سہارے سے مستغنی ہے) نہ اس نے کسی کو اپنا بیٹا قرار دیا نہ اس کی بادشاہت میں کوئی شریک ہے۔ اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا انسانیت پر سب سے بڑا احسان تھا کہ اس نے اپنے نبی آخرالزمانؐ کو مبعوث فرما کر اپنا کلام نازل فرمایا جو حق و باطل میں تمیز کرنے والا اور آخری فیصلہ کرنے والا "الفرقان" ہے۔

کافروں کے اس قول کی تردید کی جا رہی ہے کہ یہ کتاب رسولؐ نے کسی سے لکھوائی ہے جس میں پرانے زمانے کے لوگوں کے قصے ہیں بلکہ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ رسولؐ کی رسالت کے بارے میں جو اعتراضات کافروں نے کیے ہیں ان کا مدلل جواب دیا گیا ہے فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر باطل خداؤں کی پرستش کرتے ہیں اور جو قیامت کو جھٹلاتے ہیں ان کے لئے

Marfat.com

دردناک عذاب ہے۔ روز قیامت کافروں اور منکروں کے لئے بہت ہی سخت ہو گا۔ پھر وہ لوگ افسوس کریں گے کہ کاش انہوں نے شیطان کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔

نبی کریمؐ کو تسلی دی جارہی ہے اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرنے والا کافی ہے۔ کفار کے اس اعتراض کا کہ قرآن یکبارگی ایک کتاب کی شکل میں نازل کیوں نہیں ہوا۔ جواب دیا جارہا ہے۔ قرآن کو نہ ماننے اور اسے کلام الٰہی نہ سمجھنے پر جہنم کی سزا سے ڈرایا جارہا ہے۔

قوم نوح عاد و ثمود اور اصحاب الرس کے انجام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا گیا ہے کہ اپنی نافرمانی اور شرک کی وجہ سے ان کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ کافروں کے اس بات کی مذمت کرتے ہوئے کہ وہ آپ کو دیکھ کر (نعوذ باللہ) مذاق اڑاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں ان پر نزول عذاب کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں اور نوازشات کا ذکر فرماتا ہے کہ رات کو لوگوں کے لئے نیند کرنے اور دن کو طلب معاش کا ذریعہ بنایا۔ ہوائیں چلائیں اور بارش نازل فرمائیں کھاری اور میٹھا پانی بنایا۔ جن کی دھاریں ایک دوسرے سے نہیں ملتیں۔ پھر انسان کو اپنی خلقت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "پانی کی ایک بوند سے بنا ہے۔ اور پھر اس کو اہل و عیال والا بنایا گیا۔ لیکن وہ اپنے خالق حقیقی کو نہیں پہنچانتا اور ان باطل معبودوں کی پرستش کرتا ہے۔ جو نہ ان کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ حضورؐ اور آپ کی وساطت سے مومنین کو حکم دیا جارہا ہے کہ وہ اپنے رب کی حمد و پاکی بیان کرتے رہیں۔ فرمایا کہ خیر و برکت والی ہے۔ وہ ذات جس نے آسمان میں برج اور چمکتے ہوئے آفتاب و ماہتاب اور رات دن بنائے۔ جس جس کا جی چاہے وہ نصیحت قبول کرنے والا بنے یا ناشکر گزار۔ جو لوگ

Marfat.com

رحمٰن کے بندے ہیں وہ زمین پر آہستہ آہستہ چلتے ہیں' جاہلوں سے خواہ مخواہ بحث میں نہیں الجھتے اور رات کو اٹھ کر اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے عذاب جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل ناحق قتل نہیں کرتے نہ بدکاری کرتے ہیں اپنے گناہوں پر توبہ کرتے ہیں۔ اور اللہ سے نیک اہل و اعیال کی تمنا کرتے ہیں۔ یہ ہی وہ خوش نصیب لوگ ہیں جن کا سلام و دعا سے جنت میں استقبال کیا جائے گا۔

نوٹ: سورۃ الفرقان کے ع ۵ میں سجدہ تلاوت ہے۔

ع ۱ ۹ ۱۶ اللہ کی حکومت میں کوئی شریک نہیں۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر محمدؐ پر نازل فرمائی ہے

اس رکوع کے آغاز میں قرآن کو الفرقان کے نام سے موسوم کیا جا رہا ہے۔ جو اللہ نے اپنے پیغمبر محمدؐ پر نازل کی ہے تاکہ وہ (محمدؐ) لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ پھر فرمایا گیا ہے کہ حکومت و بادشاہت سب اللہ ہی کے لئے ہے۔ اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اللہ ہی نے تمام چیزوں کو ایک اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔ اس رکوع میں کفار کے اس قول کی تردید بھی کی گئی ہے کہ قرآن (نعوذ باللہ) رسولؐ نے خود ہی گھڑ لیا ہے یا کسی سے سیکھ لیا ہے بلکہ یہ تو اللہ کا نازل کردہ ہے رسالت کے بارے میں کافروں نے جو اعتراضات **مثلاً** " حضورؐ کا باغات و محلات کا مالک نہ ہونا۔ عام آدمیوں کی طرح بازاروں میں چلنا پھرنا وغیرہ۔

ان کا جواب دیا گیا ہے۔

منزل ۵

۲ ع ۱۱ ۱۷ قیامت کو جھٹلانے والوں' باطل خداؤں کو پوجنے والوں کے لئے دردناک عذاب۔ باطل معبود اپنے پوجنے والوں کے خلاف گواہی دیں گے۔

اس رکوع میں منکرین قیامت کا ذکر کرکے فرمایا گیا ہے کہ ان کے لئے قیامت میں بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی گئی ہے۔ جب ان کو اس میں پھینکا جائے گا تو وہ موت کو یاد کریں گے۔ جواب دوبارہ نہ آئے گی۔ اس ذکر کے بعد لوگوں سے دریافت کیا جا رہا ہے کہ یہ آگ بہتر ہے۔ یا جنت کی آرام وہ دائمی زندگی۔ جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے؟ روز قیامت ان لوگوں کے باطل معبود کہیں گے کہ اے اللہ تو نے ان منکرین کو آرام و آسائش کی زندگی عطا کی۔ لیکن ان لوگوں نے تیری یاد کو دل سے بھلا دیا لہٰذا ایسے لوگوں پر سے عذاب ختم نہ کیا جائے گا۔

۳ ع ۱۴ منکرین کا یہ کہنا ان کے سامنے فرشتے کیوں نہ نازل کیے گئے اپنے رب کو خود دیکھ سکنے کی تمنا

اس رکوع میں کافروں کے اس مطالبہ پر کہ ان کو (نصیحت کرنے کے لئے) فرشتے کیوں نہ اتارے گئے یا وہ اپنے رب کو خود دیکھ سکتے ایک بہت بڑی گستاخی قرار دیا گیا ہے اور اس سرکشی کی بنا پر ان کو سخت سزا ملے گی جنت ان کے لئے حرام کردی گئی ہے۔ لیکن ایمان لانے والوں کا (جنت میں) اچھا ٹھکانا ہوگا۔

اس رکوع میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ قیامت واقع ہوگی تو اس وقت آسمان پھٹ جائے گا۔ بادل نمودار ہوں گے اور فرشتے گروہ در گروہ نازل ہو کر اس دن اللہ کی حاکمیت کی گواہی دیں گے وہ دن کافروں کے لئے بہت سخت ہوگا۔ پھر وہ افسوس

Marfat.com

کریں گے کہ کاش انہوں نے رسولؐ پر ایمان لا کر اپنے لیے نجات کا راستہ ڈھونڈھ لیا ہوتا۔ اس کے بعد نبی کریمؐ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ اللہ ان کا مددگار ہے کافروں کے اس اعتراض کا جواب بھی دیا جا رہا ہے کہ قرآن کتاب کی شکل میں یکبارگی کیوں نہ اتارا گیا۔

ع ۴ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون۔ حضرت نوح اور دیگر انبیاء کی قوم نے ان کی راہوں میں رکاوٹیں ڈالیں اور ان کی تکذیب کی۔ پھر ان قوموں پر عذاب کا ذکر۔ رسولؐ کی تکذیب اور مذاق اڑانے والے پچھلی قوموں سے زیادہ گمراہ ہیں

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی حضرت ہارون کو نیز حضرت نوح کو ان کی قوم نے جھٹلایا تو وہ اور انہیں کی طرح قوم عاد و ثمود کو مختلف اقسام کے عذاب میں مبتلا کر دیے گئے۔ یہ ہی انجام ہوتا ہے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا اور ایمان نہ لانے والوں کا وہ تباہ حال بستیاں اب بھی کھنڈرات کی صورت میں موجود ہیں لیکن کفار عرب ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ دراصل ان کو قیامت کے دن پر ایمان نہیں ہے۔ جب کفار آپ کو دیکھتے ہیں تو (نعوذ باللہ) آپؐ کا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ لوگ جانوروں کی مانند ہیں اور زیادہ گمراہ ہیں۔

ع ۵ اللہ نے رات دن بنائے۔ بارشوں کا نظام قائم کیا۔ انسان پیدا کیے اس کے باوجود لوگ ناشکرے ہیں

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی نشانیاں بیان فرما کر اپنے علم [illegible]

اپنے انعامات کا ذکر فرما رہا ہے۔ اس نے رات کو نیند کے لئے اور دن کی روشنی تلاش رزق کے لئے بنایا۔ وہی ہے جو ایک اندازے کے مطابق جگہ جگہ بارشیں برساتا ہے یہ نظام اس لیے ہیں کہ لوگ اس پر غور کریں اور اپنے خالق حقیقی کو پہچانیں لیکن اکثر لوگ اس پر غور نہیں کرتے۔ اللہ ہی نے میٹھے اور کھاری پانی کو ایک دوسرے سے الگ کر رکھا ہے اور ایک ہی دریا میں ان کے درمیان حد کھینچ رکھی ہے۔ جس سے وہ جدا جدا ہیں۔ اللہ ہی نے انسان کو پانی کی ایک بوند سے پیدا کیا۔ اور اس کو صاحب خاندان اور کنبہ بنایا پھر بھی لوگ ناشکرے ہیں۔ (اس رکوع میں آخری آیت پر سجدہ ہے) ساتواں سجدہ (۷)

ع ۶ ۱۷ ۴ اللہ کے نیک بندوں کے اوصاف۔ ان کو جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری

اللہ کے نیک بندوں کے اوصاف یہ ہیں کہ وہ وقار کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں۔ جاہلوں سے نہیں الجھتے۔ راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں نہ فضول خرچ ہیں اور نہ کنجوس اور اللہ سے گناہوں کی توبہ کرتے رہتے ہیں اور نہ بدکار ہیں اللہ سے رجوع کرتے ہوئے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے نیک دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا جنت میں دعا و سلام سے استقبال کیا جائے گا۔ وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کو کیا پرواہ ہے ان لوگوں کی جو اس کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کا یہ انکار ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہو گا۔

منزل ۵ (۴)

Marfat.com

تعارف القرآن

پانچویں منزل

پانچویں منزل مندرجہ ذیل سورتوں پر مشتمل ہے

	سورۃ	نام وپارہ نمبر
۲۶	سورۃ الشعراء	وقال الذین نمبر۱۹
۲۷	سورۃ النمل	وقال الذین نمبر۱۹، امن خلق نمبر۲۰
۲۸	سورۃ القصص	امن خلق نمبر۲۰
۲۹	سورۃ العنکبوت	اتل ماوحی نمبر۲۱
۳۰	سورۃ الروم	اتل ماوحی نمبر۲۱
۳۱	سورۃ لقمٰن	اتل ماوحی نمبر۲۱
۳۲	سورۃ السجدہ	اتل ماوحی نمبر۲۱
۳۳	سورۃ الاحزاب	اتل ماوحی نمبر۲۱
۳۴	سورۃ سباء	ومن یقنت نمبر۲۲
۳۵	سورۃ فاطر	ومن یقنت نمبر۲۲
۳۶	سورۃ یٰسین	ومن یقنت نمبر۲۲، ومالی نمبر۲۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الشعراء (۲۶)

گیارہ رکوع دو سو ستائیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الشعراء	۳۳۲
۱ ع ۹ ۵	رسول اکرمؐ کا تبلیغ حق کرنا' لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حد سے زیادہ آزردہ نہ ہونے کا حکم فرمانے کا بیان۔	۳۳۵
۲ ع ۱۳ ۶	حضرت موسیٰ و ہارون کا دربار فرعون میں جا کر یہ بتانا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں فرعون و حضرت موسیٰ کے درمیان مکالمہ۔	〃
۳ ع ۱۸ ۷	فرعون کا حضرت موسیٰ کو جادوگر کہنا' ان کے مقابلہ کیلئے اپنے جادوگروں کو بلانا مقابلہ کے بعد جادوگروں کا اللہ پر ایمان لانا۔	۳۳۶
۴ ع ۱۷ ۸	حضرت موسیٰ کو ہجرت کا حکم' فرعون کا تعاقب کرنا موسیٰ کا اپنا عصا دریا پر مارنا' دریا کا دو حصوں میں تقسیم ہو کر موسیٰ کے لئے راستہ بنانا فرعون کے لشکر کا دریا میں غرق ہونا۔	۳۳۷
۵ ع ۳۶ ۹	حضرت ابراہیم کا اپنی قوم کو بت پرستی سے منع فرمانا' ان لوگوں کا انکار حضرت ابراہیم کا ان کو سمجھانا۔	〃
۶ ع ۸ ۱۰	حضرت نوح کا اپنی قوم کو نصیحت کرنا' ان کا انکار نوح نے ان کے حق میں عذاب کی دعا کی' سوائے چند لوگوں کے پوری قوم سیلاب میں غرق ہو گئی	۳۳۸

Marfat.com

۷ ۱۸ ع ۱۰ حضرت ہود کا اپنی قوم عاد کو اللہ پر ایمان لانے کی تلقین کرنا ۳۳۹
ان کا انکار کرنے پر عذاب نازل ہونا۔

۸ ۱۵ ع ۱۲ حضرت صالح کا اپنی قوم ثمود کو ایمان کی دعوت دینا ان کا انکار کرنا
اور معجزہ طلب کرنا نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب نازل ہونا۔

۹ ۱۶ ع ۱۲ حضرت لوط کی نافرمان قوم کا ذکر حضرت لوط کو علاقہ سے نکالنے کی ۳۴۰
دھمکی بدفعلیوں کے سبب ان پر بھی عذاب نازل ہوا۔

۱۰ ۱۶ ع ۱۴ حضرت شعیب کی قوم نے بھی اپنے پیغمبر کو جھٹلایا ناپ تول میں کمی اور
ظلم و ستم کرنے کی عادت نافرمانیوں کی بناء پر سخت عذاب نازل ہوا۔

۱۱ ۳۲ ع ۱۵ قرآن شریف روح الامین کی وساطت سے عربی زبان میں نازل ہونے کا ذکر ۳۴۱
قرآن کا ذکر اس سے پہلے کی کتابوں میں موجود ہے۔ قرآن لوگوں کی
ہدایت کیلئے آیا ہے، مبلغ اور شاعر کا تذکرہ بہت تفصیل سے کیا
گیا ہے کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الشعراء (۲۶)

گیارہ رکوع دوسوستائیس آیات مکی

یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے۔ اس میں گیارہ رکوع ہیں۔ حضرت ابن عباس کے مطابق یہ سورۃ الواقعہ کے بعد نازل ہوئی۔

حضور پر نور شب و روز تبلیغ دین میں مصروف رہتے تھے۔ کفار کی طرف سے انکار اور ہٹ دھرمی سے آپ نہایت مغموم رہتے۔ طبیعت اداس اور غمگین رہتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی فرمائی کہ آپ غم سے نڈھال ہو کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال دیں۔ آپ کا کام تو صرف حق کا بلاوا دینا ہے۔ وہ فرض آپ نے پورا کیا ہے۔ کفار اگر نہیں مانتے تو وہ ان کا فعل ہے۔ آپ اس سے زیادہ پریشان نہ ہوں۔ ہر دور میں منکرین کا یہ ہی شیوہ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں اپنی قدرت کی نشانیاں رکھی ہیں۔ لیکن وہ اس پر بھی غور نہیں کرتے۔ اس ابتدائی تمہید کے بعد کئی انبیاء کے تذکرے فرمائے گئے ہیں کہ کس طرح ان انبیاء نے اپنی اپنی قوم کو ایمان کی تلقین کی لیکن ان کی تکذیب کی گئی۔

حضرت موسیٰ اور فرعون کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ فرعون کے پاس جائیں اور اس کو راہ حق دکھائیں اور اس سے کہیں کہ بنی اسرائیل کو آزاد کر کے ان (حضرت موسیٰ) کے ساتھ کر دے۔ حضرت موسیٰ دربار فرعون میں تشریف لے گئے دونوں کے درمیان مکالمہ ہوا۔ جادوگروں

سے منظر ہوا۔ آپ نے اپنا عصا زمین پر پھینکا وہ اژدھا بن کر جادوگروں کے سانپوں کو نگلنے لگا۔ اس معجزہ کو دیکھ کر جادوگر ایمان لے آئے جس سے عاجز ہو کر فرعون بولا کہ یہ جادوگر پہلے ہی سے موسیٰ سے مل گئے تھے اس لئے ان کو سولی پر چڑھا دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ صبح ہوتے ہی بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر فرعون کے ملک سے نکل جائیں۔ فرعون نے ان کا تعاقب کیا اس طرح وہ اور ان کے ساتھی اپنے باغات محل کو چھوڑ کر نکل گئے۔

حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ وہ دریائے نیل میں اتر جائیں۔ آپ کے لئے اور آپ کے ساتھیوں کے لئے دریا خشک ہو گیا۔ اور بارہ راستے بن گئے جس سے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے گزرنے لگے۔ فرعون بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا لیکن یکایک بحکم خداوندی دریا میں پانی آگیا۔ اور وہ اس کے ساتھی غرق ہو گئے۔ (لیکن اللہ نے فرعون کی لاش کو عبرت کے لئے بچا لیا اس کی لاش آج بھی مصر کے عجائب گھر میں موجود ہے اور دنیا کے لئے باعث عبرت ہے)

اس کے بعد حضرت ابراہیم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے آپ نے اپنی قوم کو بت پرستی سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے جس کے بعد حضرت ابراہیم کی زبان مبارک سے وہ کلمات اور دعائیہ الفاظ ادا ہوئے جو توحید اور نبوت کی شان ہیں۔ اس کے بعد حضرت نوح کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک عرصہ دراز تک قوم کو تلقین و ہدایت کی۔ اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ سے ڈریں اور آپ کی پیروی کریں اس لئے کہ آپ اللہ کے رسول امین ہیں اور اس دعوت حق سے کوئی دنیوی معاوضہ طلب نہیں کرتے۔ لیکن جب ان لوگوں نے آپ کی پیروی سے انکار کر

Marfat.com

آپ نے ان کے لئے دربار الٰہی میں عذاب کی دعا کی پس سیلاب اور بارش کا عذاب نازل ہوا۔ منکرین اس میں ڈوب گئے۔ لیکن وہ لوگ جو حضرت نوح کی رسالت پر ایمان لے آئے تھے وہ اس کشتی میں سوار ہو گئے جو حضرت نوح نے بحکم خداوندی تیار کی تھی اور اس طوفان سے بچ گئے۔

اس سورۃ میں اسی طرح قوم عاد کی ضد اور گمراہی پر قائم رہنے کا ذکر کیا گیا ہے جو حضرت ہود کی رسالت کے منکر ہوئے اپنی طاقت اور مضبوط جسامت پر نازاں تھے وہ سمجھتے تھے کہ وہ ہمیشہ ان عالیشان محلوں میں رہیں گے جو پتھر کاٹ کاٹ کر بنایا کرتے تھے۔ آخر کار وہ بھی اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا نام صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔

اسی طرح قوم ثمود کا بھی تذکرہ کیا گیا جس نے حضرت صالح سے معجزہ طلب کیا پھر جب بطور معجزہ اونٹنی ظاہر ہوئی تو ایک دن اس کی کونچیں کاٹ دیں (چنانچہ زبردست زلزلہ) نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد فوراً ہی حضرت لوط کی قوم کی بدکاریوں کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے قوم لوط پر پتھروں کی بارش کی گئی جس سے وہ ہلاک ہو گئے۔ جن میں حضرت لوط کی اہلیہ بھی شامل تھیں کیونکہ وہ انکار کرنے والوں میں تھی۔ لیکن اللہ نے حضرت لوط پر ایمان لانے والوں کو بچا لیا۔

آخر میں حضرت شعیب کی قوم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو ناپ تول میں کمی کیا کرتی تھی۔ اور تجارت میں بے ایمان تھی۔ حضرت نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا کہ پورا پورا ناپ تول کر دیا کرو۔ اور بے ایمانی نہ کرو لیکن وہ باز نہ آئی اور عذاب کی سزاوار ہوئی۔

Marfat.com

یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ یہ سرکشیں ان بستی والوں کی نافرمانی کی وجہ سے اور اپنے ظلم کی پاداش میں ملیں۔ ان پر ڈرانے والے (انبیاء) بھیجے گئے۔ حجت تمام کی گئی اور انکار مسلسل پر سزا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں یہ ان کے اپنے کرتوتوں کا نتیجہ تھا۔

آخری رکوع میں شعراء کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے سوائے ان شعراء کے جو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں۔

۱ ع ۹ رسول اکرمؐ کا کام تبلیغ حق کرنا لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حد سے زیادہ آزردہ نہ ہونے کا حکم فرمانے کا بیان

اس رکوع میں منکرین اور ان کے انکار و نافرمانیوں پر رسول اکرمؐ کو حد سے زیادہ غم نہ کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پیغمبر کا کام تبلیغ حق کرنا ہے۔ ایمان لانا نہ لانا لوگوں کا کام ہے۔ زمین میں قدرت کی نشانیوں پر لوگ غور نہیں کرتے ان میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور تکذیب کرتے ہیں۔ تو ان کو تکذیب کرنے اور انکار کرنے پر عذاب پتہ چل جائے گا (جو حق کیا ہے) آپ کا رب تو غالب اور بہت ہی رحم والا ہے

۲ ع ۲۴ حضرت موسیٰ و ہارون کا دربار فرعون میں جا کر یہ بتانا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں فرعون و حضرت موسیٰ کے درمیان مکالمہ

اس رکوع میں حضرت موسیٰ کا فرعون کے پاس جانے اور اس کو اللہ کے

عذاب سے ڈرانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا کر ان کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے کا حکم دیا تو حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا "اے میرے رب مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے" پھر یہ فرمایا کہ میری زبان میں لکنت ہے اس لئے (میرے بھائی) ہارون کو بھی وحی بھیج دے (اور ان کو نبوت عطا کر کے میرا معاون بنا دے) پس اللہ نے حکم دیا کہ تم دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ۔ اور کہو کہ ہم اللہ رب العٰلمین کے رسول ہیں۔ (اور اللہ کا یہ پیغام لے کر آئے ہیں) کہ "تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے" فرعون نے انکار کیا اور جو گفتگو فرعون اور حضرت موسیٰ میں ہوئی اس رکوع میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ کافی بحث کے بعد حضرت موسیٰ نے فرمایا "ہر چند کہ میں تمہارے سامنے کوئی کھلی بات (یعنی معجزہ) پیش کروں" حضرت موسیٰ نے بطور معجزہ اپنی نبوت کے ثبوت میں اپنا عصا زمین پر پھینک دیا جو ایک اژدھا بن گیا۔

ع ۱۸ ۳ فرعون کا حضرت موسیٰ کو جادوگر کہنا' ان کے مقابلہ کے لئے اپنے جادوگروں کو بلانا مقابلہ کے بعد جادوگروں کا اللہ پر ایمان لانا

اس رکوع میں اس مقابلہ کا ذکر کیا گیا ہے جو حضرت موسیٰ اور فرعون کے ملک کے کونے کونے سے بلائے گئے جادوگروں کے درمیان ہوا۔ اس مقابلہ کو دیکھنے کے لئے ایک بڑا مجمع' خود فرعون اور اس کے درباری موجود تھے۔ جادوگروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں زمین پر پھینک دیں (جو سانپ بن گئیں) پھر حضرت موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا جو اژدھا بن کر ان سانپوں کو نگلنے لگا۔ جادوگر معجزہ

Marfat.com

دیکھ کر سجدے میں گر پڑے اور اللہ رب العالمین پر ایمان لے آئے۔ یہ دیکھ کر فرعون (اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے) کہنے لگا کہ تم لوگ تو پہلے ہی موسیٰ پر ایمان لا چکے تھے۔ اب تمہیں اس فریب کی سزا ملے گی۔

۴۰ ع ۸

حضرت موسیٰ کو ہجرت کا حکم، فرعون کا تعاقب کرنا، موسیٰ کا اپنا عصا دریا پر مارنا، دریا کا دو حصوں میں تقسیم ہو کر موسیٰ کے لئے راستہ بنانا، فرعون کے لشکر کا دریا میں غرق ہونے کا ذکر

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ کو ہجرت کرنے کا حکم ہوا لہٰذا وہ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے کوچ کر گئے۔ لیکن فرعون نے ان کا تعاقب کیا راستہ میں دریا آگیا۔ اللہ کے حکم سے حضرت موسیٰ نے پانی پر اپنا عصا مارا دریا خشک ہو گیا ۔ بنی اسرائیل (آرام سے) نکل گئے۔ جب فرعون نے تعاقب کیا (تو دریا میں پانی پھر آگیا) اور (پیچھا کرنے والا) دوسرا فریق غرق ہو گیا۔ بیشک اس (واقعہ) میں (اللہ کی قدرت) کی بڑی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (فرعون والوں کو ان پر فضاء) باغات اور چشموں سے نکال باہر کیا اور بنی اسرائیل کو ان (باغات و چشموں) کا مالک بنا

۹۴ ع ۵

حضرت ابراہیم کا اپنی قوم کو بت پرستی سے منع فرمانا، ان لوگوں کا انکار کرنا، حضرت ابراہیم کا ان کو سمجھانا

اس رکوع میں حضرت ابراہیم کی اپنی قوم کو بت پرستی سے منع کرنے اور ان کو رب العالمین پر ایمان لانے کی تلقین کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے ان کو

بتایا کہ یہ بت نہ تو تمہاری آواز سنتے ہیں اور نہ ہی فائدہ اور نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ان کی قوم نے جواب دیا کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح ان کی پوجا کرتے دیکھا ہے (سو وہ اس پر قائم رہیں گے) پھر حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میرا رب تو وہ ہے جو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ بیماری سے نجات دیتا ہے اور جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا۔ حضرت ابراہیم اضافۃ علم و عمل کی دعا فرماتے ہیں۔ اور اپنے والد کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کا بھی ذکر ہے کہ قلب سلیم رکھنے والے بندوں کے قریب جنت اور بھٹکنے والوں کے قریب دوزخ کردی گئی ہے۔

ع ۶ ۱۰ ۱۸ حضرت نوح کا اپنی قوم کو نصیحت کرنا' ان کا انکار' نوح نے ان کے حق میں عذاب کی دعا کی سوائے چند لوگوں کے پوری قوم سیلاب میں غرق ہوگئی۔

اس رکوع میں حضرت نوح کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی قوم کو ایمان لانے کے لئے بہت نصیحت کی اور بڑی کوشش کی لیکن سوائے چند لوگوں کے اور لوگ ایمان نہ لائے۔ اس پر حضرت نوح نے ان کے حق میں بددعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر (سیلاب کا عذاب) نازل کیا اور سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لاچکے تھے۔ جن کو حضرت نوح نے اپنی کشتی میں سوار کرلیا تھا۔ باقی لوگ ڈوب گئے۔ اس واقعہ میں نافرمانوں کے لئے ایک عبرت موجود ہے۔

Marfat.com

۱۸ع حضرت ھود کا اپنی قوم عاد کو اللہ پر ایمان لانے کی تلقین کرنا ان کے انکار کرنے پر عذاب نازل ہونا

اس رکوع میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ حضرت نوح نے اپنی قوم عاد کو اللہ پر ایمان لانے اور کمزور لوگوں پر جبر و ستم کرنے سے منع کیا اور ان کو آگاہ کیا گیا کہ وہ یہ خیال نہ کریں کہ وہ بہت طاقتور ہیں اور عالیشان عمارتیں بنانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے اور کمزوروں پر ظلم و ستم کرنا ختم نہ کریں گے تو ان پر عذاب نازل ہو گا۔

ان لوگوں نے اس دعوت اور نصیحت سے انکار کیا اور کہا کہ وہ اس بات کو نہیں مانتے کہ ان پر عذاب نازل ہو سکتا ہے۔ انہوں نے حضرت ھود کے نبوت کے دعوے کو تسلیم نہ کیا۔ سوائے چند لوگوں کے بالآخر ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ (جو تند و تیز آندھی کی شکل میں تھا۔ جس نے ان کے محلات اور عمارتیں جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیں اور ان کے سرسبز و شاداب باغات کو جلا کر راکھ کر دیا)

۱۹ع ۱۲ حضرت صالح کا اپنی قوم ثمود کو ایمان کی دعوت دینا' ان کا انکار کرنا اور معجزہ طلب کرنا' نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب نازل ہونا

اس رکوع میں حضرت صالح کی قوم ثمود کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جب حضرت صالح نے ان کو ایمان لانے اور آپ کو اللہ کا پیغمبر تسلیم کرنے کی تلقین کی تو انہوں نے متواتر اس سے انکار کیا اور کہا کہ اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو کوئی معجزہ پیش کریں۔ آپ نے معجزہ دکھایا اور ایک اونٹنی ظاہر ہوئی (جو ایک پتھر سے نکلی) آپ نے فرمایا کہ ایک دن اس کے پانی پینے کا مقرر کیا جاتا ہے۔ اور ایک دن قوم ثمود کے لئے مزید یہ کہ اس اونٹنی کو کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے ورنہ عذاب الٰہی

نازل ہوگا۔ لیکن قوم ثمود نے نافرمانی کی۔ اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں جس پر ان لوگوں پر سخت عذاب (زلزلہ کی شکل میں) نازل ہوا اور وہ ہلاک و برباد ہوگئے۔

ع ۹ ۱۶ ۱۳ **حضرت لوط کی نافرمان قوم کا ذکر، حضرت لوط کو علاقہ سے نکال دینے کی دھمکی بدفعلیوں کے سبب ان پر بھی عذاب نازل ہوا**

اس رکوع میں حضرت لوط کی قوم کا ذکر ہے۔ جو لواطت جیسی بدفعلی میں مبتلا تھے۔ حضرت لوط نے ان کو بہت سمجھایا اور کہا کہ یہ بہت برا فعل ہے اللہ تعالیٰ اس کام سے منع فرماتا ہے۔ اس پر قوم نے ان کی تکذیب کی اور ان کی رسالت کو جھٹلایا اور آپ کو وطن سے نکال دینے کی دھمکی دی۔

چنانچہ اس ضد اور نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوم لوط پر پتھروں کی بارش کی شکل میں عذاب نازل کیا گیا۔ اس عذاب سے صرف وہ لوگ بچ سکے جو حضرت لوط پر ایمان لے آئے تھے۔ اور آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت لوط کی اہلیہ بھی جو آپ کی تعلیمات پر ایمان نہ رکھتی تھیں اور بدکار لوگوں کے ساتھ تھیں اس عذاب سے نہ بچ سکیں۔

ع ۱ ۱۶ ۱۴ **حضرت شعیب کی قوم نے بھی اپنے پیغمبر کو جھٹلایا، ناپ تول میں کمی اور ظلم و ستم کرنے کی عادت، نافرمانیوں کی بناء پر سخت عذاب نازل ہوا**

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے (مدین کے رہنے والے قوم "ایکہ" جو حضرت شعیب کی قوم تھی) اس قوم کی نافرمانی، ناپ تول میں کمی کرنے کی وجہ سے اور کمزوروں پر ظلم و ستم کرنے اور حضرت شعیب کی رسالت کا انکار کرنے والوں پر

Marfat.com

عذاب نازل فرمانے کا ذکر کیا ہے۔ وہ لوگ خریدتے وقت وزن زیادہ رکھتے اور فروخت کرتے وقت یا ناپ کرتے وقت ناپ تول میں کمی کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ زمین میں فساد پھیلائے رکھتے تھے۔ کمزور لوگ ان کے ظلم کا نشانہ بنے رہتے تھے۔ حضرت شعیب نے ان کو بہت سمجھایا۔ اور ان بری باتوں سے باز رہنے کی تلقین کی۔ اس پر انہوں نے حضرت کو جھٹلایا اور کہا کہ اگر وہ رسول ہیں تو ان لوگوں پر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرا دیں (کہ ہم ہلاک ہو جائیں) ان پر اس نافرمانی' انکار اور جسارت پر اللہ کی طرف سے عذاب نازل ہوا اور تباہ ہو گئے۔" غرض انہوں نے حضرت کو جھٹلایا آخر ان کو سائبان والے دن کے عذاب نے آپکڑا (یعنی سائبان کی طرح ابر آیا اس سے آگ برسی' نیچے زلزلہ اور سخت ہولناک آواز اٹھی اور قوم غارت ہو گئی جو مانگا تھا مل گیا)" بے شک وہ بڑے سخت دن کا عذاب تھا۔

ع ۱۱ ۳۶/۱۵ قرآن شریف کا روح الامین کی وساطت سے عربی زبان میں نازل ہونے کا ذکر' قرآن کا ذکر اس سے پہلے کی کتابوں میں موجود ہے' قرآن لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے مبلغ اور شاعر کا تذکرہ بہت تفصیل سے کیا گیا ہے کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے۔

اس رکوع میں قرآن شریف حضرت جبرائیل کی وساطت سے شگفتہ عربی زبان میں نازل ہونے کا ذکر ہے" بے شک یہ (قرآن) پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے' اور اس کو (ایک) امانت دار فرشتہ لے کر اترا ہے" پھر یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اس کی خبر پہلے نازل ہونے والی آسمانی کتابوں میں دے دی گئی تھی۔ کتب سماویہ کی ان پیشگوئیوں کی وجہ سے بنی اسرائیل کے علماء کو علم ہے کہ رسول کریم

Marfat.com

تشریف لائیں گے اور قرآن نازل ہو گا۔ لیکن اس کے باوجود کفار اپنی ضد پر اڑے ہوئے تھے۔ اس پر ایمان نہیں لائے کیا وہ عذاب کے منتظر ہیں۔ جب عذاب آئے گا تو ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔ حضور اکرمؐ کو فرمایا گیا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو عذاب سے ڈرایئے اور اہل ایمان پر شفقت سے پیش آیا کریئے۔ اور یہ بھی بتایا جارہا ہے کہ قرآن سراپا ہدایت ہے۔ بعد کی آیات میں شعراء کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ کہ مبلّغ اور شاعر میں کیا فرق ہے۔ بنیادی فرق یہ ہے کہ مومن جو کہتا ہے وہ کرتا ہے۔ شاعر وہ کہتا ہے جو کرتا نہیں ہے۔ مبلّغ معبود حقیقی کا پرستار ہے جو اپنی عبادات مشاہدات میں صفات باری تعالیٰ کے جلوے دیکھتا ہے شاعر اپنے تصورات اور اوہام کے میدان میں دوڑتا پھرتا ہے۔ منزل سے ناآشنا مقصد سے غافل یہ سورۃ کا آخری رکوع ہے اور یہ انہیں مومنوں کی کیفیات پر ختم ہوتا ہے جو اللہ کی یاد کثرت سے کرتے ہیں اور عمل صالح میں مصروف ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ النمل (۲۷)

سات رکوع ترانوے آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ النمل	۳۴۵
۱ ع ۱۴/۱۶	قرآن سراپا ہدایت ہے اور خوشخبری ہے اہل ایمان کے لئے جو نمازیں ادا کرتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کا آگ لینے جانا اور شرف پیغمبری سے مشرف ہونا۔	۳۴۸
۲ ع ۱۷/۱۰	حضرت سلیمان کا ذکر انسانوں کے علاوہ ہوا جن اور پرندوں کا آپ کے تابع ہونے کا تذکرہ ان کو اللہ نے حضرت داؤد کا وارث بنایا۔	
۳ ع ۱۳/۱۸	پلک جھپکتے ہی ملکہ سباء کا تخت حضرت سلیمان کے [illegible] ملکہ سباء کا حضرت سلیمان کے دربار میں آنا اور مطیع و فرمانبردار ہو کر اللہ پر ایمان لے آنا۔	۳۴۹
۴ ع ۱۴/۱۹	حضرت صالح کی قوم کی نافرمانی اور آپ کے قتل کی سازش قوم صالح کی تباہی نیز قوم لوط کا مختصر ذکر اور ان کی تباہی۔	۳۵۰
۵ ع ۸/۱	ساری کائنات اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اور وہ ہی وحدہٗ لاشریک ہے۔	۳۵۱
۶ ع ۱۶/۲	منکرین حق کا ممات بعد الموت ایمان نہ [illegible] حشر کے بعد عذاب آنے کا [illegible]	۳۵۲

منزل (۵)

Marfat.com

قرب قیامت کی نشانی۔

۳ع آخرت کے مضمون پر خصوصیت سے زور دیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ کی ۲۵۲
کبریائی کا بیان۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ النمل (۲۷)

سات رکوع ترانوے آیات مکی

اس سورۃ کے آغاز میں فرمایا گیا ہے کہ کتاب حکیم یعنی قرآن کی روشن آیتیں ہیں جو سراپا رہنمائی اور ہدایت ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو اہل ایمان ہیں۔ صحیح صحیح نمازیں ادا کرتے اور زکواۃ دیا کرتے ہیں اور آخرت پر ایمان لانے والے ہیں۔ جو لوگ آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے عظیم عذاب ہے۔ اور بروز قیامت وہ گھاٹے میں رہیں گے۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ کا واقعہ بیان کیا جارہا ہے: جب وہ اپنی زوجہ کے لئے آگ لینے کے لئے گئے تو انہوں نے ایک شعلہ دیکھا۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ یہ آگ نہیں یہ اللہ کی تجلی ہے (جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے) تم اپنی لاٹھی کو زمین پر ڈال دو۔ جب حضرت موسیٰ نے لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ سانپ بن گئی۔ آپ ڈر کر پیچھے ہٹے تو ندا آئی کہ مت ڈرو۔ پھر حکم ہوا کہ اپنا ہاتھ بغل میں ڈالو۔ جب آپ نے ایسا کیا تو وہ سفید چمکدار بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان معجزات سے نوازا۔ اس کے بعد حکم دیا کہ آپ فرعون کے پاس جائیں اور اس کو سرکشی سے باز رہنے کی دعوت دیں۔ لیکن جب اس نے انکار کیا تو اس کا انجام بہت برا ہوا۔ فرعون کے تکبر کے مقابلہ میں حضرت سلیمان کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جن کو اللہ نے انواع و اقسام کی نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ [illegible]

Marfat.com

پرند آپ سے بات کرتے تھے۔ ہدہد نے آپ کو اطلاع دی کہ سبا میں ایک عورت حکمرانی کرتی ہے اس کے پاس ایک عظیم تخت ہے اور بہت سی دیگر نعمتیں اسے حاصل ہیں لیکن وہ اور اسکی قوم سورج کو سجدہ کرتی ہے یہ سن کر..... حضرت سلیمان نے اس کو خط بھیجا۔ ملکہ سباء نے اپنے سرداروں سے مشورہ کے بعد حضرت سلیمان کو تحفہ بھیجا۔ لیکن حضرت سلیمان نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ اور اپنے درباریوں کو اس تخت کے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ ایک صحابی نے پلک جھپکتے ہی ملکہ سباء کے تخت کو حاضر کردیا۔ پھر ملکہ سباء خود حضرت کے دربار میں حاضر ہوئیں دربار کی شان و شوکت اور حضرت کے جلال نبوت کو دیکھ کر ایمان لے آئیں۔ (اس واقعہ میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ فرعون اپنے ساز و سامان اور طاقت پر نازاں ہو کر خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا، لیکن حضرت سلیمان تمام شان و شوکت کے باوجود اللہ کے شکر گزار بندے رہے اور منصب نبوت پر فائز تھے اللہ کی نعمتوں اور اس طاقت و قدرت پر جو اللہ نے آپ کو عطا کی تھی اس کے فضل و کرم کے لئے شکر گزار تھے۔

اس کے بعد حضرت صالح کی قوم کا ذکر ہے۔ حضرت صالح ان کی اصلاح کے لئے نصیحت کرتے تو وہ برا مانتے۔ آپ کی قوم میں چند اشخاص نے سازش کی کہ حضرت صالح اور آپ کے اہل خانہ کو شب خون مار کر ہلاک کردیں۔ لیکن اللہ نے آپ کو بچالیا اور ان نافرمانوں کو برباد کردیا۔ پھر حضرت لوط کی قوم کی بداعمالیوں کا ذکر ہے۔ قوم نے حضرت لوط اور آپ کے اہل و عیال کو اپنی بستی سے نکال دینے کا فیصلہ کیا لیکن اللہ نے آپ کو مع اپنے تابعداروں کے بچالیا اور اہل بستی پر عذاب نازل فرمایا۔

Marfat.com

اس کے بعد اللہ تعالیٰ بندوں پر اپنے انعامات ذکر فرماتا ہے۔ کس نے زمین کو بنایا، پہاڑوں کو پیدا کیا، زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا۔ اور اس میں نہریں جاری کردیں۔ وہ پکارنے والوں کی پکار سن کر ان کی تکلیف دور کرتا ہے۔ اندھیروں میں خشکی اور تری میں راستہ دکھاتا ہے۔ اور ہواؤں کو بارش کی خوشخبری لے کر بھیجتا ہے۔ اللہ ہی ہے جس نے دنیا کا آغاز کیا اور پھر دوبارہ پیدا کرے گا۔ اللہ ہی لوگوں کو زمین اور آسمان سے رزق دیتا ہے لیکن منکرین اور کافرین انکار ہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سوال کے طور پر پوچھتا ہے کہ کیا اس کے علاوہ کوئی خدا ہے جو اس کا شریک ہے؟

حضور اکرمؐ سے فرمایا جارہا ہے کہ یہ قرآن سراپا ہدایت ہے لیکن جو لوگ اس سے انکار کررہے ہیں روز قیامت ان کے کرتوتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ جس دن صور پھونکا جائے گا اور قیامت برپا ہوگی ہر شخص گھبرا جائے گا۔ مگر سوائے ان کے جن کو اللہ چاہے گا اس کے بعد صور پھونکے جانے کی تاکید کا ذکر فرمایا گیا ہے جو لوگ بدکار ہوں گے ان کو اوندھے منہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ البتہ نیک لوگوں کو نیک اجر ملے گا۔ پس جو لوگ ہدایت قبول کرتے ہیں وہ اپنے فائدہ کے لئے اور جو گمراہ ہیں اپنے لئے رسول اکرمؐ کا کام تو صرف اللہ سے ڈرانے کا ہے (لوگوں کا کام ہے کہ وہ مانیں یا نہ مانیں) ہر ایک کی اپنی اپنی قسمت

آخر میں فرمایا گیا ہے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ان کاموں سے بے خبر نہیں ہے۔

نوٹ: سورۃ النمل ۲ رکوع ۱۵ آیات پر مشتمل ہے۔

منزل ۵

ع ۱۶ قرآن سراپا ہدایت ہے اور خوشخبری ہے اہل ایمان کے لئے جو نمازیں ادا کرتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں ' حضرت موسیٰ کا آگ لینے جانا اور شرف پیغمبری سے مشرف ہونا

اس رکوع کا آغاز اس حقیقت کے اظہار سے کیا جارہا ہے کہ یہ قرآن ایک روشن کتاب ہے ' ہدایت اور خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور نمازیں ادا کرتے رہے۔ زکواۃ دیتے رہے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کا آگ لینے جانے کا واقعہ بیان کیا جارہا ہے۔ جب آپ نے ایک روشنی دیکھی تو اس کی طرف پہنچے۔ ندا آئی کہ اے موسیٰ (یہ آگ نہیں) میں تمہارا رب ہوں۔ آپ کو حکم دیا گیا کہ اپنے ڈنڈے کو زمین پر ڈال دیجئے۔ جب آپ نے زمین پر اس کو ڈالا تو وہ ایک لہراتا ہوا سانپ بن گیا۔ جب آپ ڈر کر ہٹنے لگے تو حکم ہوا کہ ڈریئے نہیں۔ آپ کو رسول بنایا جاتا ہے۔ پھر آپ کو ید بیضا کا معجزہ بھی عطا ہوا۔ جب آپ نے بغل میں ہاتھ ڈالا تو وہ بلا کسی عیب کے سفید (روشن) ہو کر نکلا یہ معجزات عطا کرنے کے بعد حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ آپ فرعون کی طرف جائیں وہ بہت سرکش ہے۔ آپ نے فرعون کو اپنے معجزات دکھائے لیکن وہ (اللہ پر) ایمان لانے کے بجائے کہنے لگا کہ یہ "صریحاً" "جادو ہے۔

ع ۱۷ حضرت سلیمان کا ذکر ' انسانوں کے علاوہ ہوا ' جن اور پرندوں کا آپ کے تابع ہونے کا تذکرہ ' ان کو اللہ نے حضرت داؤد کا وارث بنایا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "بے شک ہم نے داؤد اور سلیمان کو ایک خاص علم

عطا فرمایا "اور" سلیمان کو ہم نے داؤد کا جانشین بنایا"۔ انسانوں کے علاوہ ہوا' جن اور پرندوں تک کو آپ کے تابع فرمان بنایا۔ اس کے علاوہ پرندوں کی بولی بھی سکھا دی گئی ایک دفعہ آپ کا لشکر ایک ایسی بستی کے قریب سے گزر رہا تھا جہاں چیونٹیاں رہتی تھیں تو آپ نے ان کی بولی سن کر اللہ کا شکر ادا کیا کہ "اے میرے پروردگار مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر گزار رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائیں۔ ایک دن ہدہد لشکر سے الگ ہو گیا۔ آپ اس پر تادیبی کاروائی کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ اس نے آکر بتایا کہ اس نے ایک ایسی بستی دیکھی ہے جس میں ایک عورت حکومت کرتی ہے اور اس کی قوم سورج کی پوجا کرتی ہے آپ نے تحقیق حالات کے لئے ایک مکتوب ملکہ کے نام تحریر کیا اور ہدہد سے کہا کہ اس کو جا کر یہ خط دو۔ اور ذرا ہٹ کر کھڑے ہو کر دیکھو کہ وہ لوگ اس (خط کے مضمون) کے بارے میں کیا گفتگو کرتے ہیں۔ خط پڑھ کر ملکہ نے سرداران قوم سے کہا کہ میرے پاس حضرت سلیمان کے پاس سے ایک خط آیا ہے۔ بڑی عزت والا ہے اور جس کا مضمون اللہ رحمن الرحیم کے نام سے شروع کیا گیا ہے۔

ع ۳ ۱۲ ۱۸ پلک جھپکتے ہی ملکہ سباء کے تخت کا حضرت سلیمان کے روبرو حاضر ہو جانا' ملکہ سباء کا حضرت سلیمان کے دربار میں آنا اور مطیع و فرمانبردار ہو کر اللہ پر ایمان لانا

حضرت سلیمان کے خط پر ملکہ سباء نے اپنے سرداروں سے مشورہ کیا اور

Marfat.com

نے کہا کہ ہم طاقتور ہیں آپ جیسا حکم دیں گے ویسا کریں گے (اگر آپ جنگ کریں تو اس کے لئے بھی تیار ہیں) لیکن ملکہ سباء نے کہا کہ جنگ سے قتل و غارتگری ہوتی ہے۔ اور شریف لوگوں کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں حضرت سلیمان کے پاس تحفہ بھیجتی ہوں۔ پھر دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتا ہے۔ حضرت سلیمان نے تحفہ واپس کردیا۔ آپ نے اپنے درباریوں کو حکم دیا کہ ملکہ سباء کا تخت میرے سامنے لایا جائے' ایک صحابی نے جس کے پاس علم تھا پلک جھپکتے ہی تخت حضرت سلیمان کے سامنے حاضر کردیا۔ اس طاقت اور قدرت پر آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے۔

بعد میں ملکہ سباء خود حضرت سلیمان کے دربار میں حاضر ہوئیں اور وہ مطیع و فرمانبردار بن گئیں اور ایمان لے آئیں۔

ع ۴ ۱۹ ۱۹ **حضرت صالح کی قوم کی نافرمانی اور آپ کے قتل کی سازش**

.... قوم صالح کی تباہی نیز قوم لوط کا مختصر ذکر اور ان کی تباہی

اس رکوع میں دو پیغمبروں کی قوم کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت صالح کی قوم **ثمود** نے حضرت کے پیغام اور دعوت کو جھٹلایا۔ سوائے چند لوگوں کے زیادہ لوگ ایمان نہ لائے۔ قوم **ثمود** میں سے نو آدمیوں نے حضرت صالح کو سوتے میں قتل کرلینے کا منصوبہ بنایا لیکن اللہ نے آپ کو بچالیا قوم **ثمود** پر عذاب نازل ہوا جس سے وہ برباد ہوگئے۔ لیکن اللہ نے ایمان والوں کو بچالیا۔

اسی طرح حضرت لوط نے اپنی قوم کو لواطت کے فعل قبیح سے منع فرمایا لیکن

وہ نہ مانے انہوں نے آپ کو بستی سے نکل دینے کی دھمکی دی۔ پس اللہ نے قوم لوط پر پتھروں کی بارش کا عذاب نازل کیا' اور وہ اس عذاب سے برباد ہو گئے۔ اللہ نے ایمان دار لوگوں کو بچالیا لیکن حضرت لوط کی بیوی اس عذاب سے نہ بچ سکی اس لئے کہ وہ بد اعمال لوگوں کے ساتھ تھی۔

ع ۵ ۸ ساری کائنات اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے' اور وہ ہی وحدہٗ لاشریک ہے

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود اور خالق نہیں۔ اسی نے یہ زمین بنائی' آسمان پیدا کئے' نہریں جاری کیں' راستے بنائے اور وہی ذات ہے جو اپنے بندوں کی بیماریوں اور تکالیف کو (جب وہ اسے پکارتے ہیں) رفع کرتا ہے وہ ہی تو ہے جو بارش سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری دیکر بھیجتا ہے۔ بارش برساتا ہے اور پھر اس کے پانی سے نباتات اگائے' وہی اللہ ہے جس نے انسانوں کو اپنے سے پہلے [illegible] انسانوں کا خلیفہ بنایا۔ بھلا اس کے علاوہ بھی کوئی خالق ہو سکتا ہے یا ان تمام کاموں میں اس کا کوئی شریک ہے؟ ہرگز نہیں اگر مشرکوں کے پاس کوئی دلیل ہے تو وہ اس کو پیش کریں۔ مشرک آخرت کے انکاری ہیں..... دراصل ان کا علم آخرت کم ہو گیا (اور وہ بھٹک رہے ہیں)

نوٹ: اس رکوع کی ایک آیت نمبر ۵۹ وقال الذین پارہ نمبر ۱۹ میں ہے باقی آیات (۶۰ سے ۶۶) تک پارہ نمبر ۲۰ (امن خلق میں ہیں)

منزل ۵

Marfat.com

۶
۱۶ع منکرین حق کا حیات بعد الموت پر ایمان نہ رکھنا' کج
۲ بحثیوں کے بعد عذاب آنے کا اسرار' رسول اکرمؐ کو غمزدہ نہ ہونے کی تلقین' قرب قیامت کی نشانی

اس رکوع میں فرمایا جارہا ہے کہ کفار مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے اور قیامت پر یقین نہیں رکھتے۔ حیات بعد الموت کو وہ پرانے گھڑے ہوئے قصے سمجھتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ دنیا میں سیر و سیاحت کریں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ انکار کرنے والے مجرموں کا کیا حشر کیا گیا۔ وہ کیسے برباد ہو گئے۔

رسولؐ اکرم سے فرمایا جارہا ہے کہ آپ کفار کے انکار اور ایمان نہ لانے پر غمزدہ نہ ہوں۔ اگر وہ آپ سے دریافت کریں کہ یہ وعدہ کب پورا ہو گا تو آپ فرما دیجئے عنقریب' کیونکہ آپ مردہ دلوں کو نہیں سمجھا سکتے۔ آپ کا رب خود ہی فیصلہ فرمادے گا۔ (جب قرب قیامت ہو گی اور جب اس وقت مکہ کا صفا پہاڑ پھٹے گا اور اس میں سے ایک جانور نکلے گا اور بتائے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے اور مومن کافر کو جدا جدا کردے گا تب ان لوگوں کو ہوش آئے گا لیکن تب ماننا نہ ماننا برابر ہو گا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہم ان کے لئے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے (دابتہ الارض) جو ان سے باتیں کرے گا" ہماری ان آیات پر یقین نہ لانے کے بارے میں

۱۱ع آخرت کے مضمون پر خصوصیت سے زور دیا جارہا ہے'
۳ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا بیان

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ قیامت کے دن ہر امت سے ایسے

Marfat.com

گروہ کو جمع کیا جائے گا جو ہماری آیتوں کا انکار کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اس دن ان سے ان کے انکار کے بارے میں سوالات فرمائے گا۔ (قرب قیامت) جب صور پھونکا جائے گا تو ہر کوئی گھبرا جائے گا۔ لیکن کچھ لوگ جنہیں اللہ چاہے گا مطمئن ہونگے۔ جو لوگ اللہ کے حضور نیک عمل لے کر آئیں گے ان کو نیک اجر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا اس کو آگ میں منہ کے بل پھینک دیا جائے گا۔ جو ہدایت قبول کرتا ہے وہ اپنے فائدے کے لئے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے وہ اس کی اپنی قسمت، نبی کریم کو فرمایا جارہا ہے کہ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ آپ کا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ القصص (۲۸)

نور کوع اٹھاسی آیات مکی

رکوع — فہرست مضامین — صفحہ

تعارف سورۃ القصص ۳۵۶

۱ ع ۱۳ ۴ فرعون کی سرکشی کا بیان۔ حضرت موسیٰ کی پیدائش اور فرعون کے گھر میں پرورش ہونے کا بیان۔ ۳۵۸

۲ ع ۸ ۵ حضرت موسیٰ کا سن بلوغت کو پہنچنا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم و حکمت عطا ہونا۔ آپ کا قبطی کو غلطی سے اور بغیر ارادہ کے قتل کرنا۔ مصر سے نکل جانا۔ ۳۵۹

۳ ع ۷ ۶ حضرت موسیٰ کا مدین پہنچنا۔ حضرت شعیب کی صاحبزادیوں کے ریوڑ کو پانی پلانا۔ حضرت شعیب کے گھر ملازمت کرنا ان کی صاحبزادی سے شادی کرنے کا بیان۔ ۳۶۰

۴ ع ۱۴ ۷ حضرت موسیٰ کا مع اپنی اہلیہ کے سفر پر نکلنا۔ طور کے جانب آگ دیکھنا۔ اللہ سے ہمکلام ہونا۔ معجزات کا عطا ہونا۔ فرعون کے دربار جانا۔ دعوت حق دینا اور فرعون کا انکار۔ "

۵ ع ۸ ۸ پہلی قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد حضرت موسیٰ کو (ایک کتاب یعنی تورات) بھیجی۔ بعد کی قوموں نے اس کتاب کو بھلا دیا۔ ۳۶۱

Marfat.com

ع ۶ ۹ ۱۰ ہدایت وہ پاتے ہیں جو ہدایت کے خواہشمند ہوں۔ کلام الٰہی کو گوش دل ۳۶۲
سے سننے والوں کو اللہ ہدایت دیتا ہے راہ خدا میں خرچ کرنے
والے نیکو کار ہیں

ع ۱۵ ۱۰ روز قیامت مشرکین سے شرک کے بارے میں پرسش اللہ تعالیٰ کے
نظام میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔

ع ۸ ۱۱ قارون کا اپنی دولت پر غرور کرنا۔ اپنے خزانہ سمیت اپنے گھر میں ۳۶۳
غرق ہو جانا۔

ع ۹ ۶ ۱۲ آخرت کا بہتر انجام ان لوگوں کا ہے جو نیکو کار ہیں اللہ کے سوا ۳۶۴
کوئی معبود نہیں۔ سب کو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ القصص (۲۸)

نورکوع اٹھاسی آیات مکی

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس سورۃ کے آغاز ہی میں حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ بیان کیا جا رہا ہے۔ فرعون کی سلطنت میں دو قومیں آباد تھیں۔ قبطی اور بنی اسرائیل۔ فرعون کا تعلق قبطی قوم سے تھا اور حضرت موسیٰ کا بنی اسرائیل سے۔ فرعون نے بنی اسرائیل کو اپنا محکوم بنا رکھا تھا۔ ان کے حقوق سلب کر رکھے تھے۔ اور ان پر بے جا ظلم و ستم روا رکھا ہوا تھا۔ اس واقعہ کو بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ مظلوم و محکوم قوموں کو بتایا جائے کہ آخر کار ظالم و جابر حکمرانوں کا انجام برا ہوتا ہے۔ اور اللہ اپنے فضل و کرم سے محکوموں کو ان کے ظلم سے نجات دلا کر آزادی کی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ ظالم کے دن گنے چنے ہوتے ہیں۔ اس سورۃ میں ذکر کیا جا رہا ہے کہ ظالم حکمرانوں کی اس سیاست کاری کو کہ وہ اپنی رعایا کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف عصبیتوں میں مبتلا کرتے اور ان کو باہم منقسم رکھتے ہیں۔ رعایا کے گروہوں کے درمیان اتفاق و اتحاد پیدا نہیں ہونے دیتے اور ان کو آپس میں لڑاتے رہتے ہیں تاکہ اصل مسائل سے ان کی توجہ ہٹا کر باہمی منافقت اور نفرت میں مبتلا رکھیں۔ (لڑاؤ اور حکومت کرو) کے اصول کے مطابق خود حکومت کرتے رہیں۔

حضرت موسیٰ کا فرعون کے گھر میں پرورش پانا اور پھر مصر سے نکل جانا

Marfat.com

حضرت موسیٰ کا (حضرت شعیب کے) گھر جا کر ملازمت کرنا۔ آپ کی صاحبزادی سے حضرت موسیٰ کا نکاح ہونا اور پھر آپ کا اپنی زوجہ کے ہمراہ سفر کرنا۔ وادی طویٰ پہنچنا۔ جنگل میں آگ کی تلاش میں جانا۔ ایک درخت سے روشنی نمودار ہونا آپ کا اس جانب جانا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونا۔ نبوت کا عطا ہونا اور معجزات کا حاصل ہونا وغیرہ وغیرہ تمام واقعات اس سورۃ میں بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ کو فرعون کے دربار میں جا کر اس کی خدائی کا طلسم توڑنے۔ اللہ وحدہٗ لاشریک کی وحدانیت کی تبلیغ کرنے کا حکم ہونا۔ حضرت موسیٰ کی خواہش پر حضرت ہارون کو آپ کا مددگار بنا کر ساتھ کرنا۔ آپ دونوں کا دربار فرعون میں پہنچنا اعلان حق کرنا۔ اس پر فرعون کا غصہ کرنا۔ فرعون کے غرق دریا ہونے کے واقعہ کی طرف بھی اس سورۃ میں ذکر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی ہے اور اس کے مطابق بنی اسرائیل کو ہدایت و تبلیغ فرماتے رہے۔ عرب میں کافی عرصہ تک کوئی نبی نہیں آیا۔ آخر کار حضورؐ کو مبعوث فرمایا گیا۔ تاکہ آپ اللہ سے ڈرائیں ان لوگوں کو جن پر کافی عرصہ سے ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ شاید وہ نصیحت قبول کرلیں لیکن حضورؐ سے فرمایا جارہا ہے کہ اگر وہ لوگ نصیحت قبول نہ کریں اور ایمان نہ لائیں تو آپؐ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ ہدایت دینا صرف اللہ کا کام ہے۔

آخر میں قارون کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو حضرت موسیٰ ہی کا ہم قوم تھا۔ لیکن اس نے حرص دولت و جاہ دنیاوی میں مبتلا ہو کر اپنی ہی قوم سے غداری کی تھی۔ اور فرعون سے مل گیا۔ اس کو اپنی کثیر دولت پر بے انتہا ناز تھا۔ وہ مغرور اور نافرمان تھا۔ آخر کار ایک دن وہ اپنی دولت سمیت اپنے مکان میں غرق ہو گیا۔ اس کا انجام

بہت برا ہوا۔ آخری آیت میں فرمایا جا رہا ہے کہ ہر چیز فانی ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے اور صرف نیک اعمال ہی باقی رہیں گے اور ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ع ۱۳ فرعون کی سرکشی کا بیان۔ حضرت موسیٰ کی پیدائش اور فرعون کے گھر میں پرورش ہونے کا بیان

اس رکوع کے آغاز ہی سے حضرت موسیٰ اور فرعون کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ فرعون جو حاکم مصر تھا۔ نہایت ظالم اور مغرور تھا۔ اس نے مصر کے لوگوں کو گروہ در گروہ تقسیم کر رکھا تھا۔ وہ بنی اسرائیل پر بہت ظلم ڈھاتا تھا۔ یہاں تک کہ ان کے یہاں جب بیٹا پیدا ہوتا تو ان کو قتل کروا دیتا اور عورتوں کو زندہ رکھتا۔ جب حضرت موسیٰ پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ کی طرف الہام کیا کہ وہ بے خطر اس بچے کو دودھ پلائیں اللہ تعالیٰ اس کو فرعون سے محفوظ رکھے گا۔ پھر اللہ کے حکم سے حضرت موسیٰ کی والدہ نے آپ کو دریا میں ڈال دیا (ایک صندوق میں بند کر کے) پھر آپ کو فرعون کے گھر والوں نے دریا سے نکال لیا۔ فرعون کی اہلیہ نے کہا اے فرعون یہ بچہ کتنا پیارا ہے اسے قتل نہ کرو۔ اسے اپنا فرزند بنا لو شاید یہ ہمارے لیے اچھا ثابت ہو۔ پھر اس بچے کو دودھ پلانے والیاں آئیں اس میں آپ کی والدہ بھی تھیں آپ نے کسی کا دودھ نہ پیا سوائے اپنی والدہ کے۔ اس طرح آپ فرعون کے محل میں پرورش پاتے رہے۔ اور آپ کی والدہ کو بھی اطمینان رہا (یہ راز کہ دودھ پلانے والی حضرت موسیٰ کی اپنی والدہ ہے فرعون اور اس کے گھر والوں سے پوشیدہ ہی رہا)

Marfat.com

۲ ۸ ع ۵ حضرت موسیٰ کا سن بلوغت کو پہنچنا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم و حکمت عطا ہونا آپ کا قبطی کو غلطی سے اور بغیر ارادے کے قتل کرنا۔ مصر سے نکل جانا

اس رکوع میں حضرت موسیٰ کے سن بلوغت اور شباب کامل تک پہنچنے اور اللہ کی طرف سے آپ کو علم و حکمت عطا ہونے کا ذکر ہے۔ ساتھ ہی یہ واقعہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ آپ نے ایک رات دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے ہیں جن میں ایک اسرائیلی ہے اور دوسرا قبطی۔ آپ کو قبطی کی زیادتی نظر آئی۔ اسرائیلی نے آپ سے مدد طلب کی۔ آپ نے ان کو چھڑانے کے لئے قبطی کو گھونسہ مارا۔ لیکن اللہ کی قدرت کہ وہ اس گھونسہ لگنے سے مر گیا۔ دوسری مرتبہ آپ نے دیکھا کہ اسرائیلی کسی اور سے جھگڑ رہا ہے۔ اس نے پھر آپ کو مدد کے لئے پکارا۔ آپ نے خیال کیا کہ یہ اسرائیلی ہی جھگڑالو ہے۔ آپ اس کو تنبیہ کے لئے آگے بڑھے تو اسرائیلی سمجھا کہ آپ اسے مارنے آ رہے ہیں۔ وہ پکار اٹھا۔ اے موسیٰ کیا آپ مجھے مار ڈالنے کے لئے آ رہے ہیں (اس طرح رات والے قبطی کے قتل کا راز فاش ہو گیا) اتنے میں ایک آدمی بھاگتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ کل کے قتل کے سلسلہ میں سرداران فرعون آپ کو مار ڈالنے کی سازش کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ یہاں سے نکل جائیے۔ چنانچہ آپ اللہ سے اپنے بچنے کی دعا کرتے ہوئے وہاں سے باہر نکل گئے۔

Marfat.com

۳
۶ ع حضرت موسیٰ کا مدین پہنچنا۔ حضرت شعیب کی صاحبزادیوں کے ریوڑ کو پانی پلانا حضرت شعیب کے گھر ملازمت کرنا۔ ان کی صاحبزادی سے شادی کرنے کا بیان

اس رکوع میں بتایا جا رہا ہے کہ حضرت موسیٰ کا اللہ تعالیٰ سے مدد اور خیر کی امید رکھتے ہوئے مدین پہنچنے اور کنوئیں کے پاس دو لڑکیوں کا اپنے ریوڑ کو پانی پلانے کے انتظار میں دیکھا۔ آپ کا ان کی مدد کرنا اور ان کے ریوڑ کو پانی پلا دینا پھر واپس آکر ایک سایہ کی جگہ جا کر بیٹھنا۔ کچھ دیر بعد ان میں سے ایک صاحبزادی کا شرماتے ہوئے آنا اور آپ سے کہنا کہ والد صاحب بلا رہے ہیں تاکہ اس خدمت اور مدد کا کچھ معاوضہ عطا کریں۔ آپ کا اس خاتون کے پیچھے چلنا پھر ان بزرگ (حضرت شعیب) کے گھر پہنچنا۔ بزرگ کا آپ کو ملازم رکھ لینا۔ اور اس خدمت کے عوض آٹھ سال کی مدت پوری ہونے پر آپ سے اپنی ایک صاحبزادی کا نکاح کر دینے کا وعدہ کرنا۔ ان تمام واقعات کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔

۱۴ ع حضرت موسیٰ کا مع اپنی اہلیہ کے سفر پر نکلنا۔ طور کے جانب آگ دیکھنا۔ اللہ سے ہمکلام ہونا۔ معجزات کا عطا ہونا۔ فرعون کے دربار میں جانا۔ دعوت حق دینا اور فرعون کا انکار

اس رکوع میں حضرت موسیٰ اور اللہ تعالیٰ کے ہمکلام ہونے اور آپ کو معجزات عطا ہونے کا ذکر ہے حضرت موسیٰ اپنی اہلیہ کو لیکر عازم سفر ہوئے تو ایک جانب سے آگ روشن دکھائی دی۔ آپ نے اہلیہ کو وہیں چھوڑا اور آگ کی تلاش میں آگے چل پڑے (بوجہ سردی ان کو آگ کی ضرورت پیش ہو رہی تھی) ایک درخت کے قریب سے آواز آئی کہ اے موسیٰ میں تمہارا رب ہوں آپ کو حکم ہوا

کہ اپنا عصا زمین پر ڈال دیں۔ آپ نے دیکھا کہ عصا سانپ کی طرح لہرا رہا تھا آپ ڈر کر واپس پلٹے تو ندا آئی کہ موسیٰ ڈرو نہیں بیشک تم محفوظ ہو۔ پھر حکم ہوا کہ اپنے گریبان میں اپنا ہاتھ ڈالو۔ وہ سفید چمکدار ہو کر نکلے گا۔ آپ کو حکم دیا گیا کہ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف جائیں بیشک وہ نافرمان ہیں۔ آپ کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے آپ کے بھائی حضرت ہارون کو آپ کا مددگار بنایا۔ اور فرمایا کہ آپ کو غلبہ و شوکت عطا ہو گا اور آپ کو کوئی گزند نہ پہنچے گا اور ان معجزات کی بنا پر آپ غالب رہیں گے۔

پھر حضرت موسیٰ فرعون کے دربار میں آئے (دعوت حق دی) لیکن فرعون نے انکار کیا۔ (بطور استہزا) کہنے لگا کہ اے ہامان (فرعون کا وزیر) میرے لئے ایک اونچا محل تعمیر کرا تاکہ میں اس پر چڑھ کر دیکھوں میرے علاوہ بھی کوئی خدا ہے۔

اس انکار اور تکبر کی پاداش میں فرعون اور اس کے لشکریوں کو سزا ملی اور وہ لوگ دریا میں غرق کر دیے گئے۔ قیامت میں بھی ان کا شمار ملعونوں میں ہو گا۔

ع ۵ پہلی قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد حضرت موسیٰ کو (ایک کتاب یعنی توریت) بھیجی بعد کی قوموں نے اس کتاب کو بھلا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کتاب ہدایت (تورات) عطا فرمائی تاکہ لوگ نصیحت و ہدایت حاصل کریں۔ لیکن بعد میں جو قومیں یکے بعد دیگرے آئیں انہوں نے (اس پیغام) کو بھلا دیا۔ اللہ تعالیٰ حضور اکرمؐ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے رسولؐ جس وقت میں نے (موسیٰ) کو ندا دی اس وقت آپ طور کے کنارے پر موجود نہ تھے۔ لیکن میں نے آپ کو اپنی رحمت سے ان حالات سے آگاہ کر دیا تاکہ

Marfat.com

آپ اس قوم کو (جس پر کافی عرصہ سے کوئی ڈرانیوالا نہیں آیا) قہرالٰہی سے ڈرائیں شاید کہ وہ نصیحت قبول کرلیں۔ (اس قوم سے مراد ہے بنی اسماعیل) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ ہے کہ وہ (اتمام حجت کے لئے) ہر قوم میں ڈرانے والا اور صحیح راستہ بتانے والا (پیغمبر) بھیجتا ہے۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ آیا تاکہ ہم اسکی پیروی کرتے۔ یہ اس قوم کا ذکر ہے جس نے تورات کو ماننے سے انکار کردیا۔ قوموں کا تو یہ حال ہے کہ رسول نہ آئے تو اس کے آنے کے خواہشمند اور منتظر ہوتے ہیں۔ اور اگر آجائے تو اس کے منکر اور ان کی تکذیب کرتے ہیں

۶ ع ۹ ہدایت وہ پاتے ہیں جو ہدایت کے خواہش مند ہوں۔ کلام الٰہی کو گوش دل سے سننے والوں کو اللہ ہدایت دیتا ہے۔ راہ خدا میں خرچ کرنے والے نیکوکار ہیں۔

جو لوگ قرآن کے نزول سے پہلے کی کتابوں پر (صدق دل سے یقین رکھتے ہیں وہ بے ہودہ باتوں کے سننے پر صبر کرتے ہیں اور انہیں تو اللہ ہدایت دیتا ہے۔ نیکوکار وہ ہیں جو راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ ہدایت دینا رسول کا کام نہیں۔ جسے اللہ چاہے ہدایت دیتا ہے دنیا اور اس کی نعمتیں عارضی ہیں عاقبت کا ملہ بہتر اور دائمی ہے ان تمام باتوں کا اس رکوع میں تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔

۱۰ ع ۱۵ روز قیامت مشرکین سے شرک کے بارے میں پرسش۔ اللہ تعالیٰ کے نظام میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا۔

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن کو دنیاوی سامان حاصل ہیں (عیش و

Marfat.com

عشرت میں وقت گذار رہے ہیں) اور یہ شرک کرتے ہیں ان کو قیامت کے دن جوابدہی کے لئے حاضر کیا جائیگا اس دن وہ خود یا ان کے جھوٹے معبود کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔ کامیاب و کامران وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ اللہ تعالیٰ (منکرین سے) سوال فرماتا ہے کہ تم خود سوچو کہ اگر اللہ تعالیٰ مستقل طور پر رات رکھے یا دن کو مستقل کر دے تو پھر رات کو دن اور دن کو رات میں کون تبدیلی کر سکتا ہے۔ یہ اللہ ہی ہے جس نے بنایا رات کو آرام کرنے کے لئے اور دن کو تلاش رزق کے واسطے۔

ع ۸ قارون کا اپنی دولت پر غرور کرنا۔ اپنے خزانہ سمیت اپنے گھر میں غرق ہو جانا

اس رکوع میں قارون اور اس کی دولت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ قارون کے پاس اس قدر دولت تھی کہ اس کے خزانہ کی چابیوں کو اٹھانے کے لئے ایک طاقتور جتھہ (دس تا پندرہ آدمیوں کی جماعت) کی ضرورت تھی۔ اس کو نصیحت کی گئی کہ وہ اپنی دولت پر بیجا نازاں نہ ہو اور اپنے مال سے نادار اور غریب لوگوں کو حصہ دیا کرے تو وہ (بجائے اللہ کے شکر گذار ہونے کے) کہتا تھا کہ یہ دولت اس نے اپنے علم سے حاصل کی ہے جب وہ اپنے امیرانہ ٹھاٹ باٹ سے نکلتا تو کچھ لوگ اس کی دولت و جاہ پر رشک کرتے لیکن جو لوگ دنیا کی بے ثباتی کا علم رکھتے اور نیک اعمال کو مال و جاہ سے بہتر سمجھتے تھے۔ ان پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ آخر کار ایک دن قارون معہ اپنے مال و متاع کے اپنے گھر میں غرق کر دیا گیا۔ (یہ انجام تھا اس کے غرور و جاہ

Marfat.com

و طلسم کا) جو لوگ کل (تک) اس کے رتبہ کی تمنا کرتے تھے وہ صبح (ہوتے ہی کہنے لگے اللہ محفوظ رکھے)۔

ع ۹ ۱۰ آخرت کا بہتر انجام ان لوگوں کا ہے جو نیکو کار ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں سب کو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

آخرت میں نیک انجام ان لوگوں کا ہو گا جو اس دنیا میں (ناجائز طریقوں سے) بڑا بننے کی خواہش نہیں کرتے اور نہ فساد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکارنا۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (لوگو! خوب یاد رکھو فانی شے معبود نہیں ہوا کرتی) "ہر شے اللہ کی ذات کے سوا فانی ہے اس کا حکم (ہر جگہ کار فرما ہے۔ اور اسی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے) اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے جو ہدایت یافتہ ہیں اور جو گمراہی میں ہیں۔ یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے رسولؐ پر کتاب نازل فرمائی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہر شخص کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(سورۃ قصص حق و حقانیت پر ختم ہوا۔ اللہ کے سوا ہر شے فانی ہے اسی کو سمجھنا اور سمجھانا ہے۔ قرآن اسی کی فہم دیتا ہے زبان سے اسلام کا دعوی کرنا کافی نہیں عمل سے دعوی کا ثبوت دینا ضروری ہے)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ العنکبوت (۲۹)

سات رکوع انہتر آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ العنکبوت	۳۶۸
۱ ع ۱۳ ۱۲	اللہ تعالیٰ مومنین کی آزمائش ضرور فرمائے گا۔ صبر و استقامت کرنے والوں کو نیکو کاروں کے زمرہ میں شامل کیا جائے گا۔	۳۶۹
۲ ع ۹ ۱۴	حضرت نوح کا اپنی قوم کو توحید کی دعوت دینا۔ ان کا انکار۔ اللہ کا ان پر عذاب آنا۔ مومنین کا طوفان سے بچ جانا حضرت ابراہیم کا اپنی قوم کو توحید کی دعوت دینا۔	
۳ ع ۸ ۱۵	حضرت ابراہیم کے مدلل بیان کے بعد بھی ان کی قوم کا ان کو قتل کر دینے کا ارادہ۔ حضرت لوط کا تبلیغ و ہدایت کا کام کرنا ان کی قوم کا بری حرکتوں سے باز نہ آنا۔	
۴ ع ۱۴ ۱۶	حضرت لوط، حضرت شعیب کی قوموں کی نافرمانیوں کی سزا ملنے اور اہل ایمان کو بچا لینے کا ذکر۔ قوم عاد، ثمود، قارون، فرعون، ہامان کے انجام کا ذکر۔	۳۷۱
۵ ع ۷ ۱۷	نماز برائیوں اور فحش باتوں سے روکتی ہے۔ یہ کتاب (قرآن) اللہ کی طرف سے رسول پر نازل کی گئی ہے۔ ان آیتوں کا انکار سوائے	۳۷۲

ظالموں کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔

ع ۶ ۱۲ ۲ اللہ کا عذاب مقررہ وقت پر ہی آئے گا۔ اللہ کی عبادت میں رکاوٹ ۳۷۳
پر ترک سکونت کرنے کا حکم۔ ایمان والوں کے لئے جنت کے بالا خانوں
میں داخل ہونے کا ذکر۔

ع ۶ ۳ دنیاوی زندگی محض عارضی اور لہو ولعب ہے۔ مگر آخرت کی زندگی حقیقی ۳۷۴
اور دائمی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ العنکبوت (۲۹)

سات رکوع انہتر آیات مکی

اس سورۃ کا نام عنکبوت رکھا جس کے معنی مکڑی کے ہیں۔ جس کا گھر تمام گھروں میں سب سے زیادہ کمزور ہے۔ اس سورۃ میں بتایا جا رہا ہے کہ انسان کو دنیا اور دنیا کی تمام لذتوں کو مکڑی کے جالے کی طرح کمزور بودا اور بے حقیقت سمجھنا چاہئے۔

جب حضورؐ نے دعوت اسلام کا آغاز کیا تو جو چند لوگ ایمان لائے تھے ان کو طرح طرح کی آزمائشوں سے گذرنا پڑا۔ ان کی دلجوئی اور استقامت کے لئے اس سورت مبارکہ کے آغاز ہی میں فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ضرور آزمائے گا کہ وہ اسلام کی راہ میں تکلیف برداشت کر سکتے ہیں یا صبر و استقامت کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔ سنت الٰہی یہ ہے کہ وہ ایمان لانے والوں کی آزمائش کرتا ہے۔ اس سے قبل بھی کئی قوموں کی آزمائش کی گئی تھی۔ صبر و استقامت اور بخوشی تکالیف برداشت کرنے والے لوگوں کے لئے خوشخبری اور بشارت ہے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے لیکن مشروط کر دیا۔ اگر وہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک کرنے کا حکم دیں تو ان کی اطاعت نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ کی راہ میں ثابت قدم رہنے اور ایمان قائم رکھنے والے لوگوں کی تسلی کے لئے حضرت نوح کی مثال بہترین ہے۔ آپ (حضرت نوحؑ) نے ساڑھے نو سو سال کی عمر

پائی اور تمام عمر اپنی قوم کو ایمان و اسلام کی تلقین فرماتے رہے۔ اور راہ حق میں تکالیف اٹھاتے رہے حضرت نوح کی قوم کا ذکر کیا گیا جو انکار کے باعث پانی کے طوفان میں غرق ہو گئی لیکن اللہ نے اہل ایمان کو اپنے فضل و کرم کے طفیل بچالیا۔

پھر حضرت ابراہیم کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ انہوں نے توحید خالص کی دعوت دی۔ لیکن آپ کو آگ میں جلا دینے کا حکم صادر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو آگ سے بچایا۔ اور اس جلتی ہوئی آگ کو گلزار بنایا۔ ان کی نسل میں انبیاء پیدا کیے اور کتاب الٰہی سے ان کو نوازا۔ صبر و استقامت' ثابت قدمی اور ایمان کا ان کو یہ بہترین صلہ دیا گیا۔ اس کے بعد مختلف قوموں کے انجام کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً" حضرت لوط' حضرت شعیب کی قوم اور عاد و ثمود کا۔ ان قوموں کا انجام کتنا برا اور کس قدر عبرتناک ہوا۔ پتھروں کی بارش اور آسمانی کڑک اور زلزلوں کے جھٹکوں نے ان کو غارت کر دیا۔ اس طرح قارون' ہامان اور فرعون کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ جنہوں نے اپنی دولت و طاقت اور حکومت پر غرور کیا اور حضرت موسیٰ کے لائے ہوئے پیغام کی تکذیب کی۔ تو ان کا بھی انجام عبرتناک ہوا۔

دراصل وہ لوگ نادان تھے جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود اور اپنا مددگار سمجھا یا ان پر بھروسہ کیا۔ ان لوگوں کی مثال اس مکڑی کے جالے والے بودے اور کمزور مکان کی طرح جو تمام گھروں سے زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ یعنی اللہ کے سہارے کے علاوہ تمام سہارے کمزور اور بودے ہوتے ہیں۔

آخری رکوعات میں توحید کے بارے میں آسان اور پرزور دلائل دیئے گئے ہیں۔ جن کی صداقت سے قلب و دماغ خود بخود متاثر ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو اہل کتاب سے احسن طریقہ سے بحث و مباحثہ کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اور بیجا

Marfat.com

بحث و حجت سے منع فرمایا گیا ہے۔ آخر میں یہ فرما کر اہل ایمان کی تسلی و تشفی کی گئی ہے کہ جو لوگ اللہ کے راستے میں محنت و کوشش کرتے ہیں۔ اللہ ان کو صحیح راستہ ضرور دکھاتا ہے۔

ع ۱۳ ۱۲ **اللہ تعالیٰ مومنین کی آزمائش ضرور فرمائے گا۔ صبر و استقامت کرنے والوں کو نیکو کاروں کے زمرہ میں شامل کیا جائے گا۔**

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ نہ سمجھیں کہ صرف زبانی دعوئے ایمان کافی ہے ان کو ضرور آزمایا جائے گا۔ جس طرح پہلے گزرنے والے لوگ آزمائے گئے تھے۔ جو لوگ ایمان لائیں گے اور ساتھ ہی نیک عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر کے ان کو عمدہ بدلہ دے گا۔ اس کے فوراً بعد یہ بتایا جا رہا ہے کہ عمل میں سب سے بہتر عمل والدین کی محبت کے ساتھ خدمت ہے اور حکم ہے کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے لیکن اگر وہ شرک کرنے کو کہیں تو ان کا کہنا نہ مانا جائے جو لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں لیکن جب ان کو اسلام کے راستے پر چلنے میں تکالیف ہوتی ہے تو وہ اپنا تعلق اسلام سے ختم کر دیتے ہیں۔ اور اگر فائدے پہنچیں تو وہ کہتے ہیں کہ وہ اہل اسلام کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کی کیفیت سے خوب آگاہ ہے۔

ع ۹ ۲ ۱۸ **حضرت نوح کا اپنی قوم کو توحید کی دعوت دینا۔ ان کا انکار اللہ کا ان پر عذاب آنا۔ مومنین کا طوفان سے بچ جانا۔ حضرت ابراہیم کا اپنی قوم کو توحید کی دعوت دینا**

اس رکوع میں مومنین کی تسلی و تشفی کے لئے ماضی کے واقعات بیان

Marfat.com

فرمائے جا رہے ہیں کہ کس طرح حضرت نوح نے نو سو سال سے زیادہ اپنی قوم کو دعوت حق دی۔ لیکن وہ انکار کرتے رہے۔ آخر کار ان لوگوں کو سیلاب کے عذاب میں مبتلا کر دیا گیا اور وہ غرق ہو گئے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے کشتی نوح میں سوار اہل ایمان کو بچا لیا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم کا اپنی قوم کو توحید کی دعوت دینا اور وحدانیت حق کے بارے میں دلائل پیش کرنے کا ذکر ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ ذرا زمین پر گھومو پھرو اور پھر دیکھو کہ توحید سے انکار کرنے والوں کا کیا حشر ہوا ہے اور اللہ نے نیک لوگوں پر کس طرح رحم فرمایا۔ آخر تم لوگوں کو لوٹ کر پھر اللہ ہی کے دربار میں واپس جانا ہے۔ اور اس کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مہربان و مددگار ہے۔

ع ۳ ۸ ۱۵

حضرت ابراہیم کے مدلل بیان کے بعد بھی ان کی قوم کا ان کو قتل کر دینے کا ارادہ حضرت لوط کا تبلیغ و ہدایت کا کام کرنا۔ ان کی قوم کا بری حرکتوں سے باز نہ آنا

اس رکوع میں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ حضرت ابراہیم کے مدلل بیان کے بعد بھی ان کی قوم کا جواب یہ ہی تھا کہ "کہنے لگے انہیں قتل کر دو یا جلا دو" مگر اللہ نے ان کو آگ سے بچا لیا۔ جب آپ مجمع میں تبلیغ و ہدایت کا سبق دے رہے تھے اور ان کو راہ راست پر لانا چاہ رہے تھے اس وقت سوائے حضرت لوط (جو آپ کے بھتیجے تھے) کے اور کسی نے آپ کی تصدیق نہ کی۔ اور وہ علی الاعلان ایمان لائے۔

اللہ تعالیٰ نے دین حق کی تبلیغ کے اسباب حضرت ابراہیم کے خاندان میں پیدا کیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہم نے ان کو اسحق اور یعقوب عطا کیے اور ان کی اولاد میں کتاب اور پیغمبری مقرر کردی (حضرت ابراہیم کے بعد جملہ انبیا آپ ہی کے خاندان سے ہوئے) اور ہم نے دنیا میں بھی ان کو صلہ دیا اور بے شک آخرت میں بھی۔ وہ بڑے نیک لوگوں میں شامل ہوں گے۔

جب حضرت لوط کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا انہوں نے بھی اپنی قوم سے بارہا کہا کہ تم ایسی بے حیائی کے کام کیوں کرتے ہو اور مردوں سے بدفعلی کیوں کرتے ہو مگر وہ نہ مانے اور کہنے لگے کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا قہر نازل کردو

ع ۴ ۱۴ ۱۶ حضرت لوط، حضرت شعیب کی قوموں کی نافرمانیوں کی سزا ملنے اور اہل ایمان کو بچا لینے کا ذکر۔ قوم۔ عاد، ثمود، قارون، فرعون، ہامان کے انجام کا ذکر

اس رکوع میں حضرت لوط، حضرت شعیب نیز قوم عاد، ثمود کے عبرتناک سزا کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد قارون، فرعون اور ہامان کے عبرتناک سزاؤں کا ذکر مختصر طور پر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بچا لینے اور ان کو محفوظ رکھنے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ ان لوگوں کو جو رسولؐ پر ایمان لائے تسلی دی جا رہی ہے۔ کہ اللہ ان کو آزمائش میں ڈالے گا اور اگر وہ ثابت قدم رہے تو ان کو دشمنوں کے شر سے بچالیا جائے گا۔

آخر میں فرمایا گیا ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔ ان کی مثال مکڑی کے جالے کی مانند ہے۔ جنھوں نے بہت کمزور اور بودا

سہارا تلاش کیا ان کا سہارا اور ان کا گھر سب سے کمزور مکڑی کے گھر کی مانند ہے۔ اگر وہ ناسمجھ ان پر ناز کرنے کے بجائے خالق کائنات کے فرمانبردار ہوتے تو اس کا ان کو اجر ملتا۔

ع ۵ **نماز برائیوں اور فحش باتوں سے روکتی ہے۔ یہ کتاب (قرآن) اللہ کی طرف سے رسولؐ پر نازل کی گئی ہے۔ ان آیتوں کا انکار سوائے ظالموں کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔**

اس رکوع سے اکیسواں پارہ شروع ہوتا ہے اس میں بتایا جا رہا ہے کہ ایمان کو فروزاں کرنے کا طریقہ تلاوت قرآن پاک اور نماز کو صحیح طریقہ سے ادا کرنا ہے۔ رکوع کی پہلی ہی آیت میں (خطاب رسول کریمؐ سے لیکن سمجھانا امت کو ہے) اس طرح ہے کہ (اے رسول) جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے اسے پڑھا کیجئے اور نماز کو قائم رکھیئے، مسلمانوں کو رسول کریمؐ کی وساطت سے حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ قرآن کی تلاوت کیا کریں اور نماز صحیح صحیح ادا کیا کریں۔ بیشک نماز (جو صحیح طریقہ سے ادا کی جائے) گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔

مسلمانوں کو یہ حکم بھی دیا جا رہا ہے کہ جب وہ اہل کتاب حضرات سے مباحثہ کریں تو شائستہ انداز اختیار کریں۔ ان سے کہیں کہ ہم اس کتاب (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور ان کتابوں پر بھی جو تمہاری طرف اتاری گئی ہیں (یعنی تورات، انجیل، زبور) اور ہمارا تمہارا خدا ایک ہے۔ رسول کریمؐ پر جو آئتیں نازل فرمائی گئیں ہیں ان کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو ظالم ہیں۔ جو لوگ انکار کریں ان سے اے رسولؐ آپ فرما دیجئے کہ میں تو صرف ایک پیغام بر اور عواقب سے

ڈرانے والا ہوں۔ اور اس کتاب (قرآن) میں مومنین کے لئے رحمت اور نصیحت ہے۔

۶ ع ۱۲ ۲ اللہ کا عذاب مقررہ وقت پر ہی آئے گا۔ اللہ کی عبادت میں رکاوٹ پر ترک سکونت کرنے کا حکم۔ ایمان والوں کے لئے جنت کے بالا خانوں میں داخل ہونے کا ذکر

اس رکوع میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والے گھاٹے میں رہیں گے دنیا میں، حق سے محروم رہیں گے اور وہاں نعمت حق سے محروم رہیں گے منکرین حق طنزاً" حضور پاکؐ سے عذاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ فرمایا جا رہا ہے کہ عذاب کا ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ اپنے مقررہ وقت پر آئے گا تو وہ لوگ عذاب کا مزہ چکھ لیں گے۔ جو لوگ اللہ کی عبادت میں لوگوں کی مخالفت کا خوف رکھتے ہیں ان کو دلاسا دیا جا رہا ہے کہ اللہ کی زمین بہت کشادہ ہے۔ وہ امن کی جگہ ہجرت کر جائیں۔ اللہ پر ایمان لانے والوں کے لئے نیک اجر ہے۔ وہ جنت کے بالا خانوں میں ٹھہرائے جائیں گے۔ اور جنت کی نعمتوں سے بہرمند ہوں گے۔ ان کفار کا عجیب حال ہے۔ اے پیغمبر اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ یہ زمین و آسمان کس نے پیدا کیے ہیں تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ لیکن پھر بھی وہ توحید کے منکر ہیں۔ اور اے پیغمبر اگر آپؐ ان سے یہ پوچھیں کہ سورج، چاند، کس نے بنائے اور زمین پر پانی برسا کر کس نے مردہ زمین کو زندہ کر دیا تو بھی وہ یہ ہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اللہ سے منکر رہیں گے۔

Marfat.com

ع ۶ دنیاوی زندگی محض عارضی اور لہو و لعب ہے مگر آخرت کی زندگی حقیقی اور دائمی ہے

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ دنیاوی زندگی عارضی اور محض لہو و لعب ہے اصل زندگی تو عاقبت کی ہے جو حقیقی اور دائمی ہے۔ حق کے جھٹلانے والوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں کوشش و محنت کرتے ہیں اللہ ان کو اپنا (یعنی) سیدھا راستہ دکھاتا ہے (کاش منکرین اس حقیقت کو سمجھتے)

لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو بحفاظت خشکی کے کنارے پہنچنے کے لئے اللہ سے دعا کرتے ہیں اور جب دوبارہ خشکی پر پہنچ جاتے ہیں تو اللہ کو بھول جاتے ہیں۔ اس ناشکری کی حقیقت ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گی۔

جو لوگ اللہ کی راہ ہدایت طلب کرنے کے لئے کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ وہ سیدھا راستہ پا لیتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ محسنین کے ساتھ ہے۔ اس سلسلہ میں صاحب ضیاء القرآن فرماتے ہیں "کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اہلِ حق کی سربلندی کے لئے ظاہری اور باطنی دشمنوں سے برسرپیکار رہتے ہیں تو ان پر اس قسم کی مہربانی کی جاتی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الروم (۳۰)

چھ رکوع ساٹھ آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الروم	۳۷۶
۱ ع ۴	ایران کے غالب ہونے اور تین سے نو سال کے عرصہ میں دوبارہ مغلوب ہونے کا ذکر۔	۳۷۸
۲ ع ۵	زندگی سے موت اور موت کے بعد زندگی سوائے اللہ کے کوئی نہیں دے سکتا اہل ایمان کو جنت اور اہل باطل کے لئے دوزخ کا عذاب۔	
۳ ع ۶	اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے خالق کائنات ہونے کی متعدد مثالیں۔	۳۷۹
۴ ع ۲	شرک ظلم ہے۔ فطرت کے خلاف ہے۔ اسی لیے دین فطرت شرک سے پاک ہے سود مال کو کم کرتا ہے۔ زکوٰۃ زیادہ کرتی ہے۔	۳۸۰
۵ ع ۸	دنیا میں شرک ہی کے باعث فساد ہوتا ہے۔ دین فطرت کی اتباع کرنے کا ذکر۔ منکرین حق کو دنیا ہی میں سزا ملنے۔ اور مومن کو اللہ کی مدد ملنے کا بیان۔	۳۸۰
۶ ع ۹	انسان کی تخلیق اس کی نشوونما۔ اس کی جوانی۔ اس کا بڑھاپا ہر منزل کی اس کی حاجتیں اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بیان۔ کفار کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔	۳۸۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الروم (۳۰)

چھ رکوع ساٹھ آیات مکی

اس سورۃ مبارکہ کا نام سورۃ الروم ہے جو دوسری آیت کے لفظ روم سے لیا گیا ہے۔ یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی۔

اس کے مطالب سے آگہی حاصل کرنے سے پہلے چند تاریخی واقعات کا ذکر ضروری ہے جو جنگ ایران اور روم پر مشتمل ہے۔

ہرقل روم اور خسرو اول شاہ ایران کے بیٹے ہرمز کے درمیان جنگیں ہوتی رہیں۔ اس جنگ میں پہلے تو ایران جو مشرک آتش پرست تھے کامیاب ہوئے۔ رومی جو اہل کتاب تھے مغلوب ہو گئے۔ اس عرصہ میں مکہ میں ایک نیا انقلاب آنے والا تھا وہ تھا اسلامی انقلاب رومیوں کا ہرمز خسرو پرویز ایران کی فوجوں سے شکست کھا جانے سے مشرکین مکہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ جس طرح مشرکین ایران اہل کتاب رومیوں پر **فتحیاب** ہوئے اسی طرح قریش مکہ بھی اپنے ہم وطنوں مسلمانوں پر کامیاب ہو جائیں گے۔ اس خبر اور مشرکین مکہ کی باتوں سے اہل ایمان بہت ملول خاطر ہو رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الروم نازل فرما کر **پیشن** گوئی کر دی کہ تین سے نو سال کے عرصہ میں اہل روم اپنے آتش پرست کافر دشمنوں ایرانیوں پر غالب آجائیں گے۔ اس سورۃ کے نزول سے اہل اسلام کو اطمینان ہو گیا۔ اور انہوں نے کفار سے کہا کہ ہمارے پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے

Marfat.com

ذریعہ بتا دیا ہے کہ عنقریب اہل کتاب مشرکین ایران پر غالب آجائیں گے اور ایسا ہی ہوا۔ جس دن میدان بدر میں مسلمانوں کو مشرکین مکہ پر فتح حاصل ہوئی اسی دن یہ خوشخبری بھی ملی کہ رومیوں نے اہل فارس کو شکست فاش دی ہے۔ اس طرح مسلمانوں کے ایمان میں بھی اضافہ ہوا۔ اور ان کے حوصلے بھی بلند ہو گئے۔ جبکہ کفار مکہ کے حوصلے مزید پست ہوئے۔

اس سورۃ مبارکہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان اپنی ظاہری مادی جاہ حشمت پر کس قدر نازاں و مغرور ہو جاتا ہے کہ وہ یہ خیال کرنے لگتا ہے کہ اس کی یہ شان ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور کبھی خزاں نہ آئے گی اور وہ عوامل جو اس کے خلاف جا رہے ہوتے ہیں نظر نہیں آتے بلکہ اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب اس کا زوال آجاتا ہے۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دین فطرت قرار دیا ہے۔ جو انسان کی نفسیات، جبلّت اور عادات انسانی کے مطابق ہے۔ جس پر عمل کر کے انسان اپنی فطرت **صحیحہ** پر قائم رہتا اور کامیاب زندگی گزار سکتا ہے۔ باقی تمام افکار، ادیان جو انسانوں کی فکر کا نتیجہ ہوتے ہیں فطرت انسانی سے بعید اور ختم ہو جانے والے ہیں۔ اس لئے انسانوں کو چاہئے کہ وہ دین اسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے انسانی فطرت کے مطابق اس دنیا میں زندگی بسر کرے اور آخرت میں انعامات الٰہی کا مستحق قرار پائے۔

اس سورۃ میں توحید باری تعالیٰ کو مختلف مثالوں اور ثبوت سے ثابت کیا گیا ہے اور لوگوں کو توحید پر قائم رہنے کی دعوت دی گئی ہے۔

Marfat.com

۱ ع ۱ ایران کے غالب ہونے اور تین سے نو سال کے عرصہ میں دوبارہ مغلوب ہونے کا ذکر

اس رکوع میں آغاز ہی میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تسلی دینے کے لئے یہ پیشن گوئی کر دی ہے کہ اہل فارس شروع میں کامیاب ہونے کے بعد تین سے نو سال کے عرصہ میں اہل روم کے ہاتھوں مغلوب ہو جائیں گے۔ لوگ ظاہری حالات پر نظر رکھتے ہیں اور شان و شوکت دیکھ کر متاثر ہو جاتے ہیں اور ان عوامل کو نہیں دیکھتے جو اس کی بربادی و ناکامی کے باعث ہونے والے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ دنیا کی ظاہری زندگی کو تو جانتے ہیں اور آخرت سے غافل ہیں۔ اگر وہ زمین میں گھوم پھر کر دیکھتے تو ان کو معلوم ہو تا کہ اللہ کی نافرمانی کرنے والے اپنی زبردست طاقت اور شان و شوکت کے باوجود تباہ و برباد ہوئے۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

۲ ع ۹ زندگی سے موت اور موت کے بعد زندگی سوائے اللہ کے کوئی نہیں دے سکتا۔ اہل ایمان کو جنت اور اہل باطل کے لئے روزخ کا عذاب۔ نماز کی تاکید۔

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگوں کو پیدا کرنے والا ہے پھر ایک دن ان کو موت سے ہمکنار ہونا ہو گا پھر وہ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور اپنے رب کی خدمت میں حاضر کیے جائیں گے۔ جو لوگ دوبارہ زندہ ہونے سے انکار کرتے ہیں اس وقت وہ سخت نا امید ہوں گے۔ اہل حق اور باطل الگ الگ گروہوں میں تقسیم کر دے جائیں گے اہل ایمان سرشار اور فرحاں ہوں گے اور

ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جبکہ اہل باطل عذاب سے دوچار ہوں گے۔

ایمان والوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ صبح و شام، دوپہر و سہ پہر اللہ تعالیٰ کی پاکی کا بیان کرتے رہیں (یعنی نماز پڑھتے رہیں)

ع ۶ ۳ ۸ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے خالق کائنات ہونے کی متعدد مثالیں

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید اور خالق حقیقی ہونے کے لئے کئی مثالیں بیان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مٹی سے انسان بنا کر پیدا کیا اور پھر ان کی نسل کو زمین میں پھیلا دیا۔ اس نے انسان کو مرد و عورت کی جنس میں پیدا کیا۔ اور ان کے درمیان باہم الفت و مروت کے جذبات پیدا کر دیئے۔ تاکہ وہ سکھ کی زندگی گذار سکیں۔ اس نے زمین و آسمان کو بنایا اور لوگوں کے درمیان زبانوں کا فرق پیدا کیا۔ اس نے رات سونے کے لئے اور دن تلاش معاش کے لئے بنایا۔ وہ ہی ذات الٰہی ہے جو بادلوں میں بجلی کی کڑک دکھاتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں خوف اور امید پیدا ہو۔ اور پھر پانی برساتا ہے۔ یہ بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے کہ زمین و آسمان بغیر کسی سہارے کے اس کے حکم سے قائم ہیں۔ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کے حکم کے تابع ہے۔ اللہ ہی نے تخلیق کی ابتدا کی (اور فنا کرنے کے بعد) دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہ غالب اور برتر حکمت والا ہے۔ اگر اللہ کو پہچاننا چاہتے ہو تو اس کی صفات پر غور کرو۔

ع ۴ ۱۳ شرک ظلم ہے۔ فطرت کے خلاف ہے۔ اسی لیے دین فطرت شرک سے پاک ہے۔ سود مال کو کم کرتا ہے زکوۃ زیادہ کرتی ہے۔

اس رکوع میں پہلی ہی آیت میں یہ فرمایا جارہا ہے اور توحید کے بارے میں یہ مثال دلنشین پیش کی جارہی ہے کہ جس طرح مالک کے مال میں غلام حصہ دار نہیں ہوتا اس طرح اللہ کی فرمانروائی اور حاکمیت میں کوئی نہیں شریک ہو سکتا۔

اسلام دین فطرت ہے (انسانی جبلّت' وعادات نیز نفسیات کے مطابق ہے) اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہو سکتا۔ اس دین کو مضبوطی سے پکڑ لینا چاہیئے۔ یہ ہی سیدھا راستہ ہے۔ ہرچند لوگ فرقوں میں تقسیم ہیں لیکن جب تکلیف پہنچتی ہے تو سب اللہ ہی کو پکارتے ہیں پھر خوشی کے موقعہ پر بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کا رزق چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ سود پر دیا جانے والا مال نہیں بڑھتا اس کے برعکس زکواۃ دینے کے بعد رقم بڑھتی ہے۔ یہ سب کچھ سمجھ اور عقل کا پھیر ہے جو مومن فراخی میں اللہ کا شکر گذار رہتا ہے اور سختی میں صبر سے اس کی رحمت کا منتظر رہتا ہے۔ اس کا ہر کام دنیا اور آخرت میں بخیر خوبی ہوتا ہے۔

ع ۵ ۱۳ دنیا میں شرک ہی کے باعث فساد ہوتا ہے۔ دین فطرت کی اتباع کرنے کا ذکر۔ منکرین حق کو دنیا ہی میں سزا ملنے۔ اور مومن کو اللہ کی مدد ملنے کا بیان

اس رکوع میں مشرکین سے کہا جارہا ہے کہ وہ دنیا میں سیر و سیاحت کر کے دیکھیں کہ شرک کرنے والی قوموں کا کیا انجام ہوا۔ لوگوں کو دعوت دی جارہی ہے

Marfat.com

کہ وہ اپنا رخ دین قیم (اسلام کی طرف کریں) پیشتر اس کے کہ قیامت کے روز اللہ سے ملاقات ہو۔ اور کفر کی وجہ سے وہ اپنے اعمال بد کا وبال اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہواؤں کو بارش کا ذخیرہ لیکر بھیجتا ہے۔

اس سے قبل بھی قوموں پر انبیاء آئے لیکن ان لوگوں نے انکار کیا پس ایسے لوگوں سے اللہ نے ان کے کفر کا بدلہ لیا۔ لیکن اہل ایمان کی مدد کرنا اللہ کے ذمہ ہے کہا گیا ہے کہ جس طرح بارش کے ذریعہ زمین کو دوبارہ شاداب کر دیتا ہے اسی طرح وہ مرنے کے بعد لوگوں کو قیامت کے دن زندہ کر دے گا۔

اے پیغمبرؐ! آپ ان لوگوں کو جو عقل سے کام نہیں لیتے اور آپؐ کی بات نہیں سنتے ہدایت کس طرح دے سکتے ہیں۔ جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لے آئے ہیں اور سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں پس وہی مومن و مسلمان ہیں اور وہی دین فطرت کی اتباع کر رہے ہیں۔

ع ۶ ۹ انسان کی تخلیق اس کی نشو و نما اس کی جوانی۔ اس کا بڑھاپا۔ ہر منزل کی اس کی حاجتیں اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بیان۔ کفار کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے مختلف ادوار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے انسان کو اولاً کمزور پیدا کیا۔ پھر طاقت و توانائی بخشی اور آخر میں پھر کمزور اور ضعیف کر دیا۔ وہی (اس حکمت) کو جاننے والا قدرت والا ہے۔ جب قیامت برپا ہو گی تو مجرم لوگ کہیں گے کہ وہ دنیا میں صرف گھڑی بھر ٹھہرے تھے۔ لیکن صاحبان علم و ایمان ان سے کہیں گے کہ تم لوگ تو ثبت الٰہی کے مطابق روز

حشر تک ٹھہرے رہے ۔ اب روز حشر آگیا ہے جس کو تم نہیں جانتے تھے۔ اس دن نہ ان کی کوئی عذر خواہی قبول ہوگی اور نہ توبہ قبول کی جائے گی۔

اس قرآن میں لوگوں کے فائدے کے لئے ہر طرح کی دلیل بیان فرمائی گئی ہے لیکن اہل کفر باطل پرست ہیں۔

اللہ تعالیٰ یونہی کفر کرنے والوں کے دلوں پر مہر ثبت کر دیتا ہے۔ رسول ؐ کو حکم دیا جا رہا ہے اور آپ ؐ کی معرفت اہل ایمان کو حکم دیا جا رہا ہے کہ صبر کریں اللہ کا وعدہ سچا ہے منکرین کے پھسلانے میں مت آؤ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ لقمٰن (۳۱)

چار رکوع چونتیس آیات مکی

رکوع — فہرست مضامین — صفحہ

تعارف سورۃ لقمٰن ۳۸۴

۱ ع ۱۰ آیات قرآنی نیکو کاروں کے لئے ہدایت و رحمت ہیں۔ محسن کون ہے؟ ۳۸۸
اللہ کو پہچاننے والے بامراد ہیں۔ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر
نماز زکواۃ ادا کرنے کا بیان۔

۲ ع ۱۱ حضرت لقمان کی زبان سے کچھ نصیحتوں کا ذکر۔ صبر و استقامت رواداری ۳۸۸
میانہ روی پر قائم رہنا۔ تکبر سے دور رہنے کا بیان۔ والدین کا
رتبہ پہچاننے۔ نماز کی پابندی کا تذکرہ۔

۳ ع ۱۲ اللہ کی توحید۔ اس کے احسانات اور انعامات کا بیان نادان لوگوں
کا آبائی دین کی پیروی کرنے پر قائم رہنے کا ذکر۔

۴ ع ۱۳ اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی کبریائی کا ذکر جاری ہے۔ ۳۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ لقمٰن (۳۱)

چار رکوع چونتیس آیات مکی

اس سورۃ کا نام حضرت لقمان کے نام پر رکھا گیا ہے جو مرد مومن اور ایک عظیم اہل علم و دانش اور نیک انسان تھے۔ یہ سورۃ مکی دور کے وسط میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ میں حضرت لقمان کی زبان سے ان تعلیمات کا ذکر کیا گیا ہے جو دین اسلام کی مخصوص احکام پر منحصر ہیں۔ اس طرح اسلام کو اس مرد دانا سے متعارف کرایا گیا جس کی اہل عرب بے انتہا عزت کرتے تھے۔

علم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے بغیر کھلتا ہی نہیں۔ تبلیغی نقطہ نظر سے یوں سمجھنا چاہیے کہ سورۃ روم میں توحید کے عنوان پر زور تھا تو یہاں اصلاح عقیدہ کے بعد ذاتی صفات اور اخلاق حسنہ کی تربیت پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس سورۃ میں احکامات، تربیت نفس اور ان پر عمل پیرا ہو کر اپنے اخلاق کو سنوارنے کا درس دیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ وہ کسوٹی ہے جس پر انہیں اپنے اخلاق و اعمال۔ علم و حکمت کا اندازہ کرنا چاہیے۔

سورۃ کا آغاز ان الفاظ سے ہو رہا ہے کہ یہ کتاب (قرآن) سراپا ہدایت و رحمت ہے ان نیک لوگوں کے لئے جو نماز ادا کرتے اور زکواۃ دیتے رہتے ہیں۔ یہ ہی آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ شروع رکوع ہی میں ان لوگوں کو عذاب کی وعید سنائی جا رہی ہے۔ جو لغو اور بے ہودہ باتیں کرتے ہیں اپنا وقت بھی لغویات میں

Marfat.com

صرف کرتے ہیں اور عبادت سے غافل کرنے والے امور میں منہمک رہتے ہیں۔ البتہ ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری سنائی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے منکرین و کفار سے فرماتا ہے کہ اگر اللہ کے سوائے اور کوئی یہ کام کر سکتا ہے تو اس کو دکھاؤ۔

اس کے بعد حضرت لقمان کے ان نصائح کا ذکر ہے جو آپ نے اپنے بیٹے کو فرمائیں آپ نے فرمایا! اے بیٹے اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرو۔ شرک ظلم عظیم ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ خاص کر ماں کے ساتھ۔ اس لئے کہ اس نے نو ماہ تک تمہاری پیدائش کا بوجھ برداشت کیا۔ باوجود طبعی کمزوری کے۔ اور دو سال تک رضاعت کی لیکن اس کے باوجود اگر وہ تم کو اللہ کی ذات میں شرک کا حکم دے تو اس کی اطاعت واجب نہیں۔

والدین کے ساتھ اچھی طرح گذران کرو۔ حسن سلوک اور مروت سے پیش آؤ۔ اے پیارے بیٹے سب کو اللہ ہی کی طرف واپس لوٹنا ہے۔ اللہ کا علم بہت وسیع ہے رائی کے برابر بھی اگر کوئی دانہ چٹان یا آسمان میں چھپا ہوا ہو تو اس کا علم اس کو ہوتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ آپ نے فرمایا اے بیٹے نماز صحیح صحیح ادا کیا کرو۔ نیکی کا حکم دیا کرو اور برائیوں سے ڈرتے رہو اور روکتے رہو۔ صبر کرو ہر مصیبت پر یہ بڑی اولعزمی کے کام ہیں۔ تکبر نہ کرو اور زمین پر اتراتے ہوئے غرور کے ساتھ نہ چلا کرو۔ اپنی رفتار میں میانہ روی اور گفتار میں نرمی اختیار کرو اپنی آواز مدھم رکھو اس لئے کہ سب سے وحشت ناک آواز گدھے کی ہوتی ہے۔

تیسرے رکوع میں اس کے بعد یہ ذکر آرہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان

میں جو کچھ ہے اس نے انسانوں کے لئے مسخّر کر دیا ہے اور تمام نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ انسانوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں رسولؐ سے جھگڑتے ہیں۔ اللہ کی آیات کی پیروی سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اپنے آبائی دین پر رہیں گے۔ سو جو لوگ کفر کرتے ہیں ان کا بدلہ انہیں ملے گا۔ اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر کا پانی سیاہی اور اس کے علاوہ ایسے سات سمندر بھی سیاہی بن جائیں تو بھی اللہ کی تعریفیں ختم نہ ہوں گی۔

اللہ ہی نے رات اور دن کو پیدا کیا ہے چاند اور سورج سب اسی کے حکم سے اپنے اپنے مدار میں چل رہے ہیں۔ یہ سب اس کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ وہ بڑی شان والا بزرگ ہے سمندر میں اس کے حکم سے کشتی چل رہی ہے۔ یہ بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے۔ جب ان کی (کشتی کو) پہاڑ جیسی موجیں ڈھانپ لیتی ہیں تو وہ اللہ کو (مدد کے لئے) پکارتے ہیں۔ اور جب اللہ ان کو ساحل سے ہمکنار کر دیتا ہے تو وہ ہماری آئتیوں کا انکار کرنے لگتے ہیں۔ آخر میں حکم دیا جا رہا ہے کہ اے لوگو اپنے رب سے ڈرتے رہو اور اس دن سے جب کوئی کسی کی طرف سے بدلہ نہ دے گا۔ نہ بیٹا باپ کی طرف سے اور نہ باپ بیٹے کی طرف سے۔ اس دنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے۔

اللہ ہی کو روز قیامت آنے کا علم ہے۔ وہی جانتا ہے کہ ماں کی رحم میں کیا ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ آنے والا کل کیا کرے گا۔ اور کسی کو سوائے اللہ کے یہ علم نہیں کہ وہ کس (کس جگہ) موت سے ہمکنار ہو گا۔ بیشک اللہ علیم و خبیر ہے۔

Marfat.com

۱۱ع آیات قرانی نیکوکاروں کے لئے ہدایت و رحمت ہیں۔ محسن کون ہے۔ اللہ کو پہچاننے والے بامراد ہیں۔ اللہ کو حاضر ناظر جان کر نماز و زکواۃ ادا کرنے کا بیان

اس رکوع میں قرآن حکیم کی آیات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ قرآن حکیم کی یہ آئتیں سراپا ہدایت اور رحمت ہیں۔ قرآن کی یہ آئتیں ہیں جن کی صداقت میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ جن میں ایک مکمل زندگی کی بالیدگی خیر و برکت کے مضامین بڑی خوبی سے بیان کیے گئے ہیں۔ اب فورا" اللہ تعالیٰ اپنے محسنوں کی پہچان بتا رہا ہے۔ کہ محسن وہ ہیں "جو نماز قائم رکھتے ہیں۔ زکواۃ دیتے ہیں اور وہ ہی آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں" اور اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ ہی لوگ دونوں جہانوں میں کامیاب ہیں اور یہ ہی بہشت کے باغوں میں داخل کیے جائیں گے لیکن ان کے برعکس کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مقصد حیات سے غافل کر دینے والی باتوں میں مبتلا رہتے ہیں اور فضول باتوں میں اپنا وقت ضائع کرتے رہتے ہیں اور اس کے انجام بد سے بے خبر ہیں۔ ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ اللہ بڑا دانا اور غالب ہے اس ہی نے آسمانوں اور زمین کو بغیر ستونوں کے پیدا کیا۔ زمین میں پہاڑوں کو اس نے پیدا کیا تاکہ زمین ڈولتی نہ رہے اور انسانوں کے لئے ہر طرح کے جانور پھیلا دیے اور زمین میں ہر نوع کے جوڑے پیدا کیے اور آسمانوں سے پانی برساتا ہے۔

اے مشرکو اللہ کے سوا تمہارے معبودوں نے کیا کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ تم لوگ باطل پر قائم ہو۔ گمراہی میں مبتلا ہو۔ تمہارے لئے دردناک عذاب ہے۔

۲
ع ۸ حضرت لقمان کی زبان سے کچھ نصیحتوں کا ذکر۔ صبر و
۱۱ استقامت۔ رواداری میں میانہ روی پر قائم رہنا۔ غرور، گھمنڈ۔ تکبر
سے دور رہنے کا بیان۔ والدین کا رتبہ پہچاننے نماز کی پابندی کا تذکرہ

اس رکوع میں حضرت لقمان جن کو اللہ نے دانائی عطا فرمائی تھی اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کی ہیں ان کا ذکر واضح طور پر کیا گیا ہے۔ آپ نے اپنے بیٹے کو شرک سے بچنے کا حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ شرک ظلم عظیم ہے۔ "ہم نے انسانوں کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے" (کہ اللہ کے حقوق کے بعد دنیا میں پہلے ماں اور پھر باپ کے حقوق ہیں) پھر اس بات کو یوں سمجھایا والدین سے خصوصاً" والدہ کا حکم ماننے کا اول درجہ اس لئے دیا۔ کیونکہ والدہ نے اس کو نو ماہ اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال دودھ پلایا۔ لیکن اگر والدین اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ کرنے کو کہیں تو اس وقت انکا کہنا نہ ماننا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ نماز صحیح صحیح ادا کرو نیکی کا حکم دیا کرو اور برائیوں سے لوگوں کو روکو۔ نیز صبر سے کام لو۔ زمین پر غرور سے نہ چلو۔ اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔ آواز کو مدھم رکھو۔ چلّا کر نہ بولو کیونکہ اس سے دل کو کراہت پیدا ہوتی ہے۔ جیسے گدھے کی آواز تمام آوازوں میں بری اور کرخت ہوتی ہے۔

۳
ع ۱۱ اللہ کی توحید۔ اس کے احسانات اور انعامات کا بیان۔
۱۲ نادان لوگوں کا آبائی دین کی پیروی کرنے پر قائم رہنے کا ذکر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس نے (اللہ نے) انسانوں کے واسطے زمین و آسمانوں میں جو کچھ ہے مسخر کر دیا ہے۔ اور انسانوں کو ظاہری و باطنی

ہر قسم کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ لیکن بعض لوگ بغیر کسی دلیل اور کتاب کے رسولؐ سے جھگڑتے رہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے آبائی دین پر قائم ہیں۔ وہ لوگ عذاب کے مستحق ہوں گے۔ لیکن جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ اور اسی کے مطابق عمل کیے۔ اس نے بہت مضبوط حلقہ اختیار کیا۔ اگر ان منکرین سے دریافت کیا جائے کہ یہ زمین و آسمان کس نے بنایا تو وہ یہ کہیں گے کہ اللہ نے بنایا۔ ان کے اس جواب سے الحمد اللہ حق واضح ہو گیا۔

اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی اور مزید سات سمندروں کا پانی بھی سیاہی بن جائے تو اللہ تعالیٰ کی صفات (حکمت) قلمبند نہ ہو سکیں گی۔ وہی اللہ ہے جو دن اور رات پیدا کرتا ہے۔ چاند اور سورج اسی کے حکم سے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔ مقررہ وقت تک کے لئے یہ سب اسی کی قدرت کے کرشمے ہیں جس کی قدرت لامتناہی ہے۔ اس کے لئے کسی کو پیدا کرنا یا مارنا کیا بڑی بات ہے۔

ع ۱۲ اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی کبریائی کا ذکر جاری ہے

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کا ذکر فرماتا ہے کہ سمندر میں اسی کے حکم سے کشتی چلتی ہے اور جب سمندر کی پہاڑ جیسی اونچی موجیں کشتی کو ڈھانپ لیتی ہیں تو لوگ اللہ کو خلوص دل سے پکارتے ہیں لیکن جب کشتی ساحل پر (یعنی کنارے) پہنچ جاتی ہے تو ان میں سے چند ہی حق پر قائم رہتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ ناشکرے بن جاتے ہیں۔

فوراً ہی قیامت کے دن سے ڈرایا جا رہا ہے کہ اس دن کوئی کسی کو نہ بچا

Marfat.com

سکے گا اور نہ ہی بدلہ دے سکے گا۔ بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا اور نہ باپ بیٹے کے کام آئے گا۔ زندگی کے عیش و آرام میں مبتلا ہو کر عاقبت کو بھول نہ جانا چاہئے یہ دھوکہ شیطانی ہوتا ہے۔ قیامت کب آئے گی اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے وہی مینہ برساتا ہے اور وہ ہی یہ جانتا ہے کہ ماں کے رحم میں کیا ہے۔ انسان آنے والے کل کیا کرے گا۔ اور اس کی موت کس جگہ واقع ہوگی ان تمام باتوں کا علم صرف اللہ ہی کو ہے وہی علیم و خبیر ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ السجدہ (۳۲)

تین رکوع تیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ السجدہ	۳۹۲
۱ ع ۱۴	دو حقیقتوں کی تصدیق ایک کتاب (یعنی قرآن) کی دوسری صاحب کتاب کی (یعنی رسولؐ) دوبارہ زندہ ہونے اور اللہ کے روبرو حاضر ہونے کا ذکر۔	۳۹۴
۲ ع ۱۱ ۱۵	روز محشر اللہ کے حضور پیش ہونا۔ منکرین و کفار کا دوبارہ دنیا میں بھیجنے کی تمنا کرنا اور پھر نیک عمل کرنے کا وعدہ کرنا۔ لیکن ان کی یہ درخواست رد کر دیئے جانے کا بیان۔ قرآنی آیات سن کر سجدہ میں گر جانے والے ہی باایمان اور بامراد ہیں۔	۳۹۵
۳ ع ۸ ۱۶	مومن کے لئے فلاح اور فاسق کے لئے سزا قانون الٰہی ہے۔ منکرین کا پیغمبروں کو جھٹلانا۔ لیکن انکا صبر و استقلال سے اپنا کام جاری رکھنے کا بیان۔	۳۹۶

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ السجدہ (۳۲)

تین رکوع تیس آیات مکی

یہ سورۃ مبارکہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ میں تین امور کی طرف زیادہ تر توجہ مبذول کروائی جا رہی ہے۔ اولاً توحید، دوسرے اس کتاب (قرآن) کے اللہ کی طرف سے نازل ہونا۔ اور تیسرے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا۔ اور جزا و سزا ملنا۔ کفار مکہ ان تینوں عقیدوں کے مخالف تھے۔

آغاز سورۃ ہی میں اس امر کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو رب العٰلمین ہے۔ رسول کریمؐ نے خود اس کو نہیں گھڑا ہے۔ یہ آپؐ پر اس لئے نازل کی گئی ہے کہ آپؐ اس قوم کو ڈرائیں جس پر کافی عرصہ سے ڈرانے والا (پیغمبر) مامور نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد فرمایا گیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ تمام معاملات کی وہی تدبیر فرماتا ہے (ہر چھوٹے بڑے کام کی) اللہ نے انسان کو گارے سے تخلیق کیا اور پھر اس کی نسل کو پیدا کیا۔ حقیر پانی سے اس کو وجود میں لایا۔ پھر اس میں اپنی روح پھونک دی۔ پھر اس کے کان، ناک، آنکھیں اور دل بنایا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد جب خاک میں مل کر گم ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ کیسے زندہ ہوں گے۔ وہ دراصل اپنے رب سے ملاقات کے انکاری ہیں۔ (ورنہ یہ کام اللہ کے لئے مشکل نہیں ہے) جب قیامت کے روز یہ منکرین اللہ کے حضور پیش کیے جائیں گے تو وہ سر جھکائے پیش

Marfat.com

ہوں گے۔ اور دوبارہ دنیا میں بھیجے جانے کی استدعا کریں گے اور نیک عمل کرنے کا وعدہ کریں گے (لیکن درخواست نامنظور کردی جائے گی)

اگر اللہ چاہتا تو وہ ہر شخص کو ہدایت دے دیتا۔ لیکن اس کی مرضی و مصلحت یہ ہی ہے کہ لوگوں کو آزمایا جائے (اس نے لوگوں کو عقل دی۔ ہدایت کا نوشتہ اور پیغمبروں کو بھیجا) اب یہ ان کی مرضی ہے کہ وہ کونسا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ ایمان والے وہ ہیں کہ جب ان کو ہماری آئتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ سجدوں میں گر پڑتے ہیں راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرتے ہیں۔ ان کو ان کے نیک اعمال کا ایسا اچھا بدلہ ملے گا جو ان کے خیال میں بھی نہیں ہے۔ فاسق و مومن یکساں نہیں ہو سکتے۔ اللہ فاسقوں اور کافروں کو جہنم کا عذاب دے گا اور وہ اس عذاب سے بچ کر کہیں نکل نہیں سکیں گے۔

رسول کریمؐ سے فرمایا گیا ہے اور ان کی وساطت سے انسانوں کو خطاب ہے کہ اس سے پہلے بھی رسول بھیجے گئے اور کتاب نازل کی گئی (یہ کوئی نئی بات نہیں) حضرت موسیٰ کا ذکر بطور مثال کیا جا رہا ہے۔ کیا ان منکرین نے دوران سفر ان نشانیوں کو نہیں دیکھا۔ کئی مکانوں کے کھنڈرات داستان عبرت بیان کر رہے ہیں۔ اور کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ بنجر زمین کی طرف پانی برساتا ہے۔ جس سے کھیتی لہلہا اٹھتی ہے جسے جانور اور انسان کھاتے ہیں۔

اے رسولؐ! کافر آپ سے پوچھتے ہیں۔ کہ قیامت کب برپا ہو گی۔ ان سے فرما دیجئے کہ (اس دن کا انتظار کیوں کر رہے ہو) اس دن ان کو کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔

اے حبیبؐ! آپ ان کی طرف سے رخ (انور) پھیر لیجئے اور انتظار فرمایئے

وہ لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

نوٹ: سورۃ السجدہ کے ۱۵ع میں سجدۂ تلاوت ہے۔

۱ع ۱۱ ۱۴ دو حقیقتوں کی تصدیق ایک کتاب (یعنی قرآن) کی دوسری صاحب کتاب کی (یعنی رسولؐ کی) دوبارہ زندہ ہونے اور اللہ کے روبرو حاضر ہونے کا ذکر۔

رکوع کے شروع ہی میں یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب (یعنی قرآن) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے اور نبی کریمؐ نے اس کو خود نہیں گھڑا ہے۔ اس لئے نازل کی گئی ہے کہ رسولؐ اہل عرب کو اللہ سے ڈرائیں کیونکہ کافی عرصہ سے کوئی ڈرانے والا پیغمبر مبعوث نہیں ہوا تھا۔ تاکہ اہل عرب ہدایت حاصل کریں۔ یہاں پر دو حقیقتوں کی تصدیق ایک مختصر انداز میں کی گئی ہے۔ ایک کتاب اور ایک صاحب کتاب کی۔ سورۃ بقرہ میں فرمایا گیا تھا کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شبہ نہیں۔ یہاں پر فرمایا جا رہا ہے کہ "اس کے نازل کیے جانے میں" کوئی شک و شبہ نہیں۔ ساتھ ہی اس حقیقت کی تصدیق کی گئی کہ یہ کتاب اللہ ہی کی طرف سے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی لیکن اس تصدیق کے بعد بھی کفار یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے اسے خود بنا لیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا جا رہا ہے یہ اللہ ہی ہے جس نے چھ دنوں میں آسمان و زمین اور اس میں جو کچھ ہے پیدا فرمایا اور ان کے معاملات کی تدبیر کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی بنائی وہ کامل اور مناسب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی تخلیق حقیر پانی سے کی پھر اس کے قد و قامت کو درست کیا اور اس میں اپنی روح پھونک

دی۔ پھر اس کو کان، ناک، آنکھیں اور دل عطا کیا۔ پھر ایک دن روح قبض کرلی جائے گی اور وہ پھر اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

ع ۲ روز محشر اللہ کے حضور میں پیش ہونا۔ منکرین و کفار کا دوبارہ دنیا میں بھیجنے کی تمنا کرنا اور پھر نیک عمل کرنے کا وعدہ کرنا۔ لیکن ان کی یہ درخواست رد کردئے جانے کا بیان۔ قرآنی آیات سن کر سجدہ میں گر جانے والے ہی با ایمان اور بامراد ہیں۔

اس رکوع میں منکرین اور قیامت کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جب وہ بطور مجرم سر جھکائے ہوئے اللہ کے سامنے پیش ہوں گے تو یہ خواہش ظاہر کریں گے۔ کہ ان کو دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے اس مرتبہ وہ نیک عمل کریں گے۔ ان کو جواب دیا جائے گا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہر ایک کو ہدایت دے دیتا لیکن اس کی مصلحت یہ ہے کہ (اختیار ملنے کے باوجود) تم میں سے کون لوگ ہیں جو نیک عمل کرتے ہیں اور کون برے فعل کرتے ہیں (تم نے دنیا میں ایمان و ہدایت سے انکار کیا) لہٰذا اب اپنی بداعمالیوں کا مزہ چکھو۔

اللہ کی نازل کردہ آیتوں پر وہ لوگ ہی ایمان لاتے ہیں جو نصیحت سننے کے بعد سجدوں میں گر پڑتے ہیں۔ اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اور اچھی امید بھی رکھتے ہیں اپنے مال سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔ ان کو نیک اعمال کا صلہ ملے گا۔

"بھلا جو صاحب ایمان ہے تو کیا وہ اس جیسا ہے جو نافرمان ہے (نہیں مومن و فاسق) برابر نہیں ہو سکتے" مومنوں کا تو قدردان اللہ ہے۔ (الم السجدہ ۱۸)

ع ۳ ۸ ۱۶ مومن کے لئے فلاح اور فاسق کے لئے سزا قانون الٰہی ہے منکرین کا پیغمبروں کو جھٹلانا۔ لیکن ان کا صبر و استقلال سے اپنا کام جاری رکھنے کا بیان۔

نافرمان لوگ دوزخ سے نکلنے کی جتنی بار تدبیریں کریں گے وہ سب ناکام رہیں گی۔ جن کو ان کے رب کی طرف سے نصیحتیں کی گئیں۔ اور وہ باز نہ آئے تو ان کو ضرور سزا ملے گی۔

اس رکوع میں اہل ایمان کو نیک اعمال کے صلہ میں انعامات دیے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ (رسول کریمؐ کو تسلی دی جا رہی ہے) کہ اگر لوگ اس کتاب سے روگردانی کرتے ہیں تو آپؐ اس سے رنجیدہ نہ ہوں۔ آپؐ سے پہلے حضرت موسیٰ کو بھی کتاب (تورات) عطا فرمائی گئی تھی جو بنی اسرائیل کے لئے باعث ہدایت تھی۔ اور ان کی امت میں چند نیک لوگوں کو اس قوم کا پیشوا بنایا گیا تھا۔ ان لوگوں میں سے کچھ تو صابر رہے اور تورات پر ایمان رکھتے تھے اور کچھ نے اختلاف کیا۔ روز قیامت اس کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

اللہ نے اس سے پہلے کئی قوموں کو (نافرمانی کی بنا پر) ہلاک کر دیا۔ اہل عبرت کے لئے ان کے مکانات اور بستیوں کے کھنڈر باعث عبرت ہیں۔ اگر لوگ ایمان نہیں لاتے تو اے حبیبؐ! آپؐ ان لوگوں کی طرف سے اپنا رخ مبارک پھیر لیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الاحزاب (۳۳)

نورکوع تہتّر آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الاحزاب	۴۰۱
۱ع ۱۷	خوف خدا۔ تقویٰ کا پاس و لحاظ۔ کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آنا۔ احکام الٰہی کی پیروی کرنا۔ اللہ پر بھروسہ رکھنا منہ بولے ماں بیٹے بنانے کی ممانعت کا ذکر کیا گیا ہے۔	۴۰۱
۲ع ۱۸	جنگ خندق کا واقعہ۔ منافقین اور مخالفین کی قلبی کیفیت کا تذکرہ۔	۴۰۱
۳ع ۱۹	رسولؐ کی سیرت پاک تمام لوگوں خاص کر مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ جنگ احزاب کے موقعہ پر مومنین کی قلبی کیفیت کا تذکرہ۔ اہل کتاب کا معاہدے سے انحراف اور ان کا مدینہ منورہ سے اخراج۔	۴۰۲
۴ع ۱	ازواج مطہرات کے لئے چند خاص ہدایت۔ ازواج مطہرات کی معرفت مسلمان عورتوں کو احکامات ملنے کا ذکر آیت تطہیر کا نازل فرمانا۔	۴۰۳
۵ع ۲	نیک مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے جنت۔ حضرت زینب کا رسولؐ سے نکاح پر نزول وحی کہ رسولؐ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ حضورؐ خاتم النبیین ہیں۔	۴۰۴
۶ع ۳	مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے اور پاکی بیان کرنے کا حکم	۴۰۵

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو سچائیوں کا گواہ۔ خوشخبری دینے والا
ڈرانے والا۔ اور داعی حق اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ نبی کریمؐ کو
بیک وقت چار سے زیادہ شادیوں کی اجازت کا ذکر۔

ع ۴ ۶ ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے کچھ مقرر کردہ اصول۔ رسولؐ اور ۴۰۵
ان کی ازواج مطہرات سے ملنے جلنے بیٹھنے اٹھنے۔ گھر میں داخل ہونے
نیز مزید باتوں میں بھی احتیاط برتنے کا بیان۔ رسول اکرمؐ پر درود و
سلام بھیجنے کا حکم۔

ع ۵ ۸ ۱۰ ازواج مطہرات اور مسلمان خواتین کو پردہ کا حکم۔ منافقین کو مسلمان ۴۰۶
عورتوں کو چھیڑنے پر سخت وعید۔ مدینہ میں نہ رہنے دیے جانے کا ذکر۔
قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ کو ہے۔

ع ۶ ۹ ایمان والوں کو بار بار متنبہ کیا جا رہا ہے کہ احکام الٰہی اور اتباع ۴۰۷
رسولؐ کو اپنا شیوہ بنائیں یعنی جس کی پیروی کریں اس میں
عیب نہ نکالیں۔ بار امانت اٹھانے کا تذکرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الاحزاب (۳۳)

نورکوع تہتّر آیات مدنی

اس سورۃ پاک کا نام سورۃ الاحزاب اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں جنگ احزاب کے واقعات کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

اس سورۃ مبارکہ میں مختلف قسم کے مضامین وارد ہوئے ہیں۔ جنگ احزاب اور اسلامی تاریخ کے چند خاص واقعات کے علاوہ حضورؐ کی خانگی زندگی کے چند اہم واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ عرب قدیم کے جاہلانہ رسومات میں انقلابی اصلاحی تبدیلیوں کے لائے جانے کا ذکر ہے۔

حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ اور ازواج مطہرات کی شان میں آیت تطہیر نازل کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے لئے مجلسی زندگی کے آداب بیان فرمائے گئے ہیں۔ نیز مسلم مردوں کے لئے نگاہیں نیچی رکھنے' پاکیزہ زندگی گزارنے اور خواتین کے لئے پردہ کے احکامات بیان فرمائے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ نبی اکرم کے اسوہ حسنہ پر چلنے اور آپؐ کی زندگی کو کامل نمونہ ہونے کا تذکرہ ہے۔ حضورؐ کی شان میں فرمایا گیا ہے کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری سنانے والا' ڈرانے والا' دین کی طرف رہبری کرنے والا اور سراجاً منیرا (روشن سورج) کے الفاظ سے یاد فرمایا گیا ہے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا گیا ہے کہ رسول کریمؐ کی شان اتنی بلند ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرمؐ پر درود

Marfat.com

و سلام بھیجتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اس نبیؐ پر درود و سلام بھیجا کریں۔

اس سورۃ میں حضرت زید جو حضورؐ کے منہ بولے بیٹے تھے اور ان کی شادی حضرت زینب سے ہوئی تھی۔ ان دونوں کی ناچاقی کی بنا پر حضرت زید کا حضرت زینب کو طلاق دینے کا ذکر پھر حضورؐ کا حضرت زینب سے نکاح کر لینے پر اس آیت کا اترنا کہ رسولؐ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔

اور منہ بولا بیٹا وغیرہ بنا لینے کی بری رسم کے خاتمہ کا اعلان بھی ہے۔ نیز ازواج و مطہرات کو امت مسلمہ کی مائیں قرار دینے کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

غرضیکہ اپنے مضامین اور مختلف اہم مضامین کی بنا پر یہ سورۃ مبارکہ معلومات اصلاحات' احکامات اور رسول اکرمؐ کی شان گرامی پر درود و سلام بھیجنے کے احکامات سے مزین ہے۔

آخر میں اس اہم ذمہ داری کا تذکرہ بھی موجود ہے کہ جب آسمان و زمین اور پہاڑوں نے بھی بار امانت اٹھانے سے انکار کر دیا اور ڈر گئے تو اس کمزور اور ناتواں انسان نے اس بوجھ کو اٹھانا منظور کر لیا۔ تاہم یہ بھی فرما دیا گیا کہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ع ۱ خوف خدا۔ تقویٰ کا پاس و لحاظ۔ کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آنا۔ احکام الٰہی کی پیروی کرنا۔ اللہ پر بھروسہ رکھنا۔ منہ بولے ماں بیٹے بنانے کی ممانعت کا ذکر کیا گیا ہے

اس رکوع میں حضور اکرمؐ کو "یا نبی کے پیارے نام سے نہایت محبت سے

خطاب فرمایا جا رہا ہے۔ جبکہ دو مرے نبیوں کو ان کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ آنحضرتؐ سے فرمایا جا رہا ہے کہ آپ منافقین اور کفار کی باتوں کی پرواہ نہ کریں اور اپنے کام میں لگے رہیں آپ کو وحی کے ذریعہ جو احکامات دے جائیں تو آپ ان کو مانیں۔ اس طرح حضورؐ کو مخاطب کرکے امت مسلمہ کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ اللہ کا حکم مانیں اور خوف خدا اور تقویٰ کا پاس و لحاظ رکھیں اور منافقوں اور کفار کی باتوں میں نہ آئیں اور نہ ہی ان کا کہنا مانیں بلکہ احکام الٰہی کی پیروی کرتے رہیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ ظہار (یعنی منہ بولے ماں یا بیٹا بنانے) کی ممانعت کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز یہ حقیقت بھی بیان کی گئی کہ منہ سے بیٹا کہہ دینے سے کوئی بیٹا نہیں بن جاتا۔ یہ فطرت کے خلاف ہے لہٰذا ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلایا جائے۔ نبی کریمؐ کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ آپ مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں اور ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم نے پیغمبروں سے مستحکم وعدہ لیا یعنی نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰ ابن مریمؑ سے اور آپؐ سے بھی۔ تاکہ صداقت کے علمبرداروں سے اللہ ان کی صداقت سے متعلق سوال کرے گا اور (اس کا اجر دے گا۔ انبیاء کو اتباع وحی کا اور ان کی امت کو انبیاء کی اتباع کا جن لوگوں نے انکار کیا اللہ نے ان کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے)

ع ۱۲ جنگ خندق کا واقعہ۔ منافقین اور مخالفین کی قلعی کھلنے کا تذکرہ

اس رکوع میں جنگ خندق کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اس جنگ میں

منزل ۵

Marfat.com

اور مخالفین نے کیا رویہ اختیار کیا اور کیسے کیسے حیلہ بہانہ تلاش کیے صرف جنگ سے بچنے کی خاطر۔ منافقین نے کتنی بزدلی اور کم ہمتی سے کام لیا۔ لیکن مومنین کس طرح اللہ اور رسولؐ کے وعدوں پر قائم رہے اور جنگ میں ثابت قدم رہے۔ حالانکہ کفار نے چاروں طرف سے ہلہ بول دیا تھا ان کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مومنین کی مدد فرمائی ان کی استقامت اور جان نثاری دیکھ کر اللہ نے کفار پر آندھی (تیز و سرد ہوا) نازل فرمائی اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے اور مسلمان جنگ میں سرخرو ہو کر نکلے۔

اس رکوع میں منافقین کی قلبی کیفیتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ کس طرح جنگ میں شرکت سے گریزاں تھے بلکہ مسلمانوں کو ورغلاتے تھے کہ یہ جنگ سراسر تباہی ہے اس میں شریک نہ ہو۔ جب دشمن تائید غیبی سے شکست کھا گیا اور ان کی فوج میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی اس وقت بھی ان منافقین کو فتح کا یقین نہ آیا اور سمجھتے رہے کہ کفار کی فوجیں دوبارہ پلٹ کر آئیں گی اور پھر حملہ آور ہوں گی۔

چونکہ اس جنگ میں کثیر لوگ چڑھ آئے تھے اس لیے اسے غزوہ احزاب کہتے ہیں اور چونکہ اس میں خندق بھی کھودی گئی تھی اس لئے غزوہ خندق کے نام سے بھی مشہور ہے۔

ع ۳ رسولؐ کی سیرت پاک تمام لوگوں خاص کر مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ جنگ احزاب کے موقعہ پر مومنین کی قلبی کیفیت کا تذکرہ۔ اہل کتاب کا معاہدے سے انحراف اور ان کا مدینہ منورہ سے اخراج

اس رکوع میں سب سے پہلے یہ فرمایا گیا ہے کہ حضور اکرمؐ کی سیرت پاک

Marfat.com

تمام لوگوں' خاص کر مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ اس کے بعد جنگ احزاب کے موقعہ پر اہل ایمان کے جذبہ ایمانی' اللہ و رسولؐ سے ان کی محبت' شوق شہادت کا تذکرہ ہے۔ ان مومنین میں سے کچھ تو مرتبہ شہادت پاکر بامراد ہو گئے اور کچھ ایسے تھے جو اس کی تمنا کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت کا ذکر فرمایا ہے۔ کفار کے لشکر نامراد اور ناکام ہو کر واپس پلٹ گئے اور ان کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہوئی اور وہ مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

مدینہ کے اہل کتاب جن سے معاہدہ تھا ان کی معاہدہ شکنی کا ذکر بھی فرمایا ہے ان کا مدینہ سے اخراج اور ان کی جائیدادوں اور اموال پر مسلمانوں کا قبضہ ہو جانے کا ذکر بھی اس رکوع میں فرمایا گیا ہے۔

۲ع ازواج مطہرات کے لئے چند خاص ہدایات۔ ازواج مطہرات کی معرفت مسلمان عورتوں کو احکامات ملنے کا ذکر۔ آیت تطہیر کا نازل فرمانا

اس رکوع میں ازواج مطہرات سے فرمایا گیا ہے کہ اگر وہ دنیاوی آسائش اور مال و متاع چاہتی ہیں تو وہ ان کو مل جائے گا۔ لیکن اگر وہ آخرت کو پسند کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ ازواج مطہرات نے دنیاوی نعمتوں کو ٹھکرا کر رسول اکرمؐ کے حرم میں عسرت کی زندگی گزارنا پسند فرمائی۔ ازواج مطہرات کو اور ان کے ذریعے مسلمان عورتوں کو چند ہدایات عمل کی دی ہیں۔ مثلاً نماز' روزہ کی پابندی باوقار انداز میں گھر سے باہر نکلنا۔ اپنی

Marfat.com

چھپانا اور گھر میں رہنا۔ اللہ و رسولؐ کی اطاعت کرنا آخر میں ازواج رسولؐ کی شان اور عزت کو دوبالا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی شان میں آیت تطہیر نازل فرمائی۔ جس کی رو سے ان کو تمام "رجس" یعنی تمام برائیوں سے پاک فرمادیا گیا۔

اس رکوع میں آیت ۳۱ سے پارہ نمبر ۲۲ ومن یقنت شروع ہوتا ہے۔

ع ۵ نیک مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے جنت۔ حضرت زینب کا رسولؐ سے نکاح پر نزول وحی کہ رسولؐ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ حضورؐ خاتم النبیین ہیں۔

اس رکوع میں پہلی ہی آیت میں فرمایا جا رہا ہے کہ کون سے مرد اور کون سی عورتوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے اور وہ جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار سچ بولنے والے' صابر' عاجزی کرنے والے' خیرات کرنے والے' روزہ دار' اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں۔ فرمایا گیا ہے کہ جب کسی بات یا کسی معاملہ میں اللہ اور اس کا رسول فیصلہ کر دے تو اس کی نافرمانی کا اختیار نہیں رہتا۔ اور جو نافرمانی کرے گا وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گا۔

حضرت زید کا حضرت زینب کو طلاق دینا۔ اور بحکم خداوندی حضورؐ کا ان سے نکاح کر لینے پر نزول آیت کہ پیغمبرؐ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ منہ بولے بیٹے صلبی بیٹوں کی طرح بیٹے نہیں ہوتے اور ان کی مطلقہ سے منہ بولا بیٹا بنانے والا باپ شادی کر سکتا ہے۔ اسی رکوع میں رسول اکرمؐ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا

Marfat.com

گیا ہے۔

ع ۱۲ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے اور پاکی بیان کرنے کا حکم۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو سچائیوں کا گواہ۔ خوشخبری دینے والا۔ ڈرانے والا اور داعی حق اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ نبی کریمؐ کو بیک وقت چار سے زیادہ شادیوں کی اجازت کا ذکر

اس رکوع میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ سے زیادہ یاد کیا کریں اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کیا کریں۔ اللہ اور اس کے فرشتے ایمان والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ ان کو گمراہی سے نور کی طرف نکال لے جانے کی خواہش کرتے ہیں اللہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو سچائیوں کا گواہ' خوشخبری دینے والا ڈرانے والا۔ داعی حق اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ رسول اکرمؐ کو بیک وقت چار سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی گئی ہے۔ نزول آیت تطہیر کے بعد حضور نبی کریمؐ کو کسی دوسری عورت سے شادی کرنے کی ممانعت (حضورؐ نے اس آیت تطہیر کے نزول کے بعد کسی اور سے شادی نہیں کی)

ع ۱۳ ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے کچھ مقرر کردہ اصول۔ رسولؐ اور ان کی ازواج مطہرات سے ملنے جلنے۔ بیٹھنے اٹھنے۔ گھر میں داخل ہونے نیز مزید باتوں میں بھی احتیاط برتنے کا بیان۔ رسول اکرمؐ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم۔

اس رکوع میں مسلمانوں کو مخاطب فرمایا جا رہا ہے۔ وہ نبی اکرمؐ کے گھر میں

بغیر اجازت داخل نہ ہوا کریں۔ جب کھانے پر بلایا جائے تو کھانا کھا کر منتشر ہو جایا کریں۔ کوئی ایسی بات یا کام نہ کریں جس سے نبی کریمؐ کو تکلیف پہنچے۔ اس کے علاوہ یہ صریح حکم نازل فرما دیا گیا کہ نبی کریمؐ کی وفات کے بعد ان کی ازواج (جو امت کی مائیں ہیں) سے کوئی شادی نہیں کر سکتا۔ اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریمؐ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ بھی آنحضرتؐ پر درود و سلام بھیجا کریں۔ جو لوگ رسولؐ کو تکلیف یا رنج پہنچاتے ہیں اللہ نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ اور ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

ع ۸ **ازواج مطہرات اور مسلمان خواتین کو پردہ کا حکم۔ منافقین کو مسلمان عورتوں کو چھیڑنے پر سخت وعید۔ مدینہ میں نہ رہنے دیے جانے کا ذکر۔ قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ کو ہے**

اس رکوع کی پہلی ہی آیت میں نبی کریمؐ کی ازواج اور بیٹیوں کو اور تمام مسلمان خواتین کو حکم دیا جا رہا ہے کہ جب وہ گھر سے باہر (کہیں ضروری کام سے) نکلیں تو آپؐ یہ فرما دیجئے کہ (اپنی زینتوں کو چھپانے کے لئے) "اپنی چادروں کو لٹکا لیا کریں اس سے وہ جلد پہچان لی جائیں گی" مدینہ میں آباد منافقین جو مسلمان عورتوں کو تنگ کرتے تھے ان کے لئے سخت عذاب کی وعید اور یہ پیشن گوئی کہ وہ مدینہ سے نکال باہر کر دیے جائیں گے۔ پکڑے جائیں گے یا جان سے مار دیئے جائیں گے۔ رسول اکرمؐ سے فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ آپؐ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں تو آپؐ کہدیں کہ قیامت کے آنے کا علم تو

Marfat.com

صرف اللہ ہی کو ہے۔

ع ۹ ایمان والوں کو بار بار متنبہ کیا جا رہا ہے کہ احکام الٰہی اور اتباع رسول ؐ کو اپنا شیوہ بنائیں یعنی جس کی پیروی کریں اس میں عیب نہ نکالیں۔ بار امانت اٹھانے کا تذکرہ

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ وہ حضرت موسیٰ کی قوم کی طرح نہ ہو جائیں (جنہوں نے بات بات پر حضرت موسیٰ کو رنج پہنچایا)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو۔ بات ہمیشہ سچی اور درست کیا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کر دے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔

جب اللہ نے بار امانت آسمان و زمینوں اور پہاڑوں کو پیش کیا تو انہوں نے ڈر کر انکار کر دیا لیکن انسان (جو ضعیف ہے) نے اس بار کو قبول کر لیا۔ انسان ظلوم بھی ہے اور جہول بھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ سباء (۳۴)

چھ رکوع چون آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ سباء	۴۰۹
۱ ع ۷	سب خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو کل کائنات کا مالک ہے آئیتوں ۱۱ کو قبول نہ کرنے والوں اور منکرین قیامت کا بیان۔	۴۱۱
۲ ع ۸ ۱۲	حضرت داؤد اور حضرت سلیمان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر اہل سباء کی ناشکری اور تباہی کا ذکر۔	۴۱۲
۳ ع ۹ ۹	مشرکین کی حالت کا بیان جاری ہے۔ یاد خدا۔ اتباع رسول اکرمؐ ہی شکر گذاری ہے۔	۴۱۳
۴ ع ۱۰ ۱۰	کافروں کا قرآن اور پہلے کی الہامی کتابوں کو نہ ماننے کا بیان۔ اپنی غلطیوں کا الزام اپنے بڑوں پر لگانا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بستی میں کوئی ڈرانے والا (یعنی پیغمبر) ضرور بھیجا۔	۴۱۴
۵ ع ۱۱ ۱۱	مال و اولاد عاقبت میں کام نہ آئیں گے۔ صرف ایمان اور عمل صالح کام دے گا۔ رزق کی کمی بیشی اللہ کی مرضی اور حکمت ہے۔	〃
۶ ع ۱۲ ۱۲	حق آنے کا اعلان اور باطل کے ختم ہونے کا بیان نبیؐ سخت عذاب آنے سے پہلے خبردار کرنے والے ہیں۔	۴۱۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ سباء (۳۴)

چھ رکوع چون آیات مکی

کفار وقوع قیامت کا انکار کرتے اور پر زور انداز میں انکار کرتے تھے۔ بلکہ ان کے اس انکار میں طنز و مذاق کا پہلو بھی تھا۔ اس لئے آغاز سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی و کبریائی بیان کرنے کے بعد اس سے زیادہ پر زور انداز میں اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کی معرفت وقوع قیامت کا ذکر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں پر انعامات کا وعدہ کیا ہے۔ اس کا ایک انداز اس واقعہ سے ہوتا ہے۔ جو حضرات داؤد اور سلیمان کے ذکر کے بارے میں ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو پیغمبری عطا کرنے کے ساتھ ہی دیگر نعمتیں بھی عطا کیں۔ پرندوں کی آوازیں سمجھنا سکھائیں۔ جنات کو ان کے تابع [illegible] حضرت سلیمان ان سے مضبوط محلات بنانے اور سخت قسم کے کام لیں اور وہ بلاچوں چرا یہ تمام کام انجام دیں۔ حضرت داؤد کو زرہ بنانے کی صنعت سکھائی اور ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ وہ عمدہ زرہیں خوشدلی اور پورے شوق سے بنایا کریں۔ (اس میں یہ راز پوشیدہ ہے کہ جس کام یا صنعت کو کیا جائے اس میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ اور اس کام کو خوشدلی اور خوبصورتی سے کرنا چاہئے تاکہ مصنوعات کا معیار قائم کیا جا سکے۔ اس میں اہل صنعت و حرفہ کے لئے خاص نصیحت ہے)

فرمایا کہ ان انعامات پر اللہ کا شکر ادا کرنا شیوہ انسان ہے جو یہ حضرات کرتے

Marfat.com

رہے۔ لیکن عوام الناس میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو اللہ کی نعمتوں کے شکر گذار ہیں۔ قوم سباء کو اللہ تعالی نے نعمتیں عطا کی تھیں عمدہ پاکیزہ مسکن اور باغات سے۔ لیکن ان لوگوں نے نافرمانی اور ناشکری کی تو ان سے ان نعمتوں کو چھین لیا گیا۔ اور ان کے باغات اجاڑ ہو کر رہ گئے جس میں صرف کڑوے پھل اور جھاڑو جھنکار رہ گئے۔

وہ لوگ سیلاب میں بہہ گئے اور داستان عبرت بن گئے۔ اس واقعہ میں صبر و شکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں۔ یہ غلط کام ان کی اپنی پسند تھے ورنہ شیطان کو لوگوں پر اتنا قابو نہیں دیا گیا کہ وہ ان کو بے بس کر دے۔

اللہ نے توحید اور اپنی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کفار جن کو اپنا معبود یا سفارشی خیال کرتے ہیں ان کو کوئی دقعت نہیں۔ اللہ ہی ہے جو زمین و آسمان سے روزی دیتا ہے اور بروز قیامت حق و انصاف کے ساتھ لوگوں کے بارے میں فیصلہ کرے گا۔ (کہ کون حق پر ہے اور جزا کا مستحق ہے اور کون سزا کا)

اس سورۃ میں قیامت کے دن کا ایک منظر بھی پیش کیا گیا ہے۔ جب منکرین کے جھوٹے اور زبردست لوگ اپنے بڑوں پر الزام دھریں گے کہ انہوں نے ان کو بہکایا ورنہ شاید وہ ایماندار ہوتے اس پر ان کے بڑے اور امیر لوگ الزام کا جواب دیں گے کہ انہوں نے ان کو نیکی اور ایمان اختیار کرنے سے نہ منع کیا تھا اور نہ بہکایا تھا وہ راستہ تو انہوں نے خود اپنی پسند سے اختیار کر لیا تھا۔ اس بات پر وہ لوگ بہت زیادہ پچھتائیں گے۔ کہ کاش انہوں نے ان امراء اور بڑوں کی بات کو نہ مانا ہوتا اور اپنی مرضی سے ایمان لائے ہوتے جس کا ان کو اللہ نے اختیار دے رکھا تھا۔ اللہ تعالی کی سنت (طریقہ) یہ ہے کہ اس نے ہر بستی میں ڈرانے والا بھیجا۔

Marfat.com

(مگر لوگوں نے انکار کیا) رزق میں کمی بیشی بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتی ہے اس میں اس کی حکمت ہے۔ جس کو لوگ سمجھ نہیں پاتے۔

کفار کی حالت بیان کی جا رہی ہے کہ وہ قرآنی آیات کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی نازل کردہ نہیں ہے بلکہ رسول اکرمؐ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ کوئی (نعوذ باللہ) جادوگر ہے۔ جس نے یہ آیات از خود گھڑی ہیں۔ تاکہ ہمارے باپ دادا جن کو پوجتے تھے ان کی پوجا سے منع کر دے۔

پیغمبرؐ کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ آپ ان کفار سے کہہ دیں کہ سخت عذاب کے آنے سے پہلے وہ دو دو یا اکیلے کھڑے ہو جائیں اور مان لیں کہ آپ ہر وقت خبردار کرنے والے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تم لوگوں سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ بلکہ میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمہ ہے۔ اے پیغمبرؐ! آپ اعلان کر دیجئے کہ حق آ گیا اور باطل کا خاتمہ ہو گیا۔ اور جب عذاب آئے گا تو ان سے بچ کر نکلنے کا راستہ نہیں ہو گا۔ اس وقت یہ گھبرائے ہوئے ہوں گے۔ اور بچ کر نکل نہ سکیں گے۔ کیونکہ وہ کفر کرتے رہے۔

ع ۱ سب خوبیاں اللہ ہی کے لئے جو کل کائنات کا مالک ہے۔ آیتوں کو قبول نہ کرنے والوں اور منکرین قیامت کا بیان

اس رکوع میں آغاز ہی میں اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور صفات کا بیان ہو رہا ہے فرمایا جا رہا ہے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو آسمان و زمین اور کل کائنات کا مالک ہے۔ نیز وہ یہ بھی جانتا ہے کہ زمین و آسمان میں جو چیزیں ہیں ہر ایک کا اسی کو علم ہے۔

کفار اس بات سے انکار کرتے تھے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور قیامت آئے گی وہ اس بات سے بھی منکر تھے کہ یہ آیات ربانی ہیں۔ بلکہ یہ گھڑی ہوئی ہیں۔ ان تمام باتوں کا انکار وہ شدت سے کرتے تھے۔ اور نبی کریمؐ کا مذاق اڑاتے تھے (نعوذ باللہ) ان کے اس انکار کا پر زور الفاظ اور انداز میں انکار کیا جا رہا ہے۔ اور وقوع قیامت کو ایک حقیقت کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ اس رکوع میں صاف صاف بتایا جا رہا ہے کہ جو لوگ ان باتوں سے منکر ہیں ان کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہے۔

ع ۱۲ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر۔ اہل سباء کی ناشکری اور تباہی کا ذکر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان پر اپنے انعامات کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت داؤد (جن کی خوش الحانی مشہور تھی) اللہ کا شکر ادا کیا کرتے تو طیور بھی ان کے ساتھ ملکر اللہ کی حمد گایا کرتے تھے نیز اللہ نے ان پر لوہے کو نرم کر دیا تھا کہ وہ عمدہ اور کشادہ قسم کے اعلیٰ درجہ کی زرہیں بنایا کریں۔

حضرت سلیمان کو ہواؤں پر قدرت عطا فرمادی اور ان کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا اور جنوں کو حضرت کے تابع کر دیا تھا۔ یہ اللہ کے شکر گزار بندے تھے۔ اور اللہ کے احسانات اور انعامات پر شکر ادا کیا کرتے تھے۔ اور اللہ کی پاکی بیان کرتے تھے۔ اس کے برعکس اہل سباء کا ذکر کیا جا رہا ہے جن کو اللہ نے اپنے انعامات سے نوازا تھا۔ کشادہ خوبصورت مکانات، باغات، لیکن انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی قدر نہ کی۔ ناشکری کا راستہ اختیار کیا۔ اللہ نے اس کی پاداش میں ان کو سیلاب سے تباہ کر

دیا اور ان کے باغات جھلس گئے۔ ان میں سوائے بیری اور جھاڑ کے کچھ نہ رہا۔ ان کے پھل کڑوے اور ترش ہو کر رہ گئے۔ یہ ان کے احسان فراموشی کا بدلہ تھا۔ وہ شیطان کے بہکاوے میں آ گئے تھے۔ حالانکہ اللہ نے انسان کو اتنی طاقت دی ہے کہ وہ شیطان کے بہکاوے سے بچ سکتا ہے۔ شیطان طاقتور نہیں بلکہ انسان زیادہ طاقتور ہے۔ کیونکہ مومنوں کا ایک گروہ شیطان کے چنگل سے بچ کر ثابت قدم اور شکر گذار رہ سکتا ہے تو وہ منکرین بھی اگر اللہ کے شکر گذار ہوتے تو وہ بھی شیطان سے بچ سکتے تھے۔

ع ۳ مشرکین کی حالت کا بیان جاری ہے۔ یاد خدا اور اتباع رسول اکرمؐ ہی شکر گذاری ہے۔

مشرکین اللہ کے علاوہ جن کو مدد کے لئے یا سفارش کے لئے پکارتے ہیں اور اللہ کے سوا ان کو اپنا معبود بناتے ہیں وہ کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ یہ صرف ان کا خیال ہے کہ وہ جھوٹے معبود ان کی کوئی مدد کر سکیں گے۔ اس رکوع میں ان کے اس خیال کی تردید کی جا رہی ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرمؐ کو اس دنیا کے تمام لوگوں کے لئے کفر و عصیاں سے روکنے والا، نیکی پر بشارت اور برائیوں پر ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ آخر میں یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ (بجائے ایمان لانے کے) لوگ نبی کریمؐ سے دریافت کرتے ہیں کہ قیامت کب واقع ہو گی اس کے جواب میں فرمایا جا رہا ہے۔ اے رسولؐ آپ فرما دیجئے کہ تمہارے لئے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے (قیامت) اپنے مخصوص وقت پر آئے گی اور نہ ہی اس سے ایک لمحہ

Marfat.com

"کے پیچھے نہیں ہو سکتے"

ع ۴ کافروں کا قرآن اور پہلے کی الہامی کتابوں کو نہ ماننے کا بیان۔ اپنی غلطیوں کا الزام اپنے بڑوں پر لگانا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بستی میں کوئی ڈرانے والا (یعنی پیغمبر) ضرور بھیجا۔

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ کفار ہمیشہ یہ ہی کہتے ہیں کہ وہ اس قرآن اور پہلے کی الہامی کتابوں پر ایمان نہیں لائیں گے۔ قیامت کے دن جن لوگوں نے اپنے بڑوں اور مالداروں کا کہنا مان کر وقوع قیامت سے انکار کیا تھا۔ وہ اپنی غلطی کا الزام بڑوں پر لگائیں گے اور وہ اس سے انکار کریں گے۔ اس پر وہ لوگ پچھتائیں گے کہ کاش انہوں نے ان بڑوں کا کہنا نہ مانا ہوتا۔ جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے اس وقت یہ سب ایک دوسرے پر انکار و کفر کا الزام دے رہے ہوں گے اور پچھتا رہے ہوں گے کاش ہم نے ان بڑوں کا کہنا نہ مانا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ہر بستی میں پہلے کوئی ڈرانے والا (نبی) بھیجا کرتا ہے۔ لیکن وہاں کے آسودہ حال لوگ اس کے پیغام سے انکار کرتے رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں (کیونکہ وہ امیر اور دولت مند ہیں) کہ ان پر عذاب نازل نہیں ہو گا۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ (اللہ کا ہی فضل ہے) وہ جس کے رزق میں اضافہ کرنا چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔

ع ۵ مال و اولاد عاقبت میں کام نہ آئیں گے۔ صرف ایمان اور عمل صالح کام دے گا۔ رزق کی کمی بیشی اللہ کی مرضی اور حکمت ہے

اس رکوع میں یہ بیان کیا جا رہا ہے اور لوگوں کے اس خیال کی تکذیب کی ج

رہی ہے کہ اگر ان کے مال اور اولاد زیادہ ہیں تو اس کی وجہ سے قرب الٰہی حاصل کر سکیں گے تو یہ ان لوگوں کی خام خیالی ہے اللہ تعالیٰ کی قربت تو اس کو نصیب ہو گی جو ایمان لائے گا اور نیک عمل بھی کرے گا۔ رزق میں کمی بیشی تو اللہ کی مرضی (اور حکمت ہے) اللہ تعالیٰ کے استفسار پر فرشتے عرض کریں گے کہ یہ منکرین جنوں پر ایمان رکھتے اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے پس حکم ہو گا کہ وہ جہنم کے عذاب کا مزہ چکھیں۔ ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب ان کو آیات قرآنی سنائی جاتی ہیں جو صاف اور واضح ہیں تو یہ لوگ اس کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ اور گڑھی ہوئی باتیں ہیں۔

ع ۶ حق آنے کا اعلان اور باطل کے ختم ہونے کا بیان۔ نبیؐ سخت عذاب آنے سے پہلے خبردار کرنے والے ہیں

یہ اس سورۃ کا آخری رکوع ہے۔ اس میں یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اس پر یقین لا کر جادۂ حق پر عمل پیرا ہو لیا جائے۔ حکم دیا جا رہا ہے کہ اے نبی آپ اعلان فرما دیجئے کہ حق آ گیا اور کفر یعنی باطل کا خاتمہ ہو گیا۔ (یعنی اسلام آیا اور کفر مٹ گیا)

اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ آپ ان کفار کو ایک نصیحت کر دیں کہ وہ اکیلے یا دو ہو کر خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں کہ تمہارے اس رفیق (محمدؐ) کو ہرگز جنون نہیں ہے (جیسا تم سمجھتے ہو (نعوذ باللہ) وہ تو تم کو ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والے ہیں۔ (کہ اے قوم عمل کرو اور عقل سے

کام لو۔ اور انکار حق سے باز آجاؤ۔

پھر یہ بھی فرمایا جا رہا ہے کہ اے رسولؐ آپ یہ بھی فرما دیجئے کہ "اگر میں نے تم سے کوئی معاوضہ طلب کیا ہو تو اسے تم ہی رکھو۔ میرا صلہ تو اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے"۔ "میرا رب حق نازل فرما رہا ہے۔ وہ سب چھپی باتوں کو جاننے والا ہے"۔ آپ یہ بھی فرما دیجئے کہ "حق آگیا ہے اور باطل حق کا مقابلہ نہ ابتدا میں کر سکتا ہے اور نہ دوبارہ پلٹ کر"

فتح مکہ کے دن حضورؐ کی زبان مبارک پر یہ ہی آیت تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ "آپ فرما دیجئے" اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا نقصان مجھ پر ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس لیے ہے کہ میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے۔ وقت نکلنے کے بعد کفار چاہے جتنا بھی کہیں کہ ہم ایمان لے آئے مگر سب بے سود۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ فاطر (۳۵)

پانچ رکوع پنتالیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ فاطر	۴۱۸
۱ ع ۱۳	اللہ تعالیٰ کی صفات شان خالقیت اور قدرت کاملہ کا بیان۔ دین حق کا بنیادی عقیدہ توحید کا تذکرہ۔ شیطان کے دھوکے سے بچنے کی تنبیہ	۴۲۰
۲ ع ۱۴	شیطان کے بہکائے ہوئے نافرمان لوگوں پر پیغمبر کو آزردہ ہونے کی ممانعت مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا بیان اللہ کے سوا کسی کو اپنا معبود نہ مانو۔	〃
۳ ع ۱۵	اللہ تعالیٰ غنی و حمید اور قادر مطلق ہے۔ قیامت کے دن صرف اپنے اعمال ہی پر بھروسہ نہ کر کے اللہ کی بخشش اور رسولؐ کی رحمت پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ جنہوں نے حقائق سے چشم پوشی کی وہ عذاب کے مستحق ہوئے۔ کافر اور مومن برابر نہیں ہو سکتے۔	۴۲۲
۴ ع ۱۶	توحید کو مختلف دلائل سے سمجھایا گیا ہے۔ مومن کے لئے اجر عظیم۔ کافر کے لئے ابدی ٹھکانا دوزخ ہے۔	۴۲۳
۵ ع ۱۰	کفر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں اضافہ کا باعث ہے۔ شرک سے روکنے اور اللہ کی طرف بلانے کے لئے انبیاء کے آتے رہنے کا بیان۔	۴۲۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ فاطر (۳۵)

پانچ رکوع پینتالیس آیات مکی

یہ سورۃ مکی دور میں نازل ہوئی ہے۔ سورۃ فاطر اور سباء کے نزول کا زمانہ قریب قریب ہے۔ سورۃ کا آغاز اس حقیقت کے بیان سے ہو رہا ہے کہ سب تعریفوں کا سزاوار اللہ تعالیٰ ہے۔ جو آسمان و زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ جس نے فرشتوں کو پیغام رساں بنایا ہے۔ وہی سب پر غالب اور بڑا دانا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی رزق دینے والا نہیں اور نہ کوئی اور معبود ہے۔ لہٰذا سوال کیا جاتا ہے کہ اے لوگو تم کہاں منہ موڑے چلے جا رہے ہو۔

آخر کار تم کو اس اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اے لوگو شیطان تمہارا بڑا دشمن ہے۔ اور وہ تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے اجر عظیم ہے۔

عقیدہ توحید کو ثابت کرنے کے لئے دلائل دیے گئے ہیں اور اللہ کی صفات کو بیان فرمایا گیا ہے۔ بارشوں کا نزول' بارشوں سے مردہ زمینوں کا جی اٹھنا اور کھیتوں کا لہلہا جانا اس کی قدرت و عظمت کے دلائل ہیں۔ کفار میں یہ عقیدہ جڑ پکڑ چکا تھا کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے۔ اس کی پر زور انداز میں تردید کی گئی ہے یہ کیوں کر ممکن ہے کہ اچھے اور برے کام کرنے والوں کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ آخر اندھے اور صاحب بصیرت۔ اندھیرے اور اجالے بھی تو یکساں

نہیں ہوتے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اچھے اور برے کام کرنے والے یکساں ہوں اور ان کو قیامت برپا کر کے جزا و سزا نہ ملے۔

سلسلہ کلام میں بار بار نبی کریمؐ کو نصیحت فرمائی گئی ہے کہ ان کا کام تو نصیحت کرنا تھا ہدایت دینا نہیں۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے غم میں آپؐ اپنی جان کو نہ گھلائیں۔ فرمایا گیا ہے کہ امت مسلمہ کو اللہ نے نبی کریمؐ کے بعد تبلیغ دین کے لئے چن لیا ہے۔ نیز امت مسلمہ میں بھی تین گروہ ہیں ایک وہ جو ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن کو اللہ کی سچی کتاب مانتے ہیں۔ رسولؐ کو اللہ کا پیغمبر مانتے ہیں۔ مگر عملاً" کتاب اللہ کے احکامات اور سنت رسولؐ کی اطاعت کا پورا حق ادا نہیں کرتے وہ مومن ضرور ہیں مگر گناہ گار ہیں (۲) بیچ کی راہ میں وہ لوگ ہیں جو وراثت کا حق تو قائم کرتے ہیں فرمانبردار بھی ہیں لیکن گناہ گار بھی۔ کبھی نیکی کے راستے پر چلتے ہیں اور کبھی گناہ کے مرتکب بھی ہو جاتے ہیں اس طرح ان کی زندگی اچھے اور برے دونوں قسم کے اعمال سے لبریز ہوتی ہے۔ یہ تعداد میں پہلے گروہ سے کم ہوتے ہیں (۳) تیسرا گروہ وہ ہے جو نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کی اطاعت کا حق پورا پورا ادا کرتے ہیں۔ تبلیغ دین اور سربلندی اسلام میں پیش پیش رہتے ہیں۔ اور اس کی خاطر ہر طرح کی قربانی بھی پیش کرتے ہیں۔ دانستہ گناہ نہیں کرتے لیکن اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو شرمندہ اور رنجیدہ ہوتے ہیں۔ یہ گروہ سب سے اچھا ہے۔ یہ گروہ جنت میں (بغیر حساب کتاب کے) داخل ہو گا۔ اور اس کے (یعنی اللہ تعالیٰ) انعامات کا مستحق ہو گا۔ (باقی دو گروہوں کے ساتھ الگ الگ معاملہ ہو گا) لیکن کفار کو دوزخ کی بھڑکتی آگ میں داخل کیا جائے گا

Marfat.com

اللہ کے ماننے والوں کو خوشخبری سنائی گئی ہے تاکہ وہ دل برداشتہ نہ ہوں۔ بلکہ آگے بڑھ کر نیکی اختیار کرنے کی کوشش کریں۔

ع ۱۳ **اللہ تعالیٰ کی صفات شان خالقیت اور قدرت کاملہ کا بیان۔ دین حق کا بینادی عقیدہ توحید کا تذکرہ۔ شیطان کے دھوکے سے بچنے کی تنبیہہ**

اس رکوع کا آغاز اللہ تعالیٰ کی صفات کے بیان سے ہو رہا ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جس نے فرشتوں کو پیغام رساں بنایا اور ان کو حسب ضرورت طاقت بخشی۔ وہی بڑا دانا اور حکمت والا ہے۔

فرمایا گیا کہ اے لوگو اس دنیا کی نعمتیں اللہ نے تم کو عطا کی ہیں اور بھلا اس کے علاوہ بھی کوئی اور دینے والا ہے؟ پیغمبرؐ سے فرمایا جا رہا ہے کہ اگر یہ لوگ آپؐ کو جھٹلا رہے ہیں تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) اس سے پہلے بھی انبیاء کرام جھٹلائے گئے ہیں۔

لوگوں کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہ آئیں (اس کا تو کام دھوکہ و فریب دینا ہے) وہ اس کو اپنا دشمن سمجھتے رہیں۔ جو لوگ کفر اختیار کریں گے۔ ان کے لئے سخت عذاب اور اہل ایمان کے لئے مغفرت کا وعدہ اور اجر عظیم ہے۔

ع ۱۴ **شیطان کے بہکائے ہوئے نافرمان لوگوں پر پیغمبرؐ کو آزردہ ہونے کی ممانعت مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا بیان۔ اللہ کے سوا کسی کو اپنا معبود نہ جانو**

اس رکوع میں چند حقائق بیان کیے گئے ہیں۔ اول یہ کہ شیطان لوگوں کو ان

Marfat.com

کے برے اعمال کو مزین کر کے (یعنی خوبصورت بنا کر) پیش کرتا ہے۔ اس طرح وہ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے لوگ اس طرح دھوکے میں آجاتے ہیں اس لئے پیغمبر کو ممانعت کی جا رہی ہے کہ لوگوں کے کفر و **عصیان** پر اپنی جان کو آزردہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہدایت بخشنا نہ بخشنا اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے کرتوتوں سے باخبر ہے۔ اللہ ہی ہے جو بادلوں کو بارش برسانے کی خاطر مردہ زمین کی طرف روانہ کرتا ہے پھر بارش کے ذریعہ مردہ زمینوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ اور اس پر لہلہاتے ہوئے کھیت پھل پھول پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو مرنے کے بعد زندہ کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو پانی کی بوند سے پیدا کیا اور پھر ان کے جوڑے جوڑے بنا دیے عمر کا کم زیادہ ہونا اس کی مرضی پر اور علم سے ہے اس نے کسی کی عمر کم لکھدی اور کسی کی زیادہ۔ اسی نے پانی کے دو ذخیرے پیدا کیے ایک کا پانی کھاری اور دوسرے کا میٹھا ہے۔ لیکن ان میں جو کھانے کی چیزیں (جیسے مچھلی پرندے وغیرہ) وہ ایک ہی قسم کے عمدہ اور خوش ذائقہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پانی کے ذخیروں میں انسانوں کے زینت کے سامان (یعنی موتی اور جواہرات) بنائے۔ یہ سب اس کی ہی نوازشات ہیں تاکہ لوگ اس کا شکر ادا کریں۔ دن اور رات پیدا کرنا۔ چاند و سورج کو ایک حساب کے مطابق اپنے اپنے کام پر لگا دینا اس کی ہی قدرت کی نشانیاں ہیں غرضیکہ اس کی بادشاہی ہے۔ ان باتوں کا تذکرہ کرنے کے بعد پھر لوگوں سے سوال کیا جا رہا ہے کہ آخر پھر وہ اس کے سوا کسی اور کو کیوں پوجتے

Marfat.com

ہیں۔ جن کے پاس گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کوئی اختیار نہیں؟ واضح ہو کہ ان کے معبود ان باطل اور ذات الٰہی کے شریک قیامت کے دن تمہارے شریک ٹھہرانے کا انکار کر دیں گے اور تمہاری مشرکانہ حرکتوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے جن امور کا ذکر اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے وہ برحق ہے لہٰذا ان حقائق پر ایمان لاؤ اور اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ جانو۔

ع ۳ ۱۲ ۱۵ اللہ تعالیٰ غنی و حمید اور قادر مطلق ہے۔ قیامت کے دن صرف اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کر کے اللہ کی بخشش اور رسولؐ کی رحمت پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ جنہوں نے حقائق سے چشم پوشی کی وہ عذاب کے مستحق ہوئے۔ کافر اور مومن برابر نہیں ہو سکتے۔

اس رکوع کے آغاز میں اس حقیقت کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات غنی اور حمید ہے جبکہ تمام انسان اس کے محتاج و فقیر ہیں۔ جب قیامت برپا ہو گی تو ہر شخص اپنے اعمال کا خود ہی جوابدہ ہو گا۔ کوئی کسی کا بوجھ برداشت نہیں کرے گا۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جس طرح اندھیرا اور روشنی، مردہ اور زندہ اندھا اور آنکھوں والا ایک جیسے نہیں ہوتے اس طرح لوگوں کے درمیان اچھے اور برے کا فرق ہوتا ہے (ان سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک نہیں ہو سکتا) نیک و بد جزا اور سزا کے مستحق ہوں گے۔

فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بستی میں کوئی ڈرانے والا ضرور بھیجا ہے پیغمبرؐ کو مخاطب کیا جا رہا ہے کہ آپؐ صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں۔ جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور نماز کو صحیح صحیح ادا کرتے ہیں۔ اللہ نے تو آپؐ کو

ہر وقت ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) اس سے پہلے بھی لوگ ایسا کرتے رہے ہیں۔ (اپنے نبیوں کو جھٹلاتے رہے ہیں) پھر میں نے (اس تکذیب و انکار پر) ان کافروں کو پکڑ لیا۔ پس میرا عذاب ان کے حق میں کیسا ثابت ہوا۔

ع ۴ توحید کو مختلف دلائل سے سمجھایا گیا ہے۔ مومن کے لئے اجر عظیم کافر کے لئے ابدی ٹھکانا دوزخ ہے۔

توحید و اثبات باری تعالیٰ کے سلسلہ میں دلائل کا سلسلہ جاری ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ لوگ دیکھتے نہیں کہ اللہ آسمان سے بارش نازل کرتا ہے۔ جس سے طرح طرح کے مختلف رنگ کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ پہاڑوں میں مختلف رنگ کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ کوئی سفید و سرخ کوئی سخت سیاہ۔ اسی طرح انسانوں اور چوپایوں کے رنگ اور نسلیں جدا جدا ہیں۔ اس حقیقت کو دیکھ کر ہر شخص اللہ کی عظمت و جلال سے متاثر نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ کے بندوں میں صرف علم والے ہی اس کی عظمت و جلال کو پہنچانتے ہیں اور وہی ڈرتے ہیں۔ فرمایا گیا کہ جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے (مال سے) خرچ کرتے ہیں۔ علانیہ یا خفیہ طریقوں سے ان کو پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا۔ اس کتاب (یعنی قرآن) کا وارث ہم نے اپنے خاص بندوں کو بنایا ہے (یعنی امت مسلمہ کو) ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں (اپنے اعمال کے لحاظ سے) وہ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ لیکن ان سے گناہ بھی سرزد ہو جاتے ہیں بعض وہ ہیں جو فرائض کو ادا کرتے ہیں اور محرمات کے قریب نہیں جاتے لیکن مستحب اعمال میں ان سے

غفلت ہو جاتی ہے۔ یہ درمیانہ درجہ کے لوگ ہیں۔ اور بعض نیکیوں میں سبقت لے جانے والے اللہ کی توفیق سے (آیت نمبر ۴۵ میں) جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ امت محمدیہ ہے (یہ آیت پانچویں رکوع میں ہے) ان میں جو گناہگار ہیں ان کے گناہ بخش دیے جائیں گے جو درمیانہ ہیں ان سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور جو سابقین ہیں یعنی (سبقت لے جانے والے) ان کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ لیکن جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کے لئے دوزخ کی آگ تیار ہے۔

ع ۵ کفر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں اضافہ کا باعث ہے۔ شرک سے روکنے اور اللہ کی طرف بلانے کے لئے انبیاء کے آتے رہنے کا بیان

اللہ تعالیٰ زمین و آسمان میں ہر پوشیدہ بات سے باخبر ہے۔ دلوں کا راز جانتا ہے جو کفر کرتے ہیں اور ان کا وبال ان ہی پر ہو گا۔ کفر سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں۔ اگر وہ سرکنے لگیں تو سوائے اللہ کے ان کو روکنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ بے شک اللہ بڑا حلیم اور بخشنے والا ہے۔

ان کفار (مکہ) کا یہ حال ہے کہ جب ان کے پاس ڈرانے والا (پیغمبر) آگیا تو پہلے سے زیادہ کفر کرنے لگے۔ اور حق سے ان کو نفرت ہو گئی۔ فرمایا گیا ہے کہ کیا وہ لوگ انتظار میں ہیں کہ ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو پہلے گزرے ہوئے نافرمان امتوں کے ساتھ کیا گیا تھا؟

اگر وہ یہ چاہتے ہیں تو اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔ کیا انہوں

Marfat.com

نے سیر و سیاحت کے ذریعہ یہ معلوم نہ کیا کہ ان سرکشوں کا کیا انجام بد ہوا؟ اگر اللہ ان لوگوں کو فوراً" گرفت میں لے کر سزا دے تو اس زمین پر کوئی جاندار زندہ نہ چھوڑا جا سکے۔ لیکن اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ڈھیل دیتا ہے ایک میعاد مقررہ تک اور جب یہ میعاد گزر جائے گی تو اللہ کے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں جب ان کا وقت پورا ہو جائے گا۔ تو اللہ اپنے بندوں کو دیکھ لے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ یٰسین (۳۶)

پانچ رکوع تراسی آیات

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ یٰسین	۴۲۷
۱ ع ۱۲ ۱۸	یہ قرآن، یہ دین حق خدائے غالب اور مہربان نے نازل کیا۔ پیغمبر و رسول برحق ہیں۔ تاریکی کفر و جہل میں پڑے ہوئے لوگ نور ایمان سے محروم ہو چکے۔ اللہ نے ان لوگوں کے اعمال لوح محفوظ میں محفوظ کر لیے ہیں۔	۴۳۱
۲ ع ۲۰ ۱	پیغمبرؐ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ وہ رسولوں کی تکذیب کرنے والے لوگوں کا حال بتائیں۔ کفار کا تصدیق کرنے والے مومن کو قتل کرنا۔ اس پاداش میں ان پر عذاب آنا۔	۴۳۲
۳ ع ۱۸ ۲	توحید کی کچھ نشانیاں۔ کائنات کا مطالعہ۔ نظم و نسق فطرت کا بیان اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں اور حلم کا بیان فرما رہا ہے۔ لیکن کفار کی کج بختی اور مسلسل انکار ہی شیوہ رہا۔	۴۳۳
۴ ع ۱۷ ۳	قیامت کا اور دوبارہ صور پھونکنے کا ذکر۔ اہل جنت کی روحانی لذتوں کا اندازہ اور مجرمین کی بدحالیوں کا مزید ذکر۔	۴۳۴
۵ ع ۱۶ ۴	اس خیال کی تردید کی جا رہی ہے کہ حضور پاکؐ شاعر ہیں۔ قرآن اللہ کی طرف سے نصیحت ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا تفصیلی بیان۔	۴۳۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ یٰسین (۳۶)

پانچ رکوع تراسی آیات مکی

اس سورۃ مبارکہ کا نام آغاز ہی کے لفظ یٰسین سے کیا گیا ہے۔ یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ بقول بعض اللہ تعالیٰ کا اسم ذات ہے اور بقول بعض اس سے مراد انسان کامل یعنی حضورؐ ہیں۔

اس کا زمانہ نزول مکہ مکرمہ کا وہ دور ہے جب کفار کی طرف سے اسلام اور پیغمبر اسلامؐ کی مخالفت زور و شور سے جاری تھی۔ اور ساتھ ہی ساتھ اسلام کی اشاعت میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔ یہ سورۃ مبارکہ قرآن پاک کا دل کہلاتی ہے۔ قرآن حکیم میں جن باتوں پر زور دیا گیا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان توحید' رسالت اور وقوع قیامت پر ایمان لے آئے۔

اس سورۃ مبارکہ میں ان تین بنیادی عقائد پر ایمان لانے پر زور دیا گیا ہے۔ یعنی توحید' رسالت اور معاد' ان عقائد کو سمجھانے کے لئے پر زور الفاظ اور انداز میں استدلال پیش کیے گئے ہیں۔ انسان اگر فطرت کا مطالعہ کرے تو وہ خود بخود اس کا قائل ہو جائے گا کہ اس کائنات کو پیدا کرنے اور اس میں نظم و ضبط اور توازن قائم رکھنے والی کوئی ہستی ضرور ہے انسان اگر اپنی ساخت اور زندگی کے آغاز و انجام پر غور کرے تو اس کو توحید کو سمجھنے اور مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے میں کوئی شک نہیں رہتا۔

Marfat.com

جو ذات اتنی بڑی کائنات کو پیدا کر سکتی ہے' انسان کو ایک گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کر سکتی ہے۔ توانائی بخش سکتی ہے اور جوان کر سکتی ہے۔ پھر اس کو بڑھاپے کی طرف لے جاتی ہے اور ایک دن وہ موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے پھر بھلا اس کے لئے یہ کس طرح ناممکن ہے کہ وہ انسان کو دوبارہ زندہ نہ کر سکے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کے کن کہنے سے ہر چیز پیدا یا واقع ہو جاتی ہے کفار مکہ کو جو ایک عرصہ دراز سے گمراہی میں مبتلا تھے اور جن پر حضرت اسماعیل کے بعد سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا۔ رسول اکرمؐ کو مبعوث فرمایا گیا۔ ان پر کتاب برحق (یعنی قرآن) نازل کی گئی۔ اس کی اور رسولؐ کے برحق ہونے پر اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پرزور انداز میں حکم دیا جا رہا ہے۔

ساتھ ہی یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ یہ کفار اس قدر گمراہ اور بے عقل ہو چکے ہیں کہ اگر آپؐ کی نصیحت اور مشاہدات فطرت ان کو ایمان لانے پر آمادہ نہیں کر سکتی تو آپؐ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں وہ ایمان نہ لائیں گے۔ آپؐ ان لوگوں کو اس بستی والوں کا حال بھی سنا دیں جن کی جانب دو رسول بھیجے گئے اور پھر ان کی تصدیق اور تقویت کے لئے ایک اور رسول بھیجا گیا۔ لیکن انہوں نے ان کی تکذیب کی۔ پھر ایک شخص جو مرد مومن اور صادق تھا۔ شہر کے دوسرے کنارے سے آیا۔ اس نے ان رسولوں کی تصدیق کی اور لوگوں سے کہا کہ وہ ان پر ایمان لے آئیں جو حق بات کہتے ہیں اور کوئی اجر بھی طلب نہیں کرتے اور جب انہوں نے اس مرد مومن کو مار ڈالا تو وہ بھی زندہ نہ بچے اور ان کو ایک زوردار دہشتناک گرج کے ذریعہ ختم کر دیا گیا۔

اس سورۃ کی آیت نمبر ۴۷ میں سرمایہ دارانہ ذہنیت کا ذکر کیا گیا کہ جب

Marfat.com

امراء اور آسودہ حال لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ غرباء و مساکین کو اپنی دولت میں سے کچھ عطا کریں تو وہ نہایت دیدہ دلیری سے کہتے ہیں کہ جب خود اللہ نے ان کو غریب و مسکین بنا دیا تو وہ ان کی مدد کرنے والے کون ہوتے ہیں۔ یہ طرز استدلال دراصل ان کی لالچ اور حب زر کی عادت بد کو ظاہر کر دیتا ہے۔

آیت نمبر ۶۹ میں فرمایا گیا ہے کہ حضورؐ جو کچھ فرماتے ہیں وہ اپنی طرف سے نہیں اور نہ ہی ان کے ارشادات گرامی مبالغہ آرائی یا شعراء کی کذب بیانی پر مبنی ہیں۔ بلکہ ان کے ارشادات کا ماخذ وہ سرچشمۂ ہدایت ہے جو اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب قرآن حکیم ہے۔ اس سورۃ کی تلاوت نزع کے وقت خاص کر کی جاتی ہے (جو ارشاد نبوی ہے) لیکن اس کے علاوہ اس کی تلاوت کی برکات بہت سی ہیں۔ اس کی روزانہ تلاوت انسان کو دوسرے لوگوں میں عزت بخشتی ہے اور خیر و برکت کا باعث ہوتی ہے۔

یہ سورۃ پانچویں منزل کی آخری سورۃ ہے۔ اس سورۃ میں مبلغ اعظم رہبر کامل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی شان کا ذکر فرمایا جا رہا۔ حق و باطل کے فرق کو بیان کیا جا رہا ہے۔ یہ سورۃ تعلیمات اسلامی کا خلاصہ ہے۔ اس میں سات "مبین" ہیں اور یہ سات روشن حقائق پر مشتمل ہیں۔

(ماخوذ از فیوض القرآن)

۱۔ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ = اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے انسان جو کرے گا جو اثر چھوڑے گا سب اس کی روشن کتاب و لوح محفوظ میں درج ہے۔ یہ بات اللہ کی خالقیت احاطہ علمی اور قدرت پر شاہد ہے۔

۲۔ بَلٰغُ الْمُبِیْنُ = رسولوں کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے۔ ان کی فرمانبرداری اللہ

Marfat.com

کی فرمانبرداری ہے۔

۳۔ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ = اس قادر مطلق کو چھوڑ کر دوسرے کی عبادت کرنا صریح گمراہی ہے۔

۴۔ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ = نیک کام' سے بھاگنا اور اللہ کی اطاعت سے روگردانی کے لئے بہانے ڈھونڈھنا سب سے بڑی اور کھلی گمراہی ہے۔

۵۔ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ = اس گمراہی کی طرف لے جانے والا انسان کا کھلا دشمن شیطان ہے

۶۔ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ = اگر ہر آفت سے بچنا چاہتے ہو۔ راہ حق پر رہنا چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا محافظ اور نگراں حال بن جائے تو اس قرآن کو جس کا ہر لفظ دل میں گھر کرنے والا ہے کوئی دلچسپ کتاب اور شعر سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو اللہ کا کلام سمجھ کر تلاوت کرو کہ حقیقی اشتیاق پیدا ہو۔ روح حلاوت پائے۔ کائنات تابع ہو جائے۔

۷۔ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ = لیکن ہر انسان اس سے فیضیاب نہیں ہوتا۔ وہ تو بڑا جھگڑالو واقع ہے جو سرکار دو عالمؐ کو نہ سمجھا وہ قرآن اور فہم قرآن اور وحی کے بھیجنے والے اللہ کو کیا سمجھے گا۔ وہ تو دین کو اپنی عقل کے تابع کرنا چاہتا ہے۔ عقل کو دین کا تابع نہیں کرتا۔ اگر عقل کو دین کا تابع کرتا تو سمجھ لیتا کہ جہاں ایک کُن سے سب کچھ پیدا ہوتا ہے وہاں عقل کی رسائی کہاں۔ وہاں تو ایمان کی رسائی۔ صاحب ایمان سمجھتا ہے کہ کائنات اللہ کے دست قدرت میں ہے اور اپنے خالق کی طرف ہر شے کو واپس جانا ہے۔

دین اسلام کی بنیادی تعلیمات کے ان سات روشن حقائق سے قلوب منور

Marfat.com

کئے گئے کہ آسمان رسالت پر جو ماہتاب طلوع ہوا جس نے جملہ ستاروں کو ماند کر دیا اس کی حقیقت سے مرد مومن کا قلب محروم نہ رہے جو جس قدر ایمان و عمل، اخلاص و محبت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوا اسی قدر اس قرب کی حقیقت اس پر روشن سے روشن تر ہوتی گئی۔ جس منزل کا پیش خیمہ یٰسین شریف ہو سوچو کہ وہ منزل کیا ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہی اس عالم انوار میں لے جائے اور اس دیدار سے جو مال حیات ہے نوازے۔

اس سورۃ کی اہمیت کو بھی سمجھو۔ یہ سورۃ قرآن کا دل ہے۔ دل والا ہی اسے سمجھ سکتا ہے۔ اللہ کا سب سے بڑا احسان قلب بینا ہے۔ اس سورۃ کو ستم کہتے ہیں کہ پڑھنے والے پر دو جہاں کی نیکی تمام کرتا ہے۔ اس کو سورۃ کو واقعہ بھی کہتے ہیں کہ پڑھنے والے کی سب برائیاں دفع کرتا ہے۔ اس سورۃ کو قاضیہ بھی کہتے ہیں کہ پڑھنے والے کی سب حاجتیں پوری کرتا ہے

ع ۱۲ ۱۸ یہ قرآن، یہ دین حق خدائے غالب اور مہربان نے نازل کیا۔ پیغمبرو رسول برحق ہیں۔ تاریکی کفر و جہل میں پڑے ہوئے لوگ نور ایمان سے محروم ہو چکے۔ اللہ نے لوگوں کے اعمال لوح محفوظ میں محفوظ کر لیے ہیں

اس رکوع کا آغاز نبی کریمؐ سے خطاب کے ساتھ شروع کیا جا رہا ہے۔ فرمایا گیا ہے قسم ہے اس کتاب قرآن حکیم کی کہ آپ رسولوں میں سے ہیں۔ اور آپ راہ راست پر ہیں۔ آپ کو اللہ نے اس قوم پر بھیجا ہے جن پر ایک عرصہ دراز سے کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا گیا تاکہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں۔ لیکن ان میں سے

Marfat.com

اکثر لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ ان کے آگے اور پیچھے (غفلت) کی دیواریں حائل ہیں اور وہ دیکھ نہیں سکتے (یعنی ان کی سمجھ میں آپؐ کی باتیں نہیں آئیں گی) ایسے لوگوں کو آپؐ ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان لانے والے نہیں۔ آپؐ تو ان لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو اللہ کو بلا دیکھے مانتے ہیں جو لوگ ایسا نہیں کرتے انکار اور کفر کرتے ہیں وہ نہ سمجھتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں۔ اللہ نے ان کے گلوں میں طوق ڈال رکھے ہیں جو ٹھوڑی تک پہنچے ہوتے ہیں۔ (ایسے لوگ مغرور اور تکبر والے ہیں جو زمین پر نظر نہیں رکھتے) پھر فرمایا کہ بیشک اللہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور ان کے اعمال کو لوح محفوظ میں محفوظ کر رکھا ہے۔ (اللہ کو ان کے اعمال کی کیفیت اور کمیت کا علم تھا۔ کیونکہ اللہ علیم بھی ہے اور خبیر بھی لیکن نامہ اعمال میں ہر عمل کے بعد فرشتے لکھتے ہیں تاکہ قیامت کے دن نامہ اعمال سے خود لوگوں کا حال ان پر کھل جائے)

اللہ کے لئے غیب کو حاضر بنا دینا کیا مشکل بات ہے۔

ع ۲ ۲۰ **پیغمبرؐ کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ وہ رسولوں کی تکذیب کرنے والے لوگوں کا حال بتائیں۔ کفار کا تصدیق کرنے والے مومن کو قتل کرنا۔ اس پاداش میں ان پر عذاب آنا**

اس رکوع میں پیغمبرؐ سے ارشاد ہے کہ وہ ان (بدبخت اور نافرمان) لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دیں جو ایک قدیمی بستی کے لوگوں کے ساتھ پیش آیا۔ ان کو ڈرانے کے لئے اللہ نے دو رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ اور پھر تیسرے سے ان کو تقویت پہنچائی۔ انہوں نے دعوت حق دی تو لوگوں نے نہ صرف ان کی تکذیب کی

بلکہ ان کو نحوست کی علامت قرار دیا۔ اور مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ جب ان کی تصدیق کرنے کے لئے ایک بندہ مومن شہر کے دوسرے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا۔ اور ان لوگوں سے کہا کہ ان رسولوں پر ایمان لے آؤ جو حق پر ہیں اور تم سے اس تبلیغ حق کا کوئی صلہ طلب نہیں کرتے۔ اس نے اعلان کیا کہ وہ ان پر ایمان لے آیا ہے۔ یہ بات سنتے ہی ان لوگوں نے اس مرد مومن کو مار ڈالا۔ اللہ نے اس کی پاداش میں اس قوم پر چنگھاڑ کا عذاب نازل کیا۔ ان کفار کو معلوم نہیں کہ ان سے پہلے کتنی قومیں تھیں جن کو نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا گیا اور وہ دوبارہ لوٹ کر نہ آئے۔ روز قیامت ان کو اللہ کے سامنے حاضر کیا جائے گا۔ (اس واقعہ کے بیان کرنے کا یہ مطلب تھا کہ شاید وہ اس واقعہ کو سنکر کچھ خوف محسوس کریں اور ایمان لے آئیں)

نوٹ: آیت نمبر ۲۲ پارہ نمبر ۲۳ دمالی سے شروع ہوتا ہے اور آیت نمبر ۳۲ پر دوسرا رکوع ختم ہوتا ہے۔

ع ۳ ۲ ۸ توحید کی کچھ نشانیاں۔ کائنات کا مطالعہ۔ نظم و نسق فطرت کا بیان اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں اور حلم کا بیان فرما رہا ہے۔ لیکن کفار کی کج بحثی اور مسلسل انکار ہی شیوہ رہا

اس رکوع کے شروع ہی میں توحید باری تعالیٰ کی نشانیاں بیان کی جا رہی ہیں فرمایا گیا ہے کہ مردہ زمین کو اللہ تعالیٰ (بارش سے) زندہ فرماتا ہے۔ اس میں کھجور اور انگوروں کے باغات اگاتا ہے۔ اسی ذات نے چشمے جاری کر دیئے ہیں دوسری نشانیاں۔ ان کے لئے رات کا دن میں بدلنا اور دن کا رات میں تبدیل ہونا۔ الخ

Marfat.com

نہ ہوتا تو اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا۔

آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے۔ اس کو جو انداز اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے اس پر قائم ہے۔ چاند کی منزلیں بھی اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دی۔ وہ ان پر چلا جا رہا ہے۔ کوئی ایک دوسرے کو پکڑ نہیں سکتا اور نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے سب سیارے اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر تیر رہے ہیں۔ اللہ نے لوگوں کے فائدہ کے لئے جانور پیدا کئے ہیں جن سے وہ استفادہ کرتے ہیں۔ کشتی اور جہاز پانی میں تیرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کو غرق کر دیتا۔ لیکن یہ اس کی مرضی ہے کہ لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ لیکن لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی نشانیوں پر غور نہیں کرتے اور وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے رب کی نشانیاں موجود ہیں۔

ع ۴ ۱۷ ۳ قیامت کا اور دوبارہ صور پھونکنے کا ذکر۔ اہل جنت کی روحانی لذتوں کا اندازہ اور مجرمین کی بدحالیوں کا مزید ذکر

اس رکوع میں قیامت کے ہولناک منظر کا ذکر ہو رہا ہے۔ پہلے سب فنا ہو جائیں گے پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب اپنی اپنی جگہ سے اٹھ پڑیں گے۔ اور فرشتے انہیں میدان حشر میں لے جائیں گے۔ یہ حساب کتاب' سزا و جزا کا دن ہو گا۔ اہل جنت سلامتی سے جنت میں ہوں گے۔ منکرین حق جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ شیطان کی دوستی ان کے کچھ کام نہ آئے گی۔ زبان ساکت ہو گی۔ ان کے ہاتھ پیر خود ان کی بداعمالیوں کے گواہ ہوں گے۔

جب کفار وقوع قیامت کو دیکھیں گے تو کف افسوس ملیں گے اور پچھتائیں

Marfat.com

گے اور کہیں گے ہائے ہم برباد ہو گئے۔ کفر اور بد اعمالیاں کرنے والوں کو آگ میں جلنے کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ قیامت میں لوگوں سے انصاف کیا جائے گا۔ کفر کی سزا نیکوں کے لئے نعمتیں اور اللہ کی طرف سے ان پر سلامتی ہو گی۔

کفار جب اپنے اعمال بد سے انکار کریں گے تو ان کے ہاتھ پاؤں ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

۶ع اس خیال کی تردید کی جا رہی ہے کہ حضور پاک شاعر ہیں۔ قرآن اللہ کی طرف سے نصیحت ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا تفصیلی بیان

اس رکوع میں اس خیال کی تردید کی جا رہی ہے کہ نبی کریم شاعر ہیں۔ (وہ کلام وہ سناتے ہیں یعنی قرآن وہ ان کی شاعری ہے) نہ وہ شاعر ہیں اور نہ ہی اللہ نے ان کو شاعری سکھائی۔ یہ قرآن جو وہ سناتے ہیں وہ تو اللہ کی طرف سے ایک نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ تاکہ وہ لوگ جن سے خطرہ ہے ان کو ہوشیار کر دیا جائے اور کفار سے حجت بھی تمام ہو جائے۔

فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ نے ہی لوگوں کے استعمال کے لئے مویشی پیدا کیے جن کو وہ کھاتے بھی ہیں اور ان پر سواری بھی کرتے ہیں۔ اور بہت سے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں۔ اس کے بعد فوراً ہی ذکر آتا ہے۔ (بجائے شکر گزار ہونے کے) ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود قرار دے رکھے ہیں کہ شاید وہ ان کی مدد کریں لیکن ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور پاک سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے پس اے رسول آپ ان کی باتوں سے غمگین نہ ہوں ہم جانتے ہیں۔۔۔

چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں "(وہ آپ کی تبلیغ سے متاثر تو ہوتے ہیں لیکن ان کا نفس ان کو ایمان نہیں لانے دیتا اور طرح طرح کی تاویلوں میں ڈال دیتا ہے۔ آپؐ کے دل کا حال' آپؐ کی شفقت' خیر خواہی بھی ہم پر عیاں ہے۔ آپ غم نہ کریں۔ یہ جھگڑالو انسان ہیں)

فرمایا کہ کیا انسان کو یہ نہیں معلوم ہے کہ وہ نطفہ سے پیدا کیا گیا۔ لیکن اب اس (کی ڈھٹائی) تو دیکھو کہ وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا اور کہتا ہے کہ کون زندہ کر سکتا ہے ان بوسیدہ ہڈیوں کو جبکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہیں۔ اے پیغمبر! آپؐ فرما دیجئے کہ وہی خالق کائنات جس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔

اور سرسبز درختوں سے آگ پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہہ دیتا ہے "کُن" کہ ہو جا! بس وہ ہو جاتی ہے۔

بیشک وہ پاک ہے جس کے ہاتھ میں حکومت ہے اور تم سب کو اسی کی بارگاہ میں واپس لوٹ کر جانا ہے۔

Marfat.com

تعارف القرآن

چھٹی منزل

چھٹی منزل مندرجہ ذیل سورتوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ سورۃ الصّٰفّٰت۔	پارہ نمبر ۲۳ ومالی
۲۔ سورۃ صٓ	پارہ نمبر ۲۳ ومالی
۳۔ سورۃ الزمر	پارہ نمبر ۲۳ ومالی، پارہ نمبر ۲۴ فمن اظلم
۴۔ سورۃ المومن	پارہ نمبر ۲۴ ضمن اظلم
۵۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ	پارہ نمبر ۲۴ ضمن اظلم
۶۔ سورۃ الشّوریٰ	پارہ نمبر ۲۵ الیہ یرد
۷۔ سورۃ الزخرف	پارہ نمبر ۲۵ الیہ یرد
۸۔ سورۃ الدخان	پارہ نمبر ۲۵ الیہ یرد ۹۔ سورۃ الجاثیہ
۱۰۔ سورۃ الاحقاف	پارہ نمبر ۲۶ حٰمٓ
۱۱۔ سورۃ محمدؐ	پارہ نمبر ۲۶ حٰمٓ
۱۲۔ سورۃ الفتح	پارہ نمبر ۲۶ حٰمٓ
۱۳۔ سورۃ الحجرات	پارہ نمبر ۲۶ حٰمٓ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الصّٰفّٰت (۳۷)

پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیات مکی

فہرست مضامین

رکوع		صفحہ
	تعارف سورۃ الصّٰفّٰت	۴۳۹
۱ع	اللہ تعالیٰ خالق ارض و سماوات ہے قیامت کا آنا برحق ہے۔	۴۴۰
۲ع ۳	قیامت میں منکرین کے عذاب اور اہل ایمان کے انعامات کا ذکر۔	۴۴۱
۳ع ۶	حضرت نوح۔ حضرت ابراہیمؑ اور انکی اولاد پر اللہ تعالیٰ کے انعامات	〃
۴ع ۸	حضرت موسیٰ و ہارون اور انکی قوم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات حضرت الیاس اور حضرت لوط کا مختصر ذکر۔	۴۴۲
۵ع ۹	حضرت یونس کو مچھلی کے نگل لینے کا واقعہ۔ اللہ تعالیٰ کے کوئی اولاد نہیں۔	۴۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الصّٰفّٰت (۳۷)

پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیات مکی

اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے صف باندھنے والوں اور قرآن کو غور سے پڑھنے والوں کی قسم کھا کر بیان فرمایا کہ کافر لوگ جو نصیحت قبول نہیں کرتے اور اس بات کا مذاق اڑاتے ہیں کہ مرنے کے بعد پھر دوبارہ کیسے زندہ کیئے جائیں گے ان کو قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا جب انکو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور انکی بیویوں کو بھی لایا جائے گا اور جو انکو روز قیامت کے بارے میں جھٹلاتے تھے تو وہ سب کہیں گے انہوں نے خود کو بھی گمراہ کیا اور ہمیں بھی۔ پس قیامت کے روز وہ سب عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہونگے۔ وہ ایک درخت جس کا نام زقوم ہے۔ اس کے خار دار اور کڑوے پھل کھائیں گے۔ وہ نبیوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے اس لئے ان کو ان کے عمل کا بدلہ ملے گا۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے تھے انکو جنت اور اسکی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ بے شک نیکو کار لوگوں کا انجام اللہ کے یہاں بہت اچھا ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کا ذکر کیا اور ان کے دین کی پیروی کرنے والے حضرت ابراہیم کا ذکر بھی کیا ہے۔ کہ انہوں نے بتوں کو توڑا تو ان کو آگ میں ڈال دیا لیکن اللہ نے ان کو بچا لیا۔

انکو اللہ تعالیٰ نے اولاد صالح یعنی حضرت اسحٰق کی پیدائش کی خوشخبری دی۔ پھر

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ نے انکی آزمائش کی اور انہوں نے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کے حکم کی تعمیل کی تو " اللہ نے ایک بڑی قربانی کا فدیہ دیا" یعنی ایک دنبہ حضرت اسماعیل کی جگہ ذبح ہو گیا۔ پھر اللہ نے حضرت اسحاق کی بشارت دی اور ان کی اولاد میں موسیٰ و ہارون کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے اپنی قوم (بنی اسرائیل) کو عظیم مصیبت سے نجات دلائی۔ مگر بنی اسرائیل نے اللہ کو جھٹلایا اور دوزخ کے مستحق قرار پائے۔ اس سورۃ میں حضرت یونس اور انکو مچھلی کے نگل لینے اور پھر حضرت کا اللہ کی پاکی کا بیان کرنے پر مچھلی کے پیٹ سے نکل آنے کا بھی ذکر ہے۔

نوٹ: (۱) صف باندھنے والوں سے مجاہد اور نمازی مراد ہیں یا پھر فرشتے جو صف باندھے اللہ کے حضور میں کھڑے ہیں۔

ع ۵ اللہ تعالیٰ خالق ارض و سماوات ہے۔ قیامت کا آنا برحق ہے۔

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ زمین و آسمان کا مالک ہے۔ اسی نے سورج اور ستاروں کے ذریعہ آسمانوں کو سجایا ہے اور اس کو سرکش شیطانوں کی رسائی سے محفوظ کر دیا ہے۔ شیطان کان لگا کر عالم بالا کی باتوں کو نہیں سن سکتا۔ کیونکہ اس کو بھگانے کے لئے پتھراؤ کیا جاتا ہے اور تیز شعلہ اس کا تعاقب کرتا ہے۔ کہتے تھے کہ کیا ہم چھوڑ دیں گے اپنے خداؤں کو ایک شاعر دیوانے کے کہنے سے (نعوذباللہ) وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھلا پھر کیسے زندہ ہو سکیں گے اور قیامت کا انکار کرتے ہیں۔ انکو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہاں ضرور کیونکہ قیامت برحق ہے اور تم اسوقت ذلیل و خوار ہو گے۔ (اس دن ان سے کہا جائے گا)

Marfat.com

ہاں یہی وہ فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ پھر وہ کہیں گے ہائے یہ تو جزا کا دن ہے ہم برباد ہو گئے۔

۵۳ع قیامت کے منکرین کے عذاب اور اہل ایمان کے انعامات کا ذکر۔

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ان دو قسم کے لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ جو نافرمان تھے اور جو فرمانبردار نیک عمل کرنے والے تھے۔ نافرمان اور انکار کرنے والے اپنے آپ کو اور اپنے گمراہ کرنے والوں کو الزام دے رہے ہوں گے۔ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ ایمان لے آؤ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ غرور کرتے تھے۔ اور ایمان نہ لاتے تھے۔ سو اب انکو انکے انکار کا بدلہ ملے گا۔ انکو زقوم (خاردار) درخت۔ اور گرم پانی پینے کو ملے گا۔ جبکہ اہل ایمان اور نیک عمل کرنے والے جنت کے باغوں میں ہوں گے اور انکو طرح طرح کے عیش میسر ہونگے۔ مثلاً لذیذ پھل اور لذیذ مشروبات اور دیگر آسائشات۔

۵۴ع حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم اور انکی اولاد پر اللہ تعالیٰ کے انعامات۔

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبروں پر اپنی مہربانیوں کا ذکر فرمایا ہے حضرت نوح علیہ السلام جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو پکارا تو انکی کشتی (جس میں فرمانبردار لوگ سوار تھے) غرق ہونے سے بچ گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی گمراہ قوم کے بتوں کو کس لئے توڑا اور پھر جب

Marfat.com

انکو آگ میں ڈالنے کا حکم (ان کے بادشاہ نے) دیا تو اللہ نے انکو آگ سے بچا لیا (اور یہ آگ گل و گلزار بن گئی) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہی مصیبت سے نکالنے والا ہوں اور رحیم و کریم ہوں۔ اس کے بعد انکو حضرت اسماعیل علیہ اسلام کے ذبح کرنے کا حکم ملا اور وہ اپنے بیٹے اسماعیل کو ذبح کرنے لگے تو اللہ نے ان کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے (اس بڑی قربانی کا فدیہ دیا) حضرت اسماعیل کی جگہ ایک دنبہ ذبح ہو گیا۔ پھر اللہ نے مزید انعامات عطا فرمائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں پیغمبری دی۔ حضرت اسحاق جو انکے دوسرے فرزند تھے انکو بھی پیغمبری عطا فرمائی۔

حضرت موسیٰ وہارون اور انکی قوم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات حضرت الیاس اور حضرت لوط کا مختصر ذکر۔

اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر جاری ہے۔ اللہ نے حضرف موسیٰ وہارون پر انکی قوم بنی اسرئیل پر انعامات کئے۔ اور ان کو سخت تکالیف سے نجات دلائی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا گیا کہ حضرت الیاس نے اپنی قوم کو ایک بت "بعل" نامی کی پرستش سے منع فرمایا لیکن قوم نہ مانی اس لئے اس قوم کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ پھر حضرت لوط کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے (انکی نافرمان قوم پر جب عذاب نازل کیا) کس طرح حضرت لوط کے گھر والوں کو سوائے انکی بیوی کے اس عذاب سے بچایا۔

Marfat.com

۱۴۴ ع ۹ حضرت یونس کو مچھلی کے نگل لینے کا واقعہ۔ اللہ تعالیٰ کے کوئی اولاد نہیں۔

اس رکوع میں حضرت یونس کے دریا میں ڈالے جانے اور مچھلی کا انکو نگل لینے اور پھر ان کا اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا، مچھلی کا انکو میدان میں اگل دینا اور آپ پر کدو کی بیل کا سایہ کرنا جیسے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں اور جو لوگ (کفار) ایسا کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ ان کے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں۔ اس کے باوجود کہ ان پر کتاب الٰہی نازل ہو چکی ہے اور وہ کفر کرتے رہے۔ تو انکو سخت عذاب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ صاحب عزت اور پاک ہے سب تعریفیں اس کے لئے زیبا ہیں اور پیغمبروں کو سلام ہو۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ صٓ (۳۸)

پانچ رکوع ۸۸ اٹھاسی آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ صٓ	۴۴۵
۱ ع ۱۴ ۱۰	کافروں خصوصاً انکے امراء کی قرآن کی تکذیب کرنے کا بیان۔	۴۴۶
۲ ع ۱۱ ۱۲	حضرت داؤد کی فرمانروائی اور انصاف کا ذکر۔	۴۴۷
۳ ع ۱۴ ۱۲	اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا بیکار پیدا نہیں کی۔ نیز حضرت سلیمان کا تذکرہ۔	۴۴۸
۴ ع ۲۴ ۱۳	حضرت ایوب پر اللہ کی نوازشات۔ نیک لوگوں کے لئے اجر عظیم اور کافروں کے لئے عذاب کا ذکر۔	〃
۵ ع ۲۴ ۱۴	تخلیق آدم۔ فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم۔ ابلیس کا انکار۔	۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ صٓ (۳۸)

پانچ رکوع اٹھاسی آیات مکی

(نوٹ۔ سورۃ صٓ کے ع ۲ میں سجدہ تلاوت ہے)

اس سورۃ میں اس بات کو دوہرایا گیا ہے کہ جو لوگ کافر ہیں وہ مغرور ہیں اور مخالفت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی ایسی نافرمان امتوں کو ہلاک کر دیا اور جب ان کے پاس ہدایت دینے والا آیا تو وہ کہنے لگے کہ یہ عجیب بات ہے کہ اتنے معبودوں کی جگہ صرف ایک معبود ہو۔ ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا جن میں حضرت نوح، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ اور فرعون بھی شامل ہے۔ سو ان پر عذاب نازل ہوا۔ اسکے بعد حضرت داؤد کا ذکر ہے جو اچھا انصاف کرنے والے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ ان سے (اور ان کی وساطت سے سب سے) فرمایا گیا ہے۔ کہ لوگوں کے ساتھ انصاف سے فیصلہ کرنا چاہئے (اور فیصلہ کرتے وقت) اپنی خواہش کو پیش نظر نہ رکھنا چاہئے۔ ورنہ اسطرح انصاف نہ ہو سکے گا۔

اس کے بعد حضرت داؤد اور سلیمان کا تھوڑا سا ذکر کیا ہے۔ انکو ایسی زبردست بادشاہت عطا ہوئی کہ ہوائیں اور پرندے تک ان کے زیر فرمان ہو گئے تھے۔ اسکے بعد حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ جنکو ایک موذی بیماری لگ گئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے خدا سے دعا کی اور دعا قبول ہوئی۔ اس وقت اللہ نے ان سے

Marfat.com

لئے ایک چشمہ ان کے پاؤں مارنے سے نکال دیا اور انکو " جتنے بال بچے پہلے تھے وہ بھی دیے اور اتنے ہی اور عطا کیئے " (ترجمہ مولانا فتح محمد) پھر اس بات کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم' اسحاق' یعقوب' اسماعیل' الیسع اور ذوالکفل اللہ کے نیک لوگوں میں سے تھے۔ اللہ تعالی نے نیک لوگوں اور پرہیز گاروں سے جنت کے انعامات کا ذکر کیا ہے۔ اور کافروں کے لئے عذاب کا ذکر۔

اس کے بعد اس واقعہ کا ذکر ہے کہ جب اللہ تعالی نے مٹی سے انسان بنانے کا ذکر کیا اور اپنے فرشتوں سے کہا کہ میں جب اس میں روح پھونک دوں تو تم سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان اکڑا بیٹھا رہا۔ اور کافروں میں سے ہو گیا۔ کہنے لگا کہ میں اس (آدم) سے بہتر ہوں۔ وہ مٹی سے بنایا گیا ہے جبکہ میں آگ سے بنایا گیا ہوں۔ اس نافرمانی اور غرور کی وجہ سے اس کو مردود کر دیا گیا اور اس پر لعنت پڑتی رہے گی۔ اس نے کہا کہ میں انسانوں کو بہکاؤں گا۔ اللہ تعالی نے فرمایا جو تیرے بہکاوے میں آئیں گے تیری پیروی کریں گے میں ان کو جہنم میں جگہ دوں گا۔ آخر میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ یہ قرآن اہل علم کے لئے نصیحت ہے۔

۱۴ع کافروں خصوصاً ان کے امراء کی قرآن کی تکذیب کرنے کا بیان۔

اس رکوع میں اس بات کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ قرآن نصیحت دینے والی کتاب ہے۔ کافر غرور کی وجہ سے اسکی مخالفت کرتے ہیں انکے درمیان جب بھی پیغمبروں کو بھیجا گیا تو وہ کہنے لگے۔ کہ (نعوذ باللہ) آپ نے جادو گر ہیں۔ ان کے

Marfat.com

معززین کہنے لگے کہ اپنے پرانے مذہب پر قائم رہو۔ اتنے سارے معبودوں کی جگہ ایک معبود یہ پچھلے مذہب میں ہم نے سنی ہی نہیں۔ یہ بالکل بنائی ہوئی بات ہے (ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری)۔

اسی طرح سے حضرت نوح اور لوط کی قوم والے اور فرعون بھی جھٹلا چکے ہیں۔ اسی وجہ سے ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوا

ع ۲ ۱۲ حضرت داؤد کی فرمانروائی اور انصاف کا ذکر۔

اس رکوع کے آغاز میں کافروں کی نافرمانیوں پر حضور اکرمؐ کو صبر کرنے اور حضرت داؤد کو انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت داؤد اللہ کے سامنے رجوع کرنے والے بندے تھے ان پر انعامات کا ذکر ہے کہ پہاڑ اور پرندے تک ان کے ساتھ تسبیح کرتے اور اللہ مضبوط بادشاہت عطا فرمائی گئی۔ حضرت داؤد کو بہترین انصاف کرنے کی صفت سے نوازا گیا۔ ساتھ ہی انکے واسطے سے سب لوگوں کو ہدایت دی جا رہی ہے کہ جب موقعہ دیا جائے تو انصاف سے فیصلے کیے جائیں اور فیصلہ کرتے وقت اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال دیا جائے آیت ۲۳۔ ۲۴ دو بھیڑوں سے زمین و نیچیوں کی ملکیت کی مثال دیکر حرص کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس سے انسانی قلوب اکثر خالی نہیں ہوتے جو نیک اور اہل ایمان نہیں ہوتے وہ فریق ثانی کی بات نہیں سنتے۔ اور فیصلہ اپنے حق میں کر لیتے ہیں (تفصیل فیوض القرآن میں دیکھیں)۔

(دوسواں سجدہ ۲۰)

۱۴ ع ۲ ۱۲ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا بیکار نہیں پیدا کی۔ نیز حضرت سلیمان کا تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کائنات بلا مقصد اور بیکار نہیں پیدا کی گئی ہے۔ کافروں کے لئے دوزخ کے عذاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت سلیمان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انکی آزمائش کی وہ اللہ کی طرف رجوع ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے انکو ایسی حکمرانی عطا کی کہ ہوائیں تک ان کے تابع فرمان ہو گئیں۔

۲۴ ع ۴ ۱۳ حضرت ایوب پر اللہ کی نوازشات۔ نیک لوگوں کے لئے اجر عظیم اور کافروں کے لئے عذاب کا ذکر۔

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کی تکلیف دہ بیماری سے نجات دلانے اور ایک چشمہ جاری کر دینے کا ذکر فرمایا ہے۔ پھر اپنی نعمتوں کا ذکر کیا (انکے صبر کرنے کی بناء پر) انکو دوبارہ اہل و عیال (پہلے والے بھی اور اس سے زیادہ بھی) عنائت فرمائے حضرت ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب کا ذکر کیا ہے اور اسی طرح اسمٰعیل۔ السیع اور ذوالکفل کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ سبھی نیک لوگوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "ہم ان (تمام انبیاء) کو بالخصوص (آخرت کے) گھر کی یاد کے لئے چن لیا تھا" اور وہ (سب) ہماری بارگاہ میں منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے۔ اسکے بعد پرہیزگاروں کے لئے جنت کی نعمتوں کا ذکر اور سرکشوں کے لئے دوزخ کے عذاب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ع ۵ ۲۴ ۱۴ تخلیق آدم۔ فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم۔ ابلیس کا انکار۔

اس رکوع کے آغاز میں رسول مقبولؐ سے خطاب فرمایا جا رہا ہے کہ آپ لوگوں سے کہدیں کہ آپ ایک ہدایت دینے والے ہیں اور خدائے واحد اور غالب کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اسکے بعد اس واقعہ کا تذکرہ ہے کہ اللہ تعالی نے مٹی کا ایک پتلا بنایا اور فرشتوں سے کہا کہ جب اسمیں روح پھونکدی جائے تو وہ سب اسکو سجدہ (تعظیمی) کریں۔ چنانچہ سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے غرور کیا اور سجدہ نہ کیا جب اس سے دریافت کیا کہ تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا اور میرے حکم کی نافرمانی کیوں کی تو اس نے کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ وہ مٹی سے بنایا گیا ہے اور میں آگ سے اس غرور کرنے اور نافرمانی پر اللہ تعالی نے اسکو مردود کردیا اور عفتی نہ دیا۔ اس نے کہا کہ میں لوگوں کو بہکاؤں گا۔ اللہ تعالی نے اسکو اجازت دی لیکن یہ بھی فرمایا کہ جو تیرے بہکاوے میں آئیں گے انکو جہنم میں بھر دیا جائے گا۔ رکوع کے آخر میں بھی رسول پاکؐ سے مخاطب ہو کر اللہ تعالی کہتا ہے کہ آپ فرما دیجئے کہ نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں نہ کوئی اجر مانگتا ہوں۔ یہ قرآن تو سب جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الزمر (۳۹)

آٹھ رکوع پچھتر آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الزمر	۴۵۱
۱ ع ۹	شرک اور ناشکری کرنے والوں کا ذکر۔	۴۵۲
۱۵ ۲ ع ۱۰ ۱۶	صبر کرنے والوں کے لئے بے شمار اجر۔ خلوص سے عبادت کرنے والے ہدایت یافتہ ہیں۔	//
۳ ع ۱۰ ۱۷	نیک اور کافر لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے۔	۴۵۳
۴ ع ۱۰ ۱	مومنوں کے نیک اعمال کے بدلہ میں بہترین اجر۔ ہدایت اللہ ہی کی طرف سے ہونے کا ذکر۔	۴۵۴
۵ ع ۱۱ ۲	مشرکین کا فیصلہ اللہ ہی کرے گا۔	//
۶ ع ۱۱ ۳	عذاب آنے سے پہلے توبہ کرنے اور اللہ کی بخشش کا ذکر۔	۴۵۵
۴ ع ۷	مشرک سے اجتناب کرنے کا حکم اور قیامت کا ذکر۔	//
۸ ع ۵ ۵	کافروں کو جہنم اور نیک عمل کرنے والوں کو بہشت کی طرف لیجانے کا بیان	۴۵۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الزمر (۳۹)

آٹھ رکوع پچھتر آیات مکی

سورۃ الزمر میں بتایا جا رہا ہے کہ دنیا والے کتنی جماعتوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ اولاد آدم کئی قسم کی ہوتی ہے۔ بلحاظ صفات بلحاظ تخلیق۔ بلحاظ تقلید۔ محض اسلاف پرستی۔ بت پرستی کی طرف لے جاتی ہے۔ ہر چیز کو اس کے مقام سے بڑھانا کفر کی طرف لے جاتا ہے۔ کتاب اللہ پر ایمان انسان کو خالص اللہ والا بنا دیتا ہے۔ جو لوگ جذبہ شکر گزاری سے محروم ہیں وہ ہدایت سے بھی محروم ہیں یاد رہے کہ فرمان الٰہی سے سرکشی شیطانی ورثہ ہے۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے شرک سے پاک خالص اللہ کی عبادت کا حکم دیا ہے۔ چاند سورج کو مقررہ وقت پر اپنا کام کرنے کا ذکر ہے جو اپنی قدرت اور [illegible] کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اس نے کسطرح انسانوں کو ماؤں کے پیٹ میں پرورش کی۔ ناشکری کرنے والوں سے اللہ بے نیاز ہے۔ اور وہ اپنے بندوں سے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا۔ جو اللہ کی تکذیب کرنے والے ہیں ان کے لئے آخرت میں عذاب ہے۔ اس سورۃ میں بار بار شرک کی ممانعت کی گئی ہے۔ اور برے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ بندوں کو چاہئے کہ موت آنے سے پہلے ہی اپنے گناہوں سے توبہ کر لیں۔ پھر قیامت کا ذکر بہت ہی واضح طور پر ہے

Marfat.com

کیا ہے۔

ع ۹ شرک اور ناشکری کرنے والوں کا ذکر۔

یہ کتاب (قرآن) خدائے غالب اور حکمت والے کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالی کی عبادت بغیر کسی شریک کے خلوص کے ساتھ کرنی چاہئے۔ جو لوگ خدا کی ذات میں کسی کو شریک بناتے ہیں ان کا فیصلہ اللہ ہی کریگا۔ اللہ تعالی نے زمین آسمان کو تدبیر کے ساتھ پیدا کیا اور وہی دن رات کو بدلتا ہے۔ اس نے چاند سورج پیدا کیئے ہیں جو ایک مقرر وقت تک اپنا کام کرتے رہیں گے اور وہی ہے جو انسانوں کو ماؤں کے پیٹ میں تاریکیوں میں بتدریج بناتا ہے۔ وہ غالب و حکمت والا ہے اللہ تعالی ناشکری کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ انسان کی حالت یہ ہے کہ "جب انسان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو وہ اپنے رب کو تہ دل سے پکارتا ہے پھر جب اللہ تعالی اسکی مصیبت کو دور کردیتا ہے اور اسکو نعمت بخشتا ہے تو وہ اللہ تعالی کو بھول جاتا ہے اور اللہ کا شریک بنانے لگتا ہے۔ ایسے لوگ تو دوزخیوں میں سے ہیں"۔

آخر میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ "بھلا جو شخص بندگی میں لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں مصروف سجدہ اور قیام ہے.. خوف آخرت رکھتا ہے اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے۔ بھلا اس بندہ مومن کا اور کافر کا کیا مقابلہ آپ فرمادیجئے کہ سمجھ والے اور بے سمجھے کہیں برابر ہوتے ہیں۔

ع ۱۰ صبر کرنے والوں کے لئے بے شمار اجر۔ خلوص سے عبادت کرنے والے ہدایت یافتہ ہیں۔

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب رسول مقبولؐ سے بار بار مخاطب ہو کر

Marfat.com

فرما رہا ہے۔ "کہ آپ (مومنوں) سے فرما دیجئے کہ اے میرے بندو جو ایمان لے آتے ہو اپنے رب سے ڈرتے رہو۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں نیک کام کیئے ان کے لئے بھلائی ہے۔ صبر کرنے والوں ہی کو صبر کا پورا بے شمار اجر ملے گا" کہہ دیجئے۔ کہ میں خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ اگر میں حکم نہ مانوں تو مجھے اہم دن کے عذاب سے ڈر معلوم ہوتا ہے"۔ جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہیں قرآن و حدیث کو بغور سننے اور اس پر عمل کرنے والوں کو اللہ کی طرف سے مژدہ ہے اور انہیں ہی ہدایت ملتی ہے۔

بارش برسانے۔ زمین سے چشمے جاری کرنے۔ رنگ رنگ کی کھیتی لگانے میں عقلمند لوگوں کے لئے نصیحت موجود ہے کیونکہ اللہ کی وحدانیت پر کائنات کی ہر شے شاہد ہے اور سب چیزیں اپنے خالق کا پتہ دے رہی ہیں۔

ع ۲ ۱۰ ۱۷ نیک اور کافر لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے۔

جس کا دل اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا وہ سخت دل کافر کی طرح نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ (نیک لوگ) اللہ سے ڈرتے ہیں اور خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جن لوگوں نے اللہ کی تکذیب کی ان کے لئے سخت عذاب ہے اور دنیا میں رسوائی۔ "یہ قرآن عربی زبان میں ہے اس میں کوئی ٹیڑھی ترچھی بات نہیں" (اسکی سب باتیں بہ آسانی ذہن نشین ہو جاتی ہیں) بعد میں مومن، کافر، نیک و بد کو واضح مثال دیکر سمجھایا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہی سب فیصلہ کرے گا۔ رسول کی تکذیب کرنے والوں کو سزا ملے گی۔ اللہ رسول کی تصدیق

کرنے والوں کو اسکا صلہ دیا جائے گا۔

ع ۴ مومنوں کے نیک اعمال کے بدلہ میں بہترین اجر۔ ہدایت اللہ ہی کی طرف سے ہونے کا ذکر۔

جو لوگ خدا کی بھیجی ہوئی سچی باتوں کو مان لیتے ہیں وہ متقی ہیں۔ ان کے لئے اچھا بدلہ ہے۔ اور سچی باتوں کو جھٹلانے والے ظالم ہیں ان کے لئے برا ٹھکانا ہے۔ ہدایت اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ مشرکین سے خطاب ہو رہا ہے کہ جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو پھر یہ سمجھتے ہوئے بھی وہ اللہ کے سوا کسی اور کی پرستش کیوں کرتے ہیں اور کسی اور کو کیوں پکارتے ہیں۔ کہدو کہ اللہ ہی کافی ہے۔ اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ قرآن سچائی کے ساتھ نازل کیا گیا ہے جو ہدایت پاتا ہے تو اپنے بھلے کے لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو اس گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

ع ۵ مشرکین کا فیصلہ اللہ ہی کرے گا۔

قیامت کے دن اگر کفار روز حشر میں وہ سارا مال و متاع جو زمین کے اندر موجود ہے (اور اس کے ساتھ اسی قدر اور) دنیا چاہیں تو عذاب سے خلاصی نہیں ملے گی۔ جس عذاب کے آنے سے وہ انکار کرتے تھے اور اس کا مذاق اڑاتے تھے وہ انکو آن گھیرے گا۔ انسان کی کیفیت یہ ہے کہ مصیبت کے وقت خدا کو پکارتا ہے اور جب اسکو کوئی نصیحت اللہ کی طرف سے ملتی ہے تو وہ اسے اپنی عقل و دانش کی بدولت سمجھتا ہے۔ اللہ جس کی روزی چاہے فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کی چاہے

تنگ کر دیتا ہے۔

ع ۶ ۳ عذاب آنے سے پہلے توبہ کرنے اور اللہ کی بخشش کا ذکر۔

اللہ کے عذاب آپہنچنے سے پہلے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ وہ تمام گناہوں کو بخشنے والا اور مہربان ہے۔

قرآن کی (جو بہت اچھی کتاب ہے) پیروی کرنا چاہئے۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں قیامت کے دن وہ سیاہ رو ہوں گے اور تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ متقیوں کو کامیابی کے ساتھ نجات دے گا۔

ع ۴ شرک سے اجتناب کرنے کا حکم اور قیامت کا ذکر۔

شرک کرنے والوں کے عمل برباد ہو جائیں گے جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو لوگ زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور جب صور دوبارہ پھونکا جائے گا تو سب فوراً کھڑے ہو جائیں گے اور کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ زمین اللہ کے نور سے چمک اٹھے گی۔ سب کے اعمال کی کتاب سامنے کر دی جائے گی۔ سب کے ساتھ انصاف ہو گا ہر ایک کو اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا۔

ع ۸ کافروں کو جہنم اور نیک عمل کرنے والوں کو بہشت کی طرف لے جانے کا بیان۔

اس رکوع میں بیان کیا گیا ہے کہ کافروں کو بروز قیامت [illegible] جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اور اس کے دروازے [illegible] ان لوگوں سے کہے گا

کہ کیا تمہارے پاس پیغمبر نہ آئے تھے جو آتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے؟ پھر انکو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

لیکن اہل ایمان اور نیکو کار لوگوں کو جب بہشت کی طرف لے جایا جائے گا تو جنت کے دروازے پر متعین داروغہ انکو کہے گا کہ تم اچھے رہے تم پر سلام ہو۔ پس کتنا عمدہ اجر ہے نیک کام کرنے والوں کا فرشتے عرش کے گرد گھیرا ڈالے اپنے رب کی تعریف و تسبیح میں مصروف ہوں گے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ المومن (۴۰)

نورکوع پچاس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ المومن	۴۵۸
۱ ع ۹	قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ کفار اہل دوزخ ہیں۔	۴۶۰
۲ ع ۶ ۷	قیامت کے دن اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی۔ وہ لوگوں کے اعمال کا بدلہ دے گا۔	۴۶۱
۳ ع ۷ ۸	حضرت موسیٰ کو قتل کرنے کا فرعون کا حکم اس اندیشہ کی وجہ سے کہ کہیں وہ اس کے دین کو نہ بدل دے۔	۴۶۱
۴ ع ۹ ۱۰	ایک مرد مومن کے حضرت موسیٰ کے قتل کے حکم کی مخالفت۔	۴۶۲
۵ ع ۱۰ ۱۳	مرد مومن کی تقریر۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کو محفوظ رکھا اور فرعون و [illegible] عذاب نے آگھیرا۔	
۶ ع ۱۱ ۱۰	قیامت برحق ہے۔	۴۶۳
۷ ع ۱۲ ۸	اللہ کے احسانات اور ربوبیت کا اظہار۔	۱۱
۸ ع ۱۳ ۹	مشرکین کا ذکر پیغمبروں اور کتاب اللہ کی تکذیب کرنے والوں کے برے انجام کا بیان۔	۴۶۴
۹ ع ۱۴ ۱۰	[illegible] حق قبول کرنے کی دعوت اور سابقہ اقوام کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی ہدایت۔	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ المومن (۴۰)

نورکوع پچاسی آیات مکی

یہ سورۃ ان دس سورتوں میں سے ایک ہے جو صرف حٰم سے شروع ہوتی ہے۔

آغاز بیان میں ہی اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ کتاب (قرآن) خدائے غالب و دانا کی طرف سے اتاری گئی ہے۔ جو گناہ بخشنے والا صاحب کرم بھی ہے اور سخت عذاب دینے والا بھی۔

رسول اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ آپ سے پہلے نوح کی قوم نے اور بعد کی امتوں نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔ اس لئے وہ اہل دوزخ ہیں۔ جبکہ فرشتے جو اللہ کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح میں مصروف ہیں۔ مومنین کی بخشش کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

کفرو شرک کرنے والے لوگوں کا ذکر ہے کہ روز قیامت جب یہ سوال کیا جائے گا کہ آج کس کی بادشاہت ہے تو جواب ملے گا کہ صرف اللہ واحد القہار کی تو اس روز جبکہ "دل غم سے بھر کر گلوں تک آ رہے ہوں گے" انکا نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی سفارشی۔ جنکو یہ لوگ پکارتے تھے وہ ان کے کام نہ آسکیں گے ایسے لوگوں سے (کافرومشرک) لوگوں سے مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ کیا انہوں نے زمین میں سیر کر کے نہیں دیکھا کہ نافرمان لوگ جو ان سے پہلے گزر چکے

ہیں۔ اور جو زور (طاقت) میں بھی زیادہ تھے۔ ان پر جب اللہ کا عذاب نازل ہوا تو کوئی بچانے والا نہ تھا۔ اس کے بعد اس واقعہ کا ذکر ہے۔ کہ جب فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ حق کی روشنی لیکر گئے تو فرعون کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ اور جو لوگ انکے ساتھ خدا پر ایمان لائے ہیں انکو قتل کر دو۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ "میں ہر متکبر سے جو قیامت پر ایمان نہیں لاتا۔ اپنے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں"۔

فرعون کے دربار میں ایک شخص جو مومن تھا اور اپنا ایمان پوشیدہ رکھتا تھا اس نے فرعون کو حضرت موسیٰ کے قتل سے منع کیا اور یہ کہا کہ اگر موسیٰ جھوٹے ہیں تو ان کو انکے جھوٹ کا نقصان خود ہی ہو گا۔

اس نے اہل دربار اور فرعون کو ڈرایا کہ اگر یہ شخص (حضرت موسیٰ) سچا ہوا تو ڈر ہے کہ قوم نوح اور عاد و ثمود کی طرح تم سب پر عذاب نہ آجائے اور تمکو کوئی بچانے والا نہ ہو گا۔

پھر فرعون نے ہامان سے کہا کہ اس کے لئے ایک اونچا محل بنایا جائے جس پر چڑھکر وہ حضرت موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکے کیونکہ وہ تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا تھا۔ وہ شخص جو مومن تھا کہنے لگا کہ بھائیو میری بات مانو میں تمہیں بھلائی کا راستہ دکھاتا ہوں۔ یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور آخرت کا جو گھر ہے وہ ہمیشہ کے لئے ہے تو جو نیک کام کرے گا اسکو نیک بدلہ ملے گا۔ جو برے کام کرے گا اسکو برا بدلہ ملے گا۔ میں تمکو خدائے غالب اور بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں اور تم سب کو اس کی طرف لوٹنا ہے۔ غرض خدا نے اسطرح موسیٰ کو فرعون کے ظلم سے بچا لیا اور اسکو (فرعون کو) سخت عذاب نے آگھیرا۔ نیز قیامت کے روز بھی اللہ کا حکم ہو گا۔

Marfat.com

فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔

کافر لوگ دوزخ کے عذاب سے گھبرا کر دعا کریں گے لیکن اب دعائیں بے سود ہونگی۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے ہیں دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ اور قیامت میں بھی مدد کرے گا۔ پس مومنوں کو صبر کرنا چاہئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہئے۔ صبح و شام اپنے پروردگار کی تسبیح کرنا چاہئے۔

قیامت کا آنا برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا چاہئے وہ دعاؤں کا سننے اور قبول کرنے والا ہے۔ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

اسی نے تمہاری اچھی صورتیں بنائیں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چوپائے پیدا کئے جنکو تم کھاتے ہو۔ اور ان پر سواری کرتے ہو۔ کشتیاں بھی بنائیں۔ جب ان کے پاس پیغمبر کبھی مکمل نشانیاں لیکر آئے تو وہ اترانے لگے اور ایمان نہ لائے۔ لیکن جب انہوں نے اللہ کا عذاب دیکھ لیا تو وہ لوگ ایمان لانے لگے لیکن اب سب کچھ بے فائدہ تھا۔

ع ۹ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ کفار اہل دوزخ ہیں۔

آغاز رکوع میں فرمایا گیا ہے کہ قرآن الہامی کتاب ہے۔ جو غالب و دانا گناہ بخشنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ حضرت نوح کی اور دیگر پیغمبروں کی قوم نے بھی اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔ اس لئے ان پر سخت عذاب نازل ہوا۔ اللہ کے عرش کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ پروردگار تو توبہ کرنے والوں اور تیرے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والوں کو بخش دے۔ بیشک جس کو تو اپنے عذاب سے بچالے اس پر تو نے بڑی مہربانی کی۔

Marfat.com

ع ۲ ۱۱ قیامت کے دن اللہ ہی کی بادشاہت ہو گی۔ وہ لوگوں کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بادشاہت ہو گی اور وہ انصاف سے لوگوں کو انکے اعمال کا بدلہ دے گا۔ وہ لوگ جو اللہ کی ذات و صفات میں شریک ٹھہراتے تھے وہ اپنے گناہوں اور شرک کا اقرار کریں گے لیکن اب سب بے سود ہو گا۔

حضرت محمدؐ کو حکم دیا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن سے لوگوں کو ڈرایئے کیوں کہ اس دن ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہو گا اور نہ کوئی سفارش۔ جن کو مشرکین پکارتے تھے وہ بھی کچھ حکم نہ دے سکیں گے۔

ع ۳ ۸ حضرت موسیٰ کو قتل کرنے کا فرعون کا حکم اس اندیشہ کی وجہ سے کہ کہیں وہ (موسیٰ) ان کے دین کو نہ بدل دے۔

اس رکوع میں پیغمبروں کی نافرمانی اور تکذیب کرنے والوں کا عذاب نازل ہونے کا ذکر ہوا ہے۔ اسکے بعد حضرت موسیٰ اور فرعون کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے فرعون کے سامنے اللہ کا ذکر کیا اور اسکی نشانیاں بیان کیں تو فرعون نے حضرت موسیٰ کے قتل کا حکم صادر کر دیا۔ (فرعون نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کو قتل کرنے کی وجہ میری ذاتی غرض نہیں بلکہ محض اس لئے کہ) "مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل نہ ڈالے اور ملک میں فساد نہ پھیلائے"۔

Marfat.com

ع ۹ ایک مرد مومن کا حضرت موسیٰ کے قتل کے حکم کی مخالفت۔

فرعون کے دربار میں ایک بندۂ مومن جو اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھا کہنے لگا کہ یہ حکم مناسب نہیں ہے۔ اگر حضرت موسیٰ جھوٹے ہیں تو ان پر انکے جھوٹ کا خود وبال نازل ہو گا اور اگر وہ سچے ہیں تو کہیں ہم سب پر انکی تکذیب کرنے پر قوم نوح' عاد و ثمود جیسا عذاب نہ نازل ہو۔ اسطرح اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ اسلام کو بچالیا۔

اس مومن شخص نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ خدا کی نشانیوں (آیتوں) سے انکار کرتے ہیں انکو قیامت کے دن کوئی اس کے عذاب سے بچانے والا نہ ہو گا۔ اور "اے قوم مجھے تمہاری نسبت قیامت کے دن کا خوف ہے"

یہ تمام باتیں سننے کے بعد بھی اس متکبر سرکش کے قلب پر کوئی اثر نہ ہوا اور اسنے اپنے وزیر سے تمسخر آمیز لہجہ میں کہا "اے ہامان (ذرا) میرے لئے ایک بلند عمارت تو بنا شائد میں (اس پر چڑھ کر ان) راہوں تک پہنچ جاؤں (یعنی) آسمانوں کی راہوں تک پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں"۔

ع ۱۰ مرد مومن کی تقریر۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کو محفوظ رکھا اور فرعون کو عذاب نے آگھیرا۔

(فرعون کے دربار میں موجود) اس مرد مومن نے لوگوں کو بھلائی کا راستہ دکھایا آخرت کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے آتش دوزخ سے ڈرایا اور نیک عمل کرنے' صاحب ایمان لوگوں کو جنت ملنے کی خوشخبری کا تذکرہ کیا۔ اس تقریر کے

Marfat.com

سننے کے بعد بجائے اس کے کہ قوم فرعون پر کوئی اچھا اثر پڑتا وہ سب اس کے (مرد مومن) پیچھے پڑ گئے اور کہنے لگے تو چاہتا ہے کہ فرعون کو چھوڑ کر موسیٰ کے خدا کو ماننے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو محفوظ رکھا فرعون اور اسکی قوم کو سخت عذاب میں مبتلا کیا۔ پیغمبروں کی تکذیب کرنے والے دوزخیوں کی عذاب کم کرانے کی دعائیں قبول نہ ہونگی۔

ع ۱۱ قیامت برحق ہے۔

بے شک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان لانے والونکی دنیا اور آخرت میں مدد کریں گے۔ ایمان لانے والے اور انکار کرنے والے برابر نہیں۔ جسطرح آنکھوں والا اور اندھا برابر نہیں۔ غور کرنا چاہئے کہ قیامت آنے والی اور برحق ہے۔ "بے شک قیامت ضرور آنے کی اسی میں کچھ شبہ ہی نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے"

اللہ سے دعا کرنا چاہئے وہ دعا قبول فرمانے والا ہے۔

ع ۱۲ اللہ کے احسانات اور ربوبیت کا اظہار

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ ہی تمام چیزوں کا بنانے والا ہے۔ اس ہی نے انسانوں کو پیدا کیا اور انکے لئے زمین بنائی اور کھانے کے لئے پاکیزہ چیزیں پیدا کیں "اللہ ہی ہے جس نے تمہارے واسطے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کر سکو۔ اور دن روشن بنایا (تاکہ اس میں تم اسکا فضل تلاش کرو) بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے

"اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو جگہ اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور کیا اچھی تمہاری صورتیں بنائیں۔ اور پاکیزہ چیزوں سے تم کو رزق عطا کیا۔ یہ ہے تمہارا رب" وہی عبادت کے لائق ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے پس اسکو ہی پکارو اور اس کی ہی عبادت کرو۔

ع ۸ مشرکین کا ذکر اور کتاب اللہ کی تکذیب کرنے والوں کے ۱۳ برے انجام کا بیان۔

اس رکوع میں ان بد نصیبوں کا حال بیان کیا گیا ہے جو مشرکین ہیں اور پیغمبروں اور کتاب اللہ کی تکذیب کرتے ہیں۔ اللہ و رسول کے فرمان کو جھٹلاتے ہیں اللہ تعالی اپنے محبوب رسول اکرمؐ سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے "پس (اے رسول آپ منکرین حق کی حرکتوں پر) صبر کیجئے۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔" ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر بھیجے بعض وہ ہیں جنکا حال ہم نے آپ سے قرآن میں بیان کیا اور ان میں سے بعض وہ ہیں جنکا حال ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا" (انبیاء کامیاب اور فاتح ہوتے ہیں اور باطل پرست ذلیل و خوار) کسی رسول کی مجال نہیں تھی کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی نشانی لے کر آتا۔

ع ۹ اللہ کی عنایات کا تذکرہ۔ حق قبول کرنے کی دعوت اور ۱۴ سابقہ اقوام کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی ہدایت

اس رکوع میں اللہ تعالی نے ذکر فرمایا ہے کہ کج بحثی انسان کو ہلاکت میں ڈالتی ہے۔ حقائق کو سمجھنا اور وقت پر ایمان لانا ہی کام آتا ہے۔ گزشتہ اقوام کی

زندگی سے سبق لو۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احسانات نوازشات کا ذکر ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بھلا اللہ کی کن کن نشانیوں سے انکار کرو گے۔ جانوروں کو ہمارے کام آنے کی استعداد اور لکڑی (کشتی) کو پانی پر تیرنے کی صلاحیت کس نے عطا کی ہے۔ یہ سب چیزیں دیکھ کر بھی اگر ہم اپنے رب کو نہ پہچان سکے تو پھر گذشتہ قوموں کی طرح برا ہی انجام ہو گا۔ (گذشتہ قوم پر) "ان پر وہ (عذاب) آپڑا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے"۔ اور جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو ہم اسکا شریک ٹھہراتے تھے ہم ان سے منکر ہوئے"

اب ان کے پچھتانے سے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ اور جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آئے گا" (کیونکہ انکار کی سزا ہلاکت ہے)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ حٰمٓ السجدہ (۴۱)

چھ رکوع چون آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ حٰمٓ السجدہ	۴۶۷
۱ ع ۸ ۱۵	قرآن پاک عربی زبان میں اللہ کی کتاب ہے۔ رسول اللہ کے بندے ہیں جن پر وحی آتی ہے۔	۴۶۹
۲ ع ۱۰ ۱۶	اللہ کل کائنات کا خالق ہے۔ غیر اللہ کی عبادت کی ممانعت۔	۴۷۰
۳ ع ۷ ۱۷	قیامت کے دن انسانی اعضاء گناہگاروں کے خلاف گواہی دیں گے	۴۷۱
۴ ع ۴ ۱۸	کافروں کے لئے عذاب اور نیکوں کے لئے جنت کا وعدہ۔	//
۵ ع ۱۱ ۱۹	اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ گناہوں پر عذاب دینے والا اور بخشش کرنے والا ہے۔	۴۷۲
۶ ع ۱۰ ۱	انسانی حالت یہ ہے کہ تکلیف میں اللہ سے دعائیں مانگتا ہے اور جب اللہ کرم کرتا ہے تو وہ منہ موڑ لیتا ہے۔	۴۷۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ حٰمٓ السجدہ (۴۱)

چھ رکوع چون آیات مکی

سورۃ المومن کے بعد یہ دوسرا حٰمٓ ہے اسے حٰمٓ السجدۃ کہتے ہیں مومن بن جانا بڑی نعمت ہے۔ مومن کے دل سے موت کی دہشت جاتی رہتی ہے۔ وہ ہمہ تن تسلیم بن جاتا ہے اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکا کر اپنا ارادہ اس کے حوالہ کرتا ہے اور پھر سمجھ لیتا ہے کہ دنیا و آخرت میں جو کچھ بھی ہے وہ خدائے رحمن و رحیم کا جلوہ ہے۔

اس سورۃ مبارکہ میں سب سے پہلے یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب جو خدائے رحمن و رحیم کی طرف سے نازل کی گئی ہے ایسی کتاب ہے جس کے معنی واضح ہیں اور یہ کتاب عربی زبان میں ان لوگوں کے لئے ہے جو سمجھنا چاہیں۔ (یعنی محض عربی دان ہونا کافی نہیں۔ قرآن سمجھنے کے لئے ایک فہم کی ضرورت ہے۔)

یہاں پر یہ بتایا جا رہا ہے کہ کلام کیا ہے؟ اور اس سے کیا ملتا ہے امر الٰہی پر قائم ہو جانا کرامت سے بڑھ کر ہے اس سے مومن میں ملکہ پیدا ہوتا ہے یا اس پر فرشتے اللہ کی رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں صلاحیت رفیق ہو جاتی ہے عمل کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے پھر اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ سے ملانے والا اللہ کا رسول ہے بندہ مومن کو سجدہ عبادت کی لذت عطا کی جاتی ہے۔ قرب خداوندی سے نوازا جاتا ہے پھر عبادت اس کے لئے راحت بن جاتی ہے۔ اور پھر قرآن اور صاحب

Marfat.com

قرآن کی عظمت روح میں پیوست ہوتی چلی جاتی ہے۔

ایک جگہ پر یوں ذکر کیا گیا ہے کہ تمہارا معبود خدائے واحد ہے اسی سے مانگو اور اسی کی طرف متوجہ رہو۔ لیکن ان لوگوں پر افسوس ہے جو شرک کرتے ہیں اور زکواۃ نہیں دیتے اور یوم آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ لیکن اسکے فوراً بعد اللہ تعالی یہ بھی فرماتا ہے کہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں ان کے لئے نہ ختم ہونے والا ثواب ہے۔

بیان کیا جارہا ہے کہ اللہ ہی نے زمین و آسمان بنائے اور آسمانوں کو چراغوں یعنی ستاروں سے زینت بخشی۔ اگر یہ لوگ اس سے انکار کریں تو انکا حشر بھی عاد و ثمود کی قوموں کی طرح ہو گا۔ کیونکہ جب ان کے پاس پیغمبر آئے تو انہوں نے غرور کیا اور انکی نہ مانی تو ان لوگوں کو سخت اور تند ہوا اور بجلی کی کڑک نے آپکڑا یعنی (وہ ہلاک ہو گئے) اور پھر انکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ لیکن جو ایمان لے آتے تھے وہ اس عذاب سے محفوظ رہے۔

اعمال بد کا اللہ کو علم ہے قیامت کے دن تمام انسانی اعضاء کو قوت گویائی مل جائے گی اور وہ گواہی دیں گے۔ پھر اسوقت ان کی توبہ قبول نہ ہو گی اور انکا ٹھکانا دوزخ ہو گا۔ یہ لوگ دنیا میں شیطان کی باتیں مانتے تھے جو انکو انکے اعمال کو عمدہ کر کے بتاتا تھا" کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ جن اور انسان دونوں دکھادے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تاکہ ہم ان دونوں کو اپنے پیروں کے نیچے کر دیں (یعنی روند ڈالیں) اور ذلیل کریں" (لیکن ان کی یہ سوچ بیکار اور بے سود ہو گی)۔

"بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر (اس پر) قائم رہے۔ (تو ان کو وہ کرامت حاصل ہوئی جس سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں یعنی

Marfat.com

استقامت پھر جب وہ امر الٰہی پر قائم ہو جاتے ہیں تو) ان پر فرشتے اترتے ہیں (جو ان سے کہتے ہیں) کہ تم مت ڈرو اور غم نہ کھاؤ (تم اللہ سے ڈرتے رہے اللہ تم سے راضی ہوا) اور تم جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا"

اس سے بہتر کس کا قول ہے جو (دوسروں کو) اللہ کی طرف بلائے اور (خود) عمل صالح کرے اور یہ کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ "اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں رات۔ دن اور چاند سورج ہیں پس تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو۔ اللہ کو سجدہ کرو (اس کی عبادت کرو) جس نے ان کو پیدا کیا۔ اگر تم (واقعی) اس کے عبادت گزار ہو"۔

جو ذات خشک زمین کو (بارش کے ذریعہ) زندہ و شاداب کر دیتی ہے تو وہ ذات اس بات پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے بیشک وہ ہر بات پر قادر ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "جب ہم انسان پر عنایات کرتے ہیں تو وہ ہم سے منہ پھیر لیتا ہے (بالکل بے پرواہ ہو جاتا ہے) کروٹ بدل لیتا ہے۔ اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعائیں کرتا ہے"

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ اس قرآن پر جو ایمان لاتے ہیں ان کے لئے یہ شفا اور ہدایت ہے۔

نوٹ۔ سورہ حٰمٓ السجدہ کے $\frac{5}{19}$ ع میں سجدہ تلاوت ہے۔

ع $\frac{15}{19}$ قرآن پاک عربی زبان میں اللہ کی کتاب ہے۔ رسول اللہ کے بندے ہیں جن پر وحی آتی ہے

یہ کتاب (قرآن) خدائے رحمٰن و رحیم کی طرف سے عربی میں اتری ہے اور

اس کی آیتیں واضح ہیں۔ یہ کتاب خوف دلانے والی بھی ہے اور بشارت دینے والی بھی۔ حضرت محمدؐ سے مخاطب کر کے فرمایا جاتا ہے کہ آپؐ فرما دیجئے کہ "میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں البتہ مجھ پر وحی کی جاتی ہے"۔ (میں بندہ ہوں اور مقام عبدیت پر فائز ہوں مجھے حکم ہے کہ اعلان کر دوں)۔ کہ "تمہارے پروردگار (سب کا) ایک ہی معبود ہے۔ تم (سب) اسی کی طرف (اطاعت کے ساتھ) متوجہ ہو جاؤ (اور اس پر قائم رہو)۔ اور اس سے بخشش طلب کرو"۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے" (وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے جہاں نہ ان کو فنا ہو گی نہ ان کا ثواب ہی ختم ہو گا) لیکن جو اللہ کو قادر مطلق سمجھتے ہوئے بھی اس کی عبادت نہیں کرتے اور اس کا شریک ٹھہراتے ہیں زکواۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں ایسے مشرکین کے لئے بڑی ہلاکت ہے۔

ع ۲ ۱۰ اللہ کل کائنات کا خالق ہے غیر اللہ کی عبادت سے ممانعت ۱۶

اللہ تعالیٰ نے دو دن (یعنی دو منازل) میں زمین و آسمان کو پیدا کیا اور پھر آسمان کو ستاروں سے زینت بخشی۔ زمین پر بھاری پہاڑ رکھے۔ اس کے اندر بڑی برکت رکھی (اور اس میں اپنی مخلوق کے لئے) سامان معیشت مقرر کیا یہ سب کچھ چار دن (یعنی چار ارتقائی منازل میں) پیدا کیا"۔ پھر اگر لوگ اس سے منہ موڑ لیں تو ان کو عاد و ثمود کی طرح کے عذاب سے ڈرایا جا رہا ہے۔ قوم عاد و ثمود اللہ کی عبادت سے انکار کرتی تھی تو تند ہوا اور بجلی کی کڑک سے ان کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔

Marfat.com

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور پرہیز گار تھے ان کو اللہ نے بچالیا۔

ع ۳ قیامت کے دن انسانی اعضاء گناہ گاروں کے خلاف گواہی دیں گے ۱۷

(میدان حشر میں) جس روز اللہ کے دشمن دوزخ کی جانب جمع کئے جائیں گے تو ان کے جسمانی اعضاء ان کے اعمال کے خلاف گواہی دیں گے۔ اس وقت وہ لوگ اگر توبہ کرنا بھی چاہیں گے تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ بے شک وہ سب خسارہ میں رہے۔

ع ۴ کافروں کے لئے عذاب اور نیکوکاروں کے لئے جنت کا وعدہ ۱۸

کافر قرآن سننے کو منع کرتے تھے۔ اس درمیان وہ شور غل مچاتے تھے۔ اور اپنے لغویات شروع کر دیتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ اس طرح کرنے سے وہ غالب آ جائیں گے مگر ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھایا جائے گا۔ اور آخرت میں ان کو سزا بھگتنا پڑے گی۔ اس وقت "کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ جن اور انسان دونوں دکھادے جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا تاکہ ہم ان دونوں کو ذلیل کرنے کے لئے اپنے پیروں کے نیچے روند ڈالیں۔ اس کے برعکس جن لوگوں نے اللہ کو اپنا پروردگار مان لیا اور وہ استقامت سے اس پر قائم رہے ان کو فرشتے کہیں گے کہ "کوئی غم نہ کرو اور نہ ڈرو تم کو بہشت میں داخل کیا جانے والا ہے

ع ۱۲ ۱۹ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ گناہوں پر عذاب دینے والا اور بخشش کرنے والا ہے

اللہ کی اس بخشش اور رحمت کے حاصل کرنے کا طریقہ ایمان اور صالح عمل ہے۔ عمل میں اخلاص ضروری ہے۔ برائی کے مقابلہ میں بھی بھلائی کرنا ہے۔ برائی کا جواب بھلائی میں دینے سے بہت فائدہ ہے۔ لیکن ایسا وہی لوگ کرتے ہیں جو نہایت خوش نصیب ہیں اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو تحمل سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "رات دن سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں (تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو) اللہ کو سجدہ کرو (اس کی عبادت کرو) جو ان چیزوں کا خالق ہے"۔

اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے جس طرح خشک زمین پر بارش برسا کر اس کو شاداب کر دیتا ہے۔ اسی طرح مردوں کو زندہ کرنے پر بلکہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے وہ سخت سزا دینے والا اور معاف کرنے والا مہربان بھی ہے۔ آخر میں کفار کی کج بحثی کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں قرآن عربی زبان میں کیوں نازل ہوا۔ کسی دوسری زبان میں کیوں نہ نازل ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں اتارتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیات واضح طور سے کیوں نہ بیان کی گئیں" آپ فرما دیجئے کہ یہ (قرآن) ایمان والوں کے لئے ہدایت ہے۔ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بہرہ پن ہے۔ گیارہواں سجدہ (۱۱)

Marfat.com

ع ۶ انسانی حالت یہ ہے کہ تکلیف میں اللہ سے دعائیں مانگتا ہے اور جب اللہ کرم کرتا ہے تو وہ منہ موڑ لیتا ہے

(چھٹے رکوع کی دو آیات ۴۵، ۴۶ پارہ نمبر ۲۴ فمن اظلم میں ہیں۔ چھٹے رکوع کی ۸ آیات ۴۷ تا ۵۴ پارہ نمبر ۲۵ الیہ یردو میں ہیں) جو لوگ نیک عمل کریں گے تو ان کا انہیں فائدہ پہنچے گا اور جو برے عمل کریں گے اس کا ان کو نقصان پہنچے گا۔ قیامت کب آئے گی اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ جو لوگ اللہ کے سوا کسی کو پکارتے ہیں۔ وہ ان کی مدد نہ کر سکیں گے۔ اکثر انسان بہت ہی ناعاقبت اندیش ہوتے ہیں اور ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب ان کو بھلائی کی خواہش ہوتی ہے تو دعائیں مانگتے ہیں اور جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم انسان پر عنایات کرتے ہیں تو وہ (ہم سے) منہ پھیر لیتا ہے اور (بالکل بے پرواہ ہو جاتا ہے) کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعائیں کرتا ہے۔ یہ قرآن خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اور واقعی حق ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الشوریٰ (۴۲)

پانچ رکوع ترپن آیات مکی

رکوع — فہرست مضامین — صفحہ

تعارف سورۃ الشوریٰ ۴۷۵

۹ع ۱/۲ نزول قرآن کا مقصد اہل مکہ اور دوسرے لوگوں کو ہدایت دینا اور روز قیامت سے خوف دلانا ہے۔ ۴۷۷

۱۰ع ۲/۳ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں میزان عدل کتاب اللہ کو بنا دیا۔ ۴۷۸

۱۰ع ۳/۴ دنیا کے طلبگاروں کو دنیا میں اور آخرت کے طلب گاروں کو آخرت میں حصہ ملے گا۔ ۴۷۹

۱۴ع ۴/۵ بندوں پر جو مصیبت پڑتی ہے وہ ان کے اعمال کا خمیازہ ہے۔ بہت سے گناہ اللہ معاف کر دیتا ہے۔ "

۱۰ع ۵/۶ گمراہوں کا کوئی دوست یا مددگار نہیں۔ قیامت کے دن ان کا پچھتانا اور افسوس کرنے کا بیان۔ ۴۸۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الشوریٰ (۴۲)

پانچ رکوع ترپن آیات مکی

یہ تیسرا حٰم ہے اس حٰم کے ساتھ عسق کا اضافہ ہے۔ اس سورۃ میں کینیات، نبوت، ولایت اور قرب کا بیان ہے۔ اور بتایا جا رہا ہے کہ مومن کو مومن کے ساتھ کیا اسلوب اختیار کرنا چاہئے اور کس راستہ پر چلنا چاہئے۔ اس سورۃ میں مسئلہ توحید کے ساتھ ساتھ نبوت کو نہائت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ رسول کی کس درجہ اتباع اور محبت سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ جو اتباع میں افضل ہے وہی حضورؐ سے قریب تر ہے اور اس کو قرب الٰہی حاصل ہے۔ دنیا میں مومن کی پہچان یہ ہی ہے کہ وہ ہر لغزش سے بچتا رہے۔ اور اپنی برتری کا تصور بھی نہ آنے دے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدائے غالب و دانا تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجتا ہے جس طرح آپؐ (رسولؐ) سے پہلے لوگوں کی طرف وحی بھیجی جاتی رہی۔ فرمایا کہ فرشتے اس (اللہ) کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اہل زمین کے لئے معافی مانگتے رہتے ہیں۔ شاید وہ ایمان لے آئیں۔

عربی زبان میں قرآن نازل کیا گیا ہے تاکہ اہل مکہ کو ہدایت دی جائے اور روز قیامت سے ڈرایا جائے جبکہ ایک فریق بہشتی ہو گا اور دوسرا دوزخی فرمایا گیا ہے کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ اس نے تمہارے جوڑے اور جانوروں

کے جوڑے (نر مادہ) بناتے ہیں اور اس طرح تمہاری (نسل) کو پھیلاتا رہتا ہے۔

آسمان و زمینوں کی کنجیاں اس کے ہاتھ میں ہیں وہ جس کے رزق کو چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اللہ نے دین وہی مقرر کیا ہے جو حضرت نوح کا تھا۔ اپنے رسولؐ کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ آپؐ کی طرف وحی بھیجی گئی جس کا حضرت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا گیا تھا کہ دین کو قائم رکھا جائے اور اس میں اختلاف نہ پیدا کیا جائے اور جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے وہ ہی راستہ دکھاتا ہے۔ آپؐ بھی لوگوں کو دین کی طرف بلاتے رہیئے۔ اللہ ہی نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔ جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور کتاب کو برحق مانتے ہیں۔ وحی الٰہی اور فیضان نبوت ان کا سرمایہ حیات ہے۔ جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہو گا اس کو آخرت کی کھیتی زیادہ کر کے دیں گے اور جو اس دنیا کا طالب ہو گا اس کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں دے گا لیکن آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور دعائیں سنتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔ لیکن کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔ وہی ہے جو لوگوں کے لئے بارش برساتا ہے جبکہ وہ لوگ مایوس ہو چکے ہوتے ہیں اور اپنی رحمت کا دامن کشادہ کر دیتا ہے۔ سمندر میں چلنے والے جہاز اس کے حکم سے چلتے ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے پھر جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے رہ جائیں۔ لوگوں کو جو مال و متاع دیا گیا ہے وہ اس زندگی کے لئے جو ناپائیدار ہے مگر جو اللہ کے یہاں ملے گا وہ اس سے بہتر اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔

جو لوگ گناہ کبیرہ سے بچتے ہیں۔ اپنے پروردگار کا حکم مانتے اور نمازیں پڑھتے۔ جو مال اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور اپنا ہر کام آپس کے مشورہ سے کرتے ہیں اور جب ان پر کوئی ظلم کرے تو مناسب طریقہ سے بدلہ لے یا معاف کردے تو اس کا بدلہ اللہ کے ذمہ ہے۔ منکرین قیامت میں دوزخ کا عذاب دیکھیں گے تو وہ یہ کہیں گے کہ کیا دنیا میں واپس جانے کی پھر کوئی سبیل ہے؟ (یعنی واپس جا کر ایمان و عمل کی دولت حاصل کر سکوں) ان لوگوں سے کہہ دیجئے (اے پیغمبرؐ) کہ وقت ٹلے گا نہیں اور اس دن تمہارے لیے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی اور یہ لوگ خسارہ میں ہیں۔ انسان کی حالت یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی مہربانی کی جاتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور اگر اس پر اس کے اعمال کے سبب کوئی سختی آجاتی ہے تو وہ (سب احسان) بھول جاتا ہے۔ بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے۔

اللہ کی زمین و آسمان پر بادشاہت ہے وہ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹیاں اور بیٹے دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اولاد سے محروم رکھتا ہے۔ وہ جاننے والا قدرت والا ہے۔ اے پیغمبرؐ اللہ نے ہی آپؐ کو جبرائیل کے ذریعہ یہ قرآن بھیجا ہے اس کو (قرآن) ہم نے نور بنایا ہے اور آپؐ سیدھا رستہ دکھانے والے ہیں۔

ع ۲ نزول قرآن کا مقصد اہل مکہ اور دوسرے لوگوں کو ہدایت دینا اور روز قیامت سے خوف دلانا ہے

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اللہ جو غالب اور حکمت والا ہے آپؐ کی طرف جو آپؐ سے پہلے (پیغمبر) گزرے ہیں ان پر وحی بھیجتا رہا ہے اور ہم نے

Marfat.com

آپؐ پر قرآن عربی زبان میں نازل کیا تاکہ آپؐ مکہ کے لوگوں کو اور اس کے گردو نواح کے لوگوں کو (بداعمالیوں کے عواقب سے) ڈرائیں اور روز محشر سے (بھی) ڈرائیں "" اس (دن) ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا" اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بنا دیتا اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ جن لوگوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں ان کے متعلق اللہ کو خوب علم ہے۔ کیونکہ وہی ہر شے پر قادر ہے

ع ۲ ۱ ۳ **اللہ تعالیٰ نے دنیا میں میزان عدل کتاب اللہ کو بنا دیا**

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کا کوئی مثل نہیں وہ یکتا اور یگانہ ہے۔ اسی کے ہاتھ میں زمین و آسمان کے خزانے۔ خیر و عرفان کی کنجیاں ہیں۔ وہی جس کو چاہتا ہے۔ جسمانی و روحانی روزی عطا کرتا ہے۔ اسی نے انسانوں اور ساری مخلوقات کے جوڑے بنائے اور ان کو زمین پر پھیلا دیا ۔ اس نے ہر زمانہ میں پیغمبر بھیجے جنہوں نے انسانیت کو توحید کا درس دیا۔ اسی نے دین مقرر فرمائے اور وہ دین جس کا حکم نوح کو دیا تھا۔ "اسی کا حکم ہم نے ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ یہ ہی وہ دین ہے" جو ہم نے آپؐ کی طرف وحی کیا"۔ جو لوگ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اللہ ان کو اپنی طرف راستہ دکھاتا ہے حضورؐ سے مخاطب ہو کر بار بار اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "آپ اسی پر قائم رہیئے جیسا کہ آپؐ کو حکم ملا ہے" رزق کی کمی زیادتی سب اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ ہی نے یہ کتاب (قرآن) (عدل و انصاف) کی ترازو نازل کی ہے قیامت پر ایمان نہ رکھنا گمراہی ہے۔

ع ۳ ۱۰ دنیا کے طلبگاروں کو دنیا میں اور آخرت کے طلبگاروں کو آخرت میں حصہ ملے گا

جو لوگ دنیا میں مفاد چاہتے ہیں ان کو اسی دنیا کا حصہ ملے گا اور آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ لیکن جو لوگ اہل ایمان ہیں ان کو جنت کے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔ رسول اللہ رسالت کا فریضہ انجام دینے پر کسی صلہ کے طلبگار نہیں ہیں۔ بجز پاس قرابت (یعنی جو کوئی حضور اور ان کے اقرباء سے محبت کر کے نیکی حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی خوبیوں میں مزید اضافہ کر دے گا) اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی غلطیوں کو درگزر کرتا ہے۔ وہی رحمتوں کی بارش برساتا ہے وہی ہے جو دعائیں سنتا ہے اور ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں پر اپنا فضل کرتا ہے۔ اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔

ع ۴ ۱۴ بندوں پر جو مصیبت پڑتی ہے وہ ان کے اعمال کا خمیازہ ہے بہت سے گناہ اللہ معاف کر دیتا ہے

اس رکوع میں واضح طور پر بتایا جا رہا ہے کہ اگر قوانین قدرت کا خیال نہ رکھا جائے تو زندگی میں لغزشیں پیدا ہو جاتی ہیں اور انسان کو اپنے عمل ہی کا نتیجہ ملتا ہے۔ جو تخلیق کائنات پر غور کرتے ہیں اور اپنے رب کو اور اس کی نشانیوں کو پہچانتے ہیں اور اس کا احسان مانتے ہیں ان کی زندگی سنور جاتی ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ دنیا کا مال و متاع عارضی فائدہ کے لئے ہے مگر جو اللہ کے ہاں ملے گا وہ دائمی ہے۔

جو لوگ اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور گناہ کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اپنے معاملات آپس کے مشورہ سے طے کرتے ہیں۔ لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں اللہ کے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں ان کے لئے اللہ کا انعام ہے جو لوگ ظلم کرتے ہیں ناحق فساد پھیلاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ع ۵ گمراہوں کا کوئی دوست یا مددگار نہیں۔ قیامت کے دن ان کا پچھتانا اور افسوس کرنے کا بیان

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ معاون و مددگار نہ ہو انسان کو کوئی راہ ہدایت نہیں دکھا سکتا ہے۔ "اللہ کے سوا وہاں ان کے لئے کوئی دوست نہ ہوں گے جو ان کی مدد کر سکیں جس کو اللہ گمراہ کرے اس کے لئے کوئی راہ نجات نہیں"

اللہ تعالیٰ حضورؐ سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ (اے رسولؐ) اگر وہ روگردانی کریں (ایمان قبول نہ کریں اور آپ کی اطاعت سے منہ موڑ لیں) تو ہم نے آپؐ کو ان (کے اعمال) پر ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا آپ کا کام تو بس (احکام کا) پہنچا دینا ہے۔ (لوگوں کا یہ حال ہے کہ) جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو ان کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ سب نعمتیں بھول جاتا ہے۔ درحقیقت انسان بڑا ناشکرا ہے"۔ دراصل آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ کی ہی ہے۔ وہ چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اس کی مرضی کہ وہ دونوں دے دیتا ہے۔ سب کچھ اسی

Marfat.com

کتاب وحی و قدرت ہے۔ قرآن تمام ... سے ... یا ...
ہے) یہ کتاب تمام کتب سماویہ کا نچوڑ ہے۔ یہ کتاب نور و انوار کا ... ہے۔ اس
(قرآن کو) حضرت جبرائیل کے ذریعہ وحی کیا ہے اور اسے ... سیدھا راستہ
دکھانے والے ہیں۔ روز قیامت کفار کو پچھتانا پڑے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الزخرف (۴۳)

سات رکوع نواسی آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الزخرف	۴۸۳
۱ ع ۱	قرآن بڑی بابرکت اور حکمت والی کتاب ہے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اللہ کا ہی پیدا کردہ ہے۔	۴۸۵
۲ ع ۱	اس عقیدہ کا ابطال کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔	۴۸۶
۳ ع ۱ ۸ ۹	حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد کا اپنے رب سے اقرار۔ ان کی قوم کا تکذیب کرنا۔	"
۴ ع ۱ ۱۰	اللہ تعالیٰ سے غفلت برتنے والوں پر شیطان مسلط کرنے کا بیان۔ جو صریح گمراہی میں پڑ جاتے ہیں۔ ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔	۴۸۷
۵ ع ۱	قوم فرعون کا حضرت موسیٰ کی نافرمانی کرنے پر غرق ہونا دنیا کے لئے عبرت کا نمونہ بن جانے کا بیان۔	۴۸۸
۶ ع ۱ ۱۲	حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا معجزانہ حال کا بیان کفار کا جھگڑا۔ اپنے کفر پر قائم رہنا۔ قیامت کے روز عذاب کی وعید۔	۴۸۹
۷ ع ۲ ۱۳	قیامت میں پرہیزگاروں کے لئے انعامات۔ منکرین کے لئے عذاب کا ذکر اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ایمان نہ لانے والوں پر حقیقت حالات کا انکشاف۔	"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الزخرف (۴۳)

سات رکوع نواسی آیات مکی

یہ سورۃ بھی حٰمٓ سے شروع ہوتی ہے۔ اس سورۃ میں بھی اللہ کی رفیع الشان برتر کتاب کا ذکر ہے۔ جس کو ام الکتاب کہا گیا ہے۔ جو تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ نبی اُمّی پر عربی زبان میں نازل کی گئی ہے۔ اور آپ ہی کی مبارک زبان سے اس ذی قدر کتاب کے انوار و تعلیمات دنیا میں عام ہوئیں اور ہوتی رہیں گی۔ کتابیں تو پہلے بھی آئیں لیکن یہ وہ کتاب ہے جو لوح محفوظ میں ہے جو ہر تقصیر سے مامون ہے۔ وہ آخری نبی احمد مجتبیٰ محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رہتی دنیا تک کے لئے اللہ کا آخری پیغام ہے۔ نزول وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا مگر فہم وحی کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کھلا رہے گا۔ تاکہ ہر زمانہ اور ہر مقام کے انسان اپنی فہم کے مطابق کلام ربانی کے انوار و برکات سے مستفیض ہوتے رہیں اور اس سے منہ موڑ کر بد نصیبی کے زمرہ میں نہ داخل ہوں۔ گزشتہ اقوام نے اس کی تکذیب کی تو سوائے ہلاکت کے اور کیا انہوں نے پایا۔ یہ قرآن عربی زبان میں ہے اور بڑی فضیلت اور حکمت والی کتاب ہے۔ اس سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے تھے لیکن لوگوں نے ان کی تکذیب کی تو اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور چوپائے پیدا کیے تاکہ لوگ فیضیاب ہوں آسمان کی بارش مردہ زمین میں جان ڈالتی ہے اور بارش رحمت ربانی الٰہی قلب مردہ

Marfat.com

کو زندہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اندازے کے مطابق زمین پر بارش کرتا ہے اور مردہ زمین سے (طرح طرح کے) اجناس پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد لوگ زندہ کیے جائیں گے۔ اس سورۃ میں اس عقیدہ کو بھی باطل قرار دیا گیا ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ ہی نے انسانوں کو اولاد سے نوازا لیکن جب ان کے یہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو وہ مغموم ہو جاتے ہیں اور اس گستاخی پر ان سے باز پرس کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جب ہم نے کسی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ ہم تو اپنے باپ دادا کے طریقوں پر ہی چلتے رہیں گے خواہ پیغمبر کا لایا ہوا دین ان طریقوں سے بہتر ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت ابراہیم نے وہ مذہب اختیار کیا جو ان کو اللہ کی طرف سے آیا تھا۔ انہوں نے اپنی اولاد کو بھی یہ ہی نصیحت کی کہ اللہ کے بتائے ہوئے دین کی پیروی کرو اللہ تعالیٰ نے رزق میں درجات بنا دیے تاکہ دنیا کی معیشت کا کام چلتا رہے اگر معیشت میں کسی کو کم حصہ ملا ہے تو فکر مند ہونے کی بات نہیں کیونکہ دنیا کا مال و متاع عارضی ہے اور آخرت بہتر اور دائمی ہے۔

جب کوئی اللہ کی بندگی سے منہ موڑ لیتا ہے تو اس پر شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے اور وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ پھر وہ شخص شیطان کے کہنے پر عمل کرتا رہتا ہے لیکن اس کو اس کا بروز قیامت انجام بد معلوم ہو گا جو لوگ گمراہ ہوئے ان کو اس دنیا میں یا قیامت کے دن سخت عذاب دیا جائے گا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف حضرت موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر بھیجا۔ تو وہ انکار کرتے رہے اور عذاب کے مستحق ہوئے۔ اور جب فرعون کی قوم نے فرعون کی بات مان

Marfat.com

ئی تو وہ بھی عذاب کے مستحق ہوئی اور (دریائے نیل میں) غرق ہو گئی۔

اسی طرح جب حضرت عیسیٰ (حضرت مریم کے بیٹے) کا معجزانہ حال بیان کیا گیا تو ان کی قوم نے بھی یقین نہ کیا اور اپنے قائم کردہ اعتقادات پر ڈٹے رہے۔

تمام انبیاء ایک ہی کلمہ کی دعوت دیتے رہے ایک ہی دین حق کی طرف بلاتے رہے اللہ کی عبادت کی طرف لگاتے رہے اسی کی دعوت حضرت عیسیٰ نے بھی دی اور کہا "بے شک اللہ ہی میرا رب اور تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی عبادت کرو (یہ ہی راہ ہدایت ہے یہ ہی) سیدھا راستہ ہے"

جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان لے آئے ان کے لئے جنت ہے جبکہ کفار ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ اے رسولؐ آپ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں حتیٰ کہ وہ دن آجائے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے (قیامت) اور وہ خود دیکھ لیں گے۔ زمین و آسمان پر بادشاہت اسی کی ہے۔ اس کو قیامت کے دن کے آنے کا علم ہے اور ہم سب نے اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔

دروغ قرآن بڑی بابرکت اور حکمت والی کتاب ہے۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا پیدا کردہ ہے

اس رکوع کا آغاز کتاب روشن (قرآن) کے تذکرہ سے ہوتا ہے کہ یہ بڑی بابرکت اور حکمت والی کتاب ہے۔ پہلے زمانے کے لوگوں کی عادت بیان کی گئی ہے کہ وہ لوگ اپنے پیغمبروں کا مذاق اڑاتے تھے ان پر اللہ نے دردناک عذاب نازل کر کے ان کو ہلاک کیا۔ [illegible]

Marfat.com

بنائے۔ چوپائے بنائے اور انسان کو اولاد سے نوازا (تاکہ نسل انسانی جاری رہے) اور سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اس رکوع میں کلام اللہ کی اہمیت اور خالق کائنات کی عظمت کا بیان ہونے کے بعد منکرین حق کی کیفیت کا بیان واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ع ۲ ۱۰ اس عقیدہ کا ابطال کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں

اس رکوع میں ان عقائد کی تردید کی گئی ہے جو عرب میں رائج تھا کہ (فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں) کفار کی کج بحثیاں اور ناعاقبت اندیشیوں کا بیان ہے۔ اور یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ ان کی گستاخیاں اس قدر بڑھ گئی تھیں کہ وہ خود کفر و الحاد میں مبتلا ہو گئے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ ہم کو کفر سے کیوں نہیں روک لیتا۔ یہ لوگ اپنے عقیدہ کی دلیل میں اپنے باپ دادا کے عمل کو بطور سند پیش کرتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ نے کسی بستی میں اپنا پیغمبر بھیجا تو اس بستی کے خوشحال لوگوں نے ان کی تکذیب کی اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی نافرمانی پر عذاب نازل کیا "پھر ہم نے ان سے (پیغمبر اور شریعت کی مخالفت پر) بدلہ لیا۔ پس دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا (برا) انجام ہوا"

ع ۳ ۱۰ حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد کا اپنے رب سے اقرار ان کی قوم کا تکذیب کرنا

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ حضورؐ کو سمجھا رہا ہے کہ (ان کفار مکہ کو وہ وقت یاد دلائے) "جب حضرت ابراہیم اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان چیزوں

سے بیزار ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو" حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو بت پرستی سے منع کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ جو تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور سب کا پروردگار ہے اس کی عبادت کرو اس پر انہوں نے انکار کیا۔ اسی طرح جب یہ قرآن نازل کیا گیا تو (قریش) نے اس سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ آخر یہ کتاب مکہ اور طائف کے کسی امیر آدمی پر نازل کیوں نہ کی گئی۔

حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد نے اللہ تعالیٰ سے اقرار کیا کہ (میں تو) "اسی کی (عبادت کرتا ہوں) جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے سیدھی راہ دکھائے گا" اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں درجہ بندی کی۔ کسی کو امیر اور کسی کو غریب بنایا تاکہ دنیاوی معیشت کا کام چلتا رہے۔ حالانکہ اس دنیا کا مال و زر عارضی ہے اور آخرت کا بدلہ دائمی اور بہتر ہے۔

ع ۳ اللہ تعالیٰ سے غفلت برتنے والوں پر شیطان مسلط کرنے کا بیان۔ جو صریح گمراہی میں پڑ جائے اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی

اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اللہ کی یاد کی طرف سے آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ لوگ افسوس کریں گے۔ دراصل ایسے لوگوں پر ایک شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے جو ان کو بہکاتا رہتا ہے اور بداعمالیاں کراتا رہتا ہے جس کا خمیازہ ان کو قیامت میں بھگتنا پڑے گا۔ اے حبیب ایسے بدنصیب کافروں کی ہدایت کے لئے آپ مضطرب نہ ہوں اللہ اپنے پیغمبرؐ سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ "بے شک یہ قرآن آپؐ کے لئے اور آپؐ کی امت کے لئے باعث (شرف) نصیحت ہے" اور جن پیغمبروں کو ہم نے آپ سے قبل بھیجا ہے ان سے

Marfat.com

پوچھ لیجئے کہ کیا ہم نے (حد سے) رحمٰن کے سوا اور معبود مقرر کئے ہیں جن کی پرستش کی جائے۔

۵ع قوم فرعون کا حضرت موسیٰ کی نافرمانی کرنے پر غرق ہونا دنیا کے لئے عبرت کا نمونہ بن جانے کا بیان

اس رکوع میں یہ بیان ہو رہا ہے کہ حضرت موسیٰ کو اللہ نے نبی بنایا اور سب سے بڑے صاحب اقتدار فرعون کے پاس ہدایت کے لئے بھیجا لیکن منکرین حق کا مزاج ہر زمانہ میں یکساں ہی رہا ہے فرعونیوں نے ان کا کہنا نہ مانا اور اللہ کی آیات کو جھٹلاتے رہے اور معجزات کا مذاق اڑاتے رہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پیغمبرؐ سے مخاطب ہو کر یوں فرماتا ہے کہ "ہم نے (آپؐ سے پہلے) موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا اور جب وہ ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ لوگ مذاق اڑانے لگے' اور انہوں نے ان کا کہنا نہیں مانا۔ اور یہ ہی کہتے رہے کہ میں اس شخص سے (موسیٰ علیہ السلام) کہیں افضل ہوں اگر یہ نبی ہوتا تو یہ دولت مند ہوتا بہرحال اس طرح کی باتوں سے فرعون نے اپنی قوم کو نافرمان بنائے رکھا اور راہ راست پر آنے ہی نہ دیا۔

آخر کار جب ان کی نافرمانیاں حد سے بڑھ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو غرق کر دیا اور وہ تباہ و برباد ہو گئے اور آنے والوں کے لئے (ان کو) نمونہ عبرت بنا دیا۔

Marfat.com

ع ۶ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے معجزانہ حال کا بیان۔ کفار کا جھگڑنا۔ اپنے کفر پر قائم رہنا۔ قیامت کے روز عذاب کی وعید

منکرین کی فطرت ہی جھگڑالو ہوا کرتی ہے۔ وہ بات بات میں بحث و تکرار کرتے ہیں۔ جس طرح اور پیغمبروں کو ان کی امت جھٹلاتی رہی اور مذاق اڑاتی رہی اسی طرح حضرت عیسیٰ کی قوم نے بھی کیا۔ جب کفار کے سامنے حضرت عیسیٰ کے معجزانہ حالات کا ذکر کیا گیا تو اس پر کفار کہنے لگے کہ مسیح کی تو تعریف کی جاتی ہے اور ہمارے بتوں کو برا کہا جاتا ہے۔ اور اسی طرح وہ کفر کے رویہ پر ہی قائم ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "(عیسیٰ) وہ تو محض ہمارے ایک (برگزیدہ) بندے تھے۔

ع ۷ قیامت میں پرہیزگاروں کے لئے انعامات۔ منکرین کے لئے عذاب کا ذکر اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ایمان نہ لانے والوں پر حقیقت حالات کا انکشاف

اس رکوع میں بتایا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن نیک اور پرہیزگار لوگ نہ تو خوف زدہ ہوں گے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ جنت کی نعمتوں اور خوشیوں سے سرفراز ہوں گے جبکہ کفار اور مجرمین دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ نہ تو ان کا عذاب کم کیا جائے گا اور نہ انہیں موت آئے گی۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ سے فرماتا ہے کہ آپ نے تبلیغ کر دی اب اگر یہ لوگ آپ کا کہنا نہیں مانتے تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں ان کو حقیقت حالات کا جلد ہی علم ہو جائے گا۔ کیونکہ جو ایمان لانے والے نہیں ہوتے ان کو تبلیغ متاثر نہیں کرتی خواہ وہ پیغمبروں کی نعمت و حق ہی کیوں نہ ہو۔

منزل (۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الدخان (۴۴)

تین رکوع انسٹھ آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الدخان	۴۹۱
۱ ع ۲۹ ۱۴	قوم فرعون کا حشر۔ کفار کے لئے دھویں کے بادل کے ذریعہ عذاب نازل ہونے کا ذکر۔	۴۹۲
۲ ع ۱۳ ۱۵	قیامت کے انکار کرنے والوں کا حشر قوم تبع جیسا ہو گا۔	۴۹۴
۳ ع ۱۷ ۱۶	روز قیامت گنہگاروں پر عذاب کا حال اور نیکوکاروں پر بہشت کی نعمتوں کا ذکر۔	//

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الدخان (۴۴)

تین رکوع انسٹھ آیات مکی

اس سورۃ کا آغاز بھی حٰمٓ سے ہو رہا ہے جو کہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ جس کے معنی اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ بار بار حٰمٓ سے سورتوں کی ابتدا کی جا رہی ہے کہ اللہ اور رسول کی محبت دل میں سما جائے۔ اس سورۃ کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ نے اس جلیل القدر کتاب کی قسم کھا کر بیان فرمایا ہے کہ یہ ایک روشن کتاب ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ ہی نے ایک مبارک رات میں جو خیر و برکت کی رات ہے (یعنی لیلۃ القدر) لوح محفوظ سے آسمان سے دنیا کی طرف اتارا۔ اس سورۃ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جس نے حضورؐ کو پہچان لیا اس نے اللہ کو پہچان لیا۔ قرآن وہ ہے جو رسول خدا سے قریب کر دیتا ہے اور رسول خدا وہ ہیں جو اللہ سے ملاتے ہیں جن کو اللہ نے ہمہ تن رحمت کی صورت بنایا۔ اور ہر ذی روح کے لئے انہیں کو اپنے حکم سے صاحب امر بنا دیا۔

زمین و آسمان اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کا پروردگار اللہ ہی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی مارتا ہے اور وہی جلاتا ہے۔ مگر لوگ اس بارے میں سنجیدگی سے غور نہیں کرتے۔ اس سورۃ میں حضورؐ سے اس کا بھی ذکر کیا جا رہا ہے کہ عنقریب آسمان سے ایک دھوئیں کا بادل نازل ہو گا جو کافر اور منکرین کو گھیرے گا جو کہ اللہ کا عذاب ہو گا۔

اگر اللہ تعالیٰ ان پر سے کچھ عرصہ کے لئے عذاب ٹال بھی دے تب بھی وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے اور اپنی ہی بات پر جمے رہیں گے۔ لیکن ایسے لوگوں کے لئے اللہ کی سخت پکڑ ہو گی۔ اور اس سخت دن سے کوئی بچ نہ سکے گا۔ دنیا میں آفتیں اور بلائیں اسی وقت آئیں جب لوگوں نے اللہ کے حکم اور اس کے رسول کی تکذیب کی۔ ان کے فرمان سے اور ان کی اطاعت سے سرتابی کی۔

یہاں پر فرعون اور موسیٰ کے ساتھیوں کی آزمائش کا واقعہ یاد دلایا جا رہا ہے کہ اس سے پہلے اللہ نے قوم فرعون پر حضرت موسیٰ کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل کو میرے حوالہ کر دو اور خدا کے بارے میں سرکشی نہ کرو۔ میں خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ مجھ کو اپنا کام کرنے دو اور مجھے ایذا دینے کے درپے نہ ہو تا آنکہ تم پر عذاب نازل ہو۔ لیکن وہ موسیٰ کو ایذا دینے سے باز نہ آئے۔ آخر کار حضرت موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں ان کی فطرت میں سرکشی ہے اب میں تیرے حکم کا منتظر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ بنی اسرائیل کو راتوں رات لیکر نکل جاؤ۔ لوگ تمہارا تعاقب کریں گے لیکن راستہ میں دریا پڑے گا اس پر اپنا عصا مارنا پانی پھٹ جائے گا خشک راستہ نکل آئے گا پھر تم دریا کو تھما ہوا چھوڑ دینا بلاشبہ ان (فرعونیوں) کا لشکر غرق ہو کر رہے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا وہ سب کے سب تباہ ہو گئے۔ وہ لوگ جو پیچھے نفیس مکان۔ باغات اور کھتیاں چھوڑ گئے تھے اللہ نے دوسری قوم کو ان کا مالک بنا دیا۔ اس طرح بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم و ستم سے بچا لیا گیا اور ان پر اللہ کے انعامات عطا ہوئے۔

Marfat.com

کفار مکہ اور قوم تبع کی بھی یہ حالت تھی کہ وہ رحمت الٰہی کو نہیں چاہتے تھے بلکہ وہ بھی یہ ہی کہتے تھے کہ ہم کو کوئی نئی زندگی مرنے کے بعد دی جانے پر ان کا ایمان نہ تھا۔ سو اسی سبب اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں وہ بتایا جا رہا ہے کہ وہ اسی دن زندہ کیے جائیں گے جن پر اللہ مہربانی کرے گا وہ جنت میں داخل ہوں گے جو نافرمان ہوں گے ان کے لئے عذاب شدید ہو گا۔ ان کا کھانے کے لئے درخت جو صرف دوزخ میں ہوتا ہے) ملے گا پینے کے لئے کھولتا پانی ہو گا۔

ع ۲۹ ۱۴ قوم فرعون کا حشر۔ کفار کے دھمکیوں کے بادل کے ذریعہ عذاب نازل ہونے کا ذکر

قرآن بڑی حکمت والی کتاب ہے اس کو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔ جو اللہ کو معبود نہیں مانتے ان کا حشر قوم فرعون کی طرح ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو یہ بھی بیان کر رہا ہے کہ کس طرح قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات اور حضرت موسیٰ کو رات ہی رات بچا لے گئے۔ حضرت موسیٰ کے لئے اسرائیلیوں کے لئے دریا خشک ہو گیا جبکہ فرعون اور اس کے لشکری دریا میں غرق ہو گئے۔ پھر یہ بھی بتایا کہ کفار اور منکرین کے لئے عذاب شدید ہے۔ ان سے مخاطب ہو کر فرمایا جا رہا ہے کہ تم اس دن کا انتظار کرو۔ ان میں سے ایک نظر آنے والا دھواں ظاہر ہو گا جو لوگوں کو گھیر لے گا۔ یہ ہی دن عذاب کا (ابتدا) ہے۔ یہ دھواں کفار کے لئے عذاب کا باعث ہو گا۔

Marfat.com

ع ۲ ۱۳ ۱۵ قیامت کے انکار کرنے والوں کا حشر قوم تبع جیسا ہو گا

اس رکوع میں مومن کے لئے انعامات اور نصرت الٰہی کا ذکر ہے۔ بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم و ستم سے بچانے کا ذکر اور ان کو جو فضیلت دی گئی اور جو انعامات عطا کیے گئے ان کا مفصل ذکر ہو رہا ہے۔ پھر ان لوگوں کا ذکر ہے جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے ان کا حشر قوم تبع کی مانند ہو گا۔ (تبع یمن کے بادشاہ کا لقب تھا) اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بلاوجہ کوئی چیز پیدا نہیں کی اس کی خلقت میں اس کی حکمت پوشیدہ ہے جس کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے اور نہ ہی ان پر غور کرتے ہیں۔ جب قیامت قائم ہو گی تو کوئی کسی کے کام نہ آئے گا اور نہ ایک دوسرے کی کوئی مدد کرے گا۔ بس جس پر اللہ مہربانی کرے گا۔ وہی نجات پائے گا بے شک وہ بڑا زبردست اور بڑا رحم کرنے والا ہے

ع ۲ ۱۶ ۱۶ روز قیامت گنہگاروں پر عذاب کا حال اور نیکو کاروں پر بہشت کی نعمتوں کا ذکر

اس رکوع میں بتایا جا رہا ہے کہ دوزخ کافر کی نظروں کے سامنے ہو گی جہاں زقوم کا درخت اور کھولتا ہوا پانی ان کی غذا ہو گی ان کو دوزخ میں دھکیلا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا' میں اپنے کو زبردست اور عزت والا سمجھتے رہے۔ لیکن اب اللہ کے گھر انکا عذاب کسی طرح بھی کم نہ ہو گا۔ لیکن مومن اور پرہیزگار جو اللہ کو صاحب عزت' صاحب قدرت اور قادر مطلق سمجھتے تھے ان کی اللہ کی یہاں مہمان نوازیاں ہوں گی وہ عمدہ لباس پہنے ہوں گے ہر قسم کے میوے کھائیں گے اور

جنت کی دوسری نعمتوں سے بھی فیضیاب کیے جائیں گے۔ اس رکوع میں بار بار اس موضوع کو تفصیل سے بتایا جا رہا ہے کہ گنہگاروں کے لئے دردناک عذاب اور مومنین کے کے لئے بہشت کی نعمتیں ہیں (انسان میں اتنی صلاحیت نہیں۔ وہ اپنے اعمال کے سہارے جنت حاصل کرے یہ تو صرف پروردگار کا فضل و کرم ہے)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الجاثیہ (۴۵)

چار رکوع سینتیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الجاثیہ	۴۹۷
۱ ع ۱۰	زمینوں آسمانوں میں ایمان والوں کے لئے رحمت کی نشانیاں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑانے والوں کے لئے سخت عذاب۔	۴۹۹
۲ ع ۱۸	انسانوں کے لئے دریا۔ زمین۔ آسمان سب کو مسخر کر دیا گیا ہے۔ مرنے کے بعد اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا۔	۵۰۰
۳ ع ۹	خواہشات پر چلنے والوں کو اور اللہ کے سوا کسی اور کو معبود بنانے والوں کو قیامت کے دن ان کے اعمال کا برا بدلہ ملے گا۔	۵۰۱
۴ ع	قیامت کے دن منکرین بوجہ خوف گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے۔ منکرین قیامت کے لئے دردناک عذاب۔	۵۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الجاثیہ (۴۵)

چار رکوع سینتیس آیات مکی

یہ سورۃ بھی حٰمٓ سے شروع ہوتی ہے۔ فرمایا جا رہا ہے کہ اس کتاب (قرآن حکیم) کا نزول خدائے غالب اور حکمت والے کی طرف سے ہے۔ اس سورۃ میں یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ کافر اپنی کوششوں پر نازاں اور اپنی تدابیر کے نتائج کا منتظر رہتا ہے مگر وہ ناکام اور مایوس ہی رہتا ہے لیکن اس کے برعکس مومن حق کے لئے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور نتائج کے لئے اللہ کی عنایت کا منتظر رہتا ہے۔ بالآخر کامیاب اور سرفراز ہوتا ہے۔ کافر کو وہی دُخان (یعنی دھواں) گھیرتا ہے اور مومن کو یہ ہی دھواں جوار رحمت میں لے جاتا ہے۔ کافر دنیا میں آیات الٰہی کا منکر رہتا ہے۔ حق سے محروم رہتا ہے دنیا میں بھی اس کے لئے خرابی اور آخرت میں دوزخ اور سخت عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن مومن دنیا میں آنکھیں کھول کر زندگی بسر کرتا ہے۔ اللہ کی قدرت کی نشانیوں کو دیکھتا ہے۔ حمد و ثنا سے قلب کو معمور کرتا ہے۔ اس کے ذہن کو فراست اور روح کو بصیرت عطا ہوتی ہے۔

قدرت کی نشانیوں کا ذکر کر کے آسمانوں اور زمینوں کی خلقت۔ انسانوں کی پیدائش اور جانوروں کی خلقت کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے پھر ان لوگوں کا ذکر ہو رہا ہے جو اللہ کی نازل کردہ آیتوں کو سننے کے بعد اس کا تمسخر اڑاتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے عذاب الٰہی کی وعید سنائی جا رہی ہے۔

Marfat.com

لوگ اللہ کی قدرت کی نشانیوں پر غور کرتے ہیں اور ہدایت حاصل کرتے ہیں وہی مومن ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فضیلت دی علم و حکمت کی باتیں بتائیں لیکن انہوں آپس کی ضد کی بنا پر اس میں اختلافات پیدا کیے۔ ان کا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خود فیصلہ کرے گا۔ بہر حال یہ قرآن دانائی سکھاتا ہے۔ جو اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ نیک کام کرنے والے اور برے لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں۔

جو لوگ اپنی خواہشوں کو معبود بنا لیتے ہیں اور جاننے بوجھنے کے باوجود گمراہی اختیار کرتے ہیں اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ انسان اگر ذرا بھی عقل سے کام لے تو اللہ کے وجود میں شک نہ کرے۔ کیونکہ کائنات کی ہر شے اور ہر نشانی اس کی قدرت و حکمت کا مظہر ہے۔ یہاں پر حیات بعد موت کا ذکر ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ موت دینے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔ روز قیامت اہل باطل خسارے میں ہوں گے۔ ان کا ہر فرقہ خوف زدہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہو گا ان کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کرے گا جو صریحاً" کامیابی ہے۔

جب کفار سے کہا جاتا تھا کہ قیامت پر ایمان لاؤ تو وہ انکار کرتے تھے لیکن جب قیامت قائم ہو گی تو ان کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اس دن ہم (اللہ تعالیٰ) ان کو اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے ہمیں (اللہ کو) بھلا رکھا تھا۔ دنیا میں کفار نے ہماری آیتوں کو بھلا دیا۔ پیغمبروں کی تکذیب کی اور اپنی ضد پر قائم رہے۔

Marfat.com

دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا۔ اس لئے اب ان کو نہ دوزخ سے نکالا جائے گا اور نہ ہی ان کی توبہ قبول ہوگی۔ پس انسان وہی ہے جو اس کی کبریائی کے مقابلے میں عاجزی اور انکساری کو اپنا شعار بنائے اور اس کی بندگی میں لگا رہے۔ کیونکہ تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اور وہی سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

ع۴ زمینوں، آسمانوں میں ایمان والوں کے لئے رحمت کی نشانیاں اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑانے والوں کے لئے سخت عذاب

اس رکوع میں بتایا جا رہا ہے کہ یہ کتاب (قرآن) خدا [illegible] طرف سے نازل کی گئی ہے۔ آسمانوں زمینوں میں اور انسانوں جانوروں کی پیدائش میں مومنوں کے لئے (بے شمار) نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے [illegible] بخشی۔ ہواؤں کا (موسم کا) بدلنا یہ سب یقین رکھنے والوں کے لئے [illegible] ہیں۔ اگر لوگ ان نشانیوں کو دیکھ [illegible] لائیں گے؟۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے انکار [illegible] اور اللہ کے سوا کسی کو معبود جانا ان لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

اس رکوع کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "یہ (قرآن تو سراسر) ہدایت ہے (تمہارے لیے مکمل لائحہ عمل ہے) اور جو لوگ (یہ نہیں سمجھتے اور) اپنے رب کی آیتوں سے انکار کرتے رہتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ع ۱۸ انسانوں کے لئے دریا۔ زمین۔ آسمان سب کو مسخر کر دیا گیا ہے۔ مرنے کے بعد اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو انسانوں کے تابع کر دیا ہے لیکن انسان اللہ کا تابع ہو کر رہے۔ آسمانوں' زمینوں' دریاؤں کو یا اس کے درمیان جو کچھ بھی ہے انسانوں کے لئے مسخر کر دیا ہے تاکہ وہ اللہ کا فضل تلاش کریں اور ہر طرح کے فائدے اٹھا سکیں لیکن اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے (یہاں پر یہ بتانا ضروری ہے کہ امت محمدیہ کو جب کسی اہم کمزوری سے باخبر کرنا ہوتا ہے تو خطاب سرکار دو عالم سے ہوتا ہے) (آپ کی امت سے قبل) کہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت بخشی اور (روحانی اور جسمانی ہر طرح کا) پاکیزہ رزق عطا کیا اور ان کو (ان کے زمانے میں) تمام اہل عالم پر فضلیت دی" "ہم نے ان کو دین کے نہایت واضح احکام دیے (دین حق کی صداقت کے بارے میں کھلے معجزات عطا کیے) پھر انہوں نے علم آنے کے بعد آپس کی ضد سے اختلاف کیا" پھر ہم نے آپؐ کو دین کی واضح راہ پر مامور کر دیا پس آپؐ اسی پر چلتے رہیں اور ان لوگوں کی خواہش پر نہ چلیں جو دین کی سمجھ نہیں رکھتے۔ ان کو ان کے اعمال کے مطابق ہی بدلہ ملے گا۔

ع ۱۹ خواہشات پر چلنے والوں کو اور اللہ کے سوا کسی اور کو معبود بنانے والوں کو قیامت کے دن انؐ کے اعمال کا برا بدلہ ملے گا۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اور وہ اسی کی پیروی کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی

Marfat.com

ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیے ہیں۔ ان کو حق نظر نہیں آتا۔ اور وہ قیامت پر یقین نہیں رکھتے۔ جب ان کو آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کی حجت یہ ہی ہوتی ہے کہ ان کے باپ دادا کو زندہ کر کے ان کے سامنے لایا جائے تب ہم آپ کو سچا مانیں گے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے حبیب آپ فرما دیجئے کہ مارنا اور جلانا انسان کے بس کی بات نہیں اللہ ہی تمکو زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے پھ وہی تمکو قیامت کے دن جمع کرے گا لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے اور کج بحثی پر آمادہ رہتے ہیں۔

ع ۴ قیامت کے دن منکرین بوجہ خوف گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے قیامت میں ان کے لئے دردناک عذاب

روز قیامت وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کی ہنسی اڑاتے اور قیامت کا انکار کرتے تھے گھٹنوں کے بل خوف زدہ بیٹھے ہوں گے۔ ہر جماعت اپنے اعمال کے مطابق بلائی جائے گی۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہو گا اس کے مطابق ان کو بدلہ دیا جائے گا جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے ان کو اللہ تعالی اپنی جوار رحمت میں جگہ دے گا جو کہ صریح کامیابی ہے۔ جو لوگ قیامت کے دن کا مذاق اڑاتے تھے اور اس پر یقین نہیں رکھتے ان کو عذاب آگھیرے گا۔ ان کو اللہ تعالی اس دن اس طرح بھلا دے گا جس طرح وہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالی کو بھلا بیٹھے تھے۔ پھر ان کو نہ دوزخ سے نکالا جائے گا اور نہ ہی ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک اور پروردگار ہے وہی غالب اور دانا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الاحقاف (۴۶)

چار رکوع پینتیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الاحقاف	۵۰۳
۱ع ۱۰	اللہ تعالیٰ خالق ارض و سماوات ہے۔ یہ قرآن اس کی نازل کردہ کتاب ہے۔	۵۰۵
۲ع ۱۰ ۴	محسنین کون ہیں۔ ان کے لئے کیا خوشخبری ہے۔ والدین سے احسان و بھلائی سے پیش آنے کا حکم۔	۵۰۶
۳ع ۶ ۳	قوم عاد کی نافرمانی اور ان پر عذاب کا نزول۔	۵۰۷
۴ع ۹ ۴	جنوں کا ایک گروہ کا قرآن سننا۔ واپس جا کر اپنی قوم کو دعوت حق دینا اور نافرمانی کے مہلک نتائج سے ڈرانا۔	۵۰۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الاحقاف (۴۶)

چار رکوع پینتیس آیات مکی

یہ سورۃ بھی حٰمٓ سے شروع ہو رہی ہے اور پارہ کا نام بھی حٰمٓ قرار پایا گیا ہے۔ اس پارہ میں ذات مقدسہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار اور شان کو آشکارا کیا گیا ہے۔

یہ سات سورتیں (المومن۔ حٰمٓ السجدہ۔ سورۃ الشوریٰ' سورۃ الزخرف الدخان۔ الجاثیہ اور سورۃ الاحقاف) حٰمٓ سے شروع ہوئیں اور ان سات سورتوں میں مسلسل یہ بتایا گیا کہ اس کتاب (یعنی قرآن) کا نازل کیا جانا زبردست حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔ کہیں پر "تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز الحکیم" فرمایا گیا اور کہیں پر "تنزیل" "من الرحمٰن الرحیم" کہیں پر والکتٰب المبین ۔ کہیں گیا۔ بار بار ذہن نشین کروایا گیا کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا اللہ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔

اس سورۃ میں مشرکوں کی کیفیات کا بیان ہے۔ اور یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ جو بنیادی حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں اور شرک سے کلیتاً" پاک ہو کر رہتے ہیں اور پورے یقین کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور پھر اس پر قائم رہتے ہیں اور حضور کو اللہ کا رسول سمجھتے ہیں وہی مراد کو پہنچتے ہیں اور جو لوگ انکار و نفاق میں پڑے رہے وہ نہ اللہ کو جانتے ہیں نہ رسول کو ہی پہچانتے ہیں۔ یہ

کچھ بتانے کے بعد کہ یہ (قرآن) اللہ کا فرمان تحریری ہے اور اللہ ہی حکمت اور غلبہ والا ہے اور وہی سب سے زبردست ہے۔ یہ فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ایک وقت مقررہ تک کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اللہ کے سوا دوسرے کو پکارتے ہیں اور شرک کے مرتکب ہوتے ہیں قیامت کے دن جب سب لوگ جمع کیے جائیں گے تو یہ لوگ خود ان کے دشمن ہوں گے۔ اور ان کی پرستش سے انکار کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ رسول اللہؐ سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ آپؐ کفار سے کہدیں کہ میں کوئی نیا رسول تو نہیں آیا (مجھ سے پہلے بھی پیغمبر گذر چکے ہیں) مجھے تو اس وحی کا اتباع کرنا ہے جو میری طرف آتی ہے مجھے تو بس صریح ہدایت کرنا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ "آپؐ فرما دیجئے بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے منکر ہو اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے پھر وہ (خود) ایمان لے آئے اور تم اپنی اکڑ میں پڑے رہو (تو یہ کیسی نادانی ہو گی) بے شک اللہ (ایسے) ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔" منکرین حق کے دل خراش اعتراضات کا جواب اس آیت میں صاف صاف واضح کر دیا گیا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کو اپنا پروردگار تسلیم کر لیا اور اس پر قائم رہے ان کو نہ تو کوئی غم ہو گا اور نہ کوئی خوف۔ یہ ہی لوگ اہلِ جنت ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اس کے بعد والدین کے بارے میں حکم دیا جا رہا ہے کہ ان کے ساتھ بھلائی کے ساتھ پیش آئیں (بالخصوص ماں کی خدمت سے کبھی غافل نہ ہوں) اس کی ماں نے اس کو تکلیف اٹھا اٹھا کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف اٹھا کر اسے جنا تقریباً" ڈھائی

Marfat.com

سال دودھ پلایا۔ یہاں تک وہ جوان ہو گیا تو پھر اس نے اللہ سے دعا کی کہ اسے توفیق دے کہ وہ تیرا شکر ادا کر سکے۔ یہ ہی لوگ ہیں جو متقی اور اہل جنت میں سے ہوں گے۔

تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ بھلائی اور نیکی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ پہلے سعادت مند اولاد کا ذکر ہوا پھر بے ادب اور نافرمان اور بد نصیب اولاد کا ذکر بھی کیا جا رہا ہے۔ بے شک ایسے ہی لوگوں کے لئے نقصان ہے۔ یہ ہی حال قوم عاد کا تھا جو مغرور اور نافرمان تھے۔ آخر کار وہ سزا یافتہ ہوئے۔

ان سرکش انسانوں کے مقابلہ میں جنوں کے گروہ کو دیکھو جو ان سے طاقت میں کہیں زیادہ ہیں لیکن انہوں نے جب رسول پاک ؐ کی زبانی قرآن سنا تو انہوں نے اپنی قوم کو دعوت دی اور ان کو نافرمانی کے مہلک نتائج سے ڈرایا۔ پھر انہوں نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ (کی توریت) کے بعد نازل ہوئی جو اپنے سے قبل (کی کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے۔ حق اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اس آیت کے ترجمہ سے یہ تصدیق ہو گیا یہ کتاب (قرآن) ہدایت اور راہنمائی کا سبق دیتی ہے۔ اسی پر عمل کرنے سے عمل سنور جاتے ہیں اور فلاح حاصل ہوتی ہے۔

ع ۱۰ اللہ تعالیٰ خالق ارض و سماوات ہے۔ یہ قرآن اس کی نازل کردہ کتاب ہے

اس رکوع میں سب سے پہلے یہ بتایا جا رہا ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے۔ جس نے اس کتاب [illegible] نازل کیا

Marfat.com

ہے۔ یہ بات سات سورتوں میں بار بار ذہن نشین کروائی گئی ہے جس کا ذکر (تعارف سورۃ الاحقاف) میں دے دیا گیا ہے۔ یہ آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ایک مقررہ مدت کے لئے پر بنائے حکمت بنائے گئے ہیں پھر ان لوگوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں اور شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جب وہ لوگ (قیامت کے دن) جمع کیے جائیں گے تو یہ (باطل معبود) ان کے دشمن ہوں گے۔ کفار کا حال یہ بتایا جا رہا ہے وہ قرآن کی آیات کو کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے۔ رسول اللہؐ سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ "آپؐ فرما دیجئے کہ میں کوئی نیا رسول (تو) نہیں ہوں (مجھ سے پہلے بھی پیغمبر گذر چکے ہیں) میں تو اس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو میری طرف آتی ہے"۔ اس کے مطابق بھی ہدایت کرنا میرا فریضہ ہے۔

سب سے آخری آیت نمبر ۱۰ میں اللہ تعالیٰ نے منکرین حق کے دل خراش اعتراضات کا بہت مفصل جواب دے دیا ہے اور اس میں بتا دیا ہے کہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے۔ تم اس کے منکر ہو۔ لیکن بنی اسرائیل ہی میں سے ایک گواہ اس کتاب کی گواہی دے رہا ہے۔ اور وہ خود ایمان لے آیا۔

ع ۱۰ محسنین کون ہیں۔ ان کے لئے کیا خوشخبری ہے۔ والدین سے احسان و بھلائی سے پیش آنے کا حکم

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ محسن وہ ہیں "جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر (اس پر) قائم رہے (یعنی قولاً "کلمہ پڑھا اور عملاً" اس پر ثابت قدمی سے چلتے رہے) تو ان کو کوئی خوف ہو گا نہ غمگین ہوں گے۔ یہ ہی لوگ اہل

Marfat.com

جنت ہیں (اور وہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ قرآن عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے جو نیک عمل کرنے والوں کے لئے بشارت ہے اور ظالموں کے لئے ڈرانے والی ہے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے خاص کر ماں کے ساتھ بھلائی کرنے کا جس نے انہیں تکلیف سے جنا اور تکلیف سے دودھ پلا کر پرورش کیا پھر انسان چالیس سال کی عمر میں اپنے عروج توانائی و عقل و شعور کو پہنچ جاتا ہے تو وہ کچھ متقی ہو جاتا ہے۔ نیک عمل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ "اے مرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کروں میرے لیے میری اولاد میں خیر رکھ۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمان ہوں"۔ "یہ ہی لوگ ہیں جن کے اچھے کاموں کو ہم (اللہ) قبول کر لیں گے اور ان کو برائیوں سے درگذر کر دیں گے اس طور پر کہ یہ لوگ اہل جنت میں سے ہوں گے اور یہ (اللہ کا) سچا وعدہ ہے جو ان مومنین سے کیا جاتا ہے" وعدہ کے ساتھ وعید کا ذکر آتا ہے۔ سعادت مند اولاد کے مقابلہ میں بے ادب اور بد نصیب اولاد کا بیان بھی کیا جا رہا ہے اور یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن ان کو ان کی نافرمانی اور غرور کا بدلہ دیا جائے گا۔

ع ۳ قوم ہود کی نافرمانی اور ان پر عذاب کا نزول

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ حضرت ہود کی قوم عاد کے متعلق بیان فرما رہا ہے کہ جب حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں (اعمال بد کے عواقب سے) ڈرایا۔ اور وحدانیت کی طرف دعوت دی لیکن اس طرح نہ مانے اور کج بحثی شروع کر دیں۔ اور جہالت کی باتیں کرنا شروع کر دیں۔ آخر کار ان

ایک سخت آندھی کا عذاب نازل کیا گیا۔ جب بادل اٹھے تو کہنے لگے کہ یہ بارش برسانے آئے ہیں لیکن وہ بادل ان کے لئے آندھی کا عذاب لیکر آئے اور ان کو تباہ برباد کر دیا اور ان کا نام و نشان تک باقی نہ رہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو اسی طرح ہم نافرمانوں کو سزا دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے ان لوگوں کو بہت ہی طاقت دی تھی (مال اولاد۔ جسمانی طاقت۔ ذہن و فکر میں ہر طرح اہل مکہ سے بڑھے ہوئے تھے۔ اتنی طاقت کے باوجود بھی جب عذاب آیا تو وہ کچھ نہ کر سکے۔

ع ۴ جنوں کے ایک گروہ کا قرآن سننا۔ واپس جا کر اپنی قوم کو دعوت حق دینا اور نافرمانی کے مہلک نتائج سے ڈرانا۔

اللہ تعالیٰ نے اردگرد کی کئی بستیوں کو ان کے گناہوں کی سزا کے طور پر تباہ و برباد کر دیا تاکہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں اور اپنے گناہوں کی توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع ہوں۔ ان سرکش انسانوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ ایک جنوں کے گروہ کا واقعہ بیان فرما رہا ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے قرآن کو غور سے سنا اور واپس جا کر اپنی قوم کو بتایا کہ انہوں نے حضرت موسیٰ کے بعد ایک کتاب سنی جو اس سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اور سیدھا راستہ بتاتی ہے لہٰذا تم اس کو قبول کرو اور ایمان لے آؤ۔

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اس نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا اور وہی مارنے اور جلانے والا ہے۔ وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ جو لوگ انکار کرتے ہیں وہ قیامت کے دن عذاب کے مستحق ہوں گے۔ اے پیغمبرؐ آپ مغموم نہ ہوں۔ عنقریب قیامت میں نافرمان اپنے گناہوں کی سزا پالیں گے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ محمدؐ (۴۷)

چار رکوع اڑتیس آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ محمدؐ	۵۱۰
۱ ع ۵	جہاد کے موقع پر ثابت قدمی کا حکم۔ مومن ثابت قدم رہتا ہے۔ جبکہ کافر منکر حق ہوتا ہے۔	۵۱۲
۲ ع ۶	پرہیزگاروں کے لئے جنت کے انعامات کی بشارت اور کافروں نافرمانوں کے لئے وعید کا بیان۔	
۳ ع ۷	جہاد کا حکم۔ منافقین کی پریشانی قرآن پر غور کرنے کا حکم۔	۵۱۳
۴ ع ۸	صابر کون ہے۔ مجاہد کون ہے۔ دنیا کی زندگی محض کھیل و تماشہ ہے۔	۵۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ محمدؐ (۴۷)

چار رکوع اڑتیس آیات مدنی

یہ سورۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک سے موسوم ہے۔ اس سورۃ کے آغاز میں ہی یہ بتا دیا گیا ہے کہ جو لوگ کفر کریں گے اور دوسروں کو بھی اللہ کے بتائے ہوئے راستہ سے روکیں گے ان کے اعمال برباد کر دیے جائیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک کام کریں گے اور اس کتاب پر جو حضورؐ پر نازل ہوئی ہے اس پر عمل کریں گے ان کے گناہ دور کر دیے جائیں گے اور ان کی حالت سنور جائے گی۔ اس سورۃ میں کافر اور مومن کا نمایاں فرق بتایا جا رہا ہے۔ پھر جہاد کا ذکر ہو رہا ہے کہ اگر مسلمانوں کو کافروں سے جنگ کا موقع ملے تو کافروں کو قتل کیا جائے اور قید کر لیا جائے قیدیوں کو احسان رکھ کر یا معاوضہ لیکر چھوڑ دو۔ یہ قید و بند کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک وہ اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں۔ لیکن جو مسلمان جنگ میں مارے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ اگر کافروں کے لئے تباہی و بربادی ہے تو نیک عمل کرنے والوں کو بہشت میں داخل کیا جائے گا اس لیے کہ نیک عمل کرنے والے اور خراب عمل کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے اس کے بعد جنت کے انعامات اور دوزخ کے عذاب کا ذکر کر کے لوگوں کو نیک عمل پر انعامات کی بشارت اور اعمال بد پر دوزخ کے عذاب سے ڈرایا جا رہا ہے۔ جو لوگ اس انتظار میں ہیں کہ دیکھیں

قیامت کب اور کس طرح آتی ہے ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب قیامت آجائے گی تو انہیں پھر ہدایت کہاں مل سکے گی۔ پس یہ جان لینا چاہئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہئے۔

مومنوں کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ جہاد کے بارے میں احکام الٰہی کا انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن جو منافقین ہیں وہ جہاد کے حکم پر اس طرح خاموش ہو جاتے ہیں جیسے ان پر بے ہوشی طاری ہو گئی ہو۔ لوگوں کو قرآن پر غور و خوض کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ جو لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے ان کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو بہرہ کر دیا۔ اور آنکھوں کی بینائی سلب کر لی (گویا کان ہیں لیکن وہ حق بات سن نہیں سکتے۔ آنکھیں ہیں لیکن راہ حق نہیں دیکھتے)

جن اعمال سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہے ان کے پیچھے چلنے اور اس کی خوشنودی کو اچھا جاننے والوں کے دلوں میں بیماری ہے۔ منکرین حق اور منافق کا بیان جاری ہے۔ مومنوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اللہ و رسولؐ کی فرمانبرداری ہی کو اپنا شعار بنائیں۔ بخل سے بچیں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ دنیا کی کوئی حقیقت نہیں یہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل تماشا ہے اگر تم (حضورؐ کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلتے رہو) تو (دنیا میں برائیوں سے) بچتے رہو گے اور تمہارے اعمال کا بہترین اجر ملے گا اس سورۃ میں بار بار اس حقیقت کو ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ کہ اللہ اور رسولؐ کی خوشی ہی مومن کی خوشی ہے۔ مومن کے لئے یہ ہی نکتہ ایمان ہے۔

یہ سورۃ تنبیہہ سے شروع ہو رہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ "جن لوگوں نے انکار حق کیا اور انہوں نے دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکا تو اللہ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا" کیونکہ ان کا تعلق اللہ کی ذات سے نہ تھا۔ تعلق کا ذریعہ سرکار دو عالم ہیں اگر یہ تعلق منقطع ہو گیا تو ان کے تمام عمل ضائع ہو جائیں گے۔

ع ۱ جہاد کے موقعہ پر ثابت قدمی کا حکم۔ مومن ثابت قدم رہتا ہے جبکہ کافر منکر حق ہوتا ہے

اس رکوع میں شروع ہی میں سخت تنبیہہ کی گئی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے رسول اکرمؐ پر آنے والی وحی کو صدق دل سے قبول کیا ان کے حالات سنور گئے اور ان کے لئے اجر عظیم ہے۔ لیکن جو منکر رہے اور دوسروں کو راہ حق سے روکتے رہے ان کے اعمال برباد کر دیے جائیں گے۔ مسلمانوں کو جہاد کے موقعہ پر آخر وقت تک ثابت قدم رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ جہاد کرنے کے پورے قوانین بتائے گئے ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کافروں سے مقابلہ ہو تو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے ایک جگہ یہ فرمایا جا رہا ہے "کہ اے ایمان والو اگر تم اللہ (کے رسولؐ اور اس کے دین) کی مدد کرو گے (تو) وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے قدم جمائے رکھے گا"۔ "اور جو لوگ (حق اور دین حق سے) منکر ہیں ان کے لئے تباہی اور بربادی ہے کیونکہ اللہ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔

ع ۲ پرہیز گاروں کے لئے جنت کے انعامات کی بشارت اور کافروں، نافرمانوں کے لئے وعید کا بیان

مومنوں اور کافروں کے ساتھ اللہ کا جو سلوک رہا وہ اس رکوع میں واضح

Marfat.com

طور پر بیان کیا جا رہا ہے۔ اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا جس میں نہریں بہتی ہوں گی۔ لیکن کافروں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ (اے رسولؐ) کتنی ہی بستیاں تھیں جو قوت میں آپؐ کی بستی سے کہیں زیادہ تھیں جس کے رہنے والوں نے آپؐ کو (وہاں سے) نکالا ہم نے ان کو غارت کر دیا پھر ان کا کوئی مددگار نہ ہوا" بھلا اہل جنت اور اہل دوزخ برابر کیسے ہو سکتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کا بیان فرما رہا ہے جو کہ نیکوں کو جنت میں ملیں گی۔ کفار کی بداعمالیوں کی وجہ سے جو ان پر عذاب آئے گا اس کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ کفار قیامت کا انتظار کرتے ہیں لیکن جب قیامت واقع ہو گی تو وہ اس وقت نصیحت حاصل نہ کر سکیں گے "پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہو مومنین اور مومنات کے لئے بھی" (مغفرت طلب کرتے رہو)

ع ۹ جہاد کا حکم۔ منافقین کی پریشانی۔ قرآن پر غور کرنے کا حکم

جہاد کے حکم پر منافقین کی حالت ایسی ہو جاتی ہے گویا وہ بے ہوش ہو گئے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے۔ وہ کانوں سے بہرے اور آنکھوں سے اندھے ہیں۔ ان کو اپنا فائدہ نقصان نظر نہیں آتا۔ ان کے حق میں بہتر ہوتا اگر وہ اللہ اور رسولؐ کے حکم پر عمل کرتے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیتوں پر غور و فکر نہیں کرتے۔ کیا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں؟

جو لوگ جہاد سے منہ موڑتے ہیں اور جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے

بیزار ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ بعض باتوں میں ہم تمہارا ہی کہنا مانیں گے لیکن اپنے ذاتی مفاد کے لئے خفیہ معاہدہ کر لیتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ ہم بظاہر مسلمان ہیں لیکن تم سے (یعنی منافق پارٹی) لڑیں گے نہیں اور تمہاری ہی مدد کریں گے۔ لیکن ان پوشیدہ تمام باتوں کو اللہ خوب جانتا ہے۔

آخر میں بتایا جا رہا ہے کہ جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے تو ان کے چہروں اور پشتوں پر چوٹیں لگائیں گے وہ اس لیئے۔ اللہ نے ان کے اعمال غارت کر دیے کیونکہ انہوں نے اس کی پیروی کی جو اللہ کی ناراضگی کا باعث تھا اور اسے ناپسند کیا جس میں اللہ کی خوشنودی تھی۔

ع ۴ ۱۰ ۸ صابر کون ہے۔ مجاہد کون ہے۔ دنیا کی زندگی محض کھیل و تماشہ ہے

اس رکوع میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ صابر کون ہے اور مجاہد کون ہے۔ اللہ تعالی کی طرف سے جو آزمائش ہو گی اس میں جو لوگ ثابت قدم رہیں گے وہی صابر ہیں۔ جو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور اللہ رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں ایسے ہی لوگ مجاہد ہوتے ہیں۔ یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل تماشا ہے۔ اگر تم سرکار دو عالم پر یقین کرو (اور دنیا میں برائیوں سے) بچتے رہو تو اللہ تمہارے اعمال کا بہترین اجر دے گا۔

اس پوری سورۃ میں بار بار اس حقیقت کو ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ عمل کا اجر کب ملتا ہے اور نیکی کیسے رائیگاں ہوتی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الفتح (۴۸)

چار رکوع انتیس آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الفتح	۵۱۶
۱ ع ۲ ۵	فتح (مکہ) کی خوشخبری۔ رسولؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔	۵۱۷
۲ ع ۲ ۱۰	ڈر کی وجہ سے پیچھے رہ جانے والوں کو تنبیہ۔ ان کو جہاد کے لئے ایک اور موقعہ دیے جانے کا ذکر۔	۵۱۸
۳ ع ۲ ۱۱	صلح حدیبیہ میں جو حکمت پوشیدہ تھی اس کا بیان۔	
۴ ع ۳ ۱۲	نبی اکرمؐ کے خواب کے سچا ثابت ہونے کی بشارت صحابہ کرام کی فضیلت کا ذکر۔ اللہ کا دین سب ادیان پر غالب ہو کر رہے گا۔	۵۱۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الفتح (۴۸)

چار رکوع انتیس آیات مدنی

یہ سورۃ مبارکہ صلح حدیبیہ کے بعد جب حضورؐ اور آپ کے صحابہ کرام واپس مدینہ جا رہے تھے اور صلح حدیبیہ کی وجہ سے مغموم بھی تھے۔ اس وقت راستہ میں نازل ہوئی۔ اس میں سورۃ کے نزول سے صحابہ کرام کے غم و افسوس کی کیفیت خوشی و شادمانی سے تبدیل ہو گئی۔

اس سورۃ میں مومنین کی عظمت اور صحابہ کرام کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور ان کے اخلاص۔ جان نثاری اور مجاہدہ نیز عزم کو تمام مسلمانوں کے لئے ایمان و عمل کا معیار قرار دیا گیا ہے۔ اس سورۃ میں صحابہ کرام سے فتح و نصرت کے وعدے کیے گئے ہیں۔ اس کے آغاز ہی میں اللہ تعالی نے پیغمبرؐ کو فتح مبین یعنی صاف اور واضح فتح کی خوشخبری سنائی ہے فرمایا۔ اللہ تعالی ہی تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسلی، تشفی نازل کی تاکہ ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔ صحابہ کرام اور مومنین سے وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ جنت کی نعمتوں سے فیضیاب ہوں گے۔ ساتھ ہی منافقوں کے لئے وعید آتی ہے۔

فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اکرمؐ کو حق کے ظاہر کرنے والا۔ خوشخبری سنانے والا اور اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور یہ کہ جو لوگ رسول اللہؐ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے ہی بیعت کرتے ہیں اللہ

Marfat.com

کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ جو لوگ اللہ اور رسولؐ پر ایمان نہ لائیں گے ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

فرمایا جا رہا ہے کہ اے پیغمبرؐ جن مومنین نے اس درخت کے نیچے آپؐ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ان سے اللہ راضی ہو گیا۔ ان کے اخلاص سے خوش ہوا۔ اور ان کے لئے جلد فتح ہے (یعنی فتح مکہ)

بشارت دی جا رہی ہے کہ کافر تم سے اگر جنگ کریں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے اور اے رسولؐ اللہ تعالیٰ آپؐ کے خواب کو کہ "آپؐ خانہ کعبہ کا طواف فرما رہے ہیں" سچا کر دکھائے گا۔ اے پیغمبرؐ اللہ نے آپؐ کو راہ ہدایت (یعنی اسلام دے کر بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام دیگر ادیان پر غالب کر دے۔ آخری آیات میں صحابہ کرام کی شان اور فضیلت کا ذکر کیا گیا ہے۔

ع ۹ فتح مکہ کی خوشخبری۔ رسولؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں

اس رکوع کا آغاز فتح مبین (فتح مکہ) کے وعدے سے ہو رہا ہے اللہ نے مومنین کے دلوں پر اطمینان نازل فرمایا ہے اور ان کے لئے جنت کی نعمتوں کی بشارت ہے۔ لیکن منافقین کے لئے سخت عذاب ہے فرمایا گیا ہے کہ اللہ نے رسول اللہؐ کو حق کو ظاہر کرنے والا۔ خوشخبری دینے اور اللہ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ مسلمان اللہ اور پیغمبرؐ پر ایمان لائیں اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں جو لوگ رسولؐ کے دست مبارک پر بیعت کرتے ہیں وہ گویا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور جو لوگ اللہ سے عہد کرتے ہیں اور پورا کرتے ہیں ان کو اجر

عظیم ملے گا۔

ع ۲ ڈر کی وجہ سے پیچھے رہ جانے والوں کو تنبیہہ۔ ان کو جہاد کے لئے ایک اور موقعہ دیے جانے کا ذکر

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس لیے پیغمبرؐ کے ہمراہ نہ جا سکے کہ ہمارے اہل و اعیال نے ہمیں روک رکھا تھا تو وہ بہانے بناتے ہیں اور غلط بات کہتے ہیں۔ دراصل وہ سمجھتے تھے کہ رسولؐ اور آپؐ کے ہمراہ جو لوگ مکہ کی طرف (طواف و عمرہ کرنے) جا رہے ہیں وہ اب واپس نہ آئیں گے اس بات کا خیال کر کے وہ ڈر گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اپنی تباہی اور خسارے کی صورت خود ہی پیدا کی اور خود ہی عذاب کے مستحق بنے اور تم ہلاکت میں پڑ گئے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ زمین و آسمان کی بادشاہتیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دے۔

جو لوگ سفر حدیبیہ میں پیچھے رہ گئے تھے ان لوگوں سے کہہ دیا جائے کہ عنقریب ایک سخت جنگجو قوم سے مقابلہ کے لئے تم کو بلایا جائے گا تو اگر تم لوگ اس دفعہ بھی منہ پھیر لو گے تو سخت عذاب کے مستحق ہو گے اور جو رسولؐ کے فرمان پر چلے گا ان کو بہشتوں میں داخل کیا جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان سے ناراض نہیں جو مجبوراً پیچھے رہ گئے۔ کیونکہ جہاد معذوروں پر فرض نہیں۔

ع ۳ صلح حدیبیہ میں جو حکمت پوشیدہ تھی اس کا بیان

رسول اللہؐ کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ جن مومنین نے اس درخت کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور ان کے دلوں کے

Marfat.com

صدق و خلوص سے آگاہ ہو گیا۔ ان کے دلوں پر اطمینان نازل فرمایا۔ نیز ان کے لئے قریبی فتح کی خوشخبری ہے اور نعمتوں کا وعدہ۔

اگر کفار تم سے جنگ کرتے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور نہ کسی کو دوست پاتے نہ مددگار۔ اگر اس وقت (بجائے صلح حدیبیہ کے) جنگ ہو جاتی تو مسلمان مرد اور عورتیں جو مکہ میں تھیں ان کو نقصان پہنچ جاتا اس لیے اللہ نے جنگ کے بجائے صلح کا اہتمام کیا اور اہل ایمان کو تقویٰ پر استقامت بخشی دی

ع ۳ ۱۲ نبی اکرمؐ کے خواب کے سچا ثابت ہونے کی بشارت۔ صحابہ کرام کی فضیلت کا ذکر۔ اللہ کا دین سب ادیان پر غالب ہو کر رہے گا

فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ کے خواب کو سچا کر دکھائے گا اور آپؐ معہ صحابہ کرام مسجد حرام میں سر منڈا کر یا بال کتروا کر امن و امان سے داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو دین حق (اسلام) دے کر بھیجا ہے۔ تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دیا جائے۔

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ (یعنی صحابہ کرام) آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں۔ وہ خدا کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں اور اس کی خوشنودی طلب کرتے ہیں کثرت سجدہ سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑ گئے ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ لیا ہے۔

اللہ کے یہ وعدے مسلمانوں سے رہتی دنیا تک ہیں اور آخرت کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ان ہی کا نصیب ہے۔

منزل (۶)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الحجرات (۴۹)

دو رکوع اٹھارہ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الحجرات	۵۲۱
۱ ع ۱۳	رسول اللہ کی عظمت و حقیقت۔ ادب و احترام سے پیش آنے کا بیان۔ اپنی آواز کو حضور کی آواز سے پست رکھنے کا حکم۔	۵۲۲
۲ ۸ ع ۱۴	دوسروں کا مذاق اڑانا۔ غیبت کرنا۔ دوسروں کو برے نام سے یاد کرنے کی ممانعت۔ نسل کی بنا پر نہیں بلکہ تقویٰ میں فضیلت ہے۔	۵۲۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الحجرات (۴۹)

دو رکوع اٹھارہ آیات مدنی

سورۃ الحجرات اس منزل کا آخری سورۃ ہے۔ اس سورۃ میں وہ امور سکھائے جا رہے ہیں جو حضورؐ کی ذات اقدس کی رسائی کے لئے ضروری ہیں سورۃ الفتح صحابہ کرام کی شان کے بارے میں تھی اور اس سورۃ سے اُمہات المومنین کی عظمت ذہن نشین کرائی جا رہی ہے۔ نیز حضورؐ کے روبرو گفتگو کرنے اور ادب و قرینے سے آپؐ کے حضور جانے کے طریقہ بتائے جا رہے ہیں۔ فرمایا جا رہا ہے کہ اے ایمان والو! رسولؐ کے ارشاد کرنے سے پہلے ہی تم نہ بول اٹھا کرو ورنہ تمہارے سارے اعمال اکارت جائیں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہو گی۔ جو لوگ رسول اکرمؐ کی آواز مبارک سے اپنی آواز پست رکھتے ہیں اور ادبی زبان میں بولتے ہیں وہی لوگ اہل تقویٰ ہیں اور ان کے لیے اجر عظیم ہے۔ اور جو لوگ آپؐ کے حجلہ باہر تشریف نہ لانے پر صبر نہیں کرتے ان میں اکثر نادان ہیں حکم ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو دوسرے مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان میں آپس میں صلح کرا دیں۔ جو زیادتی کرنے والا اور اس پر اصرار کر رہا ہو تو تم سب مل کر اس سے لڑو۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔

مسلمانوں کو مجلسی آداب کے طریقے سکھائے جا رہے ہیں کہ وہ ایک

Marfat.com

دوسرے کا مذاق نہ اڑایا کریں۔ اور نہ ایک دوسرے کو برے نام سے یاد کریں۔ اس کے علاوہ ایک دوسرے سے بدگمانیاں بھی نہیں رکھنی چاہئے۔ بدگمانی گناہ ہے غیبت کرنا اور ایک دوسرے کے عیوب کو ٹٹولنا بھی گناہ کا موجب ہے اگر غلطی سے یہ گناہ ہو جائے تو معافی مانگ لینا چاہئے۔ اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے

تمام انسان ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا ہوئے ہیں۔ ایک کو دوسرے پر نسل کی بنا پر فضیلت نہیں۔ فضیلت تو صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ جب تک اللہ اور رسول کی محبت اور فرمانبرداری دل میں جگہ نہ کرے اس وقت تک ایمان کامل نہیں ہوتا۔ جو مومن ہیں وہ اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ جو لوگ سچے مسلمان ہیں ان کو اپنی زبان سے جتلانے کی ضرورت نہیں ہے تو اللہ ان کے ایمان و تقوی سے بے خبر نہیں۔ وہ دلوں کے بھید جانتا ہے اور ان سب کی نیتوں سے باخبر ہے۔ سورۃ الفتح میں صحابہ کرام کی عظمت کا بیان اور اس سورۃ میں امہات المومنین کی درو دیوار کی عظمت کا بیان ہوا۔ اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام الحجرات رکھا گیا۔ اس سورۃ میں شروع سے آخر تک ادب، تعظیم، اطاعت اور محبت کا سبق دیا گیا ہے۔ اس سے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ع ۱ ۱۳ رسول اللہ کی عظمت و حقیقت۔ ادب و احترام سے پیش آنے کا بیان۔ اپنی آواز کو حضور کی آواز سے پست رکھنے کا حکم

اس رکوع میں اللہ تعالی فرما رہا ہے کہ "اے ایمان والو! تم اللہ رسول سے (کسی معاملہ میں) سبقت نہ لیا کرو۔ ان سے پہلے نہ بول اٹھا کرو ان کے حکم کا انتظار کیا کرو"۔ "اے ایمان والو اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو"۔ یہ بات

ادب کے خلاف ہے۔ ایسا کرنے سے کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ کے رسول کے سامنے اپنی آواز کو پست رکھتے ہیں اور دبی زبان میں بولتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ نے تقوٰے۔ بزرگی اور پاکیزگی کے لئے منتخب کر لیا ہے۔ ان کے لئے بخشش اور عظیم اجر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا جا رہا ہے (آداب کی تعلیم جاری ہے) فرمایا جا رہا ہے کہ جب کوئی بدخبری لائے تو اس کو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو سب مل کر صلح کرا دو۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں

ع ۲ ۱۴ دوسروں کا مذاق اڑانے۔ غیبت کرنے دوسروں کو برے نام سے یاد کرنے کی ممانعت۔ نسل کی بنا پر نہیں بلکہ تقویٰ میں فضیلت ہے

اس رکوع میں بھی ادب کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ایمان والوں کو ایک دوسرے کا مذاق اڑانے۔ غیبت کرنے اور ایک دوسرے کی برائیوں کا کھوج لگانے سے منع فرمایا جا رہا ہے۔ بدگمانی سے دور رہنے کی تاکید کی جا رہی ہے۔ تمام مرد عورتیں ایک دوسرے پر نسل اور پیدائش کی بنا پر فضیلت نہیں رکھتے۔ بلکہ فضیلت کا معیار صرف اور صرف تقویٰ ہے۔ مومن کی تعریف یہ فرمائی گئی ہے کہ وہ اللہ اور رسول کا حکم مانتے ہیں اپنی جان و مال سے جہاد کرتے ہیں۔ اللہ لوگوں کے حالات اور نیتوں سے خوب آگاہ ہے۔ بے شک اللہ آسمانوں زمین کے سب چھپے بھیدوں کو جانتا ہے۔ سورۃ الحجرات میں اللہ کی ذات و صفات کے بیان کے ساتھ اس کے رسول مقبولؐ کی ذات مقدسہ اور آپؐ کی صفات خصوصی کا ذکر ہوا اور وہ

آداب سکھائے گئے جو اسلام پر قیام و قرار کے لئے ضروری ہیں۔ اور پھر اس آخری رکوع میں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ ظاہری مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے۔ (مومن کی نظر اللہ پر اور اس کی رحمتوں پر ہوتی ہے۔ لیکن عام مسلمان کی نظر ظاہری عبادت، ہوتی ہے جبکہ کامل ایماندار (مومن) تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر .... ایمان لے آئیں پھر کبھی شک نہ کریں اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں۔

Marfat.com

تعارف القرآن

ساتویں منزل

سورۃ ق تا سورۃ الناس

Marfat.com

نوٹ

ساتویں منزل مندرجہ ذیل سورتوں پر مشتمل ہے

سورۃ	پارہ
۵۰۔ سورۃ ق	پارہ ۲۶ حٰمٓ
۵۱۔ سورۃ الذّٰریٰت	۲۶ حٰمٓ، ۲۷ قال فما خطبکم
۵۲۔ سورۃ الطور	۲۷ قال فما خطبکم
۵۳۔ سورۃ النجم	۲۷ قال فما خطبکم
۵۴۔ سورۃ القمر	۲۷ قال فما خطبکم
۵۵۔ سورۃ الرحمٰن	۲۷ قال فما خطبکم
۵۶۔ سوۃ الواقعۃ	۲۷ قال فما خطبکم
۵۷۔ سورۃ الحدید	۲۷ قال فما خطبکم
۵۸۔ سورۃ المجادلۃ	۲۸ قد سمع اللہ
۵۹۔ سورۃ الحشر	۲۸ قد سمع اللہ
۶۰۔ سورۃ الممتحنۃ	۲۸ قد سمع اللہ
۶۱۔ سورۃ الصّفّ	۲۸ قد سمع اللہ
۶۲۔ سورۃ الجمعۃ	۲۸ قد سمع اللہ
۶۳۔ سورۃ المنافقون	۲۸ قد سمع اللہ
۶۴۔ سورۃ التغابن	۲۸ قد سمع اللہ
۶۵۔ سورۃ الطلاق	۲۸ قد سمع اللہ
۶۶۔ سورۃ التحریم	۲۸ قد سمع اللہ

Marfat.com

۶۷۔ سورۃ الملک	۲۹ تبارک الذی
۶۸۔ سورۃ القلم	۲۹ تبارک الذی
۶۹۔ سورۃ الحاقۃ	۲۹ تبارک الذی
۷۰۔ سورۃ المعارج	۲۹ تبارک الذی
۷۱۔ سورۃ نوح	۲۹ تبارک الذی
۷۲۔ سورۃ الجن	۲۹ تبارک الذی
۷۳۔ سورۃ المزمل	۲۹ تبارک الذی
۷۴۔ سورۃ المدثر	۲۹ تبارک الذی
۷۵۔ سورۃ القیٰمۃ	۲۹ تبارک الذی
۷۶۔ سورۃ الدھر	۲۹ تبارک الذی
۷۷۔ سورۃ المرسلٰت	۲۹ تبارک الذی
۷۸۔ سورۃ النبا	۳۰ عم
۷۹۔ سورۃ النّٰزعٰت	۳۰ عم
۸۰۔ سورۃ عبس	۳۰ عم
۸۱۔ سورۃ التکویر	۳۰ عم
۸۲۔ سورۃ الانفطار	۳۰ عم
۸۳۔ سورۃ المطففین	۳۰ عم
۸۴۔ سورۃ الانشقاق	۳۰ عم
۸۵۔ سورۃ البروج	۳۰ عم
۸۶۔ سورۃ الطارق	۳۰ عم

۸۷۔ سورۃ الاعلیٰ	۳۰ عم
۸۸۔ سورۃ الغاشیۃ	۳۰ عم
۸۹۔ سورۃ الفجر	۳۰ عم
۹۰۔ سورۃ البلد	۳۰ عم
۹۱۔ سورۃ الشمس	۳۰ عم
۹۲۔ سورۃ الیل	۳۰ عم
۹۳۔ سورۃ الضحیٰ	۳۰ عم
۹۴۔ سورۃ الم نشرح	۳۰ عم
۹۵۔ سورۃ التین	۳۰ عم
۹۶۔ سورۃ العلق	۳۰ عم
۹۷۔ سورۃ القدر	۳۰ عم
۹۸۔ سورۃ البینۃ	۳۰ عم
۹۹۔ سورۃ الزلزال	۳۰ عم
۱۰۰۔ سورۃ العٰدیٰت	۳۰ عم
۱۰۱۔ سورۃ القارعۃ	۳۰ عم
۱۰۲۔ سورۃ التکاثر	۳۰ عم
۱۰۳۔ سورۃ العصر	۳۰ عم
۱۰۴۔ سورۃ الھمزۃ	۳۰ عم
۱۰۵۔ سورۃ الفیل	۳۰ عم
۱۰۶۔ سورۃ قریش	۳۰ عم

Marfat.com

۱۰۷۔ سورۃ الماعون	۳۰ عم
۱۰۸۔ سورۃ الکوثر	۳۰ عم
۱۰۹۔ سورۃ الکٰفرون	۳۰ عم
۱۱۰۔ سورۃ النصر	۳۰ عم
۱۱۱۔ سورۃ اللھب	۳۰ عم
۱۱۲۔ سورۃ الاخلاص	۳۰ عم
۱۱۳۔ سورۃ الفلق	۳۰ عم
۱۱۴۔ سورۃ الناس	۳۰ عم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ قٓ (۵۰)

تین رکوع پینتالیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ قٓ	۵۳۱
۱ ع ۱۵	قیامت کے دن لوگوں کا دوبارہ زندہ ہونا برحق ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں انہیں کی اطاعت فرض ہے۔	۵۳۳
۲ ع ۱۶	اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ جو کچھ رسول نے فرمایا حق ہے۔ فرشتے ہر انسان کے اعمال لکھتے ہیں جو میدان حشر میں حاضر کیے جائیں گے۔	//
۳ ع ۱۷	کفار کے لئے دوزخ کی وعید۔ پرہیزگاروں کے لئے بہشت کا وعدہ۔ دوبارہ زندہ کرنے کا ذکر۔	۵۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ قٓ (۵۰)

تین رکوع پنتالیس آیات مکی

اس سورۃ کا آغاز حرف قٓ سے ہوتا ہے اور اس حرف کی وجہ سے اس کا نام سورۃ قٓ ہے

سورۃ کی ابتداء اس قسم سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکام اپنے رسول کے ذریعہ ہی بھیجتا ہے سورۃ کے ابتدا ہی میں بیک وقت اللہ کی توحید اس کی قدرت سرکار دو عالم کی رسالت اور قرآن کی صداقت پر ثبوت ہیں روز مرہ کے مشاہدات سے حشر و نشر کی صداقت کو ذہن نشین کیا گیا ہے۔

قٓ قرآن مجید کی قسم کھا کر فرمایا جا رہا ہے کہ محمدؐ پیغمبر الٰہی ہیں کافر اس بات پر تعجب کرتے ہیں کہ انہیں میں سے ایک ہدایت دینے والا ان کے پاس آیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور جب ان کے پاس دین حق آ گیا تو وہ شک میں پڑ گئے ہیں

اللہ نے خوشنما آسمان بنایا اور سجایا جس میں کوئی شگاف نہیں زمین بنائی جس میں پہاڑ ہیں اور خوشنما چیزیں اگی ہوئی ہیں

اس میں لہلاتے ہوئے کھیت اور باغات ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو روزی دینے کیلئے اہتمام کیا ہے جس طرح اس نے خشک زمین کو (پانی برسا کر) زندہ کیا اسی طرح وہ مردوں کو قیامت کے روز زندہ کرے گا ان لوگوں نے

Marfat.com

پیغمبروں کو جھٹلایا تو کوئی تعجب کی بات نہیں اس لئے کہ ان سے قبل حضرت نوح جھٹلائے گئے قوم عاد وثمود اور فرعون اور قوم تبع سب نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اور ان کی بات نہ مانی تو اللہ کی وعید پوری ہو کر رہے گی

اللہ تعالی خالق ہے اور وہ انسان کے رگ جاں سے بھی قریب ہے جو خیالات انسان کے دل میں آتے ہیں وہ ان سے پوری طرح واقف ہے اور جب لوگ کوئی کام کرتے ہیں تو وہ فرشتے جو انسان کے دائیں بائیں بیٹھے ہیں ان کے عمل کو لکھ لیتے ہیں

جب صور پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہوگی تو ہر شخص کو ایک فرشتہ چلاتا ہوا لائے گا اور اس کے اعمال پر گواہی دے گا اس کا ہمنشیں فرشتہ کہے گا کہ تیرا اعمال نامہ میرے پاس حاضر ہے اس وقت اللہ تعالی فرمائے گا کہ اس کو اعمال کے مطابق دوزخ میں ڈال دیا جائے

لیکن جو پرہیز گار ہوں گے بہشت ان کے قریب کردی جائے گی اس میں وہ لوگ داخل کیے جائیں گے جو خدا کو بن دیکھے اس سے ڈرتے تھے اور اس کے حکم کو مانتے تھے اور وہ رجوع کرنے والا دل رکھتے تھے

اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اے پیغمبر آپ کفار کو جو وہ کہتے ہیں کہنے دیں آپ اس پر صبر کریں آفتاب کے طلوع ہونے سے قبل اور غروب ہونے سے پہلے اور رات کے اوقات میں اپنے رب کے لئے سجدہ کریں اور اس کی تسبیح فرماتے رہیں

اللہ ہی زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے قیامت کے دن زمین پھٹ جائے گی اور وہ اس میں سے نکل پڑیں گے اور اس کے روبرو جمع ہوں گے ایسا کرنا

اس کے لئے آسان ہے تو اے پیغمبر جو لوگ میری وعید سے ڈرتے ہیں ان کو آپ نصیحت فرماتے رہیں

ع ۱۵ قیامت کے دن لوگوں کا دوبارہ زندہ ہونا برحق ہے۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں ان ہی کی اطاعت فرض ہے

اس رکوع میں قادر مطلق بزرگ قرآن کی قسم کھا کر فرماتا ہے محمدؐ اللہ کے پیغمبر ہیں اور اللہ نے انہیں لوگوں میں سے انکو معبوث فرمایا ہے اس میں کفار کیوں تعجب کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھلا دوبارہ کیسے زندہ کیا جا سکتا ہے؟ کفار کی یہ سب باتیں ان کے وہم و قیاس پر مبنی ہیں اور سراسر غلط ہیں کیونکہ ان کے پاس جب دین حق آگیا تو پھر ان باتوں کو جھوٹ کیوں سمجھتے ہیں اللہ تعالی فرما رہا ہے کہ کیا انہوں نے زمین و آسمان میں اس کی قدرت کاملہ کی نشانیاں نہیں دیکھیں جو وہ اب تعجب کر رہے ہیں۔

بار بار فرمایا جا رہا ہے کہ جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا وہ قیامت کے دن لوگوں کو بھی دوبارہ زندہ کر سکتا ہے اپنے رسول سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ کفار مکہ سے قبل بھی اسی طرح قوم نوح عاد و ثمود فرعون اور حضرت لوط کی قوم اور تبع کی قوم نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا اور پھر آخر کار اللہ تعالی کا عذاب ان پر آپہنچا

ع ۱۶ اللہ تعالی عالم الغیب ہے جو کچھ رسول نے فرمایا حق ہے فرشتے ہر انسان کے اعمال لکھتے ہیں جو میدان حشر میں حاضر کیے جائیں گے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے۔ انسان کے دل میں جو بھی خیالات آتے ہیں ان سے وہ

واقف ہے کیونکہ وہ عالم الغیب ہے اور وہ انسان کی رگ جاں سے بھی قریب ہے ہر انسان کے دائیں بائیں دو فرشتے ہوتے ہیں جو ان کے اچھے برے اعمال لکھتے جاتے ہیں مرنے کے بعد جب قیامت کے دن وہ دوبارہ زندہ کیے جایں گے اور فرشتے ان کو اللہ تعالی کے رو برو پیش کریں گے اور وہاں پر ان کے اعمال نامے پیش کیے جائیں گے اس وقت اسی کے مطابق سزا و جزا ملے گی اس رکوع میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ معبود حقیقی کے انکار اور اپنی سرکشی کی کیا سزا ملنا ہے بڑی تفصیل کے ساتھ نامئہ اعمال کے پیش ہونے اور اس کے مطابق سزا ملنے کا ذکر کیا گیا ہے

ع ۱۶ ۳ ۱۷ کفار کے لئے دوزخ کی وعید پرہیز گاروں کے لئے بہشت کا وعدہ دوبارہ زندہ کرنے کا ذکر

قیامت کے دن کفار اور منکرین کو دوزخ سے بھر دیا جائے گا لیکن پرہیز گار لوگوں کے لئے بہشت قریب کردی جائے گی اللہ تعالی نے ایسی بہت سی امتیں ختم کر دیں جو کافی طاقتور تھیں لیکن جو نصیحت قبول کرنے والا دل رکھتا ہے اور دل سے اللہ کے احکام متوجہ ہو کر سنتا ہے ان کے لیے ان واقعات میں نصیحت ہے اس رکوع میں کفار کی سزا سے ذکر شروع ہوا اور درمیان میں مومن کے قلب کی تسلی کے لئے جنت کا ذکر ہوا ہے

اپنے پیغمبر محمدؐ سے مخاطب ہو کر فرمایا جا رہا ہے کہ آپ ان کفار کے انکار پر افسوس نہ کریں اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب نیز رات کو آپ اللہ کی عبادت

Marfat.com

اور اس کی تعریف کرتے رہیں اور جو اس قرآن سے ڈریں ان کو آپ نصیحت فرماتے رہیں

اس رکوع میں قیامت کے دن کا صور اسرافیل کا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الذّٰریٰت (۵۱)

تین رکوع ساٹھ آیات مکی

رکوع	فہرت مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الذّٰریٰت	۵۳۷
۱ ۲۳ ع	قیامت کا واقع ہونا برحق ہے۔	۵۳۹
۲ ۲۸ ۲۳ ع ۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتوں کا انسانی شکل میں مہمان بن کر آنا فرزند کی بشارت دینا قوم فرعون عاد ثمود اور قوم نوح پر عذاب نازل ہونے کا ذکر۔	۵۳۹
۲ ۲ ۱۴ ع	پیغمبر کا کام صرف دعوت حق دینا ہے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے جنوں اور انسانوں کو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔	۵۴۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الذّٰریٰت (۵۱)

تین رکوع ساٹھ آیات مکی

وقوع قیامت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے نیکو کاری اور بدی سے بچنا اس کا عقیدہ پر منحصر ہے۔اس سورہ کی ابتداء نہایت پر جلال طریقہ سے کی گئی ہے متواتر چار قسمیں کھانے کے بعد اصل مضمون بیان کیا گیا ہے ان قسموں کا مقصد مضمون کی اہمیت و صداقت کو بیان کرنا ہے

قسم ہے ان ہواؤں کی جو بخارات کو اڑاتی ہیں اور بارش کے بوجھ کو اٹھاتی ہیں اور پھر اس کو لیکر خراماں خراماں چلتی ہیں پھر امر ربی یعنی بارش کو تقسیم کرتی ہیں یہ قسم اس بات کی ہے کہ بے شک رسول کریمؐ کی زبان مبارک سے جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ بالکل سچا ہے پھر تم لوگ بار بار شک و شبہات میں پڑے ہو اور بار بار پوچھتے ہو کہ قیامت کب آئے گی؟ وہ اپنے وقت مقررہ پر ہی آئے گی پھر اس دن کفار اور منکرین اپنی شرارتوں کا مزہ چکھیں گے جبکہ اہل ایمان اور تقوی بہشتوں اور اس کے چشموں میں عیش کر رہے ہوں گے اس لئے کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے رب کو پکارتے تھے یعنی نمازیں پڑھتے اور استغفار کرتے تھے اور اپنے مال میں سے غریبوں کو حصہ دیا کرتے تھے

زمین میں خود تمہارے وجود میں ہماری قدرت کی نشانیاں موجود ہیں کیا تم سے تم میری قدرت اور ربوبیت کو سمجھ سکتے ہو

پھر اپنے پیغمبر سے مخاطب ہو کر فرمایا جا رہا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے (انسانوں کی صورت میں مہمان بن کر) تو انہوں نے ان کی ضیافت کے لئے بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا لیکن جب انہوں نے رغبت نہ کی تو حضرت ابراہیم کو اس پر تشویش ہوئی تو انہوں نے کہا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہم لوگ فرشتے ہیں اور آپ کے رب کی طرف سے ایک فرزند کی بشارت لیکر آئے ہیں تو ان کی بیوی جو بہت بوڑھی اور بانجھ تھیں تعجب سے کہنے لگیں ہیں یہ کیسے ممکن ہے تو فرشتوں نے کہا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے پھر فرشتوں نے بتایا کہ وہ قوم لوط پر عذاب نازل کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر گارے کے بنے ہوئے کنکر برسا کر تباہ کر دیں سوائے اس گھر کے جو مومنین کا گھرانہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس عذاب سے قبل قوم فرعون قوم عاد اور ثمود کو بھی عذاب نے آگھیرا تھا اور وہ سب تباہ ہو گئے اور اس سے بھی قبل قوم نوح بھی سیلاب میں غرق ہو گئی تھی چنانچہ نافرمانوں کا یہی حشر ہوتا ہے پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈریں اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں

یہ عجیب بات ہے کہ جب بھی لوگوں کے پاس کوئی پیغمبر آیا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا جادوگر اور ساحر گردانا

پس اے پیغمبرؐ آپ ان لوگوں کو سمجھاتے رہیں کہ یہ ہی آپ کا کام ہے بے شک سمجھانا اہل ایمان کے لئے فائدہ بخش ہے میں نے انسانوں اور جنوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ہی ان کو رزق اور روزی دیتا ہوں جنہوں نے انکار اور کفر کیا ان کے لئے تباہی ہے اس دن (یعنی قیامت کے دن) جس کا وعدہ کیا گیا ہے

Marfat.com

ع ۲۳ قیامت کا واقع ہونا برحق ہے

رکوع کے ابتدا ہی میں چار قسمیں کھا کر اس بات کی اہمیت واضح کی گئی ہے کہ قیامت ضرور برپا ہو گی تم (اے اہل مکہ) کس شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہو جب قیامت تم پر آپڑے گی اس وقت تم کو اس بات کی صداقت کا علم ہو جائے گا لیکن اس وقت بے سود ہو گا کیونکہ اس دن اہل تقویٰ کو جنت کی نعمتیں ملیں گی اور شرارت کرنے والے کافروں اور ایمان نہ لانے والے لوگوں کو دوزخ کا عذاب اہل تقویٰ جنت کے باغوں میں عیش کر رہے ہوں گے اس لئے کہ یہ ان کے ایمان کا بدلہ ہے وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کی یاد کرتے تھے اور اپنے مال میں سے غریبوں کو حصہ دیا کرتے تھے

ع ۲۴ حضرت ابراہیم کے پاس فرشتوں کا انسانی شکل میں مہمان بن کر آنا فرزند کی بشارت دینا قوم فرعون عاد ثمود اور قوم نوح پر عذاب نازل ہونے کا ذکر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب اجنبی مہمان آئے تو انہوں نے ان کی ضیافت کے لئے بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا لیکن انہوں نے رغبت ظاہر نہ کی اس پر حضرت کو تردد ہوا مہمانوں نے بتایا کہ وہ اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں اور ان کے لئے ایک فرزند کی بشارت لائے ہیں حضرت کی اہلیہ جو انتہائی ضعیف تھیں کہنے لگیں یہ کیسے ممکن ہے اس پر فرشتوں نے کہا کہ اللہ جو چاہتا ہے کر سکتا ہے

Marfat.com

(یہاں سلسلہ کلام فرشتوں اور حضرت ابراہیم کے درمیان شروع ہوتا ہے اور یہیں سے ستائیسواں پارہ شروع ہوتا ہے)

کلام جاری ہے پھر فرشتوں نے بتایا کہ وہ قوم لوط کی طرف عذاب نازل کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں پس جب عذاب آیا تو سوائے ایک مومن گھرانہ کے اور کوئی اس عذاب سے محفوظ نہ رہ سکا اسی طرح قوم عاد ثمود اور فرعون پر بھی عذاب نازل ہوئے اس لئے کہ وہ لوگ نافرمان تھے

ع ۱۴ پیغمبر کا کام صرف دعوت حق دینا ہے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے جنوں اور انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت اور فرمانبرداری کے لئے پیدا کیا اس قادر مطلق نے زمین و آسمان پیدا کیے بیشک وہ ہر چیز کی تخلیق پر قادر ہے پھر اس نے تمام حیوانات کے جوڑے جوڑے بنائے اس میں اس کی قدرت کا راز پوشیدہ ہے

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے لیکن لوگوں نے ان کو جھٹلایا ان کی تکذیب کی اور ان کو ساحر و دیوانہ بتایا اپنے پیغمبرؐ کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ آپ لوگوں کی ملامت کی پروہ نہ کریئے آپ کا کام تو صرف دعوت حق دینا ہے خواہ وہ مانیں یا نہ مانیں اگر یہ لوگ آپ کی دعوت کو قبول نہیں کرتے تو روز قیامت (جس کا وہ وعدہ سچا ہے) یہ لوگ عذاب کے مستحق ہوں گے اس رکوع میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ اللہ کی طرف بھاگو رجوع الی اللہ کا طریقہ سیکھو خدا کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو قیامت کے قائم ہونے کا اعتبار قائم کرو

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الطور (۵۲)

دو رکوع انچاس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الطور	۵۴۲
۱ ع ۲	قیامت کا یقینی طور پر واقع ہونا بد کار و نیکو کار لوگوں کے جزاو سزا کا ذکر۔	۵۴۳
۲ ع ۴	کفار کی غلط باتوں اور قرآن کو اللہ کا کلام نہ ماننے کی تردید اور ان پر عذاب آنے کی وعید۔	۵۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الطور (۵۲)

دو رکوع انچاس آیات مکی

اس سورہ مبارکہ میں کم و بیش وہی مضمون دہرایا جا رہا ہے جو اس سے پیشتر الذّٰریٰت میں بیان ہوا ہے

طور ایک چھوٹی سے پہاڑی ہے جس پر اللہ نے بھی تجلی فرمائی اور موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوا، کوہ طور، لکھی ہوئی کشادہ کتاب کے اوراق کی، خانہ کعبہ اور آسمان کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت ضرور برپا ہو گی اس کے بعد پر جلال انداز میں قیامت کے روز کے حالات بیان کیے جا رہے ہیں کہ آسمان اس روز بری طرح تھرا رہا ہو گا پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر تیزی سے چلنے لگیں گے اس کو جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ہو گی انہیں آتش جہنم میں جھونک دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے

لیکن پرہیز گار لوگ جنت کے باغوں میں شاداں مسرور ہوں گے مزے لے لے کر کھائیں گے اور پئیں گے مزید انعام یہ ہو گا کہ ہم ان سے ان کی اولاد کو جو صاحب ایمان ہو گی ان سے ملا دیں گے یعنی ان کو بھی جنت عطا کریں گے اس سلسلہ میں جنت کی زندگی کی کئی مزید باتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ آپس میں کہیں گے کہ ہم زندگی میں اللہ سے ڈرتے رہتے تھے اور اس سے دعائیں مانگتے تھے سو اللہ نے ہماری دعائیں سن لیں کفار کے اس قول کے جواب میں کہ یہ قرآن نعوذ باللہ خود پیغمبر نے گھڑا ہے کہا جا رہا ہے کہ اگر وہ سچے ہیں تو ایسا ہی ایک کلام بنا لائیں کفار یہ یقین نہیں رکھتے کہ خود ان کو اور زمینوں آسمانوں کو اللہ نے پیدا کیا ہے

اس خیال کی تائید کی گئی ہے کہ سب کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں

یہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیے جائیں گے اس دن نہ تو ان کا کوئی داؤ کارگر ہو گا اور نہ ان کو کہیں سے مدد ملے گی اپنے پیغمبرؐ کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ آپ صبر کیے رہئے اور اپنے پروردگار کی تعریف کرتے رہئے رات کے بعض اوقات میں اور جب ستاروں کی روشنی مدہم پڑنے لگے اس وقت اپنے رب کی تسبیح اور سجود کیا کریں

ع ۲ قیامت کا یقینی طور پر واقع ہونا بدکار و نیکوکار لوگوں کے سزا و جزا کا ذکر

اس رکوع میں شروع ہی میں اللہ تعالیٰ کوہ طور کشادہ اوراق پر لکھی ہوئی کتاب اور خانہ کعبہ اور آسمان کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ قیامت ضرور برپا ہونی اس میں کوئی شک نہیں ہونا چاہئے اس کے بعد پر جلال انداز میں روز قیامت کے حالات بیان کیے جا رہے ہیں کہ اس دن آسمان پر شکوہ بڑی طرح لرز رہا ہو گا اور پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر تیزی سے چل رہے ہوں گے اس دن منکرین کے لئے خرابی ہو گی ان کو آتش جہنم کی طرف دھکیل دیا جائے گا جو ان کے اعمال کے بدلہ میں ہو گا لیکن پرہیزگار بندے جنت کے باغوں میں داخل کیے جائیں گے ان کی اولاد بھی ان کے ہمراہ جنت میں داخل کر دی جائے گی بشرطیکہ وہ صاحب ایمان ہو (یعنی مسلمان ہو) یہ اللہ کا مزید انعام ہو گا جنت کے بعد مزید انعامات کا ذکر کیا جا رہا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ یہ ان لوگوں کے نیک اعمال کا بدلہ ہو گا جو خدا سے ڈرتے اور

Marfat.com

اس سے دعائیں مانگا کرتے تھے

۲ع کفار کی غلط باتوں اور قرآن کو اللہ کا کلام نہ ماننے کی تردید اور ان پر عذاب آنے کی وعید

اس رکوع میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر سے مخاطب ہو کر یوں فرماتا ہے کہ اے پیغمبر آپ نہ کاہن ہیں اور نہ (نعوذ باللہ) دیوانے اور نہ شاعر یہ کفار کی بے عقلی کی باتیں ہیں مزید برآں کفار کہتے ہیں کہ یہ قرآن اللہ کا کلام نہیں بلکہ اسے حضور نے خود گھڑ لیا ہے تو اگر وہ ایسا کہتے ہیں تو پھر وہ خود ایک ایسا کلام کیوں نہیں بنا لاتے ان کا حال تو یہ ہے کہ اگر ان کی نگاہوں کے سامنے عذاب کا کوئی ٹکڑا آئے تو وہ اسے گرتا ہوا بادل کا ٹکڑا سمجھیں گے ان کی شرارتیں ان کے کام نہ آئیں گی اور قیامت کے دن ان کو عذاب سے کوئی نہ بچا سکے گا

اپنے پیغمبر سے مزید فرمایا جا رہا ہے کہ آپ صبر کرتے رہیں رات کے وقت اور اس وقت جب ستاروں کی روشنی مدہم پڑنے لگے آپ اللہ کی تعریف تسبیح اور عبادت کیا کریں (اپنے پیغمبر کی وساطت سے یہ خطاب تمام مومنین سے کیا جا رہا ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النجم (۵۳)

تین رکوع باسٹھ آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ النجم	۵۴۶
۱ع ۵	پیغمبر خدا وہی فرماتے ہیں جو ان کو وحی سے بتایا جاتا ہے کفار غلط عقیدوں پر قائم ہیں ان کے عقائد وہم و گمان پر مبنی ہیں۔	۵۴۷
۲ع ۶	وہم و گمان اور حقیقت میں فرق ہے اللہ تعالیٰ کبائر گناہ سے بچنے والے متقیوں کو نیک اجر دینے والا ہے وہ ہر چیز سے واقف ہے۔	۵۴۹
۳ع ۷	اللہ تعالیٰ ہی خالق کل کائنات ہے ہر انسان کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا قیامت آنا برحق ہے۔	۵۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ النجم (۵۳)

تین رکوع باسٹھ آیات مکی

اس سورۃ کے آغاز میں لفظ النجم ہے اس لئے یہ سورۃ اسی نام سے منسوب کردی گئی اس کے آغاز ہی میں یہ بتایا جارہا ہے کہ پیغمبرؐ اسلام (نعوذ باللہ) کوئی بھٹکے ہوئے انسان نہیں ہیں نہ وہ بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں آپؐ جو کچھ بھی تلقین فرماتے ہیں وہ وہی ہوتا ہے جس کی آپ پر وحی کی جاتی ہے جو حضرت جبرائیل کی معرفت آپ تک پہنچائی جاتی ہے یہ بات قیاس پر مبنی نہیں ہے بلکہ حضور صلعم نے حضرت جبرئیل کو اپنی آنکھوں سے خود دیکھا ہے

اس کے بعد کفار کو بتلایا جارہا ہے کہ جس دین کی تم پیروی کرتے ہو اس کی بنیاد محض من گھڑت باتوں اور محض وہم و گمان پر ہے اس کی کوئی اصلیت یا حقیقت نہیں ہے تم نے لات و منات و عزّیٰ جیسی چند دیویاں فرض کر رکھی ہیں تم نے اللہ کے لئے بیٹیاں فرض کرلی ہیں اور فرشتوں کو اس کی بیٹیاں کہتے ہو جبکہ اپنے واسطے بیٹے پسند کرتے ہو اور بیٹیوں سے نفرت کرتے ہو تو جس چیز سے تم خود نفرت کرتے ہو ان کو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہو تم حقیقت کو نہیں سمجھتے اور نہ تمہیں آخرت پر یقین ہے اس ساری کائنات کا مالک اللہ ہے اسی نے اس کو پیدا کیا ہے اور وہی سب کے اعمال سے باخبر ہے اس کے پاس بھلائی کا نیک بدلہ اور برائی کا خراب بدلہ ہے اللہ جانتا ہے کہ کون متقی ہے اگر تم لوگ بڑے بڑے گناہوں سے

Marfat.com

بچتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے بقیہ گناہ بھی معاف فرمادے گا

اس کے بعد دین حق کے بنیادی اصول بیان فرمائے جا رہے ہیں جو قرآن شریف کے نازل ہونے سے پہلے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے صحیفوں میں بیان کیے گئے تھے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نبی کریم کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے ہیں بلکہ طریق ابراہیم کی دعوت دے رہے ہیں جن کا طریقہ اہل عرب کو بہت پسند تھا لیکن وہ اسے بھلا چکے ہیں قوم عاد ثمود اور قوم نوح کو ان کی نافرمانیوں کی بناء پر ہلاک کیا گیا تھا اس لئے تم کو چاہئے کہ اپنی نافرمانیوں سے باز آجاؤ

سب سے آخر میں یہ بتلایا جا رہا ہے کہ فیصلے کی گھڑی قریب آپہنچی ہے اس کو ٹالا نہیں جا سکتا جس بات کو تم سننا پسند نہیں کرتے اور جس کی تم ہنسی اڑاتے ہو وہ حقیقت ہے حالانکہ تم کو یہ سب باتیں انوکھی معلوم ہوتی ہیں مگر ایسا نہیں ہے پس تم باز آجاؤ اور ہنسنے کے بجائے تم کو اپنی نادانی پر رونا آنا چاہئے پس خدا کے سامنے جھک جاؤ اور اس کی بندگی اختیار کرو

نوٹ: سورۃ النجم کے رکوع ۳۰ میں سجدہ تلاوت ہے۔

ع ۱ پیغمبر خدا وہی فرماتے ہیں جو ان کو وحی سے بتایا جاتا ہے کفار غلط عقیدوں پر قائم ہیں ان کے عقائد ان کے وہم و گمان پر مبنی ہیں

آغاز میں روشن ستارے نجم کی قسم کھا کر بیان کیا جا رہا ہے کہ پیغمبر خدا (بقول کفار) نہ من گھڑت باتیں کرتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنے دل سے کوئی بات کرتے ہیں وہ ان ہی باتوں کی تلقین کرتے ہیں جو ان کو اللہ تعالیٰ نے وحی کی ہیں

اس کے بعد حضور کے سفر معراج کا ذکر ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ کے پاس

Marfat.com

تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ سے اسقدر قریب ہوئے کہ صرف دو کمانوں یا کم کا فاصلہ رہ گیا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار فرمایا (ضیا القرآن) اور اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں مشاہدہ فرمائیں

اے کفار تم جو لات و منات اور عزّیٰ کی دیویاں مانتے ہو اور ان سے طلب کے خواہش مند ہو اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہو یہ سب تمہارا وہم و گمان ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں آخرت اور دنیا ہے

ع ۲ وہم و گمان اور حقیقت میں فرق ہے اللہ تعالیٰ کبائر گناہ سے بچنے والے متقیوں کو نیک اجر دینے والا ہے وہ ہر چیز سے واقف ہے

ظن اور گمان حق کے مقابلہ میں کام نہیں آسکتے جو لوگ دنیاوی زندگی کو بہتر سمجھتے ہیں اور میرے ذکر سے روگردانی کرتے ہیں اے پیغمبر اسلام آپ ایسے لوگوں سے منہ پھیر لیں اس دنیا اور آسمان میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے وہ نیکو کاروں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دے گا یہ وہ لوگ ہیں جو بڑی برائیوں سے بچتے رہے اللہ ہی کو ہر بات کا علم ہے وہ ہر ایک کو ایام حمل سے ہی جانتا ہے پس لوگوں کو (اپنے بارے میں) بڑھ بڑھ کر باتیں نہیں بنانا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے وہی قادر ہے۔

ع ۳ اللہ تعالیٰ ہی خالق کل کائنات ہے ہر انسان کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا قیامت آنا برحق ہے

اس رکوع میں کنجوس لوگوں کے ذکر سے بتایا گیا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے

مال سے دوسرے لوگوں کو اپنے حصہ کا عذاب خرید لینے پر آمادہ کریں گے حالانکہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا ہر شخص کو اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا اور کوئی مال و دولت کام نہ آئے گی اللہ تعالیٰ ہی خالق کل کائنات ہے وہی مارتا اور جلاتا ہے اور (قیامت کے دن) دوبارہ پیدا کرے گا مالدار کرنا اور غریب کرنا اسی کے اختیار میں ہے اس نے ظالم اور سرکشوں مثلاً قوم نوح اور قوم عاد و ثمود کو نافرمانی کی بناء پر ہلاک کر دیا تھا تو اے رسول عربی آپ ان لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیے کہ قیامت قریب آچکی ہے اپنے انجام سے ڈریں اور اللہ کی عبادت کریں

ساجدون سجدہ (۱۲)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ القمر (۵۴)

تین رکوع پچپن آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ القمر	۵۵۱
۱ ع ۲۲ ۸	شق القمر کے معجزے کا واقع ہونا کفار کا حضور کی رسالت پر انکار کرنا اپنی خواہشات کی پیروی کرنے اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں پر عذاب نازل ہونا۔	۵۵۲
۲ ع ۱۸ ۹	قوم ثمود اور قوم لوط کے گناہوں کے باعث ان پر عذاب کا نازل ہونا اور ان کی بربادی کا بیان۔	۵۵۳
۳ ع ۱۵ ۱۰	قوم فرعون پر عذاب اور نصیحت قبول کرنے والوں پر انعامات کا تذکرہ کفار مکہ عنقریب پسپا ہوں گے۔	۵۵۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ القمر (۵۴)

تین رکوع پچپن آیات مکی

کفار عرب حضورؐ کے معجزات کا انکار کرتے اور ایمان نہ لائے تھے ایک دن جب چاند پورا تھا اور پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا مشرکین مکہ حضور اقدس کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر دیجئے آپ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کر دوں تو کیا تم ایمان لے آؤ گے ؟ سب نے ایمان لانے کا وعدہ کیا سب لوگ میدان منا میں جمع ہوئے حضور نے بہ تائید الٰہی انگلی کا اشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر دونوں ٹکڑے مل کر جڑ گئے تاہم ابو جہل بول اٹھا کہ (نعوذ باللہ) آپ تو بہت بڑے جادوگر ہیں اور وہ لوگ ایمان نہ لائے اس سورہ میں فرمایا گیا ہے یہ لوگ اپنی خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں ان لوگوں کو اس وقت ہوش آئے گا جب قیامت کے دن فرشتے ان کو جہنم کی طرف ہانک رہے ہوں گے

اس کے بعد چند گذشتہ قوموں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے بھی انبیاء کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اپنی ظاہری قوت کے باعث وہ ظلم و ستم کرتے اور گناہوں سے بھری زندگی گذارتے رہے لیکن جب ان کی مہلت ختم ہو گئی تو اللہ کا عذاب آیا جس نے انہیں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا یہ قومیں قوم نوح عاد و ثمود اور قوم لوط ہیں ان قوموں کے حالات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا جا رہا ہے کہ یہ

Marfat.com

کتاب (قرآن) کوئی مشکل اور مُعَمّوں والی کتاب نہیں ہے جس کو سمجھنا مشکل ہو جو شخص بھی سچے دل سے اس کتاب کو سمجھنے کی کوشش کرے گا وہ اس کے مطالب کو سمجھ لے گا

اس کے بعد کفار کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ چاہو کرتے رہو تم کو کوئی سزا نہیں ملے گی تو یہ تمہاری غلطی ہے اگر تم کو اپنے جنگ جو بہادروں پر ناز ہے تو یہ تمہاری بھول ہے یہ لوگ اللہ کی طاقت کا ذرا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے

تمہارے تمام اعمال اللہ کے پاس لکھے ہوئے ہیں اور روز محشر ان غلط کاریوں اور بد اعمالیوں سے انکار نہیں کر سکو گے اس سورہ کے پہلے دو رکوع میں چار دفعہ اس بات کی تکرار ہے کہ اللہ نے قرآن کو نصیحت پذیری کے لئے آسان کر دیا ہے

۲۲ع شق القمر کے معجزے کا واقع ہونا کفار کا حضورؐ کی رسالت پر انکار کرنا اپنی خواہشات کی پیروی کرنے اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں پر عذاب نازل ہونا

اس رکوع میں شق القمر کے معجزے کا ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب (حضور نے) چاند کو دو ٹکڑے کر دکھایا تو وہ کہنے لگے یہ تو بہت بڑا جادو ہے

ان لوگوں (کفارہ مکّہ) نے (رسول خدا) کو جھٹلا دیا اور اپنی نفسانی خواہشات کے تابع ہو رہے آخر ہر کام کا نتیجہ ظاہر ہی ہوتا ہے اس لئے ان کو قیامت کے دن ایک خوفناک انجام سے دو چار ہونا پڑے گا وہ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور

Marfat.com

ہولناک انجام کو پہنچیں گے ان لوگوں سے پہلے قوم نوح نے بھی اپنے رسول کو جھٹلایا تو اللہ نے حضرت نوح کے کہنے سے ان پر اپنا عذاب نازل کیا ان پر اوپر سے بارش نازل ہوئی اور زمین سے چشمے ابل پڑے اور وہ اس سیلاب میں غرق ہو گئے طوفان نوح کا واقعہ دوسری قوموں کے لے باعث عبرت بن گیا اس کے بعد عاد پر ہونے والی آندھی کے عذاب کا ذکر کیا گیا ہے اور فرمایا جارہا ہے کہ یہ قرآن نصیحت والی کتاب ہے اگر صدق دل سے اس کو سمجھنے کی خواہش ہو تو اس کا سمجھنا آسان ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہے کوئی جو سمجھے اور اس سے نور ہدایت حاصل کرے

ع ۲ ۱۸ ۹ قوم ثمود اور قوم لوط کے گناہوں کے باعث ان پر عذاب کا نازل ہونا اور ان کی بربادی کا بیان

قوم ثمود نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا کہتے تھے یہ رسول تو ہمارے جیسے انسان ہیں ان پر کوئی وحی نہیں اتاری گئی ہے یہ ایسے ہیں (نعوذ باللہ) شیخی بگھارتے ہیں اگر ان کو پیغمبر مان لیا گیا تو آس پاس کے لوگ ہمیں دیوانہ کہیں گے اللہ تعالی نے ان کی آزمائش کے لئے ایک اونٹنی بھیجی جب اونٹنی پانی پینے جاتی تو سب جانور بھاگ جاتے تھے چنانچہ اونٹنی کی باری ٹھہرادی اور ان کے درمیان پانی کی تقسیم کر دی گئی اس بات پر وہ لوگ قائم نہ رہے اور انہوں نے اونٹنی پر وار کیا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں آخر اللہ نے ان پر عذاب بھیجا یہ ایک زبردست چنگھاڑ تھی جس سے وہ اس طرح روندے گئے جیسے خاردار باڑھ۔

اس کے بعد قوم لوط کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ لوگ بد اعمال تھے جب حضرت لوط سے ملنے فرشتے آئے جو خوش شکل نوجوانوں کی صورت میں تھے ان کو قوم لوط

Marfat.com

کے لوگ اپنے ہمراہ لے جانے کے لئے حضرت سے لڑنے لگے آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی عذاب نازل کیا ان شرارتی لوگوں کی آنکھیں ختم کردی گئیں اور صبح سویرے اس قوم پر عذاب نازل ہوا وہ سب تباہ برباد ہو کر رہ گئے اس رکوع میں دو مرتبہ یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ کتاب (قرآن) ایک نصیحت والی کتاب ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا جو اس کو سوچے اور سمجھے

ع ۱۵ ۳ ۱۰ قوم فرعون پر عذاب اور نصیحت قبول کرنے والوں پر انعامات کا تذکرہ کفار مکہ عنقریب پسپا ہوں گے

اس رکوع میں آل فرعون کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ ان کے پاس ڈرانے والے (پیغمبر) آئے اور انہوں نے ان کی اصلاح کرنی چاہی اور اللہ سے ڈرایا لیکن وہ باز نہ آئے آخر کار ان پر عذاب نازل ہوا (کفار مکہ) کہتے ہیں کہ وہ بہت طاقتور ہیں اور غالب رہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے جلد پسپا ہو جانے کی خبر دی ہے کہ وہ پسپا ہو کر پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے ان کفار پر قیامت کے دن سخت عذاب نازل کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے پہلے بھی کئی قوموں کو ان کی گمراہی کے سبب ہلاک کر چکا ہے اور ان کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کام بہت آسان ہے اور جب وہ ایسا چاہے گا تو آنکھ جھپکنے کی دیر نہ ہوگی یہ کفار جو کچھ کر رہے ہیں سب ان کے نامہ اعمال میں درج ہے وہ اس سے انکار نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس کوئی ہے جو ان واقعات سے نصیحت حاصل کرے۔ بے شک پرہیز گار لوگ قیامت کے دن ان باغوں میں قیام کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور وہ اپنی پسندیدہ جگہ میں بیٹھے ہوئے ہوں گے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الرحمٰن (۵۵)

تین رکوع اٹھتر آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الرحمٰن	۵۵۶
۱ ۲۵ ع ۱۱	اللہ نے اپنے حبیب کو قرآن کا علم اور اس کا بیان سکھایا انسانوں کے لئے فائدہ مند نعمتیں پیدا کیں۔	۵۵۸
۲ ۲۰ ع ۱۲	اس کائنات میں ہر چیز فانی ہے صرف اللہ کو بقائے دوام حاصل ہے جنوں اور انسانوں سے خطاب! اللہ کے قائم کردہ حدود سے نہ نکل سکنے کا بیان۔	
۳ ۳۳ ع ۱۳	اللہ سے ڈرنے والوں کو جنت ملے گی اور اس میں بہت سی نعمتیں ہوں گی۔	۵۵۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الرحمٰن (۵۵)

تین رکوع اٹھتر آیات مکی

اس سورۃ مبارکہ کا ذکر الرحمٰن سے شروع ہو رہا ہے جس کے معنی ہیں وہ ذات کریم جو جن و انس اور تمام مخلوقات کو آغاز آفرینش سے لے کر اس دنیا اور آخرت میں تمام مادی روحانی اور اخروی نعمتوں سے سرفراز فرمانے والی ہے یہاں سمجھایا جا رہا ہے کہ الرحمٰن کیا ہے انسان کی تخلیق اس کے ماحول کا بیان ہے اللہ کی گوناگوں نعمتوں کا اس کی قدرت کاملہ کا ذکر ہے تخلیق کائنات سے لے کر عالم بالا کی دائمی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی طرف اس کی ہر قدرت و حکمت انسان کو ہر لمحہ اپنے رب کی یاد دلاتی ہے

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے اپنے حبیب کو (جو بہترین انسان ہیں) قرآن کا علم سکھایا اور قرآن کا بیان کرنا سکھایا اس کے بعد فرمایا جا رہا ہے کہ اس نے جو چاند اور سورج پیدا کیے ہیں وہ اور زمین کے نباتات اور آسمان کے ستارے بھی ایک طے شدہ قاعدے کے مطابق اللہ کے حکم کے پابند ہیں اللہ تعالیٰ ہی نے آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور اس موجودہ شکل میں بلند کیا ہے اس تخلیق میں بھی اسی کی شان رحمانیت نظر آتی ہے اس کے بعد فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے نظام عدل اور میزان عدل قائم کیا ہے پس انسانوں کو چاہئے کہ وہ عدل کریں لین دین اور تول ناپ میں زیادتی نہ کریں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں جن

نعمتوں کو پیدا کیا ہے ان کا ذکر فرمایا ہے پس اے جن و بشر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اللہ تعالیٰ ہی مشرق و مغرب کا رب ہے اور اسی کی فرمانروائی ہے

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں میں پیدا کردہ اپنی نعمتوں اور رحمتوں کا ذکر فرما کر انسانوں سے اپنی حقیقت ربوبیت اور رحمانیت کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے اور آخر میں ان سے سوال کیا ہے کہ آخر وہ اللہ تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلائیں گے اور ان سے انکار کریں گے آسمان اور زمین کی مخلوقات اپنی ضرورتوں کے لئے اسی کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہیں اور وہ ہر روز ایک نئی شان سے تجلی فرماتا ہے ہر روز نئے نئے واقعات کا اظہار اس دنیا میں ہوتا ہے اور نئے نئے حالات ظہور پذیر ہوتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ تمام جنوں اور انسانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تم سب اپنی تمام تر طاقت کے باوجود میری دسترس اور قبضہ قدرت میں رہنے پر مجبور ہو تم کسی طرح اس سے نکل کر کسی اور مقام پر بھاگ کر نہیں جا سکتے اور نہ میری قائم کردہ حد بندیوں سے باہر نکل سکتے ہو اس کی تم میں طاقت نہیں سوائے اس کے کہ میں خود کسی کو اس کی طاقت (سلطانی) عطا کر دوں جیسے کہ سردار انبیاء کو آسمان کے دائروں سے آسانی سے نکال کر اللہ نے اپنے قریب بلا لیا تھا اور آپ اپنے جسم اطہر کے ساتھ ساتوں آسمان سے پار ہو کر معراج کی شب اللہ کے حضور تشریف لائے اور پھر واپس دنیا میں تشریف لے آئے

اس کے بعد روز قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ مجرموں کو پہچان کر انہیں پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا لیکن جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کو دو باغ ملیں گے جو پھلدار ٹہنوں والے ہوں گے ان باغوں میں چشمے جاری ہوں گے

Marfat.com

اور ہر طرح کے میوے کی دو قسمیں ہوں گی وہ جنتی لوگ تکیہ لگائے اپنے بستروں پر محو استراحت ہوں گے پس اے حبیب! بے شک اللہ تعالی کی ذات بڑی بابرکت عظمت والی اور احسان فرمانے والی ہے

ع ۲۵ ۱۱ اللہ نے اپنے حبیب کو قرآن کا علم اور اس کا بیان سکھایا ہے انسانوں کے لئے فائدے مند نعمتیں پیدا کیں

اس رکوع کے آغاز میں اپنی شان رحمانیت کا تذکرہ فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ نے انسان کامل یعنی پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ کو قرآن سکھایا اور اس کے بیان کرنے کا علم عنائت فرمایا (تاکہ آپ لوگوں کو ہدایت کی جانب گامزن فرما سکیں)

آسمانوں پر چاند و سورج تمام ستارے اور زمین پر نباتات ان چند اصولوں کے پابند اپنے اپنے مدار اور دائرہ میں کام کر رہے ہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کر دیے ہیں اللہ نے میزان عدل قائم کی لوگوں کو چاہئے کہ ناپ تول میں کمی بیشی نہ کریں اور انصاف کے اصولوں پر قائم رہیں اس کے بعد اس رکوع میں اللہ تعالی کی چند دیگر نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور انسان سے دریافت کیا گیا ہے کہ وہ اس کی کن کن نعمتوں سے انکار کریں گے اللہ تعالی نے انسانوں کو مٹی سے اور جنوں کو آگ سے پیدا کیا ہے وہ تمام جہانوں اور مخلوقات کا رب ہے

ع ۲۰ ۱۲ اس کائنات میں ہر چیز فانی ہے صرف اللہ کو بقائے دوام حاصل ہے جنوں اور انسانوں سے خطاب! اللہ کے قائم کردہ حدود سے نہ نکل سکنے کا بیان

اس کائنات کی ہر چیز فانی ہے جبکہ اللہ تعالی کی ذات کو بقائے دوام حاصل

Marfat.com

ہے اللہ اپنی قدرت کے ہر روز اور ہر آن نئے نئے جلوے دکھاتا ہے اس کی قدرت اور اقتدار کے احاطہ سے کوئی جن وانس باوجود اپنی تمام طاقت کے باہر نہیں نکل سکتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود اس کے لئے آسانیاں پیدا کردے (جیسا کہ شب معراج اپنے حضور اپنے پیغمبر اپنے پیارے حبیب کو بلایا اور کائنات کی تمام طاقتیں آپ کے زیر نگیں کردیں وقت کی رفتار زمین اور آسمان کی تمام طاقتیں اور حصار آپ کے زیر تصرف کردیے گئے)

اس کے بعد نافرمان اور ایمان نہ لانے والوں کا تذکرہ کیا جارہا ہے کہ وہ لوگ اپنی شکلوں سے پہچانے جائیں گے اور فرشتے انہیں پکڑ پکڑ کر جہنم میں ڈال دیں گے وہی جہنم جس کو وہ جھٹلایا کرتے تھے

ع ۳ ۳۳ ۱۳ اللہ سے ڈرنے والوں کو جنت ملے گی اور اس میں بہت سی نعمتیں ہوں گی

زندگی میں جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کے خوف کی وجہ سے دنیاوی گناہوں سے بچتے رہے ہوں گے ان کو جنت میں دو باغ ملیں گے دونوں باغ پھلدار ٹہنیوں سے لدے ہوئے ہوں گے ان باغوں میں دو چشمے جاری ہوں گے۔ اور باغوں میں طرح طرح کے میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی جنتی لوگ شاندار قیمتی بستروں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے ہوں گے ان کو اور بھی دیگر قسم کی نعمتیں حاصل ہوں گی یہ ان کی نیکی کا بدلہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ ان کو اس کے عوض عطا فرمائے گا پس اے جن وانس تم اللہ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

Marfat.com

آخر میں فرمایا جا رہا ہے کہ (اے حبیب) آپ کا رب بہت بابرکت ہے
آپ کے رب کا نام بڑی عظمت والا ہے اور وہ بڑے احسان فرمانے والا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الواقعہ (۵۶)

تین رکوع چھیانوے آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الواقعہ	۵۶۲
۳۸ ع ۱ / ۱۴	قیامت برحق ہے وہ ضرور برپا ہوگی اس روز انسانوں کو تین گروہوں میں بانٹ دیا جائے گا۔	۵۶۳
۳۶ ع ۲ / ۱۵	اصحاب الشمال کی عبرت ناک حالت کا بیان اللہ تعالیٰ خالق کل کائنات ہے نہ کہ خود انسان۔	۵۶۴
۲۲ ع ۳ / ۱۶	یہ قرآن اللہ کی نازل کردہ بہت بابرکت کتاب ہے وہ لوگ بد نصیب ہیں جو اس کو جھٹلاتے ہیں۔	۵۶۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الواقعہ (۵۶)

تین رکوع چھیانوے آیات مکی

اس سورۃ مبارکہ میں توحید، قیامت کے واقع ہونے اور قرآن شریف کے کتاب اللہ ہونے کے مضامین بیان کیے گئے ہیں اور دلائل پیش کئے گئے ہیں جس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی اس زمانہ میں زیادہ تر یہی مسائل لوگوں کے درمیان زیر بحث تھے اہل مکہ قیامت کے واقع ہونے کا شد و مد سے انکار کرتے تھے ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ مرنے کے بعد پھر وہ دوبارہ کیسے زندہ کیے جائیں گے

آغاز سورۃ وقوع قیامت کے ذکر سے ہو رہا ہے بتایا جا رہا ہے کہ قیامت میں انسان تین گروہوں میں منقسم ہو جائیں گے ایک داہنے ہاتھ والے مومن جن کا نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں ہو گا جو عرش کے داہنے جانب ہوں گے شان رحیمی کے سایہ میں سعادت مند خوش بخت خوش نصیب دوسرے بائیں ہاتھ والے جو عرش عظیم کے بائیں جانب ہوں گے جن کے اعمال نامہ بھی ان کے ہاتھ میں ہوں گے نحوست و بدبختی کا مرقع تیسرے سبقت لے جانے والے سب سے آگے صحابہ کرام تابعین شہداء اور حوارین یہ اعمال کی سزا و جزا کا دن ہو گا تینوں طبقوں کا حال نہایت شرح وبسط سے بیان ہوا ہے

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کے وجود کے بارے میں اس کی واحدانیت کے

بارے میں ایسے ثبوت بیان کیے گئے ہیں جو ناقابل تردید ہیں آخری رکوع میں قرآن شریف کے برحق اور کلام الٰہی ہونے کے بارے میں دلائل پیش کیے گئے ہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ جس طرح آسمان پر ستارے ایک سلیقے اور نظم کے ساتھ سجائے گئے ہیں اسی طرح قرآن حکیم کی آیات بھی حسن ترتیب اور نظم کے ساتھ ایک دوسری سے وابستہ ہیں البتہ ان کو سمجھنے کے لئے نگاہ اور دل کی پاکیزگی ضروری ہے قرآن حکیم کے اسرار و معارف انہیں لوگوں پر کھلتے ہیں جو پاک ہوں اور پاک باطن ہوں لیکن جو لوگ محض اپنی ضد اور جہالت کی بنا پر اس بے نظیر کتاب سے بے توجہی برتتے ہیں ان کو قرآن حکیم کے معانی و مطالب سے آگاہی نہیں ہوگی اور وہ بد قسمت لوگ اس چشمۂ رشد و ہدایت سے بے فیض ہی رہ جاتے ہیں

(حضور پاکؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اس سورہ کی تلاوت کی عادت ڈال لے وہ فاقہ کشی اور غربت سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی روزی میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماتا ہے)

ع ۲ قیامت برحق ہے وہ ضرور برپا ہوگی اس روز انسانوں کو تین گروہوں میں بانٹ دیا جائے گا

اس رکوع کا آغاز اس حقیقت کے اظہار سے ہو رہا ہے کہ جب (اپنے وقت مقررہ پر) قیامت برپا ہوگی تو اس وقت اس کو کوئی جھٹلانے والا نہیں ہوگا اس روز زمین تھر تھر کانپے گی اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے نیز اس وقت تمام انسان تین گروہوں میں تقسیم کر دیے جائیں گے یعنی ایک داہنے ہاتھ والے کیا کہنا داہنے ہاتھ والوں کا (یہ عرش عظیم کے داہنے جانب ہوں گے اور

دوسرے بائیں ہاتھ والے جو عرش عظیم کے بائیں جانب بائیں ہاتھ میں اپنا اعمال نامہ لیے کھڑے ہوں گے کیا برا حال ہوگا ان بائیں ہاتھ والوں کا اور تیسرے سبقت لے جانے والے یعنی جو ہر عمل صالح میں سبقت لے گئے (ہجرت کے لئے پہلے تیار ہوئے جہاد کے لئے پہلے نکل کھڑے ہوئے اسلام قبول کرنے والوں کی صف اول میں رہے ہر کار خیر میں آگے بڑھتے رہے) تو قیامت کے دن بھی وہ انعامات الٰہی میں بھی سبقت ہی لے جانے والے ہوں گے جنت میں بھی پہلے داخل ہوں گے ایسے لوگوں پر انعامات کا تفصیل سے بیان کر کے نیکی کی زندگی اختیار کرنے کی طرف رغبت دلائی جارہی ہے

ع ۲ ۳۶ ۱۵ اصحاب الشمال کی عبرتناک حالت کا بیان۔ اللہ تعالیٰ خالق کل کائنات ہے نہ کہ خود انسان

اس رکوع میں بائیں ہاتھ والوں یعنی اصحاب الشمال کا ذکر کیا گیا ہے یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں یوم آخرت اور اللہ کا انکار کرتے تھے ان کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا یہاں ان پر سخت عذاب نازل کیا جائے گا یہ لوگ گناہ عظیم (یعنی شرک و کفر) پر مصر رہتے تھے یہ لوگ نہ اللہ پر ایمان لاتے نہ آخرت کو مانتے اور یہ ہی کہتے کہ جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا ہم پھر زندہ کیے جائیں گے ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جھٹلانے والے گمراہو! تم کو یقیناً تھوہڑ (زقوم) کے درخت سے کھانا ہوگا اور اس سے پیٹ بھرنا ہوگا اور گرم کھولتے ہوئے پانی سے پیاس بجھانا ہوگی اس عذاب کو قرآن پاک تفصیلاً بتاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں انسانوں نے نہیں بلکہ اس نے (اللہ نے) بنائی ہیں یہ

نباتات بارش اجناس آگ سب چیزیں اللہ تعالیٰ ہی نے بنائی ہیں

ع ۲۲ ۳ ۱۶ یہ قرآن اللہ کی نازل کردہ بہت بابرکت کتاب ہے وہ لوگ بدنصیب ہیں جو اس کو جھٹلاتے ہیں

اس رکوع میں فرمایا گیا ہے کہ قرآن ایک بہت بابرکت کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہے اور یہ کتاب لوح محفوظ میں محفوظ ہے جو لوگ اس کتاب کو جھٹلاتے ہیں وہ بدنصیب لوگ ہیں ان کے مقدر میں ہدایت نہیں اللہ تعالیٰ جھٹلانے والوں سے سوال فرماتا ہے کہ اگر وہ کسی قانون کی پابندی نہیں کرنا چاہتے تو وہ مرنے والے کی موت کو کیوں نہیں ٹال سکتے؟ پھر فرمایا جا رہا ہے کہ اگر مرنے والا اللہ کے نیک بندوں میں سے ہو گا تو اس پر اللہ کی رحمت ہو گی اور اگر وہ گمراہ لوگوں سے تعلق رکھتا ہو گا تو اس کو بھڑکتی ہوئی دوزخ میں داخل کیا جائے گا پس اے حبیب آپ اپنے رب کی پاکیزگی بیان کیجئے جو بڑا صاحب عظمت ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الحدید (۵۷)

چار رکوع انتیس آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الحدید	۵۶۷
۱ ع ۱۷	اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور ہر امر پر کامل قدرت رکھتا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا بیان۔	۵۶۸
۲ ع ۹ ۱۸	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب اللہ و رسول پر ایمان لانے کا اجر عظیم۔	۵۶۹
۳ ع ۶ ۱۹	دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ ہے جبکہ آخرت حقیقت اور نہ ختم ہونے والی زندگی ہے۔	۵۷۰
۴ ع ۴ ۲۰	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ نوح اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا دونوں کی نسلوں میں نبوت اور کتاب قائم کر دی رہبانیت خدا کی ایجاد کردہ نہیں۔	۵۷۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الحدید (۵۷)

چار رکوع انتیس آیات مدنی

اس سورۃ مبارکہ میں سب سے پہلے اللہ تعالی کی شان کبریائی اور اس کی صفات مبارکہ کا بیان کیا گیا ہے زمین اور آسمان پر اس کی حکومت ہے اور اس میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں وہی مارتا جلاتا ہے وہی اول اور آخر اور وہی ظاہر و باطن ہے وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے رات سے دن کو نکالتا ہے اور دن میں رات کو داخل کرتا ہے وہ لوگوں کے سینوں میں پوشیدہ باتوں سے باخبر ہے۔

پھر حکم دیا جا رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہ سب باعث اجر ہے آخر تم اللہ پر ایمان میں ثابت قدم کیوں نہیں رہتے جبکہ اس کا رسول اس کی دعوت دے رہا ہے اور تم اس کے ہاتھ پر بیعت بھی کر چکے ہو کہ ہر حال میں رسول اللہ کا ساتھ دیں گے اس کے بعد ترغیب دلائی جا رہی ہے کہ اسلام کی عظمت کے لئے اپنے مالوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرو جس کا بہت اجر ہے لیکن جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا ان کے اجر کی برابری کوئی نہیں کر سکتا فرمایا جا رہا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں اللہ تعالی کئی گنا اجر عطا فرماتا ہے اور مال کو بڑھا سکتا ہے ایسے لوگوں کے لئے قیامت میں نور کی ضو فشانی ہو گی اور وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اس دن (روز قیامت) منافق ان سے روشنی حاصل کرنا بھی چاہیں گے تو نہ

ملے گی ان کے اور اہل ایمان کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائے گی اور وہ ایک دوسرے سے الگ ہوں گے اہل ایمان سے دریافت کیا جا رہا ہے کہ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد میں جھک جائیں ان کو ان اہل کتاب کی طرح نہ ہونا چاہئے جو وقت کے گزرنے کے ساتھ اللہ کی یاد سے غافل ہوتے چلے گئے اور ان کے دل سخت ہو گئے

جو لوگ اللہ کو قرضہ دیتے ہیں (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں) ان کو فیاضانہ طریقے سے کئی گنا اجر ملے گا معلوم ہونا چاہئے کہ یہ دنیاوی زندگی محض ایک کھیل تماشہ ہے اور دنیا پرستوں کے لئے آخرت کا دردناک عذاب ہے پس اپنے رب کی مغفرت حاصل کرنے کی کوشش کرو اللہ فضل و کرم فرمانے والا ہے جو مصیبتیں تم پر آتی ہیں اور جو نعمتیں تم کو حاصل ہوتی ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے ہیں پس ان مصیبتوں پر صبر کرو اور خوشی پر مت اتراؤ کچھ لوگ ایسے ہیں جو خود بخیل ہیں اور مسلمانوں کو بخل پر اکساتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ سخی ہے اور وہ اپنے خزانوں سے اپنے پیغمبر اور دین اسلام کی مدد فرمائے گا

اللہ ہی نے اتاری ہے کتاب اور میزان عدل تاکہ لوگ انصاف و عدل پر قائم رہیں اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اللہ رسول پر سچے دل سے ایمان لاؤ اللہ تم کو اپنی رحمت سے نوازے گا تاکہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ کی رحمت کو وہ روک نہیں سکتے جس پر وہ چاہے گا کرے گا

ع ۱۷ **اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور ہر امر پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا بیان۔**

اس رکوع کا آغاز بہت پر وقار انداز میں اللہ کی شان کبریائی سے ہو رہا ہے

Marfat.com

وہ بہت غالب ' نہایت دانا اور حکمت والا ہے زمینوں اور آسمانوں پر اس کی بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دن اور رات اس نے پیدا کیے ہیں وہی اول و آخر ظاہر و باطن کو جاننے والا ہے اور جو کچھ سینوں میں پوشیدہ ہے اس سے بھی با خبر ہے۔

اس کے بعد حکم فرمایا جا رہا ہے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جو کچھ اس نے مال دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو کیونکہ اس کا بہت بڑا اجر ہے اس نے یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے تاکہ لوگوں کو اندھیروں سے اجالوں کی طرف لائے اس رکوع میں بار بار یہ بتایا جا رہا ہے کہ اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو اس کا اجر عظیم ہے پھر یہ فرمایا جا رہا ہے کہ جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور دشمنان اسلام سے جنگ کی ان کا بہت بڑا درجہ ہے ویسے تو تمام لوگ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ ان سے واقف اور باخبر ہے

ع ۲ ۹ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب اللہ رسول پر ایمان لانے کا اجر عظیم

رکوع کا آغاز اس ترغیب سے ہو رہا ہے کہ کون ہے جو اللہ کو قرض دے (یعنی اس کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے تاکہ) اس کو اس سے کئی گنا زیادہ اجر ملے جو لوگ مومن ہیں (عورت اور مرد) قیامت کے روز ان کے چہرے نور سے منور ہوں گے یہ نور ان کے دائیں اور بائیں چمک رہا ہو گا جبکہ نافرمان لوگ اندھیرے

Marfat.com

میں ہوں گے اور نور والوں سے روشنی طلب کریں گے لیکن ان کو روشنی نہیں ملے گی اہل ایمان جنت کے باغوں میں ہوں گے جبکہ نافرمان دوزخ میں اہل ایمان کو قوت پہنچانے اور ان کے قلوب منور کرنے کے لئے یہ بتایا جارہا ہے کہ وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے قبل کتاب ملی تھی پھران پر ایک زمانہ گذر تا گیا اور پھران کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہو گئے اس لئے اہل ایمان کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس کی یاد میں اور قرآن کی عظمت کے لیے اپنے سر بارگاہ رب العزت میں جھکادیں

اس رکوع کے آخر میں ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ رسول پر ایمان رکھتے ہیں وہ خوش نصیب لوگ ہیں ان کے لئے خصوصی اجر ہے جبکہ قرآن کو جھٹلانے والے دوزخی ہیں

ع ۳ ۶ ۱۹ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ ہے جبکہ آخرت حقیقت اور نہ ختم ہونے والی زندگی ہے

اس رکوع میں یہ بتایا جارہا ہے کہ دنیاوی زندگی محض کھیل تماشہ ہے اور آخرت کی زندگی پر عمل کرنے کے لئے زور دیا گیا ہے فرمایا گیا کہ دنیا کی زندگی اور یہاں کی نعمتیں مال متاع و اولاد اس لائق نہیں کہ ان پر کسی قسم کا فخر کیا جائے یہ سب فانی اور چند روزہ ہیں جبکہ آخرت کی زندگی دائمی اور حقیقی ہے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے رب سے مغفرت طلب کریں اور اسی جانب بڑھیں اس لئے کہ وہ مغفرت کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ شیخی باز اور بخیل کو اپنا دوست نہیں رکھتا جو لوگ خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی راہ خدا میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں

ایسے لوگ اللہ تعالیٰ سے روگردانی کرنے والے ہیں اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ کتاب ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اور لوہے کو پیدا کیا جس میں قوت اور لوگوں کے لئے فائدے ہیں۔

ع ۲۰ **اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ حضرت نوح اور ابراہیمؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا دونوں کی نسلوں میں نبوت اور کتاب قائم کردی رہبانیت خدا کی ایجاد کردہ نہیں**

اس رکوع میں فرمایا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کے سامنے انبیاء علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہے اور ان سب پر ان کا ایمان ہے کیونکہ سارے نبی اللہ ہی کی راہ دکھانے آئے تھے۔ اس رکوع میں حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجنے اور ان کی نسل میں نبوت اور کتاب قائم کرنے کا ذکر ہے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ اور دوسرے جو رسول بھیجے ان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عیسیٰ ابن مریم کو اس نے انجیل عطا فرمائی اور ان کے تابعداروں کو شفقت و رحمت سے نوازا تاہم رہبانیت کو حضرت عیسیٰ کی بعض امتوں نے خود ایجاد کیا اللہ نے اسے ان پر فرض نہیں کیا ان میں سے اکثر فاسق فاجر تھے ایمان والوں کے لئے اجر ہے

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ تم اللہ سے ڈرو اور سچے دل سے اس کے رسول پر ایمان لے آؤ تو وہ تمہیں بخش دے گا اور اپنی رحمت اور نور عطا کرے گا اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اہل ایمان پر یہ فضل اس لئے ہے کہ تاکہ اہل کتاب یہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم ان کے قابو میں نہیں بلکہ یہ تو دست قدرت اللہ ہی میں ہے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المجادلۃ (۵۸)

تین رکوع بائیس آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ المجادلۃ	۵۷۳
۱ ع ۱	ظہار کا کفارہ اور اللہ کے حدود کو توڑنے کا بیان۔	۵۷۴
۲ ع ۲	کافر اپنی خفیہ سرگوشیوں سے اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتے	۵۷۵
	مسلمانوں کو آداب مجلس کے احکامات۔	
۳ ع ۳	حزب اللہ اور حزب الشیطان کا بیان اور ان کی پہچان۔	//

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ المجادلۃ (۵۸)

تین رکوع بائیس آیات مدنی

اس سورۃ مبارکہ میں ظہار کے بارے میں حکم نازل فرمایا گیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت اوس بن صامت نے اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ کو غصہ میں یہ کہہ دیا کہ تو میری ماں کی طرح ہے حضرت خولہ بہت پریشان ہوئیں اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی کا ذکر کیا اور دریافت کیا کہ کیا اب ہم اپنے شوہر کے ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ابھی اس کے بارے میں احکام نازل نہیں ہوئے حضرت خولہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتی تھیں کہ اے اللہ اس کے بارے میں حکم نازل فرمادے آخر ایک دن حضرت جبرائیل امین اس بارے میں احکام لیکر حاضر ہوئے اور آخر کار اللہ نے اس عورت کی فریاد سن لی حکم نازل ہوا کہ یہ طلاق نہیں لیکن ایسا کہنے والا فدیہ ادا کرے ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے روزے مسلسل رکھنا یا اسکی طاقت بھی نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اس کے بعد منافقین کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ چھپ چھپ کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کی سازشوں کی کسی کو خبر نہیں ہوتی لیکن ایسا نہیں ہوتا بلکہ اللہ ان کی سازشوں سے خوب واقف ہے وہ اپنی سازشوں سے اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکے بلکہ وہ اپنے آپ کو نقصان

پہنچاتے ہیں اس لئے کہ قیامت کے دن ان پر ان کی سازشوں کا پردہ چاک کر دیا جائے گا اور ان پر دردناک عذاب ہو گا اس کے بعد کی آیتوں میں مسلمانوں کو بتلایا جا رہا ہے کہ وہ اپنی نجی محفلوں میں اللہ اور رسول کے خلاف باتیں نہ کریں بلکہ اس کے برعکس وہ اسلام کو سربلند کرنے کے لئے تدابیر سوچا کریں مسلمانوں کو ایسی محفلوں میں جانے سے منع کیا گیا ہے جن میں اسلام کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں

اس کے بعد کی آیات میں آداب مجلس، نشست و برخاست کے طریقے بتائے گئے ہیں جن میں یہ حکم بھی آیا ہے کہ جب تم میں سے تین آدمی یکجا ہو جائیں تو دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس طرح تیسرے آدمی کی دل شکنی ہوتی ہے آخر میں انسانوں کے دو گروہ حزب اللہ اور حزب الشیطان کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں اب لوگوں کا اپنا فیصلہ ہے کہ وہ کس گروہ کی پیروی کرنا چاہتے ہیں

ع ظہار کا کفارہ اور اللہ کے حدود کو توڑنے کا بیان

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اپنی بیوی سے ظہار کرتے ہیں (یعنی ان سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ وہ ان کی مائیں ہیں) تو وہ بہت بری بات کہتے ہیں حالانکہ وہ ان کی مائیں نہیں ہیں ان کی مائیں وہ ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کر دے یا دو ماہ کے مسلسل روزہ رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ قبل اسکے کہ بیوی کو ہاتھ لگاؤ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں جو ان حدودوں کی پروا نہیں کرتے ان کے لئے سخت عذاب ہے بعد ازاں اللہ اور رسول کی مخالفت

کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں ذلیل کیا جائے گا اور کفار کے لئے رسوا کن عذاب ہے آخر میں اللہ تعالیٰ وہ دن یاد کروا رہا ہے جس دن سب کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور ان کو ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا جنہیں وہ بھلا چکے ہیں

ع ۲ کافر اپنی خفیہ سرگوشیوں سے اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتے مسلمانوں کو آداب مجلس کے احکامات

اس رکوع میں خفیہ سرگوشیوں کا ذکر ہے کہ جو کفار اسلام کے خلاف کیا کرتے ہیں اس سے وہ اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی سرگوشیوں اور سازشوں سے باخبر ہے اور قیامت کے دن ان کے لئے دردناک عذاب ہے اہل ایمان کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ اس قسم کی سرگوشیوں سے اور ایسے لوگوں کی مجالس میں جانے سے پرہیز کریں جو اسلام کے خلاف ہوں بلکہ اس کے برعکس مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ کے بارے میں مشورہ کر لیا کریں اور ایسی مجالس میں شرکت کیا کریں ساتھ ہی یہ بشارت بھی دی جا رہی ہے کہ کفار کی سازشیں اسلام کو نقصان نہ پہنچا سکیں گی اس کے علاوہ اس رکوع میں مسلمانوں کو آداب مجلس اور نشست و برخاست کے آداب بھی سکھائے جا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ نماز اور زکوٰۃ کا حکم بھی دیا جا رہا ہے اور ایمان لے آنے والوں کے درجات بلند کرنے کا وعدہ بھی فرمایا گیا ہے۔

ع ۳ حزب اللہ اور حزب الشیطان کا بیان اور ان کی پہچان

منافقوں نے کفار کو دوست بنایا ہے ضمنی قسمیں کھاتے ہیں ان پر

Marfat.com

شیطان نے قابو پالیا ہے یہ شیطانی ٹولہ ہے اور سن لو کہ شیطان ہی کا گروہ نقصان اٹھانے والا ہے جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور قیامت کے روز کو مانتے ہیں وہ لوگ ایسے شیطانی گروہ سے الگ رہتے ہیں جو اللہ رسول کے مخالفت اور دشمنی کرتے ہیں خواہ ان میں باپ بھائی اور کنبہ والے ہی کیوں نہ شامل ہوں حق پر وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان نے اپنا گھر بنالیا ہے اللہ ان سے راضی اور خوش ہے اللہ ان کو جنت میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ایسا گروہ اللہ کا گروہ ہے پس اللہ ہی کا گروہ دونوں جہانوں میں کامیاب اور سرخرو ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الحشر (۵۹)

تین رکوع چوبیس آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الحشر	۵۰۸
۱ ع ۴	قبیلہ بنی نضیر کے کافر اہل کتاب یہود کی جلاوطنی کا حال اور اموال "فئے" کی تقسیم کے احوال کا بیان۔	۵۰۹
۲ ع ۵	مدینہ کے منافقین کی قلبی کیفیت اور ان کی وعدہ خلافی کا بیان۔	۵۸۰
۳ ع ۶	اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم۔ نیز باری تعالیٰ کی صفات کا بیان۔	۵۸۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الحشر (۵۹)

تین رکوع چوبیس آیات مدنی

سورۃ الحشر (جلاوطنی) میں قبیلہ نضیر کے مدینہ سے نکالے جانے کا ذکر ہے اس سورۃ کا آغاز اللہ تعالیٰ کی توصیف سے کیا جارہا ہے جس نے اہل کتاب کے کافر قبیلہ بنی نضیر سے مدینہ کی نوخیز ریاست کو اس طرح نجات دلائی کہ مسلمانوں کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا بنی نضیر پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ہیبت طاری کی کہ وہ از خود جلاوطنی پر آمادہ ہو گئے اور مسلمانوں کو ان کے مکانات باغات اور املاک کا مالک بنادیا گیا ان کے مضبوط قلعے اور مضبوط گڑھیاں جن پر ان کو ناز تھا جس میں اسلحہ کے ذخائر جمع تھے ان پر وہ غرور کرتے تھے اور اس بنا پر وہ مسلمانوں کی توہین کرتے تھے معاہدہ مدینہ جو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان طے ہوا تھا اس کی خلاف ورزی کیا کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان پر غالب کردیا وہ لوگ مرعوب ہو کر رہے آخر کار سب کچھ چھوڑ کر مدینہ سے باہر چلے گئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتح و نصرت کی طرف توجہ دلاتا ہے تاکہ اللہ کی قدرت و حکمت اور نبی کریمؐ کی صداقت فراست اور رحمت پر ان کو بھروسہ ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں کا انجام برا ہی ہوتا ہے چونکہ مسلمانوں کو جنگ کے بغیر یہ اموال حاصل ہوئیں تھیں اس لئے ان اموال کو "**فئے**" کہتے ہیں "**فئے**" پر اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے جس کو وہ اللہ کے حکم کے مطابق غرباء اور مسافروں

میں بھی تقسیم کریں گے (بطور حق مجاہدین کا اس میں حصہ نہ ہو گا)۔ یہ اس لئے ہے کہ اموال تمہارے مالداروں ہی میں گردش نہ کرتا رہے یہ اسلامی نظام معیشت کا ایک اہم اصول ہے پھر حکم دیا جا رہا ہے کہ رسول اللہ جس چیز کو تمہیں عطا کریں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ

اس کے بعد مہاجرین اور انصار کا ذکر ہے ان کی تعریف اور عزت افزائی فرمائی گئی ہے ان کے دلوں میں فرق نہیں وہ مستغنی لوگ ہیں منافقین نے یہود سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ مدینہ چھوڑ کر نہ جاؤ بلکہ جنگ کرو اگر مسلمانوں سے تمہاری جنگ ہوئی تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق انہوں نے ساتھ نہ دیا اور ان کے ساتھ مدینہ سے جلا وطن ہوئے یہود اللہ سے ڈرنے کے بجائے مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اور کھلے بندوں جنگ کی ہمت نہیں رکھتے بعد میں فرمایا جا رہا ہے کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اس لئے کہ وہ ان کاموں سے آگاہ ہے جو تم کرتے ہو ان لوگوں میں نہ جاؤ جو اللہ کو فراموش کر بیٹھے ہیں آخر میں فرمایا جا رہا ہے کہ یہ قرآن اگر پہاڑوں پر نازل کیا جاتا تو اس کے خوف سے وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے اللہ ہی معبود اور بادشاہ ہے سلامت رکھنے والا اور بخشنے والا نگہبان عزت والا ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا صاحب کبریائی وہ شرائت سے پاک ہے سب کا خالق مناسب صورت بنانے والا سارے اچھے اچھے نام اسی کے لئے ہیں وہی عزت اور حکمت والا ہے

ع ۳ قبیلہ بنی نضیر کے کافر اہل کتاب یہود کی جلا وطنی کا حال اموال "فئے" کی تقسیم کے اصول کا بیان

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کی بالا کے بیان کے ساتھ قبیلہ نضیر کے مدینہ
منزل (۷)

Marfat.com

سے اخراج کا ذکر ہے ان پر مسلمانوں کا رعب طاری ہو گیا اور وہ اپنے مضبوط مکانات قلعے باغات اور اموال چھوڑ کر بغیر جنگ کے از خود مدینہ سے جلا وطن ہو گئے ان کو یہ سزا اس لیے ملی کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی تھی اور وعدہ خلافی کرتے تھے یہ اللہ کا فضل تھا جو مسلمانوں کو حاصل ہوا جو لوگ اللہ و رسول کی مخالفت کرتے ہیں اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے عبرت ہے اس کے بعد تقسیم مال "فئے" کے اصول بتائے گئے ہیں کہ جو املاک بغیر لڑے بھڑے مسلمانوں کو حاصل ہو جائیں ان پر اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے جو وہ اپنے عزیزوں غریبوں مساکین اور مسافروں پر خرچ کریں گے تاکہ اسلامی اصول معیشت کے مطابق دولت امراء میں ہی گردش نہ کرتی رہے

رکوع کے آخر میں انصار کے ایثار اور بے نفسی کی تعریف کی گئی ہے

ع ۲ مدینہ کے منافقین کی قلبی کیفیت اور ان کی وعدہ خلافی کا بیان

اس رکوع میں منافقین مدینہ کا حال بیان کیا جا رہا ہے کہ جب رسول اللہ نے یہود بنی نضیر کو ان کی شرارتوں کی وجہ سے جلا وطن ہونے کے لئے حکم دیا تو منافقین نے اس سے کہلا بھیجا کہ وہ اس حکم کو نہ مانیں وہ اکیلے نہیں وہ لوگ ان کا ساتھ دیں گے اور ان کی طرف سے لڑیں گے یا ان کے ہمراہ ہی خود بھی جلا وطن ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کے دل کی کیفیت بیان فرما رہے ہیں کہ وہ ہرگز ایسا نہ کریں گے نیز یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ یہ یہود اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے بجائے مسلمانوں سے

ڈرتے ہیں اور آمنے سامنے آکر نہیں لڑ سکتے یہ شیطانوں کے چیلے ہیں اور ان پر درد ناک عذاب نازل ہو گا

ع ۳ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم نیز باری تعالیٰ کی صفات کا بیان

اس رکوع میں مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے رہیں اور آنے والے دن (قیامت) کے لئے نیک اعمال تیار رکھیں اللہ ان کے اعمال سے خوب آگاہ ہے ان سے یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور جن کو اس پاداش میں اللہ نے بھلا دیا اہل دوزخ اور اہل جنت برابر نہیں ہو سکتے اہل جنت تو کامیاب لوگ ہیں آخر میں فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ کی کتاب (قرآن) ڈرانے والی کتاب ہے اگر یہ پہاڑوں پر نازل ہوتی تو وہ خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتے یہ ذکر اس لئے کیا جا رہا ہے کہ لوگ اس پر غور کریں اللہ ہی تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے ظاہر و باطن سے آگاہ بہت مہربان ہمیشہ رحم کرنے والا ہے سب کا بادشاہ ہے نہایت مقدس سلامت رکھنے والا نگہبان عزت والا ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا شراکت سے پاک سب کا خالق مناسب صورت گر اچھے ناموں والا اور عزت والا ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الممتحنۃ (۶۰)

دو رکوع تیرہ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الممتحنہ	۵۸۳
۱ع ۶	کافروں سے دوستی نہ کرنے اور اس سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرنے کا حکم۔	۵۸۴
۲ع ۸	کن لوگوں سے تعلقات رکھے جا سکتے ہیں؟ ان عورتوں کو جو بلاد اسلامیہ میں ہجرت کریں کن شرائط کے تحت قبول کیا جا سکتا ہے۔	۵۸۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الممتحنة (۶۰)

دو رکوع تیرہ آیات مدنی

اس سورۃ مبارکہ میں جو صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی وقفہ میں نازل ہوئی مسلمانوں کو یہ سبق دیا جا رہا ہے کہ ان کے اور غیر مسلموں کے راستے الگ الگ ہو جانے کے سبب مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ غیر مسلموں سے تعلقات قائم نہ رکھیں اور ان کو اپنا دوست نہ سمجھیں اس سلسلہ میں ایک صحابی کا ذکر کیا گیا ہے جن کے اہل و عیال مکہ میں تھے اور وہ خود مدینہ میں انہوں نے اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے خیال سے کفار مکہ کو پیغام بھیج دیا کہ مسلمان مکہ پر حملہ کرنے والے ہیں ان کا خیال تھا کہ اس طرح کفار مکہ ان کے اہل و عیال کے لئے نرم گوشہ پیدا کر لیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اہل اسلام کو کفار سے کسی طرح کی بھلائی کی توقع نہ رکھنا چاہئے اور ان سے تعلقات نہیں رکھنا چاہئے مسلمانوں کو حضرت ابراہیم کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی ہدایت کی جا رہی ہے کہ کس طرح حضرت خلیل اللہ نے اپنے نزدیکی اقرباء کو چھوڑ دیا کیونکہ ان کے طریقے جدا جدا ہو گئے تھے وہ موحد تھے اور ان کے اقرباء عزہ بت پرست۔

اس کے علاوہ یہ بھی اشارہ فرمایا گیا ہے کہ عنقریب مکہ فتح ہو گا اور وہ لوگ جو تمہارے دشمن ہیں دوست بن جائیں گے ساتھ ہی یہ فرمایا کہ اللہ بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے ان صحابی کی لغزش کو معاف بھی فرما دیا گیا اسی طرح وہ عام

Marfat.com

مسلمانوں کی غلطیوں اور لغزشوں کو بھی معاف فرمانے والا ہے

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو لوگ تم سے جنگ کریں اور تم کو گھر سے نکالیں ان سے ترک تعلقات کرو لیکن جنہوں نے تم سے جنگ نہ کی ہو اور نہ تم کو گھر سے نکالا ہو ان سے تعلقات رکھنے میں کوئی حرج نہیں

اس کے بعد کی آیتوں میں حکم دیا جا رہا ہے کہ جو عورتیں ہجرت کر کے مسلمانوں کے علاقوں اور مملکتوں میں آنا چاہیں ان کے اسلام کا امتحان لے لیا جائے اور چند امور میں ان سے وعدہ لے کر ان کو کفار کے علاقوں میں واپس نہ بھیجا جائے یہ احکام اس لئے نازل فرمائے گئے ہیں کہ عورتوں کے ذریعہ دشمنان اسلام جاسوسی نہ کریں اگر یقین ہو جائے کہ ہجرت کر کے دار السلام میں آنے والی عورتیں واقعی مسلمان ہیں تو ان کو اجازت دی جائے اور ان سے نکاح بھی کیا جا سکتا ہے عدل و انصاف کا پورا لحاظ رکھنا ضروری ہے

آخری آیات میں رسول اللہ سے فرمایا جا رہا ہے کہ جو عورتیں آپ سے بیعت کرنا چاہیں ان سے آپ چند امور پر بیعت لینے کے بعد ان کو مسلمان کر لیجئے اور ان کے لئے بخشش کی دعا فرمایئے مسلمانوں کو ایک مرتبہ پھر حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ کافروں سے دوستی نہ کریں

ع ۱ کافروں سے دوستی نہ کرنے اور اس سلسلہ میں حضرت ابراہیم کی پیروی کرنے کا حکم

اس رکوع میں مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ اللہ اور رسول کے دشمنوں سے دوستی نہ کریں اور ان سے نہ رابطہ بڑھائیں ان کو مسلمانوں کے راز پہنچانے

Marfat.com

سے سختی سے مخالفت کی جا رہی ہے اس لئے کہ اس طرح اگر وہ تم پر قابو پا لیں گے تو تم کو ایذا پہنچائیں گے یا تم کو کافر بنانے کی کوشش کریں گے خواہ ان کفار میں تمہارے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں

مسلمانوں کو اپنے پیش نظر حضرت ابراہیم کا اسوہ حسنہ رکھنا چاہئے کہ انہوں نے اپنے کافر رشتہ داروں سے ترک تعلقات کر لیا کیونکہ آپ موحد تھے اور ان کے رشتہ دار کافر لیکن جو شخص سنت ابراہیمی سے پھر جائے تو اللہ کو اس کی پرواہ نہیں وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

ع ۲ کن لوگوں سے تعلقات رکھے جا سکتے ہیں؟ ان عورتوں کو جو بلاد اسلامیہ میں ہجرت کریں کن شرائط کے تحت قبول کیا جا سکتا ہے؟

اس رکوع میں بطور اشارہ فتح مکہ کی بشارت دی جا رہی ہے اور فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ نے ان صحابی کی غلطی پر ان کو معاف کر دیا اسی طرح تمام مسلمانوں کی لغزشوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمانے والا ہے اور بڑا مہربان ہے

ساتھ ہی میں یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ جن کفار نے تم سے جنگ کی اور تم کو گھروں سے نکالا ان سے تعلقات اور دوستی قائم نہ رکھو لیکن جنہوں نے ایسا نہیں کیا یعنی نہ انہوں نے مسلمانوں سے جنگ کی اور نہ ہی ان کو گھروں سے نکالا ان سے تعلقات رکھے جا سکتے ہیں

اس رکوع میں یہ بھی فرمایا جا رہا ہے کہ جو عورتیں بلاد اسلامیہ میں ہجرت کر کے آنا چاہیں اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں تو ان سے اسلام کی خوب

Marfat.com

اچھی طرح تحقیق بین کر کے مسلمانوں کے علاقوں میں آباد ہونے کی اجازت دی جائے ایسا نہ ہو کہ وہ جاسوس عورتیں ہوں آخر میں پیغمبر سے فرمایا جا رہا ہے کہ آپ جب ان عورتوں سے (جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں اور ہجرت کر کے مسلمانوں کے درمیان رہنا چاہتی ہیں) بیعت لیں اور چند امور پر ان کو پابند کیا جانا چاہئے جن کی تفصیل اس رکوع میں بیان کی گئی ہے اس رکوع کے آخر میں پھر کفار کو دوست نہ بنانے کا حکم آیا ہے اور یہ سورۃ اسی پر ختم ہو رہی ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الصّفّ (٦١)

دو رکوع چودہ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الصّفّ	۵۸۸
۹ ع ۱ ۹	مسلمانوں کو چاہئے کہ جو کہیں اس پر عمل کریں۔ حضرت خاتم النبیین کی بعثت کا بیان۔	۵۸۹
۵ ع ۲ ۱۰	بہترین تجارت جان و مال سے جہاد کرنا ہے۔	۵۹۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الصّف (۶۱)

دو رکوع چودہ آیات مدنی

یہ سورۃ مبارکہ دو رکوع پر مبنی ہے اور مدینہ منورہ میں نازل ہوئی مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کی آزمائش کا دور ختم ہوا اور مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم ہوئی اور کفار کی طرف سے حملوں کا آغاز ہوا مسلمانوں کو اذن جہاد مل گیا اس سورہ کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد اس مضمون سے ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ جو بات وہ زبان سے کہیں اسی کے مطابق عمل کریں ورنہ وہ بات نہ کریں جس پر عمل نہیں کر سکتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ان لوگوں کے لئے پسندیدگی کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح ثابت قدم ہو کر لڑتے ہیں جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

حضرت موسیٰ کی قوم نے ان کا ساتھ نہ دیا اور حضرت عیسیٰ کے حواریوں میں سے صرف ایک گروہ نے ان کا ساتھ دیا لیکن یہ اعزاز محمد رسول اللہ کو حاصل ہے کہ آپ کے اصحاب نے آپ کا پورا پورا ساتھ دیا اور اس طرح جنگ کرتے رہے جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں

اس کے بعد فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کو بتایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں تورات کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی میرے بعد ایک اور پیغمبر آئیں گے جن کا نام احمد ہو گا لیکن جب

Marfat.com

آپ تشریف لائے تو عیسائیوں نے آپ کی تکذیب کی یہ لوگ (کافر اور مشرک) یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونکیں مار کر بجھا دیں فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ نے اپنا دین تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے بھیجا ہے خواہ یہ امر مشرکین و کفار کو کتنا ہی نا پسند کیوں نہ ہو۔

اس کے بعد یہ فرمایا جا رہا ہے کہ اے اہل ایمان تم کو ایک بہترین تجارت بتائی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اس قربانی کے عوض اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تم کو جنت میں داخل کرے گا جس میں باغات اور نہریں ہیں اور یہ سب سے بڑی کامیابی ہے ساتھ ہی اللہ کی نصرت اور فتح کی بشارت دی جا رہی ہے

سب سے آخر میں یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اے ایمان والو اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ جس طرح حضرت عیسیٰ کے حواریوں نے ان کی مدد کی اور پھر اللہ نے ان کی مدد کی اور وہ گروہ کامیاب رہا (اسی طرح اگر تم اپنے پیغمبر اور دین اسلام کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اغیار پر غالب فرما دے گا)

وع مسلمانوں کو چاہئے کہ جو کہیں اس پر عمل کریں حضرت خاتم النبیین کی بعثت کی بشارت کا بیان

اللہ تعالیٰ ان مومنین کو پسند فرماتا ہے جو اس کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اللہ کی پاکی اور بزرگی و صاحب حکمت ہونے کے ذکر کے ساتھ ہی یہ رکوع شروع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی زبان سے جس پر

مکمل کریں

فرمایا جا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے بشارت دی تھی کہ "اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہوں جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں میں تصدیق کرنے والا تورات کا ہوں جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام احمد ہے (لیکن اس قوم کی بدنصیبی دیکھو کہ) پھر جب وہ (خاتم النبیین) کھلی نشانیاں (روشن دلائل اور معجزات) لے کر آئے تو (یہ لوگ) کہنے لگے کہ یہ صریح "جادو ہے" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کیا ہے خواہ دشمنان اسلام کو کتنا ہی ناپسند کیوں نہ ہو۔

ع ۲ بہترین تجارت جان و مال سے جہاد کرنا ہے

دوسرے رکوع میں مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں سے جہاد کریں جس کے عوض وہ جنت کے حق دار ہوں گے ساتھ ہی فتح نصرت کی بشارت بھی سنائی جا رہی ہے۔ رکوع کے آخر میں مومنین سے کہا جا رہا ہے کہ وہ دین اسلام کے مددگار بن جائیں تو فتح ان کی ہوگی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الجمعۃ (۶۲)

دو رکوع گیارہ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الجمعۃ	۵۹۲
۱ع ۱۱	اللہ تعالیٰ نے امیین عرب میں سے ایک رسول (حضرت محمدؐ) کو معبوث فرمایا جس نے مومنین کے قلوب کو پاک کر کے اسلامی حکمتیں سمجھائیں۔	۵۹۲
۲ع ۳ ۱۲	جمعہ کے دن صف بستہ ہونے کا حکم صاحب کتاب کے نقش قدم پر چل کر نور ہدایت سے مستفید ہونے کا ذکر۔	۵۹۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الجمعۃ (۶۲)

دو رکوع گیارہ آیات مدنی

اس سورۃ میں دو رکوعات ہیں اور یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی آغاز کلام اللہ تعالی کی تسبیح وپاکی کے بیان سے کیا گیا ہے اللہ وہ ہے جس کی زمین و آسمان کی ہر شے پر بادشاہت ہے جو نہایت مقدس اور زبردست حکمت والا ہے اللہ تعالی ہی نے عرب کے امیین (جو لکھنا پڑھنا نہ جانتے ہوں) پر ایک نبی معبوث فرمایا جو ان کو اللہ کی کتاب کی آیات پڑھ کر سناتا ہے ان کو ان آیات کی حکمت سمجھاتا ہے اور ان کے قلوب کو پاک وصاف کرتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے (جس علاقہ اور جس قبیلہ میں رسول بھیجنا چاہئے بھیجے یہ صرف بنی اسرائیل کا حصہ نہیں) اگر یہود یہ خیال کرتے ہیں کہ انبیاء انہیں میں سے آئیں گے تو یہ ان کی بھول ہے یہ یہود وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اسی وجہ سے وہ ہدایت سے محروم رہے

آخر کے رکوع میں مسلمانوں کو اجتماعی زندگی اور اجتماعی عبادت کا سبق دیا جا رہا ہے حکم دیا جا رہا ہے کہ جب جمعہ کی اذان پڑھی جائے تو وہ اللہ کے ذکر (نماز جمعہ) کی طرف دوڑیں یعنی اس کی تیاری شروع کریں تجارت، لین دین اور دیناوی معاملات اس وقت ترک کر دیں یہ ان کے لئے بہتر ہے نماز جمعہ کے بعد وہ تجارت اور دنیاوی کام پھر سے شروع کر کے اللہ کا رزق اور فضل تلاش کریں یہ عمل (نماز جمعہ) ان کے حق میں تجارت اور دوسری مصروفیات سے بہتر ہے

Marfat.com

ع ۱ اللہ تعالیٰ نے امیون عرب میں سے ایک رسول (حضرت محمدؐ) کو معبوث فرمایا جس نے مومنین کے قلوب کو پاک کر کے اسلامی حکمتیں سمجھائیں

اس رکوع کا آغاز اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور عظمت کے بیان سے ہو رہا ہے اس رکوع میں اللہ کے اس فضل کا ذکر ہے جو اس نے اہل عرب پر کیا ان لوگوں میں جو امیین (پڑھنا لکھنا نہ جانتے تھے) تھے ایک رسول بھیجا جو خود بھی اُمّی تھا لیکن اس پر اپنی کتاب (قرآن) نازل کی جن کی آیات پڑھ پڑھ کر آپ لوگوں کو سناتے تھے اور ان کے دلوں کو پاک فرما کر دانائے راز بناتے اور اسلامی حکمتیں سمجھاتے تھے یہ اہل عرب پر اللہ کا فضل ہے یہ فضل صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص نہیں کہ انبیاء انہیں کی نسل میں ہوتے رہیں

ع ۲ ۱۲ جمعہ کے دن صف بستہ ہونے کا حکم صاحب کتاب کے نقش قدم پر چل کر نور ہدایت سے مستفید ہونے کا ذکر

دوسرے رکوع میں مسلمانوں کو اجتماعی زندگی اور اجتماعی عبادت کا شعور دیا جا رہا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو جائے تو وہ دنیاوی کام لین دین تجارت موقوف کر کے اللہ کی عبادت کی طرف مائل ہو جائیں اور نماز جمعہ کی تیاری شروع کر دیں اور جب نماز جمعہ ادا کر لیں تو پھر بیشک وہ لین دین اور دنیاوی کام دوبارہ شروع کر کے اللہ کا فضل تلاش کریں اور روزی تلاش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ بہتر رازق ہے نفع نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے ساتھ ہی یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ لوگ کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے رہیں تاکہ وہ فلاح پائیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المنٰفقون (۶۳)

دو رکوع گیارہ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ المنٰفقون	۵۹۵
۱ع ۱۳	منافقین کی کیفیت کا اظہار۔	۵۹۶
۲ع ۱۴	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم۔	//

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ المنٰفقون (۶۳)

دو رکوع گیارہ آیات مدنی

مکہ مکرمہ میں دو ہی گروہ تھے کافر اور مومن لیکن مدینہ طیبہ میں ایک گروہ ان لوگوں کا بھی تھا جو بظاہر ایمان لائے تھے لیکن ان کے دلوں میں نفاق تھا اس سورہ میں منافقین کے حالات بیان کئے گئے ہیں وہ جب رسول صلعم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے یہ لوگ منافق ہیں یہ لوگ دکھاوے کے لئے ایمان لے آتے ہیں لیکن حقیقت میں ان لوگوں کے دل میں کھوٹ ہوتا ہے ان کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ایسے لوگوں سے آپ ہوشیار رہئے اللہ تعالی ان کو ہرگز نہیں بخشے گا مومن کی کیفیات اس کی پاکیزگی اس کی عبادت اور اس کی نجابت کا بیان کیا گیا ہے تاکہ مومن اپنی منزل مقصود میں آگے ہی بڑھتا چلا جائے اور اہل دنیا کے لئے اس کی زندگی موجب ہدایت ہو لیکن ظاہری لباس ظاہری زہد و تقوی کا نام ایمان نہیں۔

اس کے بعد مسلمانوں کو نصیحت فرمائی جا رہی ہے کہ اے ایمان والو! مال و دولت اور اولاد کی محبت تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے اگر ایسا ہوا تو وہ لوگ گھاٹے میں رہیں گے

حکم دیا جا رہا ہے کہ اس رزق کو جو اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو پیشتر اس کے کہ تمہیں موت آ جائے اور پھر تم افسوس کرتے رہ جاؤ

Marfat.com

ع ۸ / ۱۳ منافقین کی کیفیت کا اظہار

مدینہ طیبہ میں تین گروہ تھے ایک مومن کا دوسرے کفار و مشرکین کا لیکن ایک گروہ ان لوگوں کا بھی تھا جو بظاہر ایمان لے آئے تھے مگر دل سے مسلمان نہ ہوئے تھے ان کے دلوں میں نفاق تھا اس رکوع میں ان کے حالات اور ان کے دل کی کیفیت بیان فرمائی جا رہی ہے یہ منافقین وہ لوگ ہیں کہ جب رسول کے پاس آتے تو اقرار ایمان کرتے لیکن جب اپنی نجی محفلوں میں جاتے تو اسلام کے خلاف اور رسولؐ کے خلاف باتیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں ان کا ایمان جھوٹا ہے یہ لوگ ان لکڑیوں کی مانند ہیں جن کو بیکار سمجھ کر دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا گیا ہو محض بیجان خشک۔ اسی طرح یہ منافق بھی ہیں ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے وہ انصار سے کہتے ہیں کہ ان مہاجروں کو کھانا اور مال نہ دو تاکہ وہ بھوک کی وجہ سے مدینہ سے پریشان ہو کر نکل جائیں اور ذلیل ہو جائیں حالانکہ منافق یہ نہیں جانتے کہ حقیقی مالک کون ہے اور عزت کرنے والا کون ہے در حقیقت عزت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے اور درجہ بدرجہ مومنین کے لئے ہے لیکن منافقین یہ نہیں جانتے ہیں

ع ۳ / ۱۴ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم

اس رکوع میں اہل ایمان کو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے فرمایا جا رہا ہے کہ اے ایمان والو تمہاری اولاد اور اموال تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اس لیے اللہ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرو پیشتر اس کے موت تم کو آپکڑے اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ التغابن (۶۴)

دو رکوع اٹھارہ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ التغابن	۵۹۸
۱ ع ۱۵	اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن کا جاننے والا صورت و سیرت کا خالق بندہ کو بہترین نمونہ پر بنانے والا فطرت صالح عطا کرنے والا ہے۔	۵۹۹
۲ ع ۱۶	اللہ پر ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت مومن کو اللہ رسول پر بھروسہ کرنے اور اطاعت کرنے کا بیان۔	۶۰۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ التغابن (۶۴)

دو رکوع اٹھارہ آیات مدنی

اکثر علماء کا قول ہے کہ یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس سورہ کا عنوان التغابن ہے اس کے لفظی معنی ہار جیت کے ہیں اس سورہ میں کامیابی کے اصل بتائے جا رہے ہیں اس سورہ کے شروع میں کئی آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں زمین و آسمان کی ہر شے پر غور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی عظمت و حکمت اور قدرت کا اندازہ ہوتا ہے اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا پھر ہم انسانوں میں کچھ مومن اور کچھ کافر ہیں اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے وہ ہر چیز کو جانتا اور پوشیدہ باتوں سے واقف ہے وہی ہے جس نے ہمارے اندر مختلف اور مناسب صلاحیتیں پیدا کی ہیں اور خوبصورت شکلیں بنائیں ہیں ہم سب کو اسی طرف لوٹ کر جانا ہے انسان اشرف المخلوقات ہے جو صلاحیت اور فہم و بصیرت اسے عطا کیگئی ہے کسی اور مخلوق کے حصے میں نہیں آئی اس لئے اسے بھی اپنے مرتبہ کے مطابق ہی اس دنیا میں کام کرنا چاہئے لیکن جو لوگ اپنے اس مرتبہ کو نہیں پہچانتے اور انسانیت کے اعلیٰ مقام سے گر کر اعمال انجام دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے

اللہ نے لوگوں کی مزید ہدایت کے لئے پیغمبر مبعوث فرمائے لیکن جن لوگوں نے ان سے منہ موڑ لیا ان کے خلاف کام کیے ان سے اللہ بھی بے نیاز ہو گا لہٰذا

ہمیں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا چاہئے اور اسی نور قرآن کی روشنی میں عمل کرنا چاہئے جو اللہ نے ہماری ہدایت کے لئے بھیجا ہے جو اس قرآن پر عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور نافرمان دوزخ کے مستحق ہوں گے اس کے بعد یہ بتایا جا رہا ہے کہ اگر تم ان پر ایمان نہیں لاؤ گے تو اللہ کے رسول کا کام تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے

بعد کی آیات میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اے ایمان والو تمہاری بعض بیویاں اور بچے تمہارے ایمان اور نیک عمل کی راہ میں حائل ہیں ان کی محبت کبھی تم کو راہ حق سے نہ ہٹا دے پس ہوشیار رہو اور اللہ کی نافرمانی نہ کرو اللہ ہی کا حکم مانو اللہ کی راہ میں اپنے اموال فراخ دل سے خرچ کرو اگر تم اس کی راہ میں خرچ کرو گے تو وہ تمہیں اس سے بڑھ کر دے گا اور تمہارے لیے اللہ کے یہاں بخشش کا اہتمام کیا جائے گا اللہ تعالیٰ بڑا قدر دان صاحب حلم ہر ظاہر و پوشیدہ سے واقف ہے غالب و دانا ہے

۱۵ ع اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن کا جاننے والا صورت و سیرت کا خالق بندہ کو بہترین نمونہ پر بنانے والا فطرت صالح عطا کرنے والا

اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے اس کائنات کی ہر شے سے اس کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سے کوئی پوشیدہ یا ظاہر بات چھپی ہوئی نہیں اللہ نے انسان کو ہر مخلوق سے برتر درجہ دیا اور برتر صلاحیتوں سے نوازا اب انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے اللہ رسول اور قرآن پر عمل کرے اس رکوع کا آغاز اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی عظمت اور اس کے خالق ہونے کے ذکر سے ہو رہا ہے اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا

Marfat.com

ان کو مختلف صفات دیں جن سے اللہ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے اللہ نے انسانوں کو اعلی درجہ کی صلاحیتوں سے متصف کیا اس کو اشرف المخلوقات بنایا اس کی ہدایت کے لئے انبیاء اور کتاب (قرآن) جو نور ہے نازل کی اب اس کا اپنا فرض ہے کہ وہ اللہ کے احکامات پر عمل کرے یا نہ کرے جو نیک عمل کریں گے اللہ ان کے گناہ معاف کردے گا اور جنت میں داخل کردے گا لیکن جو روگردانی کریں گے ان کے لئے دردناک عذاب ہے

ع ۱۶ اللہ پر ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت مومن کو اللہ رسول پر بھروسہ کرنے اور اطاعت کرنے کا بیان

اس رکوع میں بتایا جا رہا ہے کہ جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اللہ ان کو ہدایت دیتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اللہ پر بھروسہ رکھو مومن کو چاہئے کہ مصیبت کو مصیبت نہ سمجھے بلکہ اللہ کا حکم جانے اللہ ہر مصیبت کو دور کر دیتا ہے

بعد میں مومنین کو متنبہہ کیا جا رہا ہے کہ تمہاری بیویاں اور اولاد میں کچھ تمہارے دشمن ہیں (ان کی محبت تم کو اللہ اور رسول کے بتلائے ہوئے راستے سے ہٹا سکتی ہے) پس ان سے ہوشیار رہو ان سے عفو و درگذر سے کام لو اللہ تعالی غفور الرحیم ہے اللہ کی راہ میں نیکی کے کاموں کے لئے فراخ دلی سے خرچ کرو اللہ تم کو اس سے زیادہ دے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ تعالی بڑا قدرداں صاحب حلم ہر ظاہر و باطن باتوں کو سمجھنے والا غالب و دانا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الطلاق (۶۵)

دو رکوع بارہ آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الطلاق	۶۰۲
ع ۱ ۱۷	طلاق، عدت، رضاعت، کے مسائل کا بیان۔	〃
ع ۲ ۵ ۱۸	اللہ تعالیٰ کے احکام سے روگردانی پر وعید، اس کے احکامات مان لینے پر جنت کی خوشخبری۔	۶۰۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الطلاق (۶۵)

دو رکوع بارہ آیات مدنی

یہ سورۃ مبارکہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس سورہ میں طلاق عدت رضاعت کے احکام بیان کئے گئے ہیں ساتھ ہی رجوع کر لینے اور مطلقہ عورتوں سے سلوک کے آداب بھی بتائے گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے کہ وہ عام مسلمانوں کو ان مسائل سے باخبر کر دیں اور یہ بھی بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مطلقہ سے حسن سلوک سے ہے اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ جس نے اللہ کے احکامات پر عمل نہیں کیا ان کی بستیوں کی بستیاں تباہ کر دی گئیں ان کو بھاری سزا ملی اور ان کے لئے سخت عذاب ہے لہٰذا اہل نظر کو چاہئے اور ان کو جو ایمان لائے ہیں اللہ سے ڈرتے رہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مبعوث فرمایا ہے جو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے تو جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے باغات میں داخل فرمائے گا جن میں وہ تا ابد رہیں گے اللہ ہی نے زمین و آسمان کو پیدا کیا وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

ع ۱ ۱۲ طلاق، عدت، رضاعت کے مسائل کا بیان

پہلے رکوع میں زمانہ جاہلیت کے طریق طلاق کے خلاف اسلام کے اصول

Marfat.com

طلاق ' ..ت اور رضاعت وغیرہ کے احکام بیان کئے گئے ہیں مردوں کو مطلقہ عورتوں سے زمانہ عدت میں حسن سلوک اور پیدا ہونے والے بچہ کی رضاعت کے بارے میں احکام سے آگاہ کیا جا رہا ہے اور یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس معاملہ میں کس طرح حاصل ہو سکتی ہے مفصل قرآن کی تفسیر میں ملاحظہ کریں

ع ۲ ۵ ۱۸ اللہ تعالیٰ کے احکام سے روگردانی پر وعید اس کے احکامات مان لینے پر جنت کی خوشخبری

اہل نظر اور ایمان والوں کو چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈرتے رہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف اپنے رسول کو مبعوث فرمایا ہے جو انہیں آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے جو لوگ ایمان لائیں گے اور ساتھ ہی نیک عمل کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے باغات میں داخل کرے گا اللہ ہی نے ساتوں آسمان و زمین پیدا کئے ہیں وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ التحریم (٦٦)

دو رکوع بارہ آیات مدنی

رکوع — فہرست مضامین — صفحہ

تعارف سورۃ التحریم ٦٠٥

ع ١ ١٩ حلال چیزوں سے اجتناب نہ کرنے کا حکم رسول کو (محبت کی زیادتی کی بنا پر بھی) تکلیف دینے کی ممانعت لوگوں کو عذاب دوزخ سے بچانے کا حکم ٦٠٦

ع ٢ ٢٠ صدق دل سے توبہ کرنے اور کفار سے جہاد کرنے کا حکم۔ ٦٠٦

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ التحریم (۶۶)

دو رکوع بارہ آیات مدنی

یہ سورۃ مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی محترم اور ان کی وساطت سے پوری امت کو یہ بتا دینا چاہتا ہے کہ وہ کسی چیز کو اپنے اوپر خواہ مخواہ عائد نہ کریں یعنی یہ کہ وہ کسی چیز کو نہ کھانے کی قسم کھالیں اور اس طرح کی پابندیاں لگا کر اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کرلیں اگر وہ ایسی کوئی قسم کھا بیٹھیں تو اس کے لئے کفارہ مقرر کردیا گیا ہے اس کے علاوہ خواتین کو اس امر کا پابند کیا جارہا ہے کہ وہ اپنے شوہروں کے رازوں کو افشاً نہ کریں بعد کی آیتوں میں رسول اللہ کی ازدواج مطہرات کو نصیحت کی جارہی ہے کہ وہ آپ سے شدید محبت کی وجہ سے بھی کوئی ایسی بات نہ کریں جو حضور کے لئے تکلیف کا باعث ہو پھر آگے چل کر اہل ایمان کو نصیحت کی جارہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کی کوشش کریں (یعنی خود نیک عمل کریں اور اپنے اہل و عیال کو بھی نیک عمل کرنے کی نصیحت کریں)

اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ کے حضور خلوص نیت سے توبہ کریں امید ہے کہ اللہ ان کے گناہوں کو معاف فرمادے گا سب سے آخر میں حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کا اپنے شوہروں سے خیانت (بدکاری نہیں) کرنے کا ذکر ہے اور پھر حضرت مریم کا ذکر فرمایا گیا ہے جو اللہ کی تابع فرمان تھیں

ع ۹ حلال چیزوں سے اجتناب نہ کرنے کا حکم رسول کو (محبت کی زیادتی کی بنا پر بھی) تکلیف دینے کی ممانعت لوگوں کو عذاب دوزخ سے بچانے کا حکم

اس رکوع میں اس واقعہ کا ذکر کر کے جب حضور نے شہد نہ کھانے کی قسم کھالی تھی امت کو بتایا جا رہا ہے کہ خواہ مخواہ حلال کو ناجائز کر کے اپنے اوپر پابندی عائد نہ کریں خواتین کو اس امر کا پابند کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے شوہروں کے راز کو دوسروں پر افشاء نہ کریں بعد میں ازدواج مطہرات کو اسی بات کا حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی شدت محبت کے باوجود ایسی کوئی بات نہ کریں جس سے حضور کو تکلیف ہو اہل ایمان خود بھی عذاب دوزخ سے بچنے کی کوشش کریں اور اپنے اہل و عیال کو بھی عذاب نار سے بچائیں

ع ۲ ۵ ۲۰ صدق دل سے توبہ کرنے اور کفار سے جہاد کرنے کا حکم

اس رکوع میں اہل ایمان کو صدق دل سے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے اور حضرت نوح اور حضرت لوط کی نافرمان بیویوں کا بھی ذکر ہے نیز حضرت مریم کا بھی بیان کیا جا رہا ہے جنہوں نے اپنے گریبان (یعنی عفت و ناموس) کو محفوظ رکھا ساتھ ہی حضرت آسیہ (زوجہ فرعون) کی دعا کا بیان بھی فرمایا گیا ہے سوچنے کی بات ہے کہ جب پیغمبروں کی بیویاں اللہ کے عذاب سے اپنی منافقت کے باعث نہ بچ سکیں تو کفار اور عام منافق مرد عورتوں کا کیا ذکر۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الملک (٦٧)

دو رکوع تیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الملک	٦٠٨
١ ع ١٤	اللہ تعالیٰ نے مناظر فطرت پر غور کرنے کی دعوت دے کر صاحب حکمت ہونے اور اپنی بادشاہت کا ثبوت دیا ہے منکرین کے لئے عذاب کی وعید اہل ایمان کے لئے مغفرت کی بشارت۔	٦٠٩
٢ ع ١٦	روز قیامت سے منکر ہونے پر وعید نیک اور بد ایک جیسے نہیں ہوتے۔	٦١٠

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ الملک (۶۷)

دو رکوع تیس آیات مکی

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے ذکر سے ہو رہی ہے۔ جس کے قبضہ میں تمام جہانوں کی حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے اس نے زندگی اور موت کو پیدا کیا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ وہ کون سے لوگ ہیں جو نیک اعمال کرتے ہیں اور کون ہیں جو برے اعمال کرتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنی حکمت تخلیق کی طرف غور کرنے کی دعوت دیتا ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے اور آسمان دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے مزین کیا ہے اور ان کو شیاطین کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے اور اللہ نے ان (شیاطین کے واسطے (آخرت میں) دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے بظاہر دنیا میں طاغوتی قوتیں کتنی ہی ترقی کرلیں لیکن ان کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں رسوائی اور عذاب ہے اگر انسان بار بار بھی آسمان کی طرف دیکھے تو اس میں کوئی نقص نہیں نکال سکتا اس قدرت کے نظارے کے باوجود بھی اگر کوئی انسان اللہ سے انکار کرتا ہے تو اس کافر کا ٹھکانا جہنم ہی ہے لیکن جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لئے اللہ کی مغفرت اور بخشش ہے اللہ ہی نے اس زمین کو تمہارے چلنے کیلئے نرم بنایا اور رزق دیا جس کو تم کھاؤ اور جان لو کہ تم کو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے جن لوگوں نے تم سے پہلے انکار کیا تھا ان پر اللہ کا عذاب کتنا

Marfat.com

سخت تھا پرندے جو فضا میں اڑتے ہیں اللہ ہی کی مہربانی ہے اگر اللہ کسی کی مدد نہ کرے تو کیا کوئی اور ہے جو انسانوں کی مدد کر سکے یا رزق پہونچا سکے ایسے لوگ کبھی بھی ان کے برابر نہیں ہو سکتے جو سیدھے راستے پر چل رہے ہیں کفار پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی تو ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا ایک دن مقرر ہے اور وہ مقرر وقت پر ہی آئے گی خدائی کارخانہ تمہارے سامنے ہے اور تم خالق کائنات کے منکر ہو تو یہ کہاں کی عقلمندی ہے اگر تم تمام خدائی کارخانہ پر غور کرو تو وحی الٰہی کی حقیقت اس کی افادیت اور صاحب وحی کی رحمت اور ان کے انوار تم پر منکشف ہو جائیں گے اور اس ذات مقدسہ خلق عظیم کی عظمت کا تم کو احساس ہو سکے گا

ع ۱ اللہ تعالیٰ نے مناظر فطرت پر غور کرنے کی دعوت دے کر صاحب حکمت ہونے اور اپنی بادشاہت کا ثبوت دیا ہے منکرین کے لئے عذاب کی وعید اہل ایمان کیلئے مغفرت کی بشارت

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے تاکہ وہ معلوم کرے کہ کون لوگ اس کے فرمانبردار ہیں اور کون منکرین مزید یہ بھی بتایا ہے کہ آسمانوں کو ستاروں سے روشن کرنے پر غور کرو تاکہ اللہ کی بادشاہت و حکمت واضح طور پر معلوم ہو سکے اور لوگ اس پر ایمان لا سکیں جو لوگ نیک ہیں وہ اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت ہے جو لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے ان کے لئے عذاب جہنم کی وعید ہے اللہ تعالیٰ وہاں کے ہولناک حالات سے بھی واقف ہے بار بار اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدائی کارخانہ تمہارے سامنے ہے

کیوں ان چیزوں کو دیکھ کر بھی منکر ہو یہ سخت بھول ہے اور اس کی سزا صرف جہنم کی آگ ہے

۱۶ع روز قیامت سے منکر ہونے پر وعید نیک اور بد ایک جیسے نہیں ہو سکتے

اس رکوع میں ان لوگوں کو جو قیامت سے انکار کرتے ہیں دلائل کے ذریعہ آگاہ کیا جا رہا ہے کہ وہ غلط راہ پر منہ اوندھا کیے چلے جا رہے ہیں اس کا انجام عذاب جہنم ہے جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں وہ منکرین کی طرح نہیں جب کفار قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی تو اے رسول آپ فرما دیجئیے (اس کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے (وہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی میں قیامت برپا کرنے نہیں آیا) میں تو محض واضح طور پر ڈرانے والا (قیامت کے حال سے آگاہ کرنے والا) ہوں قیامت وقت مقررہ پر ہی آئے گی اس وقت منکرین کو خود پتہ چل جائے گا اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور ہمارا سب کا خالق ہے ہم سب اسی پر توکل کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ القلم (۶۸)

دو رکوع باون آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ القلم	۶۱۲
دیباچہ	قلم تقدیر جس سے نظام کائنات کو بنایا گیا رسول کی نیک سیرتی اور خلق عظیم کا بیان اسلام اور غیر میں مصالحت کے نہ ہونے کا بیان۔	۶۱۳
۱۹ تا ۳۳	مومن اور کافر برابر نہیں ہو سکتے نہ دنیا میں نہ قیامت میں۔	۶۱۵
	سجدہ نہ کرنے کی خرابی کا بیان اور اللہ کے ساتھ لگے رہنے والے کے واسطے عزت و شرف ہیں۔	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ القلم (۶۸)

دو رکوع باون آیات مکی

اس سورۃ مبارکہ کا آغاز قلم کی قسم کھا کر کیا گیا ہے جو صفحۂ قرطاس کو علم و دانش سے مزین کرتا ہے اس کی قسم کھا کر اللہ تعالی فرماتا ہے کہ پیغمبر صاحب نعوذ باللہ دیوانے نہیں ہیں اور یہ کہ آپ نہایت نیک سیرۃ اور بہترین اخلاق پر فائز ہیں لہٰذا ایسا شخص کیونکر دیوانہ ہو سکتا ہے کفار چاہتے تھے کہ پیغمبر خدا تبلیغ دین میں نرمی اختیار کریں کچھ مصالحت کرلیں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ دین میں مصالحت نہیں ہو سکتی آپ ان جھوٹی قسمیں کھانے والے ذلیل نکتہ چینی کرنے **چغلیاں** کھانے بھلائی سے منع کرنے حد سے بڑھتے ہوئے برے بد کار اکھڑ مزاج انسان کی بات نہ مانئے (یہ ساری برائیاں ولید بن مغیرہ اسود بن **یغوث** اور **اخنس** بن شریق میں پائی جاتی تھیں) (حوالہ کے لئے ضیاء القراں جلد پنجم تفسیر سورۃ قلم دیکھئے) جب ان کے سامنے آیات قرآنی تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے ہیں

اس کے بعد باغ والوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح ان کے باغ برباد ہو گئے جبکہ انہوں نے اللہ کی راہ میں پھل دینے سے انکار کر دیا تھا آخر کار انہوں نے اپنی غلطی تسلیم کی اور انہوں نے توبہ کی پھر اللہ تعالی نے ان کے نقصانات کو پورا کر دیا بلکہ اس سے زیادہ دیا کاش لوگ اس حقیقت کو سمجھ سکتے یہ تو دنیاوی نقصان تھا

Marfat.com

آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ بڑا ہے متقی لوگوں کے لئے نعمتوں سے بھری جنتیں ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دونوں (انکار کرنے والے اور ایمان والے) یکساں ہوں پھر اس بات کا ذکر ہو رہا ہے کہ قیامت کے دن جب لوگوں کو سجدہ کرنے کا حکم ملے گا تو بد کار اور کافر لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے حضور صلعم کو مخاطب کر کے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے رسول آپ ان نافرمان لوگوں کا معاملہ میرے اوپر چھوڑ دیجئے اور آپ انتظار فرمایئے اپنے رب کے حکم کا اور نہ ہو جائے مچھلی والے (حضرت یونس کی طرف اشارہ) کی طرح (جنہوں نے اپنی قوم سے عجلت میں علیحدگی اختیار کر لی) جب آپ قرآن سناتے ہیں تو کفار آپ کو ایسی غضبناک نگاہوں سے دیکھتے ہیں کہ جیسے ان کا بس چلے تو آپ کی (نعوذ باللہ) شمع حیات ہی بجھا کر رکھ دیں اور وہ آپ کو مجنوں کہتے ہیں حالانکہ آپ تو سارے جہانوں کے لئے وجہ عزت و شرف ہیں

۳۳ع قلم تقدیر جس سے نظام کائنات کو بنایا گیا رسول کی نیک سیرتی اور خلق عظیم کا بیان اسلام اور کفر میں مصالحت کے نہ ہونے کا ذکر

اس رکوع کا آغاز اسی قلم کی قسم سے ہوتا ہے جس سے نظام کائنات کو بنایا گیا اور اللہ تعالی یوں فرماتا ہے کہ پیغمبر اسلام مجنوں و دیوانہ کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ بلند ترین مقام پہ فائز ہیں اور نیک سیرت اور بہترین اخلاق کے مالک ہیں پھر اس کا ذکر ہو رہا ہے کہ کفار یہ چاہتے ہیں کہ آپ تبلیغ دین میں نرمی اختیار کر لیں اور کفر کے ساتھ مصالحت کر لیں جو یہ ناممکن ہے نیز کسی نہ

Marfat.com

سے مصالحت نہیں کر سکتا

جب رسول اللہ قرآن کی آیات سناتے ہیں تو وہ بدکار لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو پرانے زمانے کے قصے ہیں

اس رکوع میں ان باغ والوں کا قصہ میں بیان کیا گیا ہے جنہوں نے اللہ کی راہ میں پھل خیرات نہیں کیے تھے تو ان کے باغ جل کر رہ گئے اور جب انہوں نے اپنی غلطی محسوس کی اور اپنے رب کی طرف رجوع ہوئے تو اللہ نے ان کے نقصان کی تلافی کر دی بلکہ اس سے زیادہ دیا

ع ۱۹ ۲ ۴ **مومن اور کافر برابر نہیں ہو سکتے کفار کو قیامت میں سجدہ نہ کرنے کی محرومی کا بیان رسول اللہ ﷺ سارے جہانوں کے لئے وجہ عز و شرف ہیں**

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ پرہیز گاروں کے لئے نعمتوں سے بھری ہوئی جنتیں ہیں کفار یہ غلط خیال کرتے ہیں کہ اگر اللہ نے ان کو دنیا میں آسائشات اور فراوانی دے رکھی ہے تو قیامت میں بھی ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا آخرت کا حصہ تو پرہیز گاروں کے لئے ہے کیونکہ فرمانبردار اور کفار ایک جیسے نہیں ہو سکتے قیامت کے دن جب تمام لوگ اللہ کو سجدہ کریں گے تو یہ کفار سجدہ نہ کر سکیں گے اور وہ بتدریج تباہی کی طرف لے جائے جائیں گے اس رکوع میں مختصراً حضرت یونس کا ذکر بھی کیا گیا ہے اب اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ آپ مغموم نہ ہوں حالانکہ کفار تو آپ کی شمع حیات بجھا دینا چاہتے ہیں لیکن جب ان کی تدبیریں کارگر نہیں ہوتیں اس وقت وہ جھنجلاہٹ میں آپ کو مجنوں کہتے ہیں حالانکہ آپ تو جہانوں کے لئے وجہ عز و شرف ہیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الحاقۃ (۶۹)

دو رکوع باون آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الحاقۃ	۶۱۶
۱ ع ۵	قیامت کے وقوع ہونے کا ذکر اس سے انکار کرنے والی قوموں کے ۶۱۷ تباہی کا تذکرہ۔	
۲ ع ۶	قرآن اللہ کا کلام ہے رسول کا بنایا ہوا نہیں رسول نہ کاہن ہیں اور نہ شاعر۔	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الحاقۃ (۶۹)

دو رکوع باون آیات مکی

یہ سورۃ مکی ہے اور قیامت کے ضرور واقع ہونے کے ذکر سے شروع ہو رہی ہے فرمایا گیا ہے کہ قیامت ضرور برپا ہو گی اور اے مخاطب تمہیں پتہ نہیں وہ کس قدر ہولناک ہو گی قیامت کو قوم ثمود اور عاد نے بھی جھٹلایا تھا تو وہ سخت چنگھاڑ اور سخت ہواؤں کے عذاب سے برباد کر دے گئے اس کے بعد فرعون کی نافرمانی اور حضرت نوح کی قوم پر سیلاب عظیم کے عذاب کا ذکر کیا گیا ہے قیامت کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ صور پھونکا جائے گا زمین اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا اس کے بعد ایک دن سب لوگ اللہ کے رو برو پیش کیے جائیں گے (اور جس کو ایمان و تقوی کی بنا پر) دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ملے گا وہ خوش نصیب جنت میں داخل ہو گا اور جس کو بائیں ہاتھ میں ملے گا وہ پچھتائے گا اور وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا فرمایا کہ یہ کلام جو رسولؐ سناتے ہیں اللہ کا کلام ہے یہ کسی کاہن یا شاعر کا کلام نہیں ہے رسولؐ اس کلام کو اپنی طرف سے منسوب نہیں کر سکتے یہ کلام تو میری (اللہ) طرف سے ان لوگوں کے لئے ایک نصیحت ہے جو پرہیز گار ہیں حضور صلعم کو حکم دیا جا رہا ہے کہ آپ اللہ تعالی کی تسبیح فرماتے رہیں وہ عزت والا رب ہے

ع ۳۷ قیامت کے وقوع ہونے کا ذکر اس سے انکار کرنے والی قوموں کی تباہی کا تذکرہ

اس رکوع کے آغاز ہی میں قیامت کے یقینی طور پر واقع ہونے کا ذکر کیا گیا ہے وہ حد درجہ ہولناک ہوگی قوم ثمود، عاد، فرعون اور نوح کی امت نے وقوع قیامت سے انکار کیا تھا تو ان پر دردناک عذاب نازل ہوئے اور وہ برباد ہو کر رہ گئے لیکن قوم نوح میں جو نیک تھے وہ بچ گئے۔

فرمایا گیا کہ قیامت اس وقت شروع ہوگی جب صور پھونکا جائے گا اس وقت زمین اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے آسمان زمین پر پھٹ کر گر پڑے گا پھر ایک روز تمام لوگ اللہ کے حضور میں پیش کیے جائیں گے لوگوں کو ان کے اعمال نامے پیش کیے جائیں گے جن کو دائیں ہاتھ میں ملے گا وہ مسرور و شاداں ہوں گے اور جنت میں داخل ہوں گے جن کو بائیں ہاتھ میں ملے گا وہ رنجیدہ ہوں گے اور دوزخ میں داخل ہوں گے

ع ۱۵ قرآن اللہ کا کلام ہے رسول کا بنایا ہوا نہیں رسول نہ کاہن ہیں اور نہ شاعر

اس رکوع میں زور دے کر فرمایا جا رہا ہے کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے اسے رسول اللہ نے خود نہیں بنایا ہے وہ نہ کاہن ہیں اور نہ شاعر بلکہ یہ اللہ رب العزت کا نازل کردہ ہے رسول یہ غلطی نہیں کر سکتے کہ اسے اپنا کلام کہیں پھر رسول اللہ سے خطاب فرمایا جا رہا ہے کہ آپ اپنے رب کی تسبیح فرماتے رہا کریں اللہ تعالیٰ نہایت عظمت والا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ المعارج (۷۰)

دو رکوع چوالیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ المعارج	۶۱۹
۱ ۳۵ ع	عذاب قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر عذاب سے محفوظ رہنے والوں کے اوصاف کا تذکرہ۔	۶۲۰
۲ ۹ ع ۸	وہ لوگ جو حضور کو تنگ کرتے ہیں اور آپ کا مذاق (نعوذ باللہ) اڑاتے ہیں وہ ناکام و نامراد ہوں گے۔	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ المعارج (۷۰)

دو رکوع چوالیس آیات مکی

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اس میں اس عذاب کا ذکر ہے جس کے واقع ہونے کے بارے میں کفار انکار کرتے تھے اور کہتے تھے اگر یہ واقع ہونا ہی ہے تو اب کیوں نہیں واقع ہوتی تاکہ وہ اسے اپنی نگاہوں سے اپنی زندگی میں دیکھ سکیں ان کو بتایا جا رہا ہے کہ وہ بڑی ہولناک ہوگی اور جب اللہ کی مرضی ہوگی اس وقت واقع ہوگی اس روز آسمان پگھلی ہوئی دھات کے مانند ہو جائیں گے اور پہاڑ رنگ رنگ کے اون کی طرح ہوا میں اڑیں گے اس دن کفار آرزو کریں گے کہ کاش اس دن کوئی فدیہ دے کر اس عذاب قیامت سے بچ سکتے۔ لیکن ایسا نہ ہو سکے گا وہ نار جہنم میں داخل کیے جائیں گے جو بھڑک رہی ہوگی اس کے بعد فرمایا جا رہا ہے انسان کی نیت لالچی واقع ہوئی ہے جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ سخت گھبراتا ہے اور جب سکون و دولت ملتی ہے تو وہ بخیل بن جاتا ہے لیکن جو لوگ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں امین ہیں نیک کردار ہیں اپنا عہد نبھاتے ہیں اور اللہ سے ڈرنے والے ہیں ان پر روز قیامت کوئی ملامت نہ ہوگی اور یہ وہی لوگ جنت میں صاحب عزت و تکریم ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ مشارق و مغارب کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ ان برے لوگوں کی جگہ اچھے لوگ لے آئے اس لئے اے پیغمبر آپ ان لوگوں

Marfat.com

کاروں کی باتوں سے ملول خاطر نہ ہوں قیامت کے دن وہ اپنی قبروں سے تیز تیز چل کر شرمندہ اور خجل حالت میں اپنی منزلوں (یعنی جہنم) کی طرف جا رہے ہوں گے یہ ہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

ع ۲۵ عذاب قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر عذاب سے محفوظ رہنے والوں کے اوصاف کا تذکرہ

اس رکوع میں اس عذاب عظیم (جسے قیامت کا عذاب کہتے ہیں) کے لازمی طور پر واقع ہونے کا ذکر کیا جا رہا ہے جس کا کفار انکار کرتے اور بطور طعنے کے کہتے تھے کہ اگر قیامت سچ ہے تو ہماری زندگی میں ہمارے سامنے کیوں نہیں آجاتی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا ایک دن مقرر ہے وہ اسی دن آئے گی اس وقت آسمان پگھلی ہوئی دھات کے مانند ہو جائیں گے اور پہاڑ رنگ برنگی اون کی طرح ہوا میں اڑ جائیں گے اس کی ہولناکی دیکھ کر کفار تمنا کریں گے کہ کاش وہ کسی طرح فدیہ دے کر اس عذاب سے بچ سکتے اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہو گا انسان کی فطرت یہ ہے کہ وہ بہت بے صبر ہے اگر اس کو دولت ملتی ہے تو حد درجہ کنجوس ہو جاتا ہے اور تکالیف پر بے صبرا ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور وعدے پورے کرتے ہیں اپنے مال سے غریبوں کو حصہ دیتے ہیں اور نیک کردار میں سچی گواہی دینے والے ہیں وہ جنت میں جائیں گے اور وہ وہاں عزت و تکریم حاصل کریں گے۔

ع ۲۶ وہ لوگ جو حضور کو تنگ کرتے ہیں اور آپ کا مذاق (نعوذ باللہ) اڑاتے ہیں وہ ناکام و نامراد ہوں گے

اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو حضور کو پریشان کرتے ہیں اور

مسلمانوں کو کنگال اور مفلس سمجھ کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں اس رکوع میں کفار کی خصلت اور ان کی کیفیات کا بیان ہے اور اس عذاب اور ذلت کا ذکر ہے جو انکے لئے خاص ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنی قبروں سے تیز تیز چل کر اپنے اصل ٹھکانے یعنی جہنم میں داخل ہوں گے وہ حد درجہ رنجیدہ اور شرمسار ہوں گے پھر اللہ تعالی اپنے حبیب سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو ان کی جگہ پر اچھے لوگ لے آتا اے رسول آپ ان کے کرتوت پر صبر کریے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ نوح (۷۱)

دو رکوع اٹھائیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ نوح	۶۲۳
۱ ع ۹ ۲۰	حضرت نوح کی دعوت حق اس کو قبول کرنے پر اللہ کے انعامات کا وعدہ قوم کا قبول کرنے سے انکار۔	〃
۲ ع ۱۰ ۸	قوم نوح کی نافرمانی حضرت نوح کا بددعا کرنا سیلاب کے عذاب سے قوم کے غرق ہونے کا ذکر۔	۶۲۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ نوح (۷۱)

دو رکوع اٹھائیس آیات مکی

پچھلی سورتوں میں کفار مکہ کی کیفیات حق سے انکار و روگردانی آخرت کا مذاق اڑانا اس کے متعلق طرح طرح کے سوال عذاب کے لئے جلدی ساتھ ہی آخرت کا حال بیان ہو رہا ہے اب حضرت نوح کا اس صورت میں تقریباً نو سو سالہ تبلیغ کا بیان فرمایا جا رہا ہے کہ آپ نے کیسے ایک مدت دراز تک حق کی تبلیغ کی اور کس طرح ان کی قوم نے ان کی تکذیب کی اور آخر میں ان کی قوم کا کیا حشر ہوا یہ واقعات لوگوں کے لئے عبرت حاصل کرنے کے لئے بہت کافی ہیں اور یہ بھی سمجھ لیں کہ نبی کی نافرمانی کرنے والوں کے لئے کتنا شدید عذاب ہے صرف چند اہل ایمان کے جو حضرت نوح کی کشتی میں سوار ہو گئے تھے۔ وہ لوگ جو [illegible] بارش کے طوفان میں غرق ہو گئے انکا ذکر بہت تفصیل سے کیا گیا ہے۔

اس سورۃ کو پڑھ کر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیاوی زندگی میں عذاب سے بعد ان کو عذاب قبر میں مبتلا کیا گیا ہے اسی طرح عذاب قبر واقع ہونے کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ (بحوالہ تفہیم القرآن نوٹ ۱ صفحہ ۴۸۰ جلد ۶)

۱ تا ۹ حضرت نوح کی دعوت حق اس کو قبول کرنے پر اللہ کے انعامات کا وعدہ قوم کا قبول کرنے سے انکار

[illegible]

Marfat.com

کرنے اس سے ڈرنے اور اپنی پیروی کرنے کا ذکر بہت تفصیل سے بتایا گیا ہے نیز یہ بھی بتایا گیا کہ اگر قوم ان پر ایمان لے آئے گی تو ان کو اللہ کی طرف سے بہت سے انعامات سے نوازا جائے گا مثلاً وقت پر بارش کا ہونا ان کے اموال اور اولاد میں برکت ہونا کھیتی باڑی اور باغات سرسبز و شاداب ہونا یہ سب کچھ اللہ کی نوازشیں ان پر ہوں گی لیکن ان کی قوم نے اس پر نہ کان دھرا بلکہ وہ لوگ حضرت نوح کو جھٹلاتے ہی رہے۔ بجز چند لوگوں کے۔

ع ۲ قوم نوح کی نافرمانی حضرت نوح کا بددعا کرنا سیلاب کے عذاب سے قوم کے غرق ہونے کا ذکر

اس رکوع میں حضرت نوح کا اللہ کے دربار میں اپنی قوم کی نافرمانی کا تذکرہ کر کے ان کے حق میں عذاب کی بددعا کا ذکر کیا گیا ہے حضرت نوح کی قوم نے ان کی ایک بھی نہ سنی وہ اپنی بات پر اڑے رہے آخر کار ان پر عذاب نازل ہوا حضرت نوح کی قوم کے امراء طبقہ نے قوم کو حضرت نوح کی بات کرنے سے باز رکھنے کی پوری کوشش کی اور اپنے جھوٹے خداؤں (مثلاً ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر) کو نہ چھوڑنے کا مشورہ دیتے رہے۔

یہاں تک کہ ان پر عذاب آگیا لیکن حضرت کی دعا کی وجہ سے مومنین اس عذاب سے محفوظ رہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الجن (۷۲)

دو رکوع اٹھائیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الجن	۶۲۶
۱ ع ۱۹ ۱۱	جنوں کی ایک جماعت کا مقام نخلہ سے گذر۔ حضور کی تلاوت قرآن کو سننا اپنی قوم سے اس کا ذکر کرنا اور ایمان لانے کا ذکر۔	
۲ ع ۹ ۱۲	نظریہ توحید کا ذکر کرنا فرمان کو سزا ملنے اور علم الغیب کا سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہ ہونے کا تذکرہ۔	۶۲۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الجن (۷۲)

دو رکوع اٹھائیس آیات مکی

یہ سورۃ مبارکہ اپنے مضامین کے لحاظ سے مکی ہے حضور مقام **نخلہ** پر صبح کی نماز میں تلاوت قرآن کریم فرما رہے تھے ادھر سے جنوں کی ایک جماعت کا گذر ہوا اس نے حضور کی تلاوت قرآن کو سنا انہوں نے محسوس کیا کہ اس کلام میں نہ انسانی کیفیات پائی جاتی ہے نہ جنی بلکہ یہ تو ایک نادر کلام ہے جو حصہ قرآن انہوں نے سنا تھا واپس جا کر اپنی قوم کو سنایا اور اپنے ایمان لانے کا تذکرہ کیا اس واقع کی تفصیلات پہلے رکوع میں تفصیلا" بیان کی گئی ہیں دوسرے رکوع میں ابتداء ہی سے عقیدہ توحید کا تذکرہ کیا جا رہا ہے اور یہ فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے ان کا حال بروز قیامت بڑا دردناک ہو گا بعد میں فرمایا گیا ہے کہ علم غیب سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا بجز ان رسولوں کے جن کو خود اللہ ہی اس سے آگاہ کر دے جتنا وہ چاہتا ہے۔

ع ۱ ۱۹ جنوں کی ایک جماعت کا مقام نخلہ سے گذر حضور کی تلاوت قرآن کو سننا اپنی قوم سے اس کا ذکر کرنا اور ایمان لانے کا ذکر

اس رکوع میں اس واقعہ کا ذکر ہے کہ جنوں کی ایک جماعت کا مقام **نخلہ** سے گذر ہوا اس وقت حضور فجر کی نماز میں قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے تھے

اس جماعت نے قرآن کی تلاوت کو سنا واپسی پر اپنی قوم سے اس کا تذکرہ کیا اور اپنے ایمان لانے کا اعلان کیا اور کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ ہم میں سے بعض نیک ہیں اور بعض نافرمان اور بے انصاف پس جو فرمانبردار ہو گئے وہی تلاش حق میں کامیاب ہوئے رہے نافرمان تو وہ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

ع ۹ ۱۲ نظریہ توحید کا ذکر نافرمان کو سزا ملنے اور علم الغیب کا سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہ ہونے کا تذکرہ

اس رکوع میں آغاز ہی سے عقیدہ توحید کا تذکرہ کیا جا رہا ہے پیغمبر کا کام تو اللہ کے پیغام کو بندوں تک پہنچا دینا ہے پھر جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے غیب کا علم اللہ ہی کے پاس ہے وہ جس قدر چاہتا ہے اپنے رسولوں میں سے کسی کو دے دیتا ہے رسولوں کے آگے پیچھے محافظ مقرر ہیں جو اس پیغام اور ان علوم کی جو پیغمبروں کو دیے گئے ہیں تاکہ ان کی حفاظت کی جا سکے ہر چیز کا علم اللہ کو ہے اور اس کے قدرت میں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ المزمّل (۷۳)

دو رکوع بیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ المزمّل	۶۲۹
۱ع ۱۳	رات کو آٹھ کر عبادت کرنے قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور اللہ پر بھروسہ کرنے کا ذکر۔	۶۳۰
۲ع ۱۴	قرآن کی تلاوت کرنے نمازیں ادا کرنے اور ادائیگی زکواۃ کی تلقین کے بارے میں بیان۔	۶۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ المزّمّل (۷۳)

دو رکوع بیس آیات مکی

(حضرت ابن عباس کے بقول اس صورت کا پہلا رکوع مکہ مکرمہ میں اور دوسرا رکوع مدینہ شریف میں نازل ہوا)

اس سورہ میں سرکار دو عالم کی شب بیداریوں کا ذکر کیا گیا ہے اور رات کے وقت زیادہ دیر تک عبادت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے رات کے نصف حصہ یا اس کے کچھ کم حصہ میں عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ہی رات کو عبادت کرنے کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ یہ نفس کو قابو میں کرنے کا اچھا اور آسان طریقہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے "(آپ) رات کے تھوڑے سے حصہ میں (نماز کے لئے) قیام فرمایا کریے (نہ کہ رات رات بھ) (یعنی) آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم" یا اس سے کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے رہیے"۔

حضور کو مخاطب کر کے آپ کی وساطت سے تلقین کی جا رہی ہے کہ اللہ کو کارساز بنانا چاہئے اور حق کے راستے پر صبر سے ڈٹے رہنا چاہئے اہل مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ وہ اس عظیم الشان رسول کی مخالفت چھوڑ دیں ورنہ ان کو سخت عذاب میں اس طرح مبتلا کیا جائے گا جس طرح فرعون کو کیا گیا تھا یہ قرآن ایک نصیحت ہے جو چاہے اس سے عمل کرے اور راہ حق اختیار کرے اس کے بعد

Marfat.com

فوراً ہی عبادت اور تلاوت قرآن کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اپنے اوپر سختی کرنے کی ضرورت نہیں جس قدر آسانی سے کر سکو کر لیا کرو لیکن نماز فرض اور زکواہ کی ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھنا چاہئے اللہ کی راہ میں جتنا خرچ کر سکو کرو وہ اللہ کے یہاں تم کو زیادہ ہو کر مل جائے گا اس کی بارگاہ میں مغفرت طلب کرتے رہنا چاہئے وہ غفور الرحیم ہے۔

ع ۱۹ ۱۳ رات کو اٹھ کر عبادت کرنے قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنے کا ذکر

اس رکوع میں آغاز ہی میں حضور صلعم سے فرمایا گیا ہے کہ رات کو بہت زیادہ دیر تک عبادت نہ کیا کریں بلکہ ان کی وساطت سے عام مسلمانوں کو بھی تلقین کی جا رہی ہے کہ وہ رات کو کچھ دیر کے لئے عبادت کیا کریں بیشک رات کو اٹھ کر عبادت کرنا نفس کو مارنے کے لئے مفید ہے اس کے بعد اہل مکہ کو بتایا جا رہا ہے کہ وہ حضرت محمد جیسے جلیل القدر پیغمبر کی نافرمانی نہ کریں ورنہ ان کا انجام بھی فرعون سے مختلف نہ ہو گا یہ قرآن ایک نصیحت ہے جس کا دل چاہے نصیحت قبول کرے۔

ع ۲۰ ۱۴ قرآن کی تلاوت کرنے نمازیں ادا کرنے اور ادائیگی زکواہ کی تلقین کے بارے میں بیان

اس رکوع میں مسلمانوں سے فرمایا گیا ہے کہ جس قدر قرآن آسانی سے تلاوت کر سکو کر لیا کرو فرض نمازیں ادا کیا کرو اور زکواہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کیا

Marfat.com

کرو یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ اللہ کی راہ میں تم جو بھی خرچ کرو گے وہ روز قیامت تم کو مل جائے گا اور اس کا اجر زیادہ ہو گا اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ بڑا غفور الرحیم ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المدثر (۷۴)

دو رکوع چھپن آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ المدثر	۶۳۳
۱ ع ۱۵	حضور کو تبلیغ دین کی تلقین اور اس سلسلہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کرنے کی نصیحت۔	۶۳۴
۲ ع ۱۶	قیامت اور دوزخ کی ہولناکیوں کا ذکر نماز نہ پڑھنے، غریبوں اور مساکین کو کھانا نہ کھلانے پر وعید۔	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ المدثر (۷۴)

دو رکوع چھپن آیات مکی

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب پہلی وحی کے بعد (جو غار حرا میں نازل ہوئی) کافی عرصہ تک وحی نہ آئی اور حضور اس کے لئے سخت انتظار میں تھے سورۃ کے آغاز میں حضور کو "اے چادر لپیٹنے والے" کے لقب سے مخاطب فرمایا جا رہا ہے اور حکم دیا جا رہا ہے کہ اٹھئے اور لوگوں کو اللہ سے ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے اور تبلیغ دین میں جو سختیاں آئیں ان پر صبر کیجئے۔

اس کے بعد بغیر نام لیے ولید بن مغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کو اللہ نے بہت کچھ دیا پھر بھی وہ حرص کرتا ہے اور اللہ کی آیتوں کی تکذیب کرتا ہے بتایا گیا ہے کہ وہ آگ میں جلایا جائے گا اس کے بعد کی آیتوں میں دوزخ کی ہولناکیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا ذکر کیا گیا ہے دوزخیوں اور جنتیوں کے درمیان گفتگو کا ذکر ہے جب جنتی ان دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ تم کو دوزخ میں کیوں ڈالا گیا تو وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور غریبوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور روز جزا کا مذاق اڑاتے تھے آخر میں کفار کا ذکر ہو رہا ہے کہ جب ان کو قرآن سنایا جاتا ہے تو وہ اس طرح بدکتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر کو دیکھکر بھاگ جاتے ہیں حالانکہ یہ کتاب (قرآن شریف) سراسر نصیحت ہے انہیں لازم تھا کہ اس کو ذوق و شوق سے سنتے اور اس کو قبول کر کے زندگی کے مقصد کو پا لیتے اور منزل مقصود تک پہنچ جاتے لیکن نصیحت وہی قبول کرتے ہیں کہ اللہ چاہے اللہ ہی اس لائق ہے کہ اس سے ڈرا

Marfat.com

جائے اور اللہ ہی بخشنے والا ہے۔

ع ۱ ۱۵ حضور کو تبلیغ دین کی تلقین اور اس سلسلہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کرنے کی نصیحت

اس رکوع کے آغاز میں حضور کو چادر لپیٹنے والے کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے اور حکم دیا جا رہا ہے کہ آپ اٹھئے اور دین کی تبلیغ کیجئے ساتھ ہی اس امر کی تلقین کی جا رہی ہے کہ تبلیغ دین میں جو مشکلات پیش آئیں ان پر صبر کیجئے بغیر نام لیے ولید بن مغیرہ کا ذکر ہے کہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیجئے اللہ تعالیٰ اس کی ناشکر گذاری کی خود سزا دے گا جو قدم قدم پر حضورؐ کی مخالفت کرتا تھا۔

ع ۲ ۱۶ قیامت اور دوزخ کی ہولناکیوں کا ذکر نماز نہ پڑھنے غریبوں اور مساکین کو کھانا نہ کھلانے پر وعید

اس رکوع میں مختلف آثار فطرت مثلاً چاند، رات، صبح کی قسم کھا کر دوزخ کی آگ کی ہولناکی کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ لوگ جو جنت میں مقیم ہوں گے جب اہل دوزخ سے پوچھیں گے کہ وہ اس عذاب میں کس لیے مبتلا ہو گئے تو دوزخی جواب دیں گے کہ ہم نہ نماز پڑھتے تھے اور نہ غریبوں مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے یہ اسی کی سزا ہے یہ قرآن کتاب نصیحت ہے جو چاہے نصیحت حاصل کرے لیکن جو ہدایت کا خواہاں ہی نہیں اللہ اس کو کبھی ہدایت نہیں دیتا اللہ سے ڈرنا چاہئے کیونکہ وہی سب سے بڑا رحیم اور بخشنے والا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ القیٰمۃ (۷۵)

دو رکوع چالیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ القیٰمۃ	۶۳۶
۱ ع ۱۷	قیامت ضرور واقع ہوگی نیکوں کے چہرے شگفتہ اور بد کاروں کے پژمردہ ہوں گے۔	۶۳۰
۲ ع ۱۸	جس نے نہ حق کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی اس کے لئے خرابی ہے۔	〃

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ القیٰمۃ (۷۵)

دو رکوع چالیس آیات مکی

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اس سورہ میں قیامت کا ذکر ہے تاکیداً" بتایا جا رہا ہے کہ وہ دن اللہ کی تجلی قہر و تجلی رحم کا دن ہو گا انسان کو بالکل اسی طرح جیسا کہ وہ ہے پھر سے پیدا کر دینا اس کے لئے آسان ہے یہ نظام درہم برہم ہو جائے گا ایک نیا نظام قائم ہو گا جہاں ایمان و عمل کام آئے گا اس سورہ میں اولاً" ہی قیامت کے روز کی قسم کھا کر اور نفس لوامہ (جو برے اور غلط کام کرنے پر ملامت کرتا ہے) کی قسم کھا کر زور دار انداز سے قیامت کے وقوع پذیر ہونے کا ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس امر پر قادر ہے کہ وہ انسان کی ہڈیوں کو انگلیوں کی پور پور کو دوبارہ درست کر کے اسے زندہ کر دے جو لوگ بدکاریوں کے عادی ہو گئے ہیں وہ اس عقیدہ پر ایمان لانا ہی نہیں چاہتے کیونکہ یہ عقیدہ ان کی بداعمالیوں کی راہ میں حائل ہو جاتا ہے اس لئے وہ قیامت کے نہ ہونے کا اظہار کرتے رہتے ہیں حالانکہ قیامت ضرور واقع ہو گی اور پھر ان کو بھاگنے اور پناہ لینے کی کوئی جگہ نہ ملے گی سب کو اللہ کے سامنے جانا ہو گا بعد میں حضور سے فرمایا جا رہا ہے کہ قرآن کو یاد کرا دینا اور اس کے رموز سے واقف کرا دینا اللہ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے اس لئے آپ اس معاملہ میں فکر مند نہ ہوں قیامت کے دن (نیک لوگوں کے چہرے تر و تازہ ہوں گے اور بدکار لوگوں کے چہرے وحشت زدہ اور پریشان ہوں گے) اس کے بعد موت کا وقت بیان کیا جا رہے کہ سانس ہنسلی تک جا پہنچے گی اور وہ سخت تکلیف کا وقت ہو گا تو مرنے والا سمجھ لیتا ہے کہ اس دنیا سے جدائی

کا وقت آگیا ایمان نہ لا کر اور نماز نہ پڑھ کر اس نے خرابی کا راستہ اختیار کیا تھا اب اس کی خرابی کا وقت آگیا ہے اگر انسان یہ خیال کرتا ہے کہ وہ اس دنیا میں بلا مقصد پیدا کیا گیا ہے تو یہ خیال باطل ہے کہ آخر میں پھر فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ نے انسان کو ماں کے پیٹ میں رکھ کر مختلف مراحل سے گزار کر اسے پیدا کیا اس کو تمام اعضاء عطا کیے اور صلاحیتیں عطا فرمائیں تو کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ اس کو دوبارہ زندہ کر کے اسی حالت پر واپس لا سکے۔ (بے شک وہ اس امر پر قادر ہے)

ع ۱ ۱۷ قیامت ضرور واقع ہو گی نیکوں کے چہرے شگفتہ اور بد کاروں کے پژمردہ ہوں گے

اس رکوع کا آغاز یوم قیامت اور نفس لوامہ (جو برے کام پر انسان کو ملامت کرتا ہے) کی قسم کھا کر بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امر پر قادر ہے کہ وہ انسان کو دوبارہ زندہ کر کے اس کی ہڈیوں اور انگلیوں کو دوبارہ اصلی حالت میں لے آئے جو لوگ فحاشی اور فسق و فجور میں مبتلا ہیں وہ قیامت کا انکار کرتے ہیں تاکہ مزے سے اپنی بری حرکتوں میں مبتلا رہیں حالانکہ قیامت جب واقع ہو گی تو وہ کہیں بھاگ کر نہ جا سکیں گے اور اللہ کے حضور ضرور پیش ہوں گے حضور کی تسلی فرمائی جا رہی ہے کہ قرآن کو یاد کرانا اور اس کے رموز سے آگاہ کرانا اللہ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے وہ اس سلسلہ میں متفکر نہ ہوں۔

ع ۲ ۱۸ جس نے نہ حق کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی اس کے لئے خرابی ہے

اس رکوع میں بیان فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ہیں اور نہ بھلائی (ایمان) منزل (۷)

رکھتے ہیں ان کے لئے خرابی ہے انسان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ بے مقصد پیدا کیا گیا ہے اور اس کے ذمہ کوئی فریضہ نہیں اسے چاہئے کہ اپنی پیدائش پر غور کرے وہ کس طرح ماں کے پیٹ میں آیا اور پیٹ میں کئی مراحل سے گذرا اور پھر اللہ نے اسے تمام اعضاء اور خصوصیات کے ساتھ پیدا کیا جب اللہ ایک گوشت کے لوتھڑے کے اندر ایسی خوبیاں پیدا کر سکتا ہے تو کیا وہ اس کے مرنے کے بعد اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں؟ (بے شک وہ اس پر قادر ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الدھر (۷۶)

دو رکوع اکتیس آیات مدنی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ الدھر	۶۴۰
۲۲ ع ۱ ۱۹	اللہ نے انسان کو حقیر مادہ سے پیدا کیا پھر انسانی شکل عطا کی اس کو سیدھا راستہ بتایا اب یہ شکر گذار بنے یا ناشکرا بنے۔	۶۴۱
۲ ۹ ع ۲۰	حضور سے خطاب! اے حبیب! یہ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوا رات دن صبح و شام اللہ کا ذکر اور تسبیح کرتے رہنا چاہئے۔	۶۴۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ الدھر (۷۶)

دو رکوع اکتیس آیات مدنی

اس سورۃ کا آغاز انسان کی تخلیق سے ہو رہا ہے پہلے وہ ایک حقیر مادہ کی صورت میں تھا پھر اس کو اللہ نے پیدا فرمایا اسے سننے والا اور دیکھنے والا اور صلاحیتوں والا بنایا اسے اللہ نے اپنا راستہ دکھا دیا ہے اب یہ اس کی مرضی ہے کہ وہ شکر گذار بندہ بن کر رہے یا احسان فراموش اس کے بعد نافرمانوں اور کافروں کے لئے زنجیروں' طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ کا اور نیک و فرمانبرداروں کے لئے جنت کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

جو لوگ اللہ کی محبت میں مسکینوں یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور اس کا بدلہ اور اجر نہیں طلب کرتے اللہ تعالی ان کو عذاب عظیم سے بچائے گا اور ان کو جنت کی نعمتوں سے مالا مال کر دے گا۔

بعد میں پیغمبر سے فرمایا جا رہا ہے کہ یہ کلام (قرآن) جو آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا ہے کہ آپ اس پر عمل کرتے رہئے اور بد کار احسان فراموش لوگوں کی مخالفت کی پرواہ نہ کریے اور اپنے رب کی تعریف و تسبیح صبح و شام اور رات دن کرتے رہئے۔

بد کار اور احسان فراموش لوگوں نے اس دنیا کی محبت میں یوم آخرت کو بھلا رکھا ہے اگر ہم (اللہ) چاہیں تو ان کی صورتوں کو مسخ کر دیں فرمایا گیا ہے کہ یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جس کا جی چاہے اس پر عمل کر کے اللہ کے قرب کو حاصل کرے آخر میں فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے بے شک وہ علیم و حکیم ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنے دامن

Marfat.com

رحمت میں لے لیتا ہے لیکن اس نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۲۲ ع ۱ / ۱۹ اللہ نے انسان کو حقیر مادہ سے پیدا کیا پھر انسانی شکل عطا کی اس کو سیدھا راستہ بتایا اب وہ شکر گذار بنے یا ناشکرا بنے

اس رکوع میں انسان کو بتایا جا رہا ہے کہ وہ کسی وقت ایک حقیر مادہ کی شکل میں تھا یہ اللہ ہی ہے جس نے اس کو انسانی شکل اور اوصاف کے ساتھ پیدا کیا اور اس کو اچھا راستہ دکھایا اب یہ اس کی مرضی ہے کہ وہ حق اور سچائی اور شکر گذاری کا راستہ اختیار کرے یا ناحق اور ناشکر گذاری کا۔

جو ناشکر گذاری کا راستہ اختیار کریں گے کفر کریں گے ان کے لئے قیامت کے دن سخت عذاب ہو گا جبکہ نیک اور شکر گذار بندوں کو جنت میں طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا جایا کرے گا نیک بندے اللہ کی محبت میں غریبوں یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور اجر نہیں چاہتے اللہ ان کو روز قیامت کے شر سے بچائے گا جنت میں داخل کرے گا اور اپنی طرح طرح کی نعمتوں سے نوازے گا۔

۲۹ ع ۲ / ۲۰ حضور سے خطاب! اے حبیب! یہ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے رات دن صبح شام اللہ کا ذکر اور تسبیح کرتے رہنا چاہئے

اس رکوع میں فرمایا جا رہا ہے کہ یہ قرآن رسول پر تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے حضور کو مخاطب کرتے لوگوں سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنے رب کو یاد کرتے رہیں صبح اور شام رات اور دن کی تسبیح [illegible] محبت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن [illegible] چاہتا ہے [illegible]

قرآن تو ایک نصیحت ہے تو جس کا دل چاہے اپنے رب کی قربت کا راستہ اختیار کرنے کے لئے اس پر عمل کرے لیکن یہ اللہ ہی ہے جو جس کے لئے جو کچھ چاہتا ہے وہ کرتا ہے (اور قرآن پر عمل کرنے کی ہدایت دیتا ہے) جسے چاہتا ہے اپنے دامن رحمت میں لے لیتا ہے لیکن ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المرسلٰت (۷۷)

دو رکوع پچاس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ المرسلٰت	۶۴۴
۱ ع ۲۱	وقوع قیامت اور اس کی ہولناکیوں کا ذکر منکرین قیامت اور گناہگاروں کا انجام بد کا تذکرہ۔	۶۴۴
۲ ع ۲۳	متقی لوگوں کے لئے انعامات گناہگاروں کے لئے تباہی کا ذکر۔	۶۴۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ المرسلٰت (۷۷)

دو رکوع پچاس آیات مکی

علماء کا اتفاق ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اس کے آغاز میں مختلف چیزوں کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی اس کے بعد قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ کیا جا رہا ہے کہ ستارے بے نور ہو جائیں گے آسمان میں شگاف ہو جائیں گے پہاڑ خاکستر بن کر اڑ جائیں گے یہ روز قیامت فیصلہ کا دن ہو گا اور تباہی ہو گی ان لوگوں کے واسطے جو اس دن کا انکار کیا کرتے اور گناہ کرتے رہتے تھے اس کے بعد تخلیق انسان کے مراحل کا تذکرہ فرمایا اور جتلایا جا رہا ہے گناہ گاروں کو جہنم کی طرف پھینک دیا جائے گا اور وہ لوگ جو پرہیز گار ہوں گے وہ اللہ کی رحمت کے سائے میں ہوں گے ان کو جنت میں مختلف قسم کے انعامات اور عیش حاصل ہوں گے اب لوگوں کا اپنا انتخاب ہے کہ وہ اپنے لیے کون سا راستہ چنتے ہیں اور اس کو اختیار کرتے ہیں جب لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے آگے جھکو تو وہ انکار کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے روز قیامت تباہی ہو گی۔

بمع ۱ وقوع قیامت اور اس کی ہولناکیوں کا ذکر منکرین قیامت اور گناہگاروں کا انجام بد کا تذکرہ

اس رکوع کے آغاز میں مختلف آندھیوں اور بادلوں کے پھیلانے والی تیز چلنے والی ہواؤں کی قسم کھا کر فرمایا جا رہا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی اس وقت ستارے بے نور کر

دئے جائیں گے پہاڑ خاک بن کر اڑ جائیں گے تو اس روز منکرین اور گناہگاروں کے لئے فیصلے اور تباہی کا وقت آجائے گا ان کو جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

ع ۲ ۱۰ ۲۲ متقی لوگوں کے لئے انعامات گناہگاروں کے لئے تباہی کا ذکر

اس رکوع میں فرمایا جا رہا ہے کہ جو لوگ متقی ہیں وہ اللہ کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے ان کے لئے چشمے اور ہر قسم کے پھل ہوں گے جو ان کو پسند ہوں گے اس میں سے کھائیں اور پئیں گے اللہ تعالی کی طرف سے نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے لیکن اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی و بربادی ہو گی آخر منکرین ایمان کیوں نہیں لاتے؟ انہیں اس کتاب قرآن سے بہتر ہدایت اور کیا ملے گی؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النبا (۷۸)

دو رکوع چالیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ النبا	۶۴۷
۱ع ۳۰	وقوع قیامت کے برحق ہونے کا ذکر اللہ کے لئے یہ کام بالکل آسان ہے۔	۶۴۸
۲ع ۱۰	قیامت پر ایمان رکھنے اور نیکو کاروں کے لئے جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر کافروں کا اظہار اور تاسف کرنے کا ذکر۔	۶۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف سورۃ النبا (۷۸)

دو رکوع چالیس آیات مکی

اس سورۃ سے تیسواں پارہ شروع ہوتا ہے یہ آخری پارہ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ کی پہلی سورۃ ہے اس کا نام "النبا" ہے سورتیں مختصر ہوتی جاتی ہیں لیکن جامعیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے یہ سورۃ مکی اور ابتدائی ایام کی وحیوں میں سے ہے اس سورۃ مبارکہ میں کفار کے اس انکار کا کہ قیامت نہیں آئے گی ابطال کیا جا رہا ہے اور اس خیال کو انکا وہم اور خام خیالی بتایا جا رہا ہے وقوع قیامت کا زوردار انداز میں ذکر کیا جا رہا ہے کہ وہ ضرور آئے گی اور یقیناً آئے گی اس وقت وہ لوگ جو اس وقت کا انکار کر رہے ہیں جان لیں گے۔

جس اللہ نے زمین کو بچھونا پہاڑوں کو میخیں بنایا اور انسانوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا نیند کو باعث آرام رات کو پردہ اور دن کو روزی کمانے کا ذریعہ بنایا سات مضبوط آسمان بنائے [illegible] بنایا بادلوں سے پانی برسایا تاکہ سبزی پھل اور باغات اگائے جا سکیں وہ ایک روز قیامت بھی برپا کرے گا یہ وہ دن ہوگا جب صور پھونکا جائے گا اور لوگ فوج در فوج اس (اللہ) کے سامنے حاضر کر دیے جائیں گے اس روز نیک و بد میں فرق کیا جائے گا اور بدکاروں کے لئے دوزخ ان کا ٹھکانا ہوگی۔

اس کے بعد کی آیتوں میں دوزخ کی ہولناکیوں کا ذکر کیا گیا ہے (معاذ اللہ) ایسے ہولناک ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جہاں ان کو مختلف قسم کی نعمتوں سے نوازا جائے گا جو ان کے رب کی طرف سے انعام ہوگا اس کے بعد فرمایا جا رہا ہے کہ روز قیامت [illegible]

حاضر کر دیے جائیں گے تو کسی میں اتنی طاقت نہ ہوگی کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی بات کر سکے مگر جس کو اللہ اجازت دے دے وہ بھی درست بات ہی کہے گا اب جو چاہے سیدھا راستہ پکڑے یہ دن برحق ہے اور ڈراوا ہے اس (اللہ) کے عذاب کا اس دن ہر شخص اپنے اعمال جو اس نے اس دنیا میں کیے ہوں گے دیکھ لے گا کافر اپنے کیے پر پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ کاش وہ ایسا نہ کرتے۔

ع ۳۰ وقوع قیامت کے برحق ہونے کا ذکر۔اللہ کے لئے یہ کام بالکل آسان ہے۔

اس رکوع میں کفار کے اس خیال کو غلط بتایا جا رہا ہے کہ قیامت واقع نہیں ہوگی رکوع کے آغاز ہی میں زوردار انداز میں قیامت قائم ہونے کا ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ اس وقت جو لوگ اس سے انکار کر رہے ہیں یقیناً وہ خود ہی قیامت کو دیکھ لیں گے یہ منکرین توحید رسالت حشر و نشر کو کیوں نہیں سمجھتے وہ اپنے رب کی قدرت کاملہ پر نظر کیوں نہیں ڈالتے یہاں پر دلیل دی جا رہی ہے کہ جس اللہ نے زمین پہاڑ آسمان اور سورج دن رات کھیت باغات اور پھل پیدا کیے وہ بھلا کس طرح اس امر پر قادر نہیں ہے کہ وہ مرے ہوئے لوگوں کو دوبارہ زندہ کر سکے جب صور پھونکا جائے گا تو لوگ زندہ ہو کر اس کے روبرو حاضر ہو جائیں گے بدکار لوگوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا جو ایک ہولناک مقام ہے۔

ع ۳۱ قیامت پر ایمان رکھنے اور نیکو کاروں کے لئے جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر کافروں کا اظہار تاسف کرنے کا ذکر

اس رکوع میں فرمایا جا رہا ہے کہ نیک کردار اور نیکو کار لوگوں کو جنت میں داخل کیا

Marfat.com

جائے گا جہاں ان کو مختلف قسم کی نعمتوں سے نوازا جائے گا یہ تمام ان سے اللہ کی طرف سے ہو گا پھر فرمایا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ اللہ کے آگے حاضر ہوں گے کسی کو بغیر اس کی مرضی کے بولنے کی اجازت اور ہمت نہ ہو گی اور جو بھی اللہ کی اجازت سے بات کرے گا حق بات کرے گا یہ روز جزا حق ہے جس کا دل چاہے نیک اور سیدھی راہ اختیار کرے اس دن کافر حسرت زدہ ہو کر کہیں گے کہ کاش وہ مٹی ہوتے یا ہم ایسا نہ کرتے مگر اب پشیمان ہونے سے کچھ حاصل نہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النّٰزعٰت (۷۹)

دو رکوع چھیالیس آیات مکی

رکوع	فہرست مضامین	صفحہ
	تعارف سورۃ النّٰزعٰت	۶۵۱
۱ع ۲۶ ۳	مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کرنا اللہ کو آسان ہے قیامت کا واقع ہونا برحق ہے۔	۶۵۲
۲ع ۲۰ ۴	وقوع قیامت اللہ کے لئے مشکل نہیں قیامت کے دن لوگ اپنے اعمال کو یاد کر کے حسرت کریں گے۔	۶۵۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف سورۃ النّٰزعٰت (۷۹)

دو رکوع چھیالیس آیات مکی

یہ سورۃ مبارکہ عہد نبوت کے آغاز ہی میں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی کفار کسی طرح سے بھی قیامت کو ماننے کے لئے ذہنی طور پر تیار نہ تھے اس سورہ میں ان کے سامنے فرشتوں کی (جو کفار کی جان سختی سے اور مومن کی جان آسانی سے قبض کرتے ہیں) قسم کھا کر قیامت قائم ہونے کا تذکرہ کیا جا رہا ہے کفار کی سمجھ میں یہ نہیں آتا تھا کہ جب ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی اور ہوا کے تند و تیز جھونکے ان کے ذروں کو ہوا میں ادھر ادھر بکھیر دیں گی تو پھر کیسے ممکن ہو گا کہ ان کو یکجا کیا جائے انسان زندہ ہو اور اپنے اعمال کے لئے جوابدہ ہو اس سورہ میں اس کا بھی ذکر کیا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے۔

اس کے بعد قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کے بعد حضرت موسیٰ اور فرعون کا ذکر کیا گیا ہے (جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا) فرعون کی نافرمانی اور اس کے عبرت ناک انجام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لئے انسان کو پیدا کرنا آسمان کو بنانا کوئی مشکل نہیں جس اللہ نے زمین و آسمان بنائے اور اس میں مختلف چیزوں کو پیدا کیا اس کے لئے دوبارہ زندہ کرنا مشکل کیوں کر ہو سکتا ہے؟ جب قیامت برپا ہو گی اس دن انسان اپنے اعمال کو یاد کرے گا پس جس نے سرکشی کی ہو گی اور عاقبت پر دنیاوی زندگی کو ترجیح دی ہو گی اس کا ٹھکانا دوزخ ہو گا لیکن جو اپنے

اپنے رب سے ڈرتے رہے اور ہر بری خواہش سے اپنے نفس کو روکے رہے جنت انکا مسکن ہو گا اے پیغمبر! یہ نافرمان لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی تو آپ ان سے فرما دیجئے کہ جس وقت اللہ چاہے گا قیامت برپا ہو جائے گی اے محمد آپ کا کام یہ نہیں کہ ان کو اس دن کی تاریخ سے آگاہ کریں آپ کا کام تو صرف ان کو ڈرانا اور سیدھا راستہ بتانا اور اپنے رب کے احکامات پہنچانا ہیں جس وقت قیامت قائم ہو گی یہ لوگ خود دیکھ لیں گے اور محسوس کریں گے کہ ان کی دنیا کی زندگی کی حقیقت ایک دو روزہ زندگی سے زیادہ نہ تھی۔

ع ۱ ۲ ۳ مرنے کے بعد انسان کو دوبارہ زندہ کرنا اللہ کو آسان ہے قیامت کا واقع ہونا برحق ہے

اس رکوع کے آغاز میں ان (فرشتوں) کی قسم کھائی گئی ہے جو انسانوں کی روح قبض کرتے ہیں اور اللہ کے احکام پر چلتے ہیں یا عمل کرتے ہیں کہ قیامت ضرور واقع ہو گی اس دن انسان اپنے اعمال کو یاد کریں گے اور حسرت کریں گے کہ کاش انہوں نے اچھے عمل کیے ہوتے نافرمان اور بد کار لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہو گا اور جن لوگوں نے اپنے نفس کو اللہ کے ڈر سے روکا ہو گا ان کو جنت میں جگہ ملے گی اس کے بعد فوراً ہی حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ بیان کیا گیا ہے کہ فرعون کے پاس حضرت موسیٰ اللہ کا پیغام لے کر گئے لیکن اس نے سرکشی کی اور اپنے کفر پر قائم رہا بلکہ اس نے خدائی کا دعوی کیا اس کی پاداش میں اللہ نے اس کو دوہرے عذاب میں مبتلا کر دیا (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے عبرت ہے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔

Marfat.com

۲۰ع وقوع قیامت اللہ کے لئے مشکل نہیں قیامت کے دن لوگ اپنے اعمال کو یاد کر کے حسرت کریں گے

اس رکوع کا آغاز اس اظہار سے کیا جا رہا ہے کہ قیامت واقع کرنا اللہ کے لئے مشکل نہیں جس اللہ نے انسان کو پیدا کیا آسمان بنایا اسے اونچا کیا اور درست رکھا رات دن بنائے زمین کو انسان کے لئے بچھونا بنایا اس سے پانی اور سبزہ نکالا انسان کی زندگی کے لئے تمام سامان بنایا اس کے لئے قیامت کا وقوع کرنا اور انسان کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے جس وقت قیامت برپا ہو گی تو انسان اپنے اعمال بد کو یاد کر کے ان پر تاسف کرے گا جس نے سرکشی کی ہو گی اس کو جہنم میں جگہ ملے گی اور نیک پرہیز گار لوگوں کو جنت میں مقام دیا جائے گا اس دن لوگوں کو معلوم ہو گا کہ دنیا کی زندگی جو اس وقت بظاہر ہمیں نظر آتی ہے ایک یا دو دن سے زیادہ نہ تھی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضروری نوٹ:۔۔۔۔۔۔۔۔ پارہ عم (۳۰) میں سورۃ عبس (۸۰) سے والناس (۱۱۴) تک تمام سورتیں ایک ایک رکوع پر مشتمل ہیں۔ اس لئے ان کی فہرست یکجا کی جارہی ہے۔

رکوع فہرست مضامین صفحہ

سورۃ عبس (۸۰)

ایک رکوع بیالیس آیات مکی

۱ع اللہ کے نزدیک اخلاص تکریم ہے نہ کہ کسی انسان کا سماجی مرتبہ۔ ۶۶۵

تعارف سورۃ عبس "

سورۃ التکویر (۸۱)

ایک رکوع انتیس آیات مکی ۶۶۶

۱ع قیامت کے واقع ہونے اور تمام مخلوقات کی پریشانیوں کا بیان۔ قرآن اللہ کا کلام ہے جو رسول اللہ پر نازل ہوا ہے۔ جو غیب کی باتیں بتاتے ہیں اور جانتے ہیں۔ اس میں ذرا بخل نہیں کرتے مگر جتنا اللہ کا حکم ہوتا ہے ۶۶۷

تعارف سورۃ التکویر

Marfat.com

سورۃ الانفطار (۸۲)

ایک رکوع انیس آیات مکی

۱۹ع قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر اور لوگوں کے نیک و بد اعمال اور جزا و سزا کے بارے میں بیان کیا جا رہا ہے۔

تعارف سورۃ الانفطار ۶۶۸

سورۃ المطففین (۸۳) ۶۶۹

ایک رکوع چھتیس آیات مکی

۲۶ع ناپ تول میں زیادتی اور کمی کرنے پر بربادی۔ قیامت پر یقین نہ رکھنے سے اخلاقی برائیوں کا تذکرہ۔

تعارف سورۃ المطففین

سورۃ الانشقاق (۸۴) ۶۸۰

ایک رکوع پچیس آیات مکی

۲۵ع وقوع قیامت یقینی ہے۔ اس کی پہچان۔

تعارف سورۃ الشقاق

سورۃ البروج (۸۵) ۶۸۲

ایک رکوع بائیس آیات مکی

Marfat.com

ع ۱ ۲۲ ۱۲ اہل ایمان اور صاحبان توحید پر ظلم کرنے والوں کا انجام برا ہو گا۔ حق غالب ہو کر رہے گا۔

تعارف سورۃ البروج

سورۃ الطارق (۸۶) ۶۷۳

ایک رکوع سترہ آیات مکی

ع ۱ ۱۷ ۱۱ انسان' توحید' رسالت' آخرت کے عقائد میں ذرا شک نہ کرے۔ اپنی تخلیق پر غور کرے۔ اللہ اور رسول پر ایمان لائے۔

تعارف سورۃ الطارق

سورۃ الاعلیٰ (۸۷)

ایک رکوع انیس آیات مکی ۶۷۴

ع ۱ ۱۹ ۱۲ اللہ تعالیٰ اپنی تعریف اور شان کبریائی بیان کرتا ہے۔ اور رب اعلیٰ کو یاد رکھنے کی تاکید۔ پیغمبروں کی ہدایت و احکام کو قبول کرنے کا بیان۔

تعارف سورۃ الاعلیٰ

سورۃ الغاشیۃ (۸۸) ۶۷۶

ایک رکوع چھبیس آیات مکی

ع ۱ ۲۶ ۱۳ وقوع قیامت کا ذکر۔ ایمان والوں کو ملنے والی نعمتوں اور کفار پر صعوبتوں اور ہولناکیوں کا تذکرہ۔

تعارف سورۃ الغاشیہ

سورۃ الفجر (۸۹)

ایک رکوع تیس آیات مکی

ع ۱ ۳۰ ۱۴ اللہ تعالیٰ انسان کی تین فطرتوں کا ذکر فرماتا ہے۔ دس مقدس راتوں اور جفت اور طاق راتوں کی قسم کھا کر نیک و بد کی پہچان کا تذکرہ۔

تعارف سورۃ الفجر

سورۃ البلد (۹۰)

ایک رکوع بیس آیات مکی

ع ۱ ۲۰ ۱۵ فضول خرچی پر ملامت۔ دوسروں کی امداد کرنے پر انعامات کا ذکر۔

تعارف سورۃ البلد

سورۃ الشمس (۹۱)

ایک رکوع پندرہ آیات مکی

ع ۱ ۱۵ ۱۶ نفسانی خواہشات پر قابو پانے والے کامیاب رہے۔ باقی نقصان میں رہے۔

تعارف سورۃ الشمس

سورۃ اللیل (۹۲)

ایک رکوع اکیس آیات مکی

ع ۱ ۱۷ ۲۱ پرودگار عالم فطرت انسانی کی متضاد کیفیات کا ذکر فرماتا ہے۔ نیکوں کے ساتھ رحمت اور اللہ کا فضل' بدکاروں کے لئے مصیبت اور اللہ کا قہر۔

تعارف سورۃ الیل

سورۃ الضحیٰ (۹۳) ۶۸۲

ایک رکوع گیارہ آیات مکی

ع ۱ ۱۸ ۲۱ ابتدائے اسلام کی تکالیف' پریشانیوں کا خاتمہ۔ اسلام کا غلبہ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفاعت عظمیٰ کا اپنے حبیب سے وعدہ کا بیان۔

تعارف سورۃ الضحیٰ

سورۃ الم نشرح (۹۴) ۶۸۳

ایک رکوع آٹھ آیات مکی

ع ۱ ۱۹ ۸ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے ذکر کو بلند فرمایا۔ اسلام کا جلد بول بالا ہونے والا ہے۔

تعارف سورۃ الم نشرح

سورۃ التین (۹۵) ۶۸۴

ایک رکوع آٹھ آیات مکی

ع ۱ ۲۰ ۸ توحید' رسالت' آخرت' ایمان' عمل صالحہ کے وسیع مضامین کو اختصار کے

ساتھ بیان فرمایا جا رہا ہے۔ انسان کی ارتقاء اس کی بلندی و پستی کا ذکر کیا گیا ہے۔
تعارف سورۃ التین

سورۃ العلق (۹۶)

۶۸۵

ایک رکوع انیس آیات مکی

۹ ع ۱ انسانیت کی ترقی کا راز علم ہے۔ وہ علم جو انسان کو اللہ سے قریب کر دے۔
۶۸۶ تعارف سورۃ العلق

سورۃ القدر (۹۷)

۶۸۸

ایک رکوع پانچ آیات مکی

۱ ع ۲ قرآن شریف کا نزول شب قدر میں ہوا۔ یہ رات ہزار ماہ سے بہتر ہے۔
۶۸۸ تعارف سورۃ القدر

سورۃ البینۃ (۹۸)

۶۸۹

ایک رکوع آٹھ آیات مکی

۱ ع ۲ ایمان لانے والوں کے لئے جنت کی بشارت اور منکرین کے لئے وعید کا ذکر۔ اہل کتاب محض ضد کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں۔
تعارف سورۃ البینۃ

سورۃ الزلزال (۹۹)

۶۹۰

ایک رکوع آٹھ آیات مکی

ع ۱ ۲۴ قیامت کے دن زمین زلزلہ میں آجائے گی۔ اس وقت ہر شخص کے نیک و بد اعمال کا ذرہ ذرہ حساب لیا جائے گا۔

تعارف سورۃ الزلزال

سورۃ العٰدیٰت (۱۰۰) ۶۹۲

ایک رکوع گیارہ آیات مکی

ع ۱ ۲۵ انسان اپنے رب کا ناشکر گذار ہے۔ دولت کی محبت میں دیوانہ ہو کر آخرت سے غافل رہتا ہے۔

تعارف سورۃ العٰدیٰت

سورۃ القارعۃ (۱۰۱) ۶۹۴

ایک رکوع گیارہ آیات مکی

ع ۱ ۲۶ قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر۔

تعارف سورۃ القارعۃ

سورۃ التکاثر (۱۰۲) ۶۹۵

ایک رکوع آٹھ آیات مکی

ع ۱ ۲۷ انسان کا حرص دنیا اور مال متاع میں مشغول ہو کر اللہ سے غافل ہو جانا۔ اور آخرت کے دن کو بھول جانا۔

تعارف سورۃ التکاثر

Marfat.com

سورۃ العصر (۱۰۳)

۶۹۶

ایک رکوع تین آیات مکی

ع ۱ ۳ ۲۸ انسان کی ہدایت کا ایک مختصر لیکن جامع طریقہ بیان فرمایا جا رہا ہے۔ یعنی طریقہ 'ایمان' عمل 'شکر و صبر۔

تعارف سورۃ العصر

سورۃ الھمزۃ (۱۰۴)

۶۹۷

ایک رکوع نو آیات مکی

ع ۱ ۹ ۲۹ ہر اس شخص کے لئے ہلاکت ہے۔ جو اہل ایمان پر طعن تشنیع کرے۔ غیبت کرے اور بخیل ہو۔

تعارف سورۃ الھمزۃ

سورۃ الفیل (۱۰۵)

۶۹۸

ایک رکوع پانچ آیات مکی

ع ۱ ۵ ۳۰ خانہ کعبہ کو ڈھانے کے ارادہ سے آنے والے ہاتھیوں والوں کا عبرتناک انجام۔

تعارف سورۃ الفیل

سورۃ القریش (۱۰۶)

۶۹۹

ایک رکوع چار آیات مکی

Marfat.com

ع ۱ ۴ ۳۱ اللہ تعالیٰ کے اہل قریش پر احسانات کرنے کے بعد انہیں اپنے رب کی عبادت کرنے کی تلقین۔

تعارف سورۃ القریش

سورۃ الماعون (۱۰۷) ۷۰۰

ایک رکوع سات آیات مکی

ع ۱ ۷ ۳۲ حق کے منکر۔ بندگی میں ریاکاری کرنے والوں سے اللہ کی ناراضگی کا اظہار۔

تعارف سورۃ الماعون

سورۃ الکوثر (۱۰۸) ۷۰۲

ایک رکوع چھ آیات مکی

ع ۱ ۳ ۳۵ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو بے حد و حساب نعمتیں عطا کیں۔ جن میں کوثر بھی ہے۔

تعارف سورۃ الکوثر

سورۃ الکٰفرون (۱۰۹) ۷۰۳

ایک رکوع تین آیات مکی

ع ۱ ۳۴ کفار کی خصوصی کیفیات کا ذکر۔ اہل خیر کے لئے ان کی راہ۔ اہل باطل کے لئے ان کی راہ ہے۔

تعارف سورۃ الکٰفرون

سورۃ النصر (۱۱۰)

۶۰۴

ایک رکوع تین آیات مکی

ع ۱ ۳۵ فتح مکہ کا ذکر۔ حضورؐ کا مغفرت طلب کرنا اور اللہ کا مغفرت کرنے کا وعدہ۔

تعارف سورۃ النصر

سورۃ اللھب (۱۱۱)

۶۰۶

ایک رکوع پانچ آیات مکی

ع ۱ ۳۶ دشمن اسلام اور حضورؐ کے چچا ابولہب اور اس کی بیوی (ام جمیل) پر اللہ کے غضب کا ذکر۔

تعارف سورۃ اللھب

سورۃ الاخلاص (۱۱۲)

۶۰۷

ایک رکوع چار آیات مکی

ع ۱ ۳۷ اوصاف اور توحید باری تعالیٰ کا جامعیت اور دلکش انداز میں ذکر۔

تعارف سورۃ الاخلاص

سورۃ الفلق (۱۱۳)

۷۰۸

ایک رکوع پانچ آیات مکی

ع ۱ ۵ ۳۸ اللہ نے اپنے بندے کو ظاہری شر سے بچنے کی دعائیں سکھائی ہیں۔

سورۃ الناس (۱۱۴)

۷۰۹

ایک رکوع چھ آیات مکی

ع ۱ ۶ ۳۹ اللہ اپنے بندے کو باطنی وسوسوں اور نفس کی برائیوں سے بچنے کی دعائیں سکھاتا ہے۔

تعارف سورۃ الفلق۔ سورۃ الناس

نوٹ: (دونوں سورتوں کا تعارف ایک ساتھ دیا گیا ہے)۔

نوٹ: ——— سورۃ عبس (۸۰) سے سورۃ الناس (۱۱۴) کی تمام سورتیں چونکہ ایک ایک رکوع پر مشتمل ہیں لہٰذا ان کا رکوع کا مضمون اور سورت کا تعارف ایک ساتھ ہی لکھا جا رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ عبس (۸۰)

ایک رکوع بیالیس آیات مکی

ع ۱ ۴ ۵ اللہ کے نزدیک اخلاص تکریم ہے نہ کہ کسی انسان کا سماجی مرتبہ

Marfat.com

تعارف سورۃ عبس

یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے اس کے مضمون کو سمجھنے کے لئے اس کے نزول کے خاص وقت کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

ایک دن حضور اکابرین قریش کو دین کی تعلیم دے رہے تھے اور تبلیغ فرما رہے تھے کہ اسی اثناء میں حضرت عبداللہ ام مکتوم (جو کہ نابینا تھے) تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ یا رسول اللہ جو کچھ اللہ نے آپ کو تعلیم فرمائی ہے وہ مجھے تعلیم فرمایئے بظاہر یہ آداب مجلس کے خلاف تھا کہ جب حضور پہلے سے کسی سے مخاطب تھے تو ان کی بات کاٹ کر اپنی طرف متوجہ نہیں کرنا چاہئے تھا فطری بات تھی کہ حضور کے چہرہ اقدس پر ناگواری کے اثرات نمایاں ہوئے اللہ تعالیٰ نے اسی وقت وحی فرمائی کہ جو شخص خلوص اور توجہ سے آپ کی بات سنتا ہے اس کی طرف توجہ فرمایئے دوسرے لوگ جو آپ کی بات غور سے نہیں سنتے آپ ان کی پرواہ نہ کریں اس میں مصلحت یہ کارفرما ہے کہ کسی مبلغ کے دل میں یہ خیال نہ ہونا چاہئے کہ عالی مرتبت لوگ اگر ایمان لے آئیں گے تو اس سے دین کو فائدہ پہنچے گا اور کم مرتبہ آدمی کے ایمان لانے سے دین کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے کہ جسے وہ چاہے اور جس کے ذریعہ چاہے دین کو ترقی دے۔

ان آیات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے عوام خواص امراء اور سرداروں کی اس غلط فہمی کو رفع کردیا ہے کہ اسلام کو ان کی کوئی خاص ضرورت ہے اور غریبوں کا کوئی خاص مقام نہیں غریبوں اور کم حیثیت لوگوں کو حقیر سمجھنے

Marfat.com

والوں کے لئے مذمت آئی ہے بعد کی آیات میں انسان کی ناشکر گزاری کی کیفیت بتائی جا رہی ہے رب کریم نے اس کو (انسان کو) پیدا کیا اور اس کو تمام قوتیں اور صلاحیتیں دیں اس کے رزق اور حفاظت کا انتظام کیا لیکن وہ ناشکر گذاری ہی کرتا رہتا ہے۔

آیات ۳۳ سے آخر تک قیامت کے احوال کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ انسان اس امتحان کی تیاری کرنے کے لئے اپنے آپ کو متوجہ کرے قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے کہ اس دن ہر انسان کو اپنی اپنی پڑی ہوگی کوئی کسی کا نہ ہوگا بس اپنی ہی فکر لاحق ہو گی اس دن نیک عمل کرنے والوں کے چہرے چمک رہے ہوں گے اور بد اعمالیاں کرنے والوں کے منہ پر کالک ہوگی یہ ہی لوگ کافر اور فاجر ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ التکویر (۸۱)

ایک رکوع انتیس آیات مکی

ع ۱ قیامت کے واقع ہونے اور تمام مخلوقات کی پریشانیوں کا بیان قرآن اللہ کا کلام ہے جو رسول اللہ پر نازل ہوا ہے جو غیب کی باتیں بتاتے اور جانتے ہیں اس میں ذرا بخل نہیں کرتے مگر جتنا اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ (اتنا ہی بتاتے ہیں)

تعارف سورۃ التکویر

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں رسالت کے ابتدائی ایام میں نازل ہوئی اس سورۃ پاک میں دو مضامین وادر ہوئے ہیں ایک قیامت کے وقوع کے بارے میں اور دوسرا رسالت کے بارے میں قیامت کے دو مرحلے ہوں گے جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو تمام انسان اور ذی روح گھبراتے ہوئے وحشت زدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگ رہے ہوں گے سورج چاند کا نظام درہم برہم ہو جائے گا ستارے بے نور ہو جائیں گے پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں گے اور سمندروں میں آگ لگ جائے گی دوسرے مرحلے میں تمام انسانوں کو زندہ کردیا جائے گا اور وہ جوابدہی کے لئے حاضر ہوں گے اس وقت زندہ دفن کردی جانے والی لڑکیوں سے ان کی مظلومی کی داستان سنی جائے گی اور سب لوگوں کے اعمال نامہ ان کے سامنے کھول دیئے جائیں گے اس وقت جبکہ جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور جنت قریب کردی جائے گی تو ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ اس دنیا میں کیا کرتا رہا ہے

یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو ایک بزرگ اور عزت والے فرشتے کے ذریعہ نازل کیا گیا ہے اور جو رسول پاکؐ پر نازل ہوا ہے آپ نے اس قاصد فرشتے کو آسمان پر دیکھا بھی ہے یہ "نبی" غیب کی باتیں بتانے میں ذرا بخل نہیں کرتے" (جو کچھ تم کو بتا دینے کا حکم ہے بتا دیتے ہیں جس کے بتانے کا حکم نہیں وہ اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں جب حکم پاتے ہیں تو ہم لوگوں کو غیب داں بنا دیتے ہیں اللہ کا علم علم حضوری ہے اور علم لامتناہی ہے حضور کا علم

عطیہ ہے جس قدر اللہ نے چاہا دیا) (ہدایت اسی کو ملتی ہے جو ہدایت کی خواہش رکھتا ہو اور یہ خواہش ہدایت بھی اللہ رب العٰلمین کی مرضی سے حاصل ہوتی ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الانفطار (۸۲)

ایک رکوع انیس آیات مکی

ع ۱ قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر اور لوگوں کے نیک و بد اعمال اور جزا اور سزا کے بارے میں بیان کیا جارہا ہے

تعارف سورۃ الانفطار

یہ سورۃ مبارکہ رسالت کے ابتدائی ایام میں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں وقوع قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر کیا جارہا ہے کہ آسمان پھٹ جائے گا ستارے بکھر جائیں گے سمندر جلنے لگیں گے اور قبریں زیر و زبر کردی جائیں گی اس وقت ہر انسان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ دنیا میں کیا کرتا رہا تھا

انسان کو مخاطب کر کے فرمایا جارہا ہے کہ تجھے کس چیز نے دھوکے میں رکھا؟

اللہ نے تجھے پیدا کیا ترے اعضاء کو درست کیا ترے اندر اعتدال پیدا کیا (جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی ساخت اس طرح کی کہ تیرے اندر اعتدال پیدا ہو گیا دراصل تم لوگ روز جزا پر یقین نہیں رکھتے حالانکہ جو کچھ تم کرتے ہو (گناہ یا ثواب کا کام وہ سب کچھ یہ فرشتے (کراماً کاتبین) صحیح صحیح لکھتے جاتے ہیں تو جو لوگ نیک ہوں گے وہ قیامت کے دن عیش میں ہوں گے اور بد کار جہنم میں ہوں گے پھر سوال کے ذریعہ دریافت کیا جا رہا ہے کہ معلوم ہے کہ روز جزا کیا ہے؟ یہ وہ دن ہو گا جس وقت کوئی شخص کسی دوسرے کے لئے کچھ نہ کر سکے گا اور سارا حکم اللہ ہی کا چلے گا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المطففین (۸۳)

ایک رکوع چھتیس آیات مکی

ربط ناپ تول میں زیادتی اور کمی کرنے پر بربادی قیامت پر یقین نہ رکھنے سے اخلاقی برائیوں کا تذکرہ

تعارف سورۃ المطففین

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے مکہ کے وہ لوگ جو لیتے وقت زیادہ ناپتے اور فروخت کرتے وقت کم تولتے تھے اسی طرح ناپ تول میں زیادتی اور کمی

کے مرتکب ہوتے تھے ان کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ ان کے لئے بربادی ہے قیامت پر یقین نہ کرنے سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور یقین رکھنے سے اصلاح اخلاق ہوتی ہے قیامت کا ذکر ہو رہا ہے یہ تو بہر حال برپا ہو گی تو جو لوگ یقین نہیں رکھتے ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا اور قیامت کے خوف سے ڈرنے والوں کے لئے انعامات ہوں گے اور وہ لوگ راحت و آرام میں ہوں گے ان کے چہروں پر شگفتگی ہو گی لیکن جو جرم کیا کرتے تھے اور اہل ایمان پر ہنسا کرتے تھے اور مسلمانوں کو راہ سے بھٹکا ہوا کہا کرتے تھے وہ خود ہی بھٹکے ہوئے تھے ایسے لوگ داخل جہنم ہوں گے ان پر قیامت کے دن مومنین ہنسیں گے وہ لوگ کفار کی خستہ حالی دیکھیں گے کیونکہ کفار کو اپنے کرتوتوں کا بدلہ ملے گا اس سورہ میں اعمال اور بالخصوص معاشرے سے متعلق اعمال کی اہمیت کا بیان ہے اور یہ بھی آخرت کے تعلق کے ساتھ ہے اس سورہ میں توحید رسالت اور آخرت کے تعلق کے ساتھ ہے اس سورہ میں توحید رسالت اور آخرت کو لوگوں کے ذہن نشین کروایا جا رہا ہے تاکہ وہ ہر وقت اللہ کے روبرو حاضر ہونے کا تصور قائم رکھیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الانشقاق (۸۴)

ایک رکوع پچیس آیات مکی

۵ ع ۹ وقوع قیامت یقینی ہے اس کی پہچان

منزل (۷)

Marfat.com

تعارف سورۃ الانشقاق

وقوع قیامت یقینی ہے اس روز نیک لوگوں کو داہنے ہاتھ میں بد کاروں کو پیچھے سے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دے جائیں گے داہنے ہاتھ میں پکڑنے والے نیک لوگ جنت میں اور بائیں ہاتھ والے دوزخ میں جائیں گے یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ابتدائی آیات میں قیامت کی ہولناک کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے جب آسمان پھٹ جائے گا زمین پھیلا دی جائے گی اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ باہر آجائے گا انسان اپنے رب کے حضور ضرور پیش کیے جائیں گے تو جس کے اعمال اچھے ہوں گے ان کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ لوگ شاداں و فرحاں ہوں گے اور بد کاروں کو ان کے پیچھے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا تو وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل کیے جائیں گے۔

بعد کی آیات میں اللہ تعالیٰ شفق اور رات اور چاند کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ الٹا قرآن کو جھٹلاتے ہیں اللہ ان کے دلوں کے احوال سے خوب واقف ہے پس اے رسول آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر دے دیں البتہ نیکو کاروں کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

نوٹ اس سورہ انشقاق کے رکوع ۹ میں سجدہ تلاوت ہے۔
(تیرھواں سجدہ (۱۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ البروج (۸۵)

ایک رکوع بائیس آیات مکی

ع ۱ اہل ایمان اور صاحبان توحید پر ظلم کرنے والوں کا انجام برا ہو گا حق غالب ہو کر رہے گا۔

تعارف سورۃ البروج

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب کفار کا ظلم اہل اسلام پر انتہا پر تھا اللہ تعالیٰ نے آسمان کے عظیم ستاروں اور روز قیامت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ "اصحاب الاخدود" یعنی گڑھے کھودنے والے ہلاک کر دیے گئے اس لئے کہ وہ اہل ایمان اور اہل توحید کے ساتھ ظلم و ستم کرتے تھے اللہ تعالیٰ ہی کی زمین و آسمان میں بادشاہی ہے وہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لیے کامیابی اور جنت کے باغات ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے پہلی مرتبہ انسان کو پیدا کیا اور دوبارہ بھی پیدا کرے گا وہ بہت بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے اس سے پیشتر فرعون و ثمود نے بھی حق پرستوں پر ظلم و ستم کیے تھے لیکن آخر کار وہ مٹ گئے اللہ نے ان کو تباہ کر دیا یہ قرآن کمال و شرف والا ہے اور اسی لوح پر لکھا ہوا ہے جو ہر طرح سے محفوظ ہے۔ (نہ تبدیل ہو سکتا ہے نہ تحریف)

نوٹ:۔ حضرت عیسیٰ کے سچے پیروکار جن کو یہودی بادشاہ نے آگ کے گڑھے کھود کر جلادیا (از فیوض القرآن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الطارق (۸۶)

ایک رکوع سترہ آیات مکی

ع انسان، توحید، رسالت، آخرت کے عقائد میں ذرا شک نہ کرے اپنی تخلیق پر غور کرے اللہ اور رسول پر ایمان لائے

تعارف سورۃ الطارق

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ناقص صلاحیتیں دے کر اس دنیا میں پیدا کیا اس کی ہدایت کے لئے نیک و بد کی تمیز دی اور قرآن نازل کیا جو لوگ اسلام کے پیغام کی ہنسی اڑاتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ قیامت قریب ہے ان کے پاس تھوڑی مہلت ہے اس سورۃ میں آسمان اور تیز چمکدار ستارے (ثاقب) کی قسم کھا کر فرمایا جا رہا ہے کہ ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی پیدائش پر غور کرے جب وہ حقیر چیز سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے تو دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے یہ قرآن نہایت مضبوط والی کتاب ہے یہ ہنسی مذاق نہیں ہے اسلام مزاحیہ نہیں

Marfat.com

و زک پہنچانے کے لئے طرح طرح کی ترکیبیں کر رہے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ ان کی ترکیبوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہے اس کا انجام اچھا نہ ہو گا فی الحال کفار کو مہلت ملی ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الاعلیٰ (۸۷)

ایک رکوع انیس آیات مکی

ع ۱ اللہ تعالیٰ اپنی تعریف اور شان کبریائی بیان کرتا ہے رب اعلیٰ کو یاد رکھنے کی تاکید پیغمبروں کی ہدایت و احکام کو قبول کرنے کا بیان

تعارف سورۃ الاعلیٰ

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اللہ تعالیٰ تمام کمالات اور خوبیوں کا سرچشمہ ہے وہی ہر چھوٹی بڑی چیز کا خالق ہے اور ان میں حسن و سلیقہ پیدا کرنے والا ہے اس نے یہ قرآن نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس کے آگے سربسجود ہو تخلیق پر غور کرو اور پیغمبروں کی ہدایت اور اس کے احکامات کو قبول کرو جس نے ان باتوں کو مانا انہوں نے فلاح پائی جنہوں نے نہ مانا ہلاکت مول لی ان

تمام باتوں پر قرآن بھی شاہد ہے اور سابق کتب بھی۔

حضور کو حکم دیا جا رہا ہے اور آپ ہی کی وساطت سے امت کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے رہا کریں جس نے ہر چیز کو تمام اوصاف اور خوبیوں کے ساتھ پیدا کیا اس نے ہر چیز میں خوبیاں بھی رکھیں اور ہر مخلوق کے لئے سیدھا راستہ بھی مقرر کر دیا پھر فرماتا ہے کہ اے رسول آپ کا کام تو نصیحت کر دینا اور راستہ بتا دینا ہے جس کے دل میں اللہ کا خوف ہو گا وہ راہ راست اختیار کرے گا لیکن بد بخت ایسا نہ کریں گے جو شخص اللہ کا ذکر کرتا رہا اور نماز ادا کرتا رہا اس نے فلاح پائی لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ تم عاقبت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو کیوں ترجیح دیتے ہو حالانکہ عاقبت کی زندگی بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے جبکہ دنیا کے عیش و آرام جلد ہی ختم ہو جانے والے ہیں ان تمام آیات میں ان احکامات کا ذکر ہوا یعنی قلب کو پاک کرنا اللہ کی یاد سے معمور رہنا اللہ سے ڈرتے رہنا سجود ہونا اس کی کبریائی بیان کرنا ان تمام باتوں کی وضاحت ہر زمانے میں انبیاء علیہم السلام نے اپنے زمانے کے مطابق کی ہیں اور سرکار دو عالم رحمتی دنیا ﷺ کو بھی شریعت عطا فرما رہے ہیں "یقیناً یہ (سب کچھ) اگلے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الغاشیۃ (۸۸)

ایک رکوع چھبیس آیات ملی

نازل ہوئی

ع ۱ وقوع قیامت کا ذکر ایمان والوں سے ملنے والی نعمتوں اور کفار کو صعوبتوں اور ہولناکیوں کا تذکرہ

تعارف سورۃ الغاشیۃ

اس سورہ کا نام الغاشیۃ ہے جو کہ مکہ میں نازل ہوئی اس سورہ مبارکہ میں قیامت قائم ہونے کا تذکرہ شروع ہی سے کر دیا گیا ہے کچھ لوگ اس دن پریشان ذلیل و خوار ہوں گے اور کچھ شاداں و فرحاں نیکو کاروں کے لئے جنت کی نعمتوں کا تذکرہ بہت واضح طور پر کیا گیا ہے اور بد کاروں کے لے جہنم کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں فرمایا گیا ہے کہ لوگ اونٹ کی ساخت اور اس کی خدمات کو سامنے رکھیں آسمان ستاروں زمین اور پہاڑوں کی وسعتوں اور اوصاف کو سامنے رکھیں تو قدرت خداوندی نظر آئے گی اور رفعت خیال استقامت اور عاجزی کی صفات پیدا ہوں گی

یہ تمام چیزیں اللہ کی قدرت کاملہ کا نمونہ ہیں یہ زمین و آسمان اسی کی تخلیق کائنات ہے اگر وہ یہ سب پیدا کر سکتا ہے تو نیا عالم پیدا کرنا اس کے لئے کیا محال ہے اور دوبارہ زندہ کر دینا کیا مشکل ہے لیکن اے پیغمبر اسلام آپ کا کام تو نصیحت کرنا ہے اور پیغام دے دینا ہے ماننا نہ ماننا لوگوں کا کام ہے آخر وہ لوگ لوٹ کر میرے (اللہ) پاس آئیں گے اور یقیناً ان سے حساب لیا جائے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الفجر (۸۹)

ایک رکوع تیس آیات مکی

ربط اللہ تعالیٰ انسان کی تین فطرتوں کا ذکر فرماتا ہے دس مقدس راتوں اور جفت اور طاق راتوں کی قسم کھا کر نیک و بد کی پہچان کا تذکرہ

تعارف سورۃ الفجر

یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تین فطرتوں کا ذکر کیا ہے ایک نیک اور ان کی نیکی کی تعلیم کے اثر سے دوسرے اچھے ہو جاتے ہیں یہ پیغمبر علیہم السلام ہیں دوسرے وہ جن کی فطرت پیغمبروں کی فطرت جیسی تو نہیں مگر پیغمبروں کی تعلیم اور اثر سے وہ نیک ہو گئے بعض تو ایسے نیک ہو گئے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں میں ایک تیسری فطرت والے وہ ہیں جن کے دل سیاہ ہیں ان میں کفر بھرا ہوا ہے نہ صرف وہ خود خراب ہیں بلکہ دوسروں کو خراب کرتے ہیں (بقول حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب صدیقی) (بحوالہ فیوض القرآن)

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ قسم کی اور دس مقدس راتوں (آخر ماہ رمضان یا عشرہ ذوالحجہ یا یکم تا دہم محرم الحرام) کی پھر جفت اور طاق راتوں کی قسم کھا کر یوں

Marfat.com

فرماتا ہے کہ جب گذرنے لگے رات ان پر غور کیا جائے تو اس دنیا کے ختم ہونے اور وقوع قیامت کا یقین ہو جاتا ہے جو لوگ آج مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں اور اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ عاد و ثمود اور فرعون کے ساتھ کیا ہوا کیا وہ اپنے گناہوں اور بے جا ظلم کی وجہ سے برباد نہ کر دیے گئے اس کے بعد فرمایا گیا ہے کہ انسان کو جب عزت ملتی ہے اور اللہ اس پر انعامات فرماتا ہے تو وہ اپنے آپ کو صاحب عزت اور اللہ کے خاص بندے سمجھتے ہیں اور جب ان پر تنگ دستی آتی ہے تو سمجھتے ہیں کہ اللہ ان سے ناراض ہو گیا ہے لیکن اہل ایمان اور راسخ عقیدے کے لوگ ہر حال میں خوش رہتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو یتیم کی عزت نہیں کرتے مساکین کو کھانا نہیں کھلاتے اور میراث کے مال چٹ کر جاتے ہیں وہ لوگ دولت سے بہت محبت رکھتے ہیں یقیناً جب قیامت برپا ہو گی تو ان کو اپنے اعمال کا افسوس ہو گا لیکن اس وقت کیا فائدہ افسوس کرنے کا اس دن اللہ کی گرفت بہت سخت ہو گی لیکن جن کو اللہ نے اطمینان قلب عطا کیا ہے وہ نیک بندے ہیں اس دن اللہ ان کو جنت میں داخل فرمائے گا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ البلد (۹۰)

ایک رکوع بیس آیات مکی

ربط فضول خرچی پر ملامت دوسروں کی امداد کرنے پر انعامات کا ذکر۔

Marfat.com

تعارف سورۃ البلد

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی شروع ہی میں اللہ تعالیٰ شہر مکہ کی قسم اور کعبہ حضرت ابراہیم اور اولاد رسول کی قسم کھا کر یوں فرماتا ہے کہ انسان تکالیف اٹھانے اور اس طرح اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے والا ہے یہ نہیں کہ وہ عیش کی زندگی بسر کرتا رہے اس کو یہ نہیں چاہئے کہ فضول عیش اور نام آوری کے لئے مال لٹاتا اور اڑاتا پھرے اس سے اس کی باز پرس ہوگی انسان اپنی دو آنکھوں دو ہونٹ اور زبان سے غریبوں کی حالت دیکھ کر ان کو خود بھی مال دے سکتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کار خیر پر آمادہ کر سکتا ہے اللہ نے انسانوں کو ظاہری بدنی صلاحیتیں بھی عطا کی ہیں بلکہ نیک و بد راستے بھی بتا دیے ہیں کہ وہ غریبوں کو مالی امداد دے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے یا فضول باتوں میں اپنا روپیہ نہ لٹا دے اگر وہ غریبوں کی مدد کرنے والا ہو اور صاحب ایمان بھی ہو اور دوسروں کو صبر کی تلقین کرنے والا ہو ان کے دلوں پر اللہ کے رحم کی بارش ہوتی ہے لیکن جو لوگ اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے وہی بد نصیب ہیں جن کو ان کے اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے یہ لوگ آگ میں بند کر دیے جائیں گے یعنی دوزخ میں پڑے ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الشمس (۹۱)

ایک رکوع پندرہ آیات مکی

منزل (۷)

Marfat.com

ع ۱۵ نفسیاتی خواہشات پر قابو پانے والے کامیاب رہے باقی
۱۶ نقصان میں رہے۔

تعارف سورۃ الشمس

جن لوگوں نے اپنے نفس کو دبایا اور نفسانی خواہشات پر قابو پالیا وہ کامیاب رہے اور جو ایسا نہ کر سکے وہ نقصان میں رہیں گے اللہ تعالی نے اس سورہ مبارکہ میں سورج چاند رات و دن آسمان و زمین اور نفس انسانی کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ یقیناً اس شخص نے فلاح کو پالیا جس نے اپنے نفس پر قابو پالیا لیکن جو اس کے کہنے پر چلا اس کے لئے بربادی ہے غور کرنے کی بات ہے کہ تاکید کے لئے کس کس انداز سے قسم کھائی جا رہی ہے اور حقائق پر سے کس کس طرح نقاب کشائی کی جا رہی ہے قوم **ثمود** جس نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اور منع کرنے کے باوجود اونٹنی کی کونچیاں کاٹ دیں ہلاکت سے دو چار ہوئے (یہ وہ اونٹنی تھی جو معجزے کے ذریعہ لوگوں کے اصرار پر پیدا ہوئی تھی) اللہ تعالی نے ان کو ان کے گناہ عظیم کے سبب ان کا انجام برا کیا حالانکہ وہ ایک نہایت ہی طاقتور قوم تھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الیل (۹۲)

ایک رکوع اکیس آیات مکی

منزل (۷)

اغ پروردگار عالم فطرت انسانی کی متضاد کیفیات کا ذکر فرماتا ہے
نیکوں کے ساتھ رحمت اور اللہ کا فضل بد کاروں کے لئے مصیبت
اور اللہ کا قہر

تعارف سورۃ الیل

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس سورہ میں فطرت انسانی کی متضاد
کیفیات بیان کی جا رہی ہیں اور یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ نیک و بد سخی و بخیل سچا اور
جھوٹا برابر نہیں ہو سکتے دونوں کے اعمال کے ثمرات بہت مختلف ہیں ایک کے ساتھ
رحمت ہے اور اللہ کا فضل ہے دوسرے کے ساتھ مصیبت اور اللہ کا قہر ہے فطرت
انسانی کے تاریک و روشن پہلو کو نمایاں کرنے اور اپنی صفات محیط و علیم کو ظاہر
کرنے کے لئے پروردگار عالم رات دن کی قسم کھاتا ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ جو انسان اپنے آپ کو نیکیوں کا خوگر بنا لیتا ہے اس کے لئے تقویٰ اور نیکی
کے راستہ پر چلنا نہایت آسان ہو جاتا ہے اور جو لوگ گناہوں کے عادی ہو جاتے
ہیں ان کے لئے اس راستے سے ہٹنا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ آخر کار اسی راستہ پر
گامزن ہو رہتے ہیں اور بد نامی نقصان اور ضمیر کی بالکل پرواہ نہیں کرتے حالانکہ
اللہ تعالیٰ نے ان کو نیک و بد سے آگاہ کر دیا ہے پھر بھلا دونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں
جو اپنے رب کی خوشنودی پا لیتا ہے وہ اسی کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے کی
کوشش کرتا ہے اور عذاب سے محفوظ رہتا ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الضحیٰ (۹۳)

ایک رکوع گیارہ آیات مکی

ع ابتدائے اسلام کی تکالیف و پریشانیوں کا خاتمہ اسلام کا غلبہ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفاعت عظمیٰ کا اپنے حبیبؐ سے وعدہ کا بیان

تعارف سورۃ الضحیٰ

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ کے لئے وحی کو رک جانے کو حکمت سے تعبیر کیا ہے جب چند دن وحی لطف ہمکلامی سے محروم رہنے کے باعث آپؐ بے قرار ہیں دشمن طعنہ دے رہے ہیں کہ محمد کو محمد کے رب نے چھوڑ دیا اس پر اللہ تعالیٰ دن چڑھنے کی (یعنی عروج سرکار دو عالم کی) قسم کھا کر اور رات کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ اے پیغمبر آپ ملول و کبیدہ خاطر نہ ہوں آغاز اسلام کی کلفتیں اور تکالیف ختم ہو جائیں گی اور اسلام کا غلبہ ہو گا اللہ تعالیٰ آپ کو وہ کچھ دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے اے حبیب آپ فکر نہ کریں آپ سراپا دین ہیں آپ کا ہی دین پھیلے گا آپ کا رب آپ کی رحمت آشکار کر دے گا (اس مضمون میں قیامت کے دن امت کی بخشش کی

Marfat.com

بشارت بھی موجود ہے) آپ کے توسط سے اہل ایمان کو حکم دیا جا رہا ہے کہ کسی یتیم پر سختی نہ کرنا چاہئے اور جو سوالی سوال لے کر آئے اس کو جھڑکنا نہ چاہئے اور اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الم نشرح (۹۴)

ایک رکوع آٹھ آیات مکی

ع ۱ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے ذکر کو بلند فرمایا' اسلام کا جلد بول بولا ہونے والا ہے

تعارف سورۃ الم نشرح

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضور صلعم کو اللہ کی طرف سے تکلیفیں دی جا رہی تھیں۔ آپ فرائض نبوت کی ادائیگی پر پریشانیوں پر ملول نہ ہوں اور نہ اسلام کے بارے میں متفکر ہوں۔ ہر سختی کے بعد آسانی ہوتی ہے اور ہر تکلیف کے بعد راحت' عنقریب یہ تکلیفیں دور ہو جائیں گی۔ اسلام کو غلبہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر

Marfat.com

کو بلند کیا (تاکہ دنیا دیکھ لے کہ شفیع المذنبین، راحت العاشقین کیسا ہوتا ہے۔ ہر جگہ اللہ کے نام کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی وابستہ ہے۔ کلمہ، نماز، اذان، دعا ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے رسول کا نام ضرور ہے) آگے یہ فرماتا ہے کہ "پس (اے حبیب امت کو بتا دیجئے) بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے بے شک ہر تنگی کے بعد فراخی ہے" پس آپ کسی غم کے بغیر فرائض نبوت ادا کرتے رہئے اور اللہ کو یاد کرتے رہئے۔ اپنے رسول کی وساطت سے مسلمان مبلغین کو تسلی دی جارہی ہے کہ وہ ناموافق حالات میں بھی اپنا کام یعنی اپنی تبلیغ جاری رکھیں انشاء اللہ وہ کامیاب ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ التین (۹۵)

ایک رکوع آٹھ آیات مکی

ع ۱ توحید، رسالت، آخرت، ایمان، عمل صالح کے وسیع مضامین کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے انسان کی ارتقاء اس کی بلندی و پستی کا ذکر کیا گیا ہے

تعارف سورۃ التین

انسان اللہ تعالیٰ کی سب سے بہتر مخلوق ہے لیکن جب وہ گناہوں میں مبتلا ہو جاتی ہے تو اپنے اعلیٰ مقام سے گر کر پست ترین حالت میں پہنچ جاتی ہے لیکن جو نیک عمل کرتے ہیں ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر عظیم ہے۔

اس سورۃ کا آغاز بھی انجیر' زیتون' طور سینا اور مکہ مکرمہ جو شہر امن ہے اس کی قسم سے ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "بلا شبہ ہم نے انسان کو بہترین تناسب پر بنایا" یعنی (بہترین اعضاء بہترین صلاحیتیں' بہترین فطرت' اعتدال قوائے ظاہری و باطنی کے ساتھ تخلیق کیا) لیکن اگر وہ گناہوں میں ملوث رہے تو شرف انسانیت سے گر کر پست ترین حالت کی طرف لوٹ جائے گا۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں اجر عظیم ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "کون سی چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے اللہ سب سے بڑا حاکم ہے مجال نہیں کہ اس کے حکم کو کوئی ٹال سکے۔ قیامت ضرور آئے گی اور اس دن عدل و انصاف کیا جائے گا۔ اچھے کاموں پر انعام اور برے کاموں پر سزا ملے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ العلق (۹۶)

ایک رکوع انیس آیات مکی

(منزل ۱۰)

Marfat.com

ع ۱۹ انسانیت کی ترقی کا راز علم ہے وہ علم جو انسان کو اللہ سے قریب کرے

تعارف سورۃ العلق

اس سورۃ کا نزول مکہ مکرمہ میں ہوا۔ اس سورۃ کی پہلی پانچ آیتیں غار حرا میں نازل ہوئیں۔ یہ سب سے پہلی وحی تھی جو حضرت جبرائیل امین حضور کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ لفظ اقراء ہی سے نزول قرآن شروع ہوتا ہے۔ سرکار دو عالم غار حرا میں مشغول عبادت تھے کہ اچانک حضرت جبرائیل وحی لے کر آئے اور کہا "اقرا" پڑھئے۔ لیکن جب تک وہ صرف "اقرا" کہتے رہے آپ نے نہ پڑھا۔ جب اقراء باسم ربک الذی خلق " فرمایا یعنی (اپنے رب کے نام سے پڑھئے جس نے پیدا کیا) تو آپ نے ان کے ساتھ اقراء سے مالم یعلم تک پڑھا۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ ہی پانچ آیتیں پہلے نازل ہوئیں۔ یہ ہی علم الحی القیوم کی صفت اولین ہے اسی علم کو عام کرنا اور بندگان خصوصی کو مقام قرب تک لے جانا سرور دو عالم کی شان ہے اس علم اس اتباع سے منہ موڑنا جہل ہے۔ بعد کی چودہ آیات اس وقت نازل ہوئیں جب حضور انور نے حرم شریف میں نماز پڑھنی شروع کی اس طرح اس سورۃ کے دو حصے ہیں۔ اس کی ابتداء "اقراء باسم ربک الذی خلق اور جس کی انتہاء واسجد واقترب ہے یہ ہی علم روح کی غذا ہے اس کا سرچشمہ وحی الٰہی ہے۔ اللہ تعالی نے انسان کو خون کے جمے ہوئے لوتھڑوں سے پیدا کیا۔ انسان کو علم سکھایا اور وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ انسان کو پلٹ کر پھر اپنے رب کی

طرف جانا ہے۔ بہتر تھا کہ انسان پرہیز گار ہوتا۔ اللہ بہت کریم ہے اور اس نے قلم کے ذریعے انسان کو علم سکھایا اور وہ باتیں بتائیں جو وہ نہ جانتا تھا لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ وہ سرکشی کرتا ہے اسی سلسلہ میں ابو جہل کا ذکر بھی فرمایا گیا ہے۔ وہ خود اپنے رب کے سامنے جھکنے کی توفیق نہیں رکھتا اور دوسروں کو بھی راہ حق سے روکتا رہا اور سرچشمۂ علم و عرفان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتا رہا۔ یاد رہے کہ جس کا تعلق اس سرچشمۂ علم و حکمت سے نہ ہو وہی ابو جہل ہے اور دوزخ اس کا ٹھکانا ہے۔ کاش ابو جہل بھی ہدایت حاصل کرلیتا اور راہ حق میں روڑے نہ اٹکاتا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ جلال کے ساتھ فرما رہا ہے کہ اگر وہ ایسا کرتا رہا تو ہم اسے ضرور پیشانی کے بالوں سے گھسیٹیں گے اور جہنم میں داخل کردیں گے۔ پس اے حبیب آپ سجدہ کیجئے اور مجھ سے قریب ہو جائیے۔

نوٹ: سورۃ العلق کے رکوع ۱۹ع ۱۱ میں سجدہ تلاوت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ القدر (۹۷)

ایک رکوع پانچ آیات مکی

۱ع ۲۲ قرآن شریف کا نزول شب قدر میں ہوا یہ رات ہزار ماہ سے بہتر ہے

تعارف سورۃ القدر

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ یہاں پر ایک حقیقت کا بیان ہے تاکہ یہ غلط فہمی پیدا نہ ہو کہ جو کلام جستہ جستہ اترا اس کی ترتیب منجانب اللہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ بتایا جارہا ہے کہ قرآن مجید جس مکمل صورت میں ہے وہ پہلے علم الٰہی سے لوح محفوظ پر آیا اور پھر ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا نازل کیا گیا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہر آیت اور ہر سورت کو اسی جگہ رکھا گیا جس ترتیب سے وہ لوح محفوظ میں ہے۔ کلام اللہ لوح محفوظ سے آسمان سے دنیا پر شب قدر میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اس سورۃ میں اس رات کی عظمت کا بیان ہے تاکہ قرآن کی عظمت ذہن نشین ہو اور اس نسبت کے باعث اس رات کی عبادت کو خصوصی اہمیت حاصل رہے اور بندۂ مومن خیر و برکت سے مستفیض ہو۔

آیت نمبر ۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بیشک ہم نے اس (قرآن) کو (لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف) شب قدر میں اتارا۔ (بعض مترجمین نے یوں بھی فرمایا ہے کہ بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں آسمان دنیا سے رسول اللہ علیہ وسلم پر اتارنا شروع کیا اور تقریباً "۲۳ سال میں اترا ہے۔)

آیت نمبر ۲ کے متعلق شب قدر کو یوں واضح کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس رات کو رمضان کے آخری عشرہ طاق راتوں میں تلاش کرو ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ کی راتوں میں تلاش کرو۔ بالعموم ۲۷ رمضان کی شب، شب قدر خیال کی جاتی ہے۔ اور اس میں تلاوت قرآن اور عبادات کا اہتمام ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آیت نمبر ۳ میں فرماتا ہے "لیلۃ القدر (کی عبادت اور نیکی) ہزار

مہینوں (کی متواتر عبادات اور نیکی) سے بہتر ہے" (یعنی اس سے بھی زائد ہے) قرآن کی عظمت کو سمجھو کہ اس نزول قرآن کے باعث لیلۃ القدر کا ذکر اس سورۃ میں تین بار ہوا ہے۔ اور اس تعلق سے اس رات کی نیکوں کو ہزار ماہ کی نیکیوں پر ترجیح دی گئی ہے۔ یہ شب قدر رمضان میں ہر سال آتی ہے اور اس رات کو" فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے ہر امر خیر کے لئے اس (رات) میں اترتے ہیں۔" اور یہ سلامتی (اور امن کی رات) ہے (اور) یہ (کیفیت امن و خیر) صبح کے نکلنے تک (رہتی ہے) یہ رات مسلمانوں کیلئے اپنے پروردگار کی طرف سے ایک اہم تحفہ ہے۔ اس رات دعائیں قبول ہوتی ہیں اور رحمت خداوندی عبادت گزاروں کے شریک حال ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ البینۃ (۹۸)

ایک رکوع آٹھ آیات مکی

۲۳ع ایمان لانے والوں کے لئے جنت کی بشارت اور منکرین کے لئے وعید کا ذکر، اہل کتاب محض ضد کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں

تعارف سورۃ البینۃ

اس سورۃ مبارکہ میں ذکر کیا جارہا ہے کہ اہل عرب میں ایک گروہ خالص مشرکین کا ہے۔ اور دوسرے وہ جو اہل کتاب ہیں۔ یہ دونوں گروہ اس وقت تک راہ راست پر نہ آئیں گے جب تک ان کے درمیان رسولؐ نہ مبعوث فرمائے جائیں گے۔ جو ان کو اللہ کی آئیتیں پڑھ کر سنائیں حالانکہ تمام رسول ایک ہی دین کی دعوت لے کر آتے تھے۔ اور خلوص سے اس کی تعلیمات پر عمل کرتے رہے۔ وہ نیک اور اعلی لوگ ہیں۔ جن لوگوں نے ان کے دین کو قبول نہ کیا وہ بدترین لوگ تھے اور جن لوگوں نے اس دین کو قبول کر لیا دین پر عمل نہ کرتے ہوئے برے اعمال کئے ان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جس میں وہ تا ابد رہیں گے۔ اللہ تعالی ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالی سے راضی ہوں گے یہ سعادت اللہ سے ڈرنے والوں کو ملتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الزلزال (۹۹)

ایک رکوع آٹھ آیات مکی

Marfat.com

ع ۱ ۲۴ قیامت کے دن زمین زلزلہ میں آجائیگی اس وقت ہر شخص کے نیک وبد اعمال کا ذرہ ذرہ حساب لیا جائے گا۔

تعارف سورۃ الزلزال

قیامت کے دن جب زمین تھرانے لگے گی اور زلزلہ آجانے کی وجہ سے پھٹ جائے گی اس وقت ہر شخص دیکھ لے گا۔ یہ شجر حجر اور زمین وہ سب باتیں بتائیں گے یعنی گواہی دیں گے کہ جو ہر انسان دنیا میں کرتا رہا ہے۔ اس وقت لوگ اپنے برے اعمال پر پچھتائیں گے۔ لوگ گروہ در گروہ آئیں گے اور اپنے اعمال دیکھ لیں گے۔ جس نے نیکی کی ہوگی اس کو نیکی دکھا دی جائے گی اور جس نے بداعمالی کی ہوگی اس کو اس کے کرتوت دکھا دیئے جائیں گے۔ ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔ اس وقت کسی انسان کو ان شہادتوں کے پیش نظر کسی قسم کے انکار کرنے کی ہمت نہ ہوگی۔ (جس طرح آج کل دنیا میں ٹیپ اور فلم کے ذریعے ہر شخص اپنا عمل دیکھ سکتا ہے اور اپنی آواز سن سکتا ہے اسی طرح بروز قیامت ہر شخص اپنے اعمال دیکھ سکے گا اور اپنی باتیں سن سکے گا)

اس سورۃ میں شروع آیت ہی میں یہ بتادیا کہ "جب زمین زلزلہ سے ہلا ڈالی جائے گی اس وقت زمین اپنے بوجھ (یعنی دفینے نکال پھینکے گی" (جو کچھ بھی اس میں دفن ہے یعنی مردے، معدنیات وغیرہ وہ سب باہر اگل دے گی) یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوگا۔ قیامت کے دن زمین اپنی ساری سرگذشت بیان کردے گی (کہ اس

زمین پر کیا کیا کام ہوئے) پھر انسان حیرت سے کہے گا کہ اس زمین کو کیا ہو گیا۔ لیکن اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے یہ سب کچھ عمل پروردگار کے ہی حکم سے ہو گا

"بس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔"

"اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہو گی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا"

اس دن (یعنی قیامت کے دن) میزان عدل قام ہو گی۔ پھر یہ اللہ کا فضل و کرم ہو گا کہ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے پکڑ لے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ العٰدیٰت (۱۰۰)

ایک رکوع گیارہ آیات مکی

ع ۱ انسان اپنے رب کا ناشکر گزار ہے دولت کی محبت میں دیوانہ ہو کر آخرت سے غافل رہتا ہے

تعارف سورۃ العٰدیٰت

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ آخرت ہی کا مضمون ایک نرالے انداز سے بیان فرما رہا ہے۔ اور شروع کی آیات میں ہی ان سرفروشان راہ حق کے گھوڑوں کی قسم

کھاتا ہے جن کا جذبہ جاں نثاری، وفاداری، فتح و نصرت کا ضامن بنتا ہے۔ ایک گھوڑا اپنے آقا کا اس درجہ وفادار اور ایک انسان اپنے رب کا ناشکرا۔ گھوڑا حیوان ہے لیکن اس کا عمل اس کے جذبہ شکر گذاری پر شاہد ہے لیکن انسان اپنے خالق کی ناشکر گزاری کرتا ہے۔ حیوان تو اپنے آقا کی محبت میں اپنی جان تک بازی پر لگا دیتا ہے لیکن انسان یہ نہیں سوچتا کہ اس کو اللہ کے روبرو حاضر ہونا ہے۔ ایسی مثال دیکر اللہ فرماتا ہے کہ "بلاشبہ انسان اپنے رب کا ناشکر گزار ہے۔" اور بلاشبہ وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے" (وہ دنیا کی محبت میں دیوانہ ہو رہا ہے اور آخرت سے غافل ہے)

آیت نمبر ۱ سے آیت نمبر ۵ تک ان گھوڑوں کی قسم کھا کر فرمایا جا رہا ہے (مجاہدین کے تیز دوڑنے والے گھوڑوں سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اور سم سے جو چنگاریاں نکلتی ہیں اور جب وہ صبح کے وقت حملہ کرتے ہیں اور اس طرح جو گرد اڑتی ہے اور جب مجاہدین دشمنوں کی صفوں میں گھس جاتے ہیں) یہ ہی ہیں سرفروشان راہ حق کے گھوڑے جن کی قسم اللہ تعالیٰ کھاتا ہے۔ اور پھر یوں فرماتا ہے کہ انسان ناشکرا ہے۔ جبکہ اس کو اس قدر نعمتیں دی گئی ہیں مگر وہ ان کا شکر نہیں ادا کرتا۔ بلکہ وہ مال و متاع سے محبت کرتا ہے اور اس کو جمع کرنے میں ہی مصروف رہتا ہے اور وہ اسی وجہ سے اپنے رب کو بھی بھولے ہوئے ہے۔ کیا انسان کو اس کی خبر نہیں کہ ایک دن وہ آنے والا ہے جب اسے قبروں سے نکال کر اللہ کے حضور میں جوابدہی کے لئے پیش ہونا ہے اور اعمال کا حساب دینا ہے۔ بے شک اللہ ان کے تمام اعمال سے اس روز اچھی طرح باخبر ہوگا۔ (حالانکہ وہ آج بھی واقف ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ القارعۃ (۱۰۱)

ایک رکوع گیارہ آیات مکی

ع ۱ قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر

تعارف سورۃ القارعۃ

ابتداء میں قیامت کی ہولناکیوں اور خوف کا ذکر فرمایا جارہا ہے۔ قیامت کے دن ایک کڑک دار آواز آئے گی جو دل کو دہلا دینے والی آواز ہوگی۔ اس سے لوگ دہل جائیں گے۔ ان کے سینے پھٹ جائیں گے اور لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ادھر ادھر گرے پڑے ہوں گے۔ پہاڑ روئی کی دھنکی ہوئی گالوں کی طرح بکھرے ہوں گے۔ یہ ہی حشر و نشر، سزا و جزا کا دن ہوگا۔ پس اس دن وہ لوگ جن کے اعمال اس دنیا میں اچھے ہونگے اور ان کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ دل پسند عیش و مسرت میں ہوں گے اور جن کی برائیاں اور گناہ زیادہ ہونگے ان کے بد اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا ان کو "ہاویہ" میں ڈال دیا جائے گا۔ (یہ ہاویہ کیا ہے؟ "ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔" دوزخ کا ایک مقام ہے ایک گڑھا ہے جس کی آگ کی سوزش و تیزی کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ التکاثر (۱۰۲)

ایک رکوع آٹھ آیات مکی

ع ۱ انسان کا حرص دنیا اور مال متاع میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جانا اور آخرت کے دن کو بھول جانا

تعارف سورۃ التکاثر

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اس سورۃ میں انسان کی کم عقلی کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال و متاع اور دنیاوی لذتوں کے حصول میں اس قدر مشغول ہو جاتا ہے کہ اس کو آخرت بھی یاد نہیں رہتی یہاں تک کہ وہ قبر میں پہنچ جاتا ہے۔ لہٰذا جلد ہی ان کو اس کا انجام معلوم ہو جائے گا۔ وہ لوگ بروز قیامت اپنی آنکھوں سے دوزخ دیکھ لیں گے۔ اس دن (قیامت کے دن) ان سے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے بارے میں سوال کرے گا کہ کس نے ان نعمتوں کا حق ادا کیا ہے اور کس نے نہیں۔ اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ جس نے دنیا کو آخرت کے لئے برتا وہی کامیاب رہا۔ آخرت ایسی چیز نہیں جس سے غفلت برتی جائے یا جس سے انکار کیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ العصر (۱۰۳)

ایک رکوع تین آیات مکی

ع ۱ انسان کی ہدایت کا ایک مختصر لیکن جامع طریقہ بیان فرمایا
۲۸ جارہا ہے یعنی طریقہ ایمان و عمل و شکر و صبر

تعارف سورۃ العصر

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ زمانہ کی قسم کھاتا ہے اور تاریخ عالم کو اس حقیقت پر بطور شاہد پیش فرماتا ہے کہ ہر زمانہ میں حقیقی کامیابی انہی کو نصیب ہوئی جو راہ ہدایت پر قائم رہے اور کسی آزمائش میں بھی ایمان و عمل و صبر استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ یا یوں سمجھو کہ خالق کائنات اس زمانہ کی قسم کھاتا ہے جب سرکار دو عالم خاتم النبیین ہو کر تشریف لائے کہ اپنی رحمت کے دامن میں سب کو لے کر خالق کائنات سے ملادیں اور یہ جلوہ شام و سحر ایک ابدی زندگی میں بدل جائے اور نور ہی نور رہ جائے۔ مگر بدنصیب ہے وہ جس نے عمر عزیز کو گنوا دیا۔ سرکار دو عالم کا نام سنا اور رحمت کا دامن نہ پکڑا ان کی اطاعت سے روگردانی کی۔

"یقیناً" انسان خسارہ میں رہا" (کہ کسب سعادت اور کسب فیض سے محروم رہا۔ یہ آخری دور پایا اور ایمان نہ لایا)

مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور آپس میں ایک دوسرے کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے (ناقابل تلافی نقصان سے وہی محفوظ رہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الھمزۃ (۱۰۴)

ایک رکوع نو آیات مکی

ع ۱ ہر شخص کے لئے ہلاکت ہے جو اہل ایمان پر طعن و تشنیع کرے غیبت کرے اور بخیل ہو

تعارف سورۃ الھمزۃ

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ جو لوگ حضور اکرم کی ذات اقدس اور ایک دوسرے کو طعنہ دیتے ہیں اور عیب جوئی کرتے ہیں اور وہ انتہائی درجہ کے بخیل ہیں اور اپنے مال کو گنتے رہتے ہیں کہ اب میرا مال کتنا بڑھ گیا ہے ان کے لئے ہلاکت ہے۔ دراصل یہ کنجوس لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کا جمع کیا ہوا مال ان کے ساتھ جائے گا اور وہ لافانی ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کو "حطمہ" میں

پھینک دیا جائے گا۔ **حطمہ** اللہ تعالیٰ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ جس کے شعلے ستونوں کی طرح بلند ہوں گے۔

نوٹ: **حطمہ**:۔ یہ اللہ کی وہ آگ ہے جو اس کے حکم سے سلگادی گئی ہے جو دلوں تک جا پہنچے گی اور یہ وہ آگ ہے جس سے نہ گلو خلاصی ہے اور نہ موت' وہاں کسی ٹھنڈک کا گزر نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الفیل (۱۰۵)

ایک رکوع پانچ آیات مکی

ع ۱ خانہ کعبہ کو ڈھانے کے ارادہ سے آنے والے ہاتھیوں والوں کا عبرتناک انجام

تعارف سورۃ الفیل

یمن کے بادشاہ ابرہہ نے کعبہ پر حملہ کرنا چاہا تھا۔ وہ ہاتھیوں کا لشکر لے کر آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو ناکام بنادیا۔ اس طرح کہ ان پر ابابیل کے جھنڈ کے جھنڈ نازل فرمائے جنہوں نے ان پر پتھروں کی کنکریاں برسائیں جس کی وجہ سے وہ لشکر ایسا تباہ ہوا جیسے کھایا ہوا بھوسہ ہو۔

Marfat.com

نوٹ: یمن کے ایک حاکم "ابرہہ" نے ایک کلیسا بنایا تھا وہ چاہتا تھا کہ لوگ وہاں جمع ہوں لیکن عربوں نے اسے حقارت سے دیکھا تو وہ خانہ کعبہ پر ہاتھیوں سے حملہ آور ہوا۔ سرکار دو عالم کے دادا عبدالمطلب جو اس وقت کعبہ کے متولی تھے اس خبر کو پاتے ہی لوگوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ لوگو اپنا بچاؤ کرلو۔ کعبہ جس کا گھر ہے وہ خود ہی بچالے گا۔ اور ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالی نے اس کی تمام تدابیر کو ناکام بنا دیا۔ یہ اس طرح ہوا کہ ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرند بھیجے ان کے پنجوں اور چونچوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں جو وہ ان کی فوج پر پھینکتے تھے۔ یہ کنکریاں اللہ کے حکم سے ایک طرف سے گھس کر دوسری طرف سے نکلتیں اور ایک ایسا زہریلہ اثر چھوڑ جاتیں کہ ان سے بچنا مشکل ہوتا۔ بہت سے وہیں ہلاک ہوئے جو بھاگے وہ ان کے مضر اثرات کی تاب نہ لاسکے اور بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا کر موت کے گھاٹ اترے۔ یہ سزا تھی اس جسارت کی کہ اللہ کے گھر کو جس کو اس کے دوست نے بنایا۔ جس کو رہتی دنیا تک مرکز صدق و صفا بنا دیا گیا اس کو ڈھانے کی کوشش ایک متکبر شخص نے اپنی طاقت کے زعم میں کی۔ پھر ان کو اللہ نے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (پامال) کردیا (از فیوض القرآن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ القریش (۱۰۶)

ایک رکوع چار آیات مکی

منزل (۷)

Marfat.com

ع ۱ اللہ تعالیٰ کے اہل قریش پر احسانات بیان کرنے کے بعد انہیں اپنے رب کی عبادت کرنے کی تلقین

تعارف سورۃ القریش

اس سورۃ مبارکہ کا نزول مکہ مکرمہ میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے قریش پر کئی قسم کے احسانات فرمائے۔ اس بے آب و گیاہ زمین مکہ میں ان کے لئے رزق کے سامان مہیا فرمائے۔ ان کے دلوں میں تجارت کا شوق پیدا کیا۔ وہ سردی گرمی کے موسموں میں تجارت کرتے۔ پس انہیں چاہئے کہ ان نعمتوں کے شکرانے کے طور پر رب کعبہ کی عبادت کریں۔ جس نے انہیں فاقہ کشی سے محفوظ رکھا اور امن سے سفر کرنے کی سہولت مہیا فرمائی۔ (سرکار دوعالم کی تعلیمات میں ان کے لئے غذائے روحانی اور ابدی مسرتوں کا سرمایہ بھی موجود ہے۔ جن کی نبوت کے صدقے میں ان کی دنیا بن گئی یہ لوگ آخرت بھی کیوں نہیں بنا لیتے۔ سرکار دوعالم کا تعلق بھی اس قبیلہ سے تھا۔ اور خانہ کعبہ آباد ہی انہیں سے ہے۔ جو حضور کے نام لیوا ہیں یہی امن کا گھر اور توحید کے پرستاروں کا مرکز ہے اسی لئے ان کو کس محبت سے سمجھایا جارہا ہے۔ (از فیوض القرآن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الماعون (۱۰۷)

ایک رکوع سات آیات مکی

منزل (۷)

Marfat.com

ع ۵ حق کے منکر' بندگی میں ریاکاری کرنے والوں سے اللہ کی ناراضگی کا اظہار ۳۲

تعارف سورۃ الماعون

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ روز جزاء پر ایمان نہ رکھنے والے غریبوں یتیموں کو دھکے دیکر نکال دینے والے' ریاکاری میں مبتلا لوگوں کی اخلاقی حالت کا بیان کیا جارہا ہے۔ انسانوں میں ایسے بھی ہیں جو روز جزاء کو جھٹلاتے ہیں۔ اس لئے ان کی اخلاقی حالت اس درجہ گر جاتی ہے کہ وہ نہ غرباء و مساکین کو کھانا کھلاتے ہیں اور نہ ہی ان کی مالی مدد کرتے ہیں۔ اور نہ یتیموں سے مہربانی سے پیش آتے ہیں بلکہ ان بے بس لوگوں کو دھکے دیکر نکال دیتے ہیں اگر کبھی کوئی نیکی کا کام کرتے بھی ہیں تو صرف دکھاوے کے لئے۔

ایسے نمازیوں کی نماز جو ریاکاری کے لئے ہو اس میں ان کے لئے خرابی ہے بلکہ کچھ ایسے بھی ہیں جو بظاہر مسلمان ہیں لیکن اپنی نمازوں کی ادائیگی سے غافل ہیں۔ جو لوگ قیامت کے منکر ہیں ان کی اخلاقی حالت کی گراوٹ اور مال سے ان کی محبت کا یہ عالم ہے کہ گھریلو استعمال کی معمولی چیزیں بھی پڑوسیوں کو مانگے نہیں دیتے۔ **مثلاً** "ہنڈیا' ڈول' کلہاڑا وغیرہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الکوثر (۱۰۸)

ایک رکوع تین آیات مکی

ع ۱ ۳ ۳ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بے حد و حساب نعمتیں عطا کی ہیں جن میں کوثر بھی ہے

تعارف سورۃ الکوثر

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی یہ ایک مختصر ترین سورۃ ہے لیکن کیفیات مصطفوی کی آئینہ دار ہے۔ اس آئینہ میں خیر ہی خیر ہے اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ذات باری نے آپ کو بہت زیادہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جن میں ایک نہر کوثر بھی ہے جس سے مومنین و اہل جنت پانی پئیں گے۔ یہ وہ نہر ہے جس سے جنت کی ساری نہریں نکلتی ہیں۔ اس سورۃ میں امت کو بتایا جارہا ہے کہ اپنے آپ کو نمازی بناؤ۔ اللہ کی راہ میں قربانی دو اور ہر قربانی کے لئے تیار رہو۔ نماز اور قربانی ہی درحقیقت تمام عبادات روحانی اور جسمانی کی جان ہے حضور کی نماز و قربانی بلکہ ہر ادا اللہ ہی کے لئے رہی۔ اللہ نے ان کو خیر کثیر سے نوازا۔ دنیا و آخرت کا تاجدار بنایا' اسلام کا پرچم دیا دل کو محبت کی جلوہ گاہ بنایا۔ آپ کو ہر عالم کے لئے رحمت بنا دیا یہاں تک کہ جس کا خاتمہ بالخیر ہوا وہ بھی حضور ہی کے دامن

رحمت میں آگیا اللہ کو پا گیا۔ نیک نام ہوا' یہ سورۃ بیک وقت توحید' رسالت' آخرت' انعامات الٰہی دنیوی اور اخروی' ظاہری و باطنی جملہ مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ وہ سورت ہے جس نے کفار کو یہ کہنے پر مجبور کردیا کہ یہ انسان کا کلام نہیں۔ لیکن بدنصیب تھے کہ پھر بھی ایمان نہ لائے اور خیر سے محروم رہے (از فیوض القرآن)

حضور کی وساطت سے امت کو بھی حکم دیا جارہا ہے کہ نمازیں پڑھیں اور اللہ کے نام پر قربانی دیتے رہیں۔

آخر میں فرمایا گیا ہے کہ جو رسول اللہ کے دشمن ہیں وہ آخر کار ذلیل و عاجز ہوں گے اور رسول کا نام بلند رہے گا۔ اور (حضرت سیدہ فاطمہ سے آپ کی نسل بکثرت پھیلے گی)

(دنیا میں بھی یہ تعلیمات ان کے فیوض و برکات حضور اور حضور کے واسطے سے ملتے ہیں وہاں بھی حضور اور حضور کی آل اس خیر کے لئے واسطہ بنیں گے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الکٰفرون (۱۰۹)

ایک رکوع چھ آیات مکی

ع ۱ کفار کی خصوصی کیفیات کا ذکر اہل خیر کے لئے ان کی راہ

Marfat.com

اہل باطل کے لئے ان کی راہ ہے

تعارف سورۃ الکٰفرون

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! آپ کافروں کی اس تجویز کو کہ کفر و اسلام کے عقائد میں اشتراک کرلیا جائے مسترد فرمادیں۔ ان کفار سے کہہ دیں کہ میں پرستش نہیں کرتا ان بتوں کی جن کی تم لوگ پوجا کرتے ہو اور نہ ہی تم عبادت کرتے ہو اللہ کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور جس کو میں مانتا ہوں تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور ہمارے لئے ہمارا دین ہے۔ ان میں اشتراک نہیں ہو سکتا۔ (اس طرح حضور کی معرفت مسلمانوں کو ایک فتنہ سے خبردار کیا جارہا ہے کہ وہ اسلام اور کفر کے عقائد اور طریقہ عبادت کو خلط ملط نہ کریں۔ خالص اور غیر خالص، حق و باطل میں ملاوٹ نہ کریں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النصر (۱۱۰)

ایک رکوع تین آیات مکی

ع ۱ فتح مکہ کا ذکر، حضور کا مغفرت طلب کرنا اور اللہ تعالی کا مغفرت کرنے کا وعدہ

Marfat.com

تعارف سورۃ النصر

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی لیکن چونکہ ایسی تمام سورتیں جو بعد ہجرت نازل ہوئیں انہیں مدنی شمار کرتے ہیں اس لحاظ سے یہ سورۃ طیبہ مدنی ہے۔ یہ سورۃ فتح مکہ کے وقت نازل ہوئی۔ جب اللہ کی مدد آگئی اور مکہ فتح ہوا تو لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے اس میں اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ اللہ کی نہایت مہربانی تھی جو اسلام کو فتح حاصل ہوئی۔ اس لئے بطور شکر گزاری اللہ کی پاکی اور حمد بیان کرنا چاہئے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام آپ اپنی (امت کی مغفرت کیلئے) دعا کیجئے بیشک اللہ بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(یہ سورۃ حضور کی آخر عمر میں نازل ہوئی اور اس کے بعد حجۃ الوداع میں وہ مشہور آیت "الیوم اکملت لکم دینکم" نازل ہوئی اور اس کے اسی دن بعد سرکار دو عالم نے اپنے رفیق اعلیٰ کی طرف رحلت فرمائی۔ نزول وحی اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوا لیکن فہم قرآن، فیوض قرآن اور سیرت اقدس کے فیوض و برکات کے چشمے ایمان والوں کے لئے عام ہوئے اور عام ہیں)۔ (از فیوض القرآن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ اللّھب (۱۱۱)

ایک رکوع پانچ آیات مکی

منزل (۷)

Marfat.com

ع ۲۶ دشمن اسلام اور حضور کے چچا ابو لہب اور اس کی بیوی (ام جمیل) پر اللہ کے غضب کا ذکر

تعارف سورۃ اللّھب

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ میں ابولہب اور اس کی بیوی دونوں اسلام اور حضور کے دشمن تھے تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔

(ابولہب جس کا نام عبدالعزیٰ تھا اور حضور کا حقیقی چچا تھا لیکن آپ کا شدید دشمن تھا۔ آپ پر پتھر پھینکتا، سخت ایذائیں دیتا، بھرے مجمع میں آپ کی تکذیب کرتا، اس کی بی بی بھی آپ کی سخت دشمن تھی اس سورت میں دونوں کے انجام کا ذکر ہے۔ غزوہ بدر کے سات روز بعد ابولہب کے منہ پر ایک زہریلا دانہ نکلا۔ تمام گھر والوں نے اس خیال سے کہ یہ مرض ان کو بھی نہ لگ جائے اس کو چھوڑ دیا۔ یہ وہیں مر گیا۔ تین روز تک لاش یوں ہی پڑی رہی جب لاش سڑنے لگی حبشی مزدوروں کے ذریعہ لکڑی سے دھکیل کر گڑھے میں ڈال دی گئی اوپر سے پتھر ڈال کر اسے بند کر دیا گیا۔ اسی طرح اس کی بی بی ام جمیل جو ابو سفیان کی بہن تھی اور جو حضور کی عداوت میں اپنے شوہر کی دنیا میں معاون رہی۔ اس عورت کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اس کی بیوی بھی کانٹے دار لکڑیاں چنتی تھی اور حضور کی راہ میں کانٹے ڈالتی تھی۔" اس کے گلے میں ایک مونجھ کی رسی ہے "یہ رسی وہ اپنے گلے میں اس لئے ڈالے رکھتی کہ اس سے لکڑیوں کا گٹھا باندھا کرتی تھی ایک دن لکڑیاں اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر ایک پتھر پر بیٹھ گئی۔ فرشتہ نے بحکم الٰہی گٹھے کو پیچھے سے

کھینچا وہ رسی اس کے گلے میں پھندہ بن کر لگ گئی اور وہ وہیں مر گئی)۔ (فیوض القرآن)

ابو لہب اور اس کی بیوی حضور کو بے حد ستاتے تھے اور اسلام کی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ ان کی گستاخیاں بھی بہت بڑھی ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں ابو لہب کا نام لے کر اس کی نامرادی اور بربادی کا ذکر کیا ہے۔ ان کے پاس بے انتہا مال و دولت تھی جو ان کے کوئی کام نہ آسکی اور عنقریب وہ ایک شعلہ زن آگ میں پڑے گا۔

(اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے، جس نے اسلام سے دشمنی کی یا رسول اللہ سے دشمنی کی اس کے لئے سوائے دوزخ کے اور کوئی جگہ نہیں ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الاخلاص (۱۱۲)

ایک رکوع چار آیات مکی

ربط اوصاف توحید باری تعالیٰ کا جامعیت اور دلکش انداز میں ذکر

Marfat.com

تعارف سورۃ الاخلاص

یہ سورۃ مکی اور بقول بعض مدنی ہے (اس کا نزول پہلے مکہ مکرمہ میں اور بعد میں مدینہ طیبہ میں بھی ہوا لہٰذا یہ مکی و مدنی دونوں ہے) اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کاملہ کو نہایت جامع طریقہ سے بیان فرمایا جارہا ہے۔ اللہ ایک ہے اس کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں جو بے نیاز ہے۔ سب اسی سے مانگتے ہیں اور اسی سے پاتے ہیں نہ اس کو کسی نے جنم دیا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنم دیا ہے۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ نہ ہی اس کی ذات و صفات میں کوئی شریک ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الفلق (۱۱۳)

ایک رکوع پانچ آیات مدنی

ع ۱ اللہ نے اپنے بندے کو ظاہری شر سے بچنے کی دعائیں سکھائی ہیں

Marfat.com

سورۃ الناس (۱۱۴)

رکوع چھ آیات مدنی

ع ۶ اللہ اپنے بندے میں باطنی وسوسوں اور نفس کی برائیوں سے بچنے کی دعائیں سکھاتا ہے ۳۶

تعارف سورۃ الفلق سورۃ الناس

ان دونوں سورتوں کا تعارف ایک ہی ساتھ لکھا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں سورتیں ایک ساتھ ہی نازل ہوئی ہیں اس لئے ان کو معوذتین کہتے ہیں۔ یہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں ان سورتوں کے بارے میں مختصر تعارف جو جناب پیر کرم شاہ صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ من وعن درج ذیل ہے۔

(بندہ خواہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو اگر وہ حق کے لئے سرکش باطل کے سامنے میدان جہاد میں قدم رکھتا ہے تو ایک ذات ایسی ہے جس کے دامن میں اسے پناہ مل سکتی ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔ مسلمان کو چاہئے کہ کبھی ہراساں اور مایوس نہ ہو اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اور ان کلمات طیبہ سے اس کی بارگاہ میں پناہ کے لئے عرض کرتا رہے) (ضیاء القرآن جلد پنجم)

سورۃ الفلق میں ہر شے کے شر سے پناہ مانگی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پہلی ہی آیت میں اپنے حبیب سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ "آپ فرما دیجئے کہ میں پناہ لیتا

Marfat.com

ہوں صبح کے پروردگار کی اور ہر اس شے کے شر سے جو اس نے پیدا کی (بالخصوص) ظلمت کے شر سے (پناہ چاہتا ہوں) جب وہ چھا جائے اور (پناہ مانگتا ہوں) ان کے شر سے جو گرہوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکتی ہیں۔ (یعنی ٹوٹکے اور جادو کرتی ہیں) اور (میں پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورۃ الناس میں حاسد شیطان سے بچنے کے لئے دعا سکھائی جارہی ہے جو دل میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ انسان کو طرح طرح سے پھسلاتا ہے اور برائی کی ترغیب دیتا ہے اور اندرونی طور سے ایمان کو کمزور کرتا ہے۔ یہ وہ خطرہ ہے جس سے بچنا انسان کے بس کی بات نہیں البتہ اللہ کی ربوبیت اس کی حاکمیت اور مالکیت اور اس کی معبودیت ہی انسان کو ہر منزل میں اس شر سے بچا سکتی ہے۔

یہ سورت شیطان سے بچنے اور شیاطین کے اثرات سے متاثر جنوں اور انسانوں سے محفوظ رہنے کا وہ عطیہ ہے جس پر قرآن ختم ہوتا ہے۔ تاکہ بندۂ مومن انس میں رہے۔ بھول میں نہ پڑے اور بھول میں پڑے ہوئے بھٹکے ہوئے لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رہے۔ (از فیوض القرآن)

اللھم ارحمنی بالقرآن العظیم

اے اللہ قرآن عظیم (کی برکتوں) کے سبب مجھ پر رحم فرما۔

(آمین ثم آمین)

Marfat.com

تعارف القرآن

(اردو)

مرتّبہ

سیدہ فاطمۃ الزہرا بلگرامی

(اس کتاب میں قرآن کریم کی ہر سورۃ مبارکہ کا منزل وار اور رکوع بار رکوع تعارف بیان کیا گیا ہے۔ نیز ہر رکوع کی سرخی بھی دی گئی ہے۔ جملہ سجدہ ہائے تلاوت اور فہم قرآن کے دیگر نکات بھی بیان کئے گئے ہیں)

بیکن بکس ○ گلگشت ملتان

Marfat.com